فرامینِ سلاطین

مُرتّبۂ

خاکسار بشیر الدین احمد تعلّقہ دار

میرے والد ماجد مولوی نذیر احمد صاحب مرحوم و مغفور کی کتب تصانیف

نمبر	نام کتاب	قیمت بلا جلد	محصولڈاک
	مولوی نذیر احمد صاحب کا ترجمہ کلام مجید اردو کا بہترین ترجمہ مان لیا گیا ہے جس کی قریب قریب ایک لاکھ کاپیاں اب تک ہدیہ ہو چکی ہیں اس کلام مجید کا ترجمہ مختلف تقطیع پر چھپا ہے جس کی صراحت ذیل میں ہے۔		
۱	**بڑا قرآن شریف**۔ جلی قلم۔ کاغذ سفید عمدہ چکنا ولایتی سطور پر حنائی رنگ صفحہ ۸۷۰ تقطیع ۲۲-۲۹ دو صفحہ مع فہرست مضامین و فرہنگ الفاظ اردو۔ مجلد عـه؍	عـه؍	۱عہ؍
۲	**جامع المصاحف** متوسط قرآن تقطیع ۲۲-۲۹ چوصفحہ صفحہ ۸۷۰ کاغذ سفید چکنا ولایتی سطور پر حنائی رنگ با ترجمہ اردو مع فہرست مضامین و فرہنگ الفاظ اردو مجلد ۱۲ عہ؍	۸صہ؍	۱۴؍
۳	**غرائب القرآن** تقطیع ۲۲-۲۹ صفحہ ۱۱۴۸ اس میں ایک طرف کلام مجید ہے صفحہ مقابل پر ترجمہ حاشیہ پر حل لغات عربی۔ کاغذ حنائی اور سفید دو قسم کا ہے کاغذ سفید مجلد ۸عہ	سے؍	۱عہ؍
۴	**حمائل شریف**۔ ترجمہ بین السطور سطور پر حنائی رنگ تقطیع ۱۶+۲۲ صفحہ ۱۰۶۴ مع فہرست مضامین و فرہنگ لغات اردو سفر میں ساتھ رکھنے کے قابل مجلد ۸صہ	للعہ	۸؍
۵	**دہ سورہ** فی احسن الصورۃ مترجم پنج سورہ کی جگہ یہ دہ سورہ ہے وظیفہ پڑھنے والوں کے لیے بہت ضروری تقطیع ۱۶+۲۲ صفحہ ۱۴۴	۱؍	۳؍
۶	**ادعیۃ القرآن** قرآن شریف کی ساری دعائیں مع ترجمہ و خواص تقطیع ۱۶+۲۲ صفحہ ۱۰۰ (ٹائٹل سادہ رنگین)	۱۰؍ ۱۲؍	۳؍
	الحقوق والفرائض تقطیع ۲۲+۲۹ صفحہ ۱۰۳۶ مذہب اسلام کے سارے مسائل کا مجموعہ قرآن شریف کی آیات اور احادیث کے ترجمہ کے ساتھ ہر مسلمان کے گھر میں جو مذہب سے واقفیت رکھنا چاہتا ہو اس کتاب کا ہونا لازمات میں سے ہے حصہ اول ۶عہ حصہ دوم ۱۲؍ حصہ سوم ۱۲عہ اور پورا سٹ	۸صہ	۱۴؍
۷	**اجتہاد** تقطیع ۲۲+۲۹ صفحہ ۱۲۶ اسلام کی		

نمبر	نام کتاب	قیمت بلا جلد	محصولڈاک
	حقانیت کا دلائل و براہین قاطعہ سے اثبات جو مسلمان اپنے عقیدہ میں پکا ہونا چاہے وہ اس کتاب کو ضرور دیکھے	۴عہ	۵؍
۸	**حیات النذیر** یعنی مولانا کی مفصل سوانح عمری مع فوٹو اور دو عکسی خطوط کے تقطیع ۲۲+۲۹ صفحہ ۴۷۸	سے؍	۱۱؍
۹	**نظم بے نظیر** تقطیع ۲۰+۲۶ مولانا کی کل نظموں کا مجموعہ بصراحت اس امر کے کہاں اور کس موقع پر پڑھی گئیں	۴عہ	۵؍
۱۰ تا ۱۲	**مراۃ العروس۔ بنات النعش۔ توبۃ النصوح** یہ تینوں کتابیں اس کثرت سے مروج ہیں کہ کسی مزید تقریب کی ضرورت نہیں بازار میں کثرت سے سستی قیمت پر ملتی ہیں مگر خط اچھا نہ کاغذ اچھا ہمارے خاص اہتمام اور نگرانی سے چھپوائی ہوئی۔ کاغذ عمدہ لکھائی چھپائی دیدہ زیب اور فٹ نوٹ میں تمام الفاظ کے معانی تقطیع ۲۰+۲۶ صفحات علی الترتیب ۸۶-۱۵۰-۱۸۸	فی نسخہ عہ؍	۵؍
۱۳	**محصنات** تقطیع ۲۰+۲۶ صفحہ ۲۱۲ تعدد ازدواج کے روح فرسا نتائج	۴عہ	۵۰؍
۱۴	**ایامی** بیواؤں کی حالت کا دردناک فوٹو تقطیع ۲۰+۲۶ صفحہ ۲۱۲	۴عہ	۵؍
۱۵	**رویائے صادقہ** تقطیع ۲۰+۲۶ صفحہ ۲۱۵ مختلف مذاہب کا مقابلہ اسلام سے	۴عہ	۵؍
۱۶	**ابن الوقت** تقطیع ۲۰+۲۶ صفحہ ۲۰۶ انگریزی وضع کی کورانہ تقلید کے تباہ کن نتائج	۴عہ	۵؍
۱۷	**موعظہ حسنہ** مولانا کے اصلی نصیحت آمیز خطوط اپنے فرزند کے نام تقطیع ۲۰+۲۶ صفحات ۱۷۴	۴عہ	۵؍
۱۸	**منتخب الحکایات** بچوں کے لئے چھوٹی چھوٹی دلچسپ نتیجہ خیز کہانیاں تقطیع ۲۰+۲۶ صفحات ۸۰	۸؍	۳؍
۱۹	**چند پند** مفید و نصیحت آمیز مختلف مضامین کا مجموعہ بچوں کے لئے تقطیع ۲۰+۲۶ صفحات ۷۲	۸؍	۳؍
۲۰	**صرف صغیر**۔ اردو زبان میں فارسی گرامر تقطیع ۲۰+۲۶ صفحہ ۴۴	۶؍	۳؍
۲۱	**نصاب خسرو** جدید طرز کی خالق باری تقطیع ۲۰+۲۶ صفحہ ۲۸	۶؍	۳؍

مالک الملک تؤتی الملک من تشاء وتنزع الملک ممن تشاء

(سارے) ملک کے مالک تو (ہی) جس کو چاہے سلطنت دے اور تو ہی جس سے چاہے سلطنت چھین لے

شاہ ہوں یا ہوں گدا محکوم ہوں یا حکمراں
وہ نہیں مرتے کبھی جیتی ہیں جن کی نیکیاں

فرامین سلاطین

مرتبہٗ
خاکسار بشیر الدین احمد دہلوی۔ ایم۔ آر۔ اے۔ اس (لندن)
اول تعلقہ دار (کلکٹر) پنشنر سرکار عالی حضور نظام دکن خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ

جس میں شاہان سلف و حال کے (۱۰۰) فرامین اور فرمانوں وغیرہ کے (۸) عکسی فوٹو ہیں

حسب فرمائش مولوی منذر احمد صاحب۔ بی۔ اے

سنہ ۱۳۵۴ھ
۱۹۳۶ء

مطبوعہ دلی پرنٹنگ ورکس فاٹن آرٹ لیتھو برانچ دریا گنج۔ لال کوٹھی دہلی

طبع اول ایک ہزار۔ قیمت بلا جلد (سے) مجلد (للعہ) محصول ڈاک مجلد (۳؍) بلا جلد (۱؍)

مٰلِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَآءُ

(سارے) ملک کے مالک تو (ہی) جس کو چاہے سلطنت دے اور تو (ہی) جس سے چاہے سلطنت چھین لے

شاہ ہوں یا ہوں گدا محکوم ہوں یا حکمراں
وہ نہیں مرتے کبھی جیتی ہیں جن کی نیکیاں

فرامینِ سلاطین

مُرتبۂ

خاکسار بشیر الدین احمد دہلوی۔ ایم۔ آر۔ اے۔ اس (لندن)
اوّل تعلقہ دار (کلکٹر) پنشنر سرکارِ عالی حضور نظامِ دکن خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ

جس میں شاہانِ سلف و حال کے (۱۰۰) فرامین اور فرمانوں وغیرہ کے (۸) عکسی فوٹو ہیں

حسبِ فرمائش مولوی منذر احمد صاحب۔ بی۔ اے

سنہ ۱۳۴۴ھ
۱۹۲۶ء

مطبوعہ دِلّی پرنٹنگ ورکس فائن آرٹ لیتھو برانچ دریا گنج۔ لال کوٹھی دہلی

طبع اوّل ایک ہزار۔ قیمت بلا جلد (ے) مجلّد (للعہ) محصول ڈاک مجلّد (۱۴۱) بلا جلد (۱۱)

His Exalted Highness The Nizam of Hyderabad (Deccan).

اعلی حضرت قوی قدرۃ بندگان عالی متعالی مدظلہ العالی حضور نظام خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ۔

His Exalted Highness The Nizam of Hyderabad (Deccan).

اعلی حضرت قوی قدرة بندگان عالی متعالی مدظلہ العالی حضور نظام خلداللہ ملکہ و سلطنتہ -

سال و فال و مال و حال و اصل و نسل و تخت و بخت

یارب اندر ہر دو گیتی برقرار و بر دوام

سالِ خورم فالِ نیکو مالِ وافر حالِ خوش

اصلِ ثابت نسل باقی تخت عالی بخت رام

اِس مجموعہ فرامینِ سلاطین کو یہ خانہ زاد نمک خوارِ آبائی ہز اگزالٹیڈ ہائینس اعلیٰ حضرت قدرِ قدرت بندگان عالی متعالی سپہ سالار مظفر الملک و الممالک نظام الدولہ نظام الملک نواب میر عثمان علیخان بہادر فتح جنگ آصف جاہ سابع یار وفادار سلطنت برطانیہ۔ جی۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ جی۔ سی۔ بی۔ ئی خلد اللہ ملکہٗ و سلطنتہٗ کے نام نامی اور اسم گرامی سے نہایت فخر مباہات سے معنون کرنے کی عزت حاصل کرتا ہے۔

آنانکہ خاک را بنظر کیمیا کنند

آیا بود کہ گوشۂ چشمے بما کنند

گزرانیدہ نمک خوارِ جاں نثار

فدوی بشیر الدین احمد تعلقہ دار

سال و فال و مال و حال و اصل و نسل و تخت و بخت

یارب اندر ہر دو گیتی برقرار و بر دوام

سالِ خورم فالِ نیکو مالِ وافر حالِ خوش

اصلِ ثابت نسل باقی تخت عالی بخت رام

اِس مجموعہ فرامینِ سلاطین کو یہ خانہ زاد نمک خوارِ آبائی ہز اگزالٹیڈ ہائینس اعلیٰ حضرت قدرِ قدرت بندگان عالی متعالی سپہ سالار مظفر الملک و الممالک نظام الدولہ نظام الملک نواب میر عثمان علیخان بہادر فتح جنگ آصف جاہ سابع یار وفادار سلطنت برطانیہ۔ جی۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ جی۔ سی۔ بی۔ ئی خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ کے نام نامی اور اسم گرامی سے نہایت فخر مباہات سے معنون کرنے کی عزت حاصل کرتا ہے۔

آنانکہ خاک را بہ نظر کیمیا کنند

آیا بود کہ گوشۂ چشمے بما کنند

گزرانیدۂ نمک خوار جانثار

فدوی بشیر الدین احمد تعلقہ دار

هو الناصر

دیباچۂ کتابِ ہشت آئین فرامینِ سلاطین از فقیر ناصر نذیر فراق جانشین حضرت درد رحمۃ اللہ علیہ

گردشِ ساغرِ صد جلوۂ رنگیں تجھ سے
آئینہ داریِ یک دیدۂ حیراں مجھ سے

کلیاں ہوں یا پھول میوے ہوں یا پھل ویسے تو ان کی ہر وقت چاہت ہوتی ہے مگر جب رُت ختم ہو جاتی ہے تو پھر اُن کی اللہ آمین ہونے لگتی ہے ایک طرف سے صدا آتی ہے ختمی بہار ہے دوسری طرف سے کہنے والا کہتا ہے ؎ آغوشِ گل کشودہ برائے وداع ہے ✣ اے عندلیب چل کہ چلے دن بہار کے ✣ اس وقت گاہک ٹوٹ پڑتے ہیں ان چیزوں کی مانگ حد سے بعید ہو جاتی ہے آدمی کی اولاد کا بھی یہی حال ہے بڑے چھوٹے نتّنے نکڑے سب ہی پیارے ہوتے ہیں کولے کولے آنچ ہے مگر سب سے پچھلا بچّہ جسے عورتیں پیٹ پونچھن کہتی ہیں اس پر ماں باپ جی جان سے فدا ہوتے ہیں کیونکہ اس بچّہ کی پیدایش خبر دیتی ہے کہ آگے اللہ کا نام ہے اب نخلِ امید کبھی نہ پھلے پھولے گا اسی طرح ہمارے دل میں اگلے مسلمان بادشاہوں کی جیسے قطب الدین ایبک شمس الدین التمش تغلق خلجی لودی ہیں ضرور محبت ہے مگر چونکہ اسلامی سلطنت کا خاتمہ ہندوستان میں آلِ تیمور نے کیا اس لیئے ہماری نگاہوں میں مغل بادشاہوں کی ساری ادائیں ابتک سما رہی ہیں اور ہمارے بچوں کی زبان پہ بابر اور ہمایوں کی داستانیں رہتی ہیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا الا لا ایمان لمن لا محبتہ لہ الا لا ایمان لمن لا محبتہ لہ الا لا ایمان لمن لا محبتہ لہ یوں تو ان مٹنے والوں نے اپنی بہت سی نشانیاں چھوڑیں ہیں آگرہ میں تاج گنج فتح پور سیکری میں قصر و ایوان - دلی میں ہمایوں کا مقبرہ لال قلعہ جامع مسجد - الہ آباد لاہور احمد آباد گجرات وغیرہ اکثر بلاد و امصار میں اُن کے آثار موجود ہیں جنھیں دیکھکر ہمارا دل ٹھنڈا ہوتا ہے مگر ان چیزوں کے علاوہ اُن کی یادگار اُن کے فرمان اُن کے منشور اُن کے دستور العمل ہیں جو دارالانشا شاہی سے وقتاً فوقتاً جاری ہو کر ممالک میں پہنچے اُن کے پڑھنے سے ہمیں اُن کے جبروت اور اُن کی سطوت اُن کی ہمت اُن کی شجاعت اُن کی سخاوت اُن کی لیاقت کا

اندازہ ہوتا ہے ابوالفضل کے پہلے اور دوسرے دفتر کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ عبد اللہ خاں سپہدار توران شاہ عباس تخت نشین ایران والی کاشغر شرفائے مکہ معظمہ شاہزادہ مراد خانخاناں ولد محمد بیرم خاں حکیم ہمام اعظم خاں کوکلتاش عمالان ممالک محروسہ فرمانروائے خاندیس برہان نظام الملک سند نشین احمدنگر و انایان فرنگ وغیرہ وغیرہ کے نام جو فرمان خطاب نامجات جلال الدین اکبر کی طرف سے لکھے گئے ہیں اُس میں نظم دفتر کے کیا پہلو ہیں ہمپر بادشاہوں کے مراتب کا کیا پاس و لحاظ ہے تورۂ چنگیزی کی کیا آن بان ہے ملک واری سیاست سفارت مذاہب مشارب فوج کشی حملہ آوری یلغاروں کو کس اسلوب سے ادا کیا ہے ابوالفضل جب کشمیر کا ذکر چھیڑتا ہے تو ہماری نگاہوں کے روبرو وہ خطۂ جنت نظیر اور اُس کی شادابی زعفران و بنفشہ گل و ریاحین کی تازگی و سیرابی سیب و انگور کی فراوانی دریاؤں کی روانی برف کا پڑنا بادشاہ کا پگلی و دنتور کے رستہ سے بڑھنا راہ میں درختوں کا ہجوم خارہ تراشوں کی ہجوم ہماری آنکھوں کے سامنے آجاتی ہیں نہ وہ اطفال دبستاں جو منشی فاضل پاس کرنے کے لیے ان دفتروں کو درساً درساً پڑھتے ہیں بلکہ وہ عقلا اور اہل الرائے جن کے ہاتھ میں اس وقت ہندوستان کی عنانِ حکومت ہے ان فرامین کو پڑھتے ہیں اور جب غور سے دیکھتے ہیں تو سمجھکر حیران ہو جاتے ہیں کہ اکبر اعظم کیا چیز تھا اور اُس کا منشی کتنا باتمیز تھا جس کا قلم ایران توران کے بادشاہوں کو کس طرح دھمکی دیتا ہے پھر کسطرح تھپکتا ہے اپنے خزانوں کی معموری اپنی سپاہ کی کثرت اپنی فتح مندیاں کس خوبی سے ان پر جتاتا ہے بادشاہزادوں اور امرا اور علماء اور مشایخ کی کس طرح دلجوئی کرتا ہے اگر پوچھا جائے ان فرامین کا مجموعہ کب مرتب ہوا کس نے مرتب کیا تو یہی کہا جائیگا کہ اکبر کے عہد میں مرتب ہوا ابوالفضل کے نورعین عبد الرحمٰن نے مرتب کیا فرمانوں کے سودے گھر میں موجود تھے ہونہار بیٹے نے اُن کے دفتر بنادیئے جمہور کے سامنے پیش کیے زمانہ اگر مسلمانوں کے آجتک موافق رہتا تو ابوالفضل کے تین دفتروں جیسے سینکڑوں دفتر ہمارے پاس ہوجاتے مگر سے بہر ساعت بہر لحظہ بہ ہر دم + دگرگوں میشود احوالِ عالم - شاہجہاں آگرہ کے قلعہ میں معتکف ہوئے اورنگ زیب عالمگیر دکن کے جھگڑوں میں اُلجھ گئے اور اُن کے بعد تو سلطان اور اُن کے مشغلے ایسے اُلٹ پلٹ ہوئے کہ آجتک اُن کے تھل بیڑے کا پتہ ہی نہیں کیسی تصنیف و تالیف اور فی زمانہ تو سلطنت ہند انگریزی سانچہ میں ڈھل گئی بادشاہ وقت کا مذہب کچھ اور اُس کے آئین و قوانین الگ اُنکی زبان اُسکی النساجدا الناس علی دین ملوکہم ہم بھی مذہب کے سوا بادشاہ بلکہ اپنے شاہنشاہ کی سب باتوں میں مقلد اور پیرو ہوگئے مگر جس طرح دودھ چھٹے بچہ کو دودھ کا کھٹکا ہوتا ہے ہمیں مغلیہ کی مٹی ہوئی شان و شوکت یاد آجاتی ہے اور دل کہتا ہے تختِ طاؤس کیسا ہوگا اور شاہجہاں کیونکر دربار کرتا ہوگا

سعد اللہ خاں وزیر اُس کا قلمدانِ وزارت لیکر کس طرح حاضر ہوتا ہوگا حضور والا کے سامنے عرضیاں کیونکر پیش ہوتی ہونگی جہاں پناہ اُس پر صاد کیونکر کرتے ہوں گے احکامِ شاہی کیونکر نفاذ پاتے ہوں گے درباری جامے پہنے گتھل دار پگڑیاں سر پر رکھے کمر پٹکے سے باندھے سر جھکائے کس طرح چپ کھڑے ہوتے ہونگے۔ نقیب چوبدار کس قاعدے سے راجہ اور والیانِ ملک سے کورنش اور مجرے کرواتے ہونگے خلعت ہفت پارچہ جیغہ سرپیچ گوشوارہ مالائے مروارید سپر و شمشیر مرصع ماہی مراتب جڑاؤ پالکی نالکی کیسی ہوگی جو خارج میں وجود نہ رکھتی ہوئے سے ہم کیونکر دیکھ سکتے ہیں یہ سماں ہماری نظروں میں کیونکر آسکتا ہے مگر مرکزِ دائرہ سخنوری وسخن دانی فیضی وابوالفضلِ ثانی مخدومی محترمی مولانا بشیر الدین احمد صاحب تعلقہ دار سرکار نظام نے اعجاز کیا کہ ہمیں شاہجہاں اور اورنگ زیب کا دور آنکھوں سے دکھا دیا یعنی ان دونوں شاہانِ عالی تبار کے متعدد فرامین کا مجموعہ مرتب کرکے ہم ندیدوں کے روبرو رکھدیا جن کے مطالعہ سے ہمیں گمان ہوتا ہے کہ ان سلاطین کا دربار اُن کے جاہ و حشم اُن کی داد وہش سب کچھ دیکھ رہے ہیں سبحان اللہ صل علی بات یہ ہے کہ یہ کام مولانا بشیر الدین احمد صاحب کا حصہ تھا کیونکہ آپ اقلیم دکن میں سالہا سال ایک رکن سلطنت بنکر رہے ہیں جو بالکل اور سرتاسر آئین و قوانین اور مراسم و رواج میں مغلیہ سلطنت کا نمونہ ہے اور آپ نے اس ملک کے چپہ چپہ کو عاقلانہ اور حکیمانہ طور پر دیکھا ہے اور خطۂ بیجاپور کی ایک بہت بڑی تاریخ لکھ کر اپنے آقا کے حضور میں گذرانی ہے آپنے یہ مجموعہ کیا مرتب کیا ہے گویا خزاں کے موسم میں جس کے اندر پھول کی ایک پنکھڑی دستیاب نہ ہوتی ہو ایک فردوس بریں اور ایک بہشت نگاریں ہمارے سیر کے لیئے لاکر ہمارے آگے رکھدی ہے یہ کام کسی دوسرے کے بوتے کا ہرگز نہ تھا آپ ایک ذی اثر ذی اعتبار ذی علم رئیس ابنِ رئیس اور امیر ابنِ امیر شخص ہیں جس دوست سے آپنے کہدیا کہ مغلیہ کے یادگار اگر آپ کے پاس کوئی کاغذ یا سند ہے تو لے آیئے اُس نے سرِ تسلیم خم کیا اور اپنے گھر سے سینکڑوں برس کے نایاب اور چھپے چھپائے گوہرِ آبدار لے آئے اور آپ نے اپنے مجموعہ کی لڑی میں پرو لیا۔

مگر اُس کے ساتھ ہی ایک دقت یہ بھی تھی کہ اگلے زمانے کے کتابوں کے اندازِ تحریر اس وقت کی خط و کتابت سے بالکل جدا ہیں کوئی فرمان خطِ نستعلیق میں کوئی شکستہ میں کوئی شفیعہ میں پھر جن جن کارکنوں کے ہاتھ میں وہ فرمان پہنچا ہے انھوں نے ضرورتاً اس پر کہیں ثلث میں کہیں طغرا میں کہیں خطِ بہاری میں اپنی توضیحات ارقام کی ہیں اُن کا پڑھنا اور پڑھانا اور سمجھنا اور سمجھانا دشوار تھا مگر چونکہ آپ دکن میں بیجاپور کی عمارتوں کے کتابے اور دھلی کی تاریخ لکھنے کے وقت یہاں کے قدیم جدید الواح

اور نگین نوشتوں کو حل کر چکے اس لیئے آپ نے ان فرامین کی عبارات اور املا اور انشا کو بخوبی معلوم کر لیا اس مجموعہ میں آپ نے چند فرامین کا فوٹو بھی بنوا کر شامل کیا ہے جن کے دیکھنے سے ناظرین گویا اصل فرمان دیکھ لیں گے اس مجموعہ کے جس کا نام **فرامینِ سلاطین** ہے آپ مولف ہیں مگر فی الواقع آپ اس دور کے بڑے مصنفوں میں شمار ہوتے ہیں اور آپ نے بے شمار کتابیں لکھکر شائع فرما دی ہیں جو ملک کی بہبودی اور قوم کی آسودگی کے لیئے اکسیر اور آبحیات کا حکم رکھتی ہیں جس طرح آپ نثارِ بے بدل ہیں اسی طرح آپ شاعر خوش بیان بھی ہیں چند روز ہوئے جو آپ نے دیوان مرتب کر کے چھاپا ہے اور ہاتھوں ہاتھ نکل رہا ہے۔ اسمیں تو کوئی شبہ نہیں کہ آپ بڑے باپ کے بیٹے ہیں مگر حقیقت یہ ہے کہ آپ بذاتِ خاص علم و ہنر کے باپ ہیں۔ ؎ گرد نام پدر چہ میگردی + پدرِ خویش باش گر مردی۔

تاریخ ترتیب فرامین سلاطین از فقیر حقیر ناصر نذیر فراق جانشین حضرت درد دہلوی

کیوں نہ جھک جائے ادب سے سرو بیر چرخ کا　　دیکھ لی شان بشیر الدین احمد واہ وا
ہر کہیں ہے ڈھر کہیں ہے حاسدِ ناشاد کا　　تیغ برّانِ بشیر الدین احمد واہ وا
رشک کرتے ہیں ملایک اور حوریں خلد میں　　ساز و سامانِ بشیر الدین احمد واہ وا
غیرتِ باغ ارم ہے رو کشِ خلد بریں　　یہ شبستانِ بشیر الدین احمد واہ وا
دے رہے ہیں گنج علم و فن کے اپنی قوم کو　　پُر ہے دامانِ بشیر الدین احمد واہ وا
چھاپ ڈالے خط سلاطینِ سلف کے بیدریغ　　واہ فیضانِ بشیر الدین احمد واہ وا
دیکھیں عالمگیر اور شاہ جہاں کے ہم خطوط　　لطف و احسانِ بشیر الدین احمد واہ وا

مصرعہ تاریخ کی گر فکر ہے تجھکو **فراق**
کہہ "خیابانِ بشیر الدین احمد واہ وا"

۱۳۴۲ھ
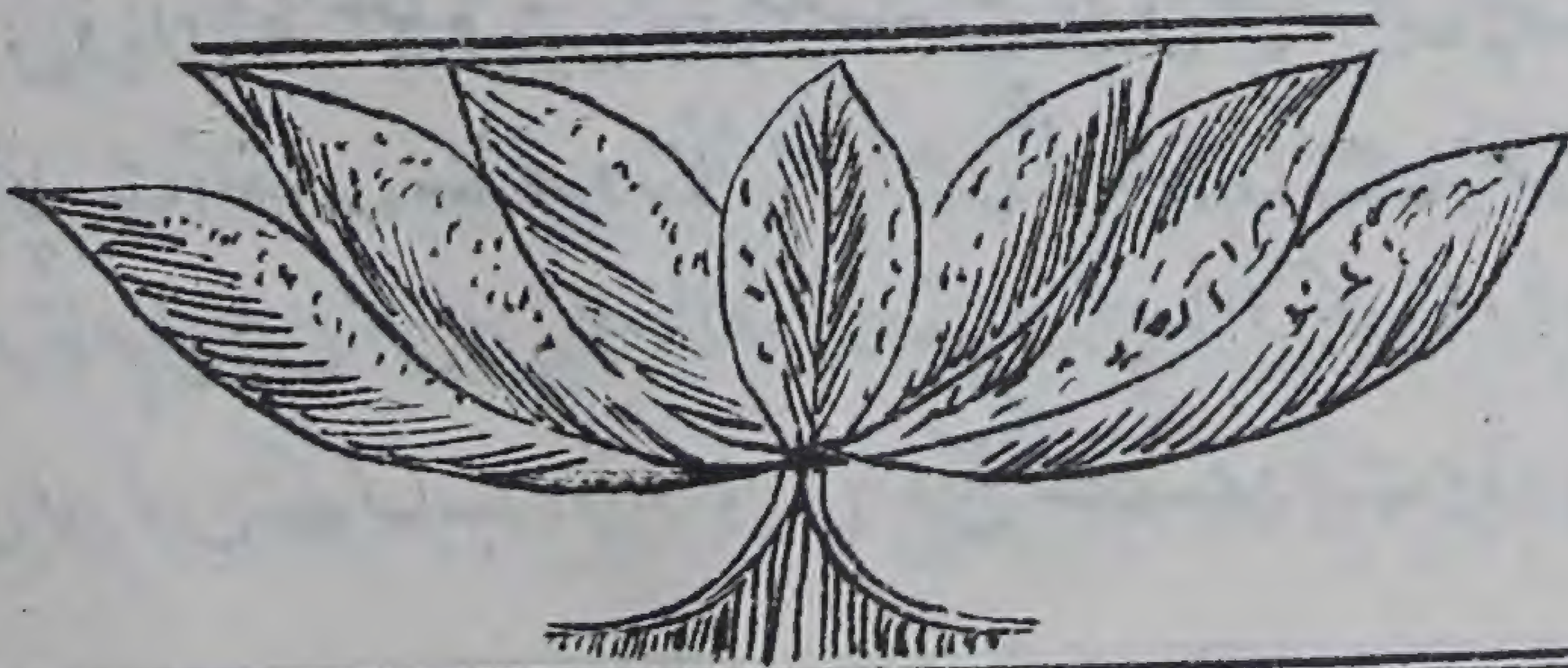
دیباچۂ دوم

برآر از مدِ بسم اللہ تیغِ خوش مقالی را
مسخر کن سوادِ اعظمِ نازک خیالی را

واللہ جو سرِ لوح ترا نام نہ ہوتا + ہرگز کسی آغاز کا انجام نہ ہوتا

حمد و نعت کا عقدہ مالاینحل ہے عقل انسانی یہاں دنگ ہے رسائی وہاں تک محال۔

اگر یک سرِ موئے برتر پرم + فروغِ تجلی بسوزد پرم

جب خود رسولِ مقبول علیہ تحیتہ والسلام جیسے مقربِ بارگاہِ ایزدی فرمائیں کہ ما عرفناک حق معرفتک تو ہم بیچارے کس شمار قطار میں ہیں اور ہماری کیا بساط اور کیا مجال ہے کہ گام فرسائی اور تگ و دو کریں

تو ہے خیال سے بلند، تیرا خیال ہو تو کیا + تیری صفت میں عقل کو، لافِ کمال ہو تو کیا
تیرا حریمِ ناز جب اونچا ہو لامکان سے بھی + لاکھ بلند و تیز رَو مرغِ خیال ہو تو کیا

رباعی

ہر شان میں ہے شان نرالی تیری + سر جھکتے ہیں درگاہ ہے عالی تیری
آباد ہے ہر نام سے دل کا مندر + آنکھوں میں ہے تصویرِ خیالی تیری

اب دوسرا مرحلہ نعت کا ہے اس راہ کا کما حقہٗ طے کرنا بھی قوتِ بشری اور امکانِ انسانی سے خارج ہے یہاں بھی قدم نہیں ٹکتا۔

رباعی

تاج ہے فرق نبی کا فتدلٰی کیا ہے + قاب قوسین سے ظاہر ہے کہ رتبہ کیا ہے
منکرِ قولِ شفاعت سے یہ پوچھے کوئی + معنیِ آیت یُعطیک فترضیٰ کیا ہے (حضورِ نظام)

جس کی شان میں خود رب العالمین فرماتا ہے کہ لَولاکَ لَمَا خَلَقتُ الاَفلاک۔ اس سے بڑھ کے اور کوئی کیا کہے گا۔ ہم یہ کہہ کر چپ ہیں۔ ع بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر۔

محمد پیشوا اور رہنمائے خلق دعالم ہیں + معزز ہیں مقدس ہیں معظم ہیں مکرم ہیں

لہ جناب فراقؔ صاحب نے میری محنت بٹانے کو دیباچہ لکھدیا ہے۔ دیباچہ کیا لکھا ہے کتاب کا عطر کھینچ دیا ہے۔ ایسا لکھا ہے کہ بہت خوب لاجواب۔ دریا کو کوزے میں بند کر دیا ہے جو کہنا تھا وہ بلا کم و کاست کہدیا ہے مجھے اب دیباچہ لکھنے کی اسوجہ سے ضرورت نہ تھی کہ جو لکھا ہے مجھ سے بہتر لکھا ہے پھر اس سے بڑھکر میں کیا لکھتا اثر نو لوٹ لیا بات نے تیری وہ رہا نہ کچھ بھی میرے عرض مدعا کیلئے۔ اب میں نے جو کچھ عرض کیا ہے وہ محض اس خیال سے کہ ع تصنیف را مصنف نیکو کند بیاں میں بھی لہو لگا کے شہیدوں میں مل جاؤں ۱۲۔

فروغِ محفلِ ہستی ہیں نورِ عرشِ اعظم ہیں + حبیبِ حق، ممدوحِ ملک ہیں فخرِ آدم ہیں

انہیں کے رنگ سے رنگِ گُلِ ہستی کی رنگت ہے

انہیں کی بو سے عطر آگیں بنی آدم کی طینت ہے

دنیا میں جو چیز جتنی نادر اور کم یاب ہے اُتنے ہی لوگ اُس کی خواہش اور تمنا کرتے ہیں۔ دیکھیئے سونے اور جواہر کی قدر کیسی ہے۔ کیوں۔؟۔ یہ صرف اس لیئے کہ یہ چیزیں سخت مشکل اور وقت سے دستیاب ہوتی ہیں گوگردِ احمر۔ سنگِ پارس۔ کیمیا۔ ہما۔ عنقا سب جتنی ناپید اور مشکل الحصول ہیں اُتنے ہی ان کی تلاش میں ہر شخص سرگرداں و پریشان ہے۔ ؎ (۱) اے ہمتِ مردانہ تیری شان بڑی ہے + پارس ہے تو اکسیر ہے لالوں کی جڑی ہے + (۲) اکسیر پہ ہوس اتنا نہ ناز کرنا + ہے کیمیا سے بہتر دل کا گداز کرنا (۳) اگر ہے نام کی خواہش تو عنقا کی طرح رہیئے + کہ ڈھونڈے لاکھ کوئی پر نہ ظاہر ہو نشاں اپنا + ریڈیم کو لیجیئے۔ وہ ایک بہت نادر الوجود کمیاب دھات ہے اس واسطے اُس کی ایک رتّی کی قیمت بھی ایسی گراں ہے کہ دھری جائے نہ اُٹھائی جائے۔ غرض معلوم ہوا کہ دنیا میں نادر چیزوں کی سب سے بڑھ کر قدر ہے۔ فرامینِ سلاطین بھی اسی صنف میں داخل ہیں۔ ڈھونڈے اُن کا پتہ نہیں ملتا۔ فنا کے ہاتھوں سب فنا ہیں ؎ اچھوں کے لیئے گرمئے بازارِ فنا ہے + پہلے وہی چُھنتا ہے جو کھوٹا نہیں ہوتا جب وہ بادشاہت ہی نہ رہی جن کی عظمت اسطوت اور جبروت کا مشرق سے مغرب تک چار دانگ عالم میں ڈنکا بجتا تھا اور جن کی نسبت بہ قول فیصل تھا کہ "سلاطینِ ہند بادشاہی نمی کنند بلکہ خدائی می کنند" تو یہ کاغذ کے پرزے فرامین دستِ بُردِ زمانہ سے کیسے محفوظ و مصئون رہ سکتے تھے؟۔ ؏ آں قدح بشکست واں ساقی نماند ؎ صورتیں آنکھوں میں پھرتی ہیں وہ نقشے یاد ہیں + کیسی کیسی صحبتیں خوابِ پریشاں ہو گئیں

رباعی

چمن کی تخت پر جس دم شہِ گُل کا تجمّل تھا + ہزاروں بلبلوں کا شور تھا فریاد تھی غل تھا
خزاں کے دن گئے تو کچھ نہ تھا جز خار گلشن میں + بتاتا باغباں رو رو یہاں غنچہ یہاں گُل تھا

دنیا کا یہی کارخانہ ہے ایک آتا ہے ایک جاتا ہے ؎

کیا دل لگائیں گلشنِ عالم ہے بے ثبات + آئے ہیں چار دن کے لیئے اس چمن میں ہم

؎ بہارِ زندگی اک خوابِ غفلت کا زمانہ ہے + خیالی چہچہے ہیں اور ہوائے آشیانہ ہے
صدائے کوسِ رحلت نغمہ سنجوں کا ترانہ ہے + جسے کہتے ہیں دنیا وہ کہانی ہے فسانہ ہے

جو لائیں کام میں چشمِ بصیرت دیکھنے والے

بنیں محو تماشا اُس کی قدرت دیکھنے والے

موت سے کسے رستگاری ہے سب کے لیئے یہ منزل بھاری ہے۔ امیر غریب اسی سفر میں یکساں ہیں۔ آج مرے کل دوسرا دن۔ زمانہ دیر سویر سب کی یاد کو حرفِ غلط کی طرح مٹا دیتا ہے۔ قطعہ

بس نامور بزیرِ زمیں دفن کردہ اند ✣ کز ہستیش بروئے زمیں یک نشاں نماند
آں پیر لاشہ را کہ سپردند زیرِ خاک ✣ خاکش چناں بخورد کزو استخواں نماند
زندہ است نامِ فرخِ نوشیرواں بعدل ✣ گرچہ بسے گذشت کہ نوشیرواں نماند
خیرے کن اے فلاں و غنیمت شمار عمر ✣ زاں پیشتر کہ بانگ بر آید فلاں نماند

مرے بعد دنیا میں اگر کچھ دنوں رہ جاتا ہے تو مرنے والوں کے وہ کارنامے ہیں جو لوگوں کو بار بار اُن کی یاد دلاتے اور اُن کے غم کو تازہ کرتے ہیں جن سے مائدشما مستفید ہوتے رہتے ہیں۔ عطائے مناصب و جاگیرات وہ خلعتہائے فاخرہ کا وہ دفتر گاؤ خورد ہو گیا اب ہم جب کبھی پہلے زمانے کی فارغ البالی بادشاہوں کی داد دہش کے قصے اپنے بزرگوں سے سنتے ہیں تو محوِ حیرت ہو جاتے ہیں اور بے ساختہ کہہ اُٹھتے ہیں کہ یاد ش بخیر وہ زمانہ بھی کیسا زمانہ تھا جس کا تصور اب تک بھی قالبِ مردہ میں جان ڈال دیتا ہے ؎

یاد ایا میکہ در کوئیت مکانے داشتم ✣ ہمچو بلبل در چمن ہم آشیانے داشتم

علی برید شاہ (۹۴۹ھ تا ۹۸۵ھ) کے مقبرے پر جو بیدر ملکِ دکن میں ہے بڑے دردناک اشعار لکھے ہوئے ہیں جو دنیا کی بے ثباتی کا سچا فوٹو ہیں میں اُس کا صرف ایک بند لکھنے پر اکتفا کرتا ہوں ؎

یاران و عزیزاں بسرِ خاکِ من آیند ✣ از خاک بپرسند نشان و خبرِ من
گر خاکِ جہاں جملہ بغربال ببیزند ✣ حقا کہ نیابند نشان و اثرِ من

اُن بادشاہوں کی بہترین یادگاریں اُن کی سربفلک عمارتیں اب تک تو موجود ہیں آگے کی خبر خدا جانے۔ ایک یورپین مورخ گل افشانی فرماتے ہیں کہ شاہ جہاں بڑا احمق تھا جس نے لاکھوں روپیہ تعمیر پر لٹا دیا (گویا مٹی میں ملا دیا) مگر اس حماقت میں اب تک بھی بادشاہ بتلا ہیں ہر شخص اپنی مستقل اور پائیدار یادگار چھوڑنی چاہتا ہے اور شاہجہاں تو بادشاہوں میں عمارات کی تعمیر میں تفوق لے گیا ہے آج تک بھی دہلی اور آگرہ کا قلعہ دہلی کی جامع مسجد اور سب سے بڑھ کے آگرہ کا تاج گنج اُس کی ایسی یادگاریں ہیں جس کو زمانہ بھی اب تک نہ مٹا سکا اور اغلب ہے کہ ابھی صدیوں تک نہ مٹا سکے گا شاہجہاں کی لیاقت جو کوتاہ اندیشوں کی نظر میں حماقت ہے مصداق ؎

چشمِ بد اندیش کہ برکندہ باد ✣ عیب نماید ہنرش در نظر ✣ تعبیر کی جاتی ہے وہ حماقت ایسی تھی کہ دنیا کی سات حماقتوں (عجائبات) میں سے وہ بھی ایک ہے اور ایسی ہے کہ ؎ اگر فردوس بر روئے زمین است

ہمین ست وہمین ست وہمین است ؛ آج تک لوگوں کو اس کا شوق سمندر پار دور دراز ملکوں مثل یورپ اور امریکہ سے کھینچ لاتا ہے اور جس نے ایک دفعہ ان کو دیکھ لیا وہ محوِ حیرت رہ جاتا ہے اور اس کے نظارے سے کبھی سیری نہیں ہوتی۔ دشمن کی زبان سے بھی بے اختیار نکل پڑتا ہے کہ لا عینٌ رات ولا اذنٌ سمعت (نہ آنکھ نے دیکھا نہ کانوں سے سنا) ؎ ز فرق تا بقدم ہر کجا کہ می نگرم ٭ کرشمہ دامنِ دل می کشد کہ جا اینجاست ٭ چنانچہ ایک بڑی متمول یورپین لیڈی تاج گنج کو دیکھکر بے اختیار بول اٹھی کہ "جان بڑی پیاری ہے اور مرنا بڑی کٹھن بات ہے لیکن اگر مجھے یقین ہو جاتا کہ میں مرے بعد تاج گنج میں دفن کر دی جاؤنگی تو آج میں مرنے کو طیار ہوں"۔ علاوہ ان مستقل اور دیر پا یادگاروں کے ذرا نیچے اتر کر داد و دہش، عطا و بخشش کی اگر جیتی جاگتی تصویریں ہیں تو یہی بچے کھچے فرامینِ شاہی ہیں بشرطیکہ اُن کا دیدار میسر ہو۔

؎ آ جائے اگر ہاتھ تو کیا چین سے رہیئے ٭ سینے سے لگائے تری تصویر ہمیشہ

دہلی جو کسی زمانے میں سلاطینِ مغلیہ کا دار السلطنت تھا اور زیادہ شاہجہان آباد کے نام سے مشہور تھا یہی مرکز فرامین و احکام کی اجرا و اشاعت کا تھا۔ اس سرزمین سے سارے ہندوستان کی کل موڑی جاتی تھی۔ وہ لوگ جو اس ملک پر حکمراں تھے مدتیں ہوئیں مر کھپ گئے اب اُن کی اولاد تک باقی نہیں اور جو کوئی پشت کی فصل سے اولاد در اولاد ملتہم جرًّا ہے بھی تو وہ برائے نام "بدنام کنندۂ نکو نامے چند"۔ اُن کا وجود بے سود ہوا نہ ہوا برابر۔ وہ ایسے تباہ و خستہ حال اور نانِ شبینہ کو محتاج ہیں کہ محتاجِ بیان نہیں۔ صورت ببیں حالش مپرس۔ گردشِ زمانہ کی چکی میں وہ ایسے پسے ہیں کہ پلیتھن نکل گیا۔

رباعی
تکلیف دکھاتا ہے زمانہ ہم کو ٭ دیتا ہے نہ دولت نہ خزانہ ہم کو
او گردشِ افلاک ہم سمجھتے ہیں تجھے ٭ تو پیستا ہے جان کے دانہ ہم کو
(دبیر)

وہ شرم کے مارے منھ سے بھاپ تک نہیں نکال سکتے کہ ہم فلاں کے فلاں ہیں۔ یا ہم فلاں کے نام لیوا اور فلاں کے باقیات الصالحات ہیں۔ وہ ایک گوشے میں منھ چھپائے زندگی کے دن تنگی ترشی سے کاٹ رہے ہیں اور کہتے ہیں اور سچ کہتے ہیں کہ ایسے جینے سے تو مرنا بہتر۔ ؎ زندگی ہے یا کہ ایک طوفان ہے ٭ ہم تو اس جینے کے ہاتھوں مر چلے۔ اگر کبھی اُن کی زبان سے اپنے حسب نسب کی کیفیت بے اختیار نکل بھی جائے تو اُن کی فلاکت اور سقیم حالت کب اُن کے قول کی تائید کرے گی۔ ؎ کون سنتا ہے کہانی میری۔ اور پھر وہ بھی زبانی میری۔ ان کی باتیں سنکر لوگ کہتے ہیں "رہیں جھونپڑے میں اور خواب دیکھیں محلوں کا"، یہ سوائے اس کے اور کیا سمجھ سکتے ہیں کہ "یکے نقصانِ مایہ دیگرے شماتتِ ہمسایہ"۔ ؎

سچ ہے کہ روزِ بد میں کسی کا کوئی نہیں + پتے بھی بھاگتے ہیں خزاں میں شجر سے دور

جب ان لوگوں کے ذرائع آمدنی ہی مسدود ہو گئے تو یہ کاغذ کے ٹکڑے اُن کے کس کام کے رہے کیا ان کو شہد لگا کر چاٹیں ؟۔ یہی وجوہ ہیں کہ فرامین کی نگہداشت نہ ہوئی اور اُن کا بڑا حصہ ناکارہ ہونے سے ضائع ہو گیا جو بچ رہے تھے وہ ۱۸۵۷ء کے غدر میں جانوں کے ساتھ تلف ہوئے چنانچہ قلعہ کے عجائب خانہ میں نکاح نامہ مرزا شہاب الدین و مداری بیگم مہری قاضی مرزا خلیل الرحمن جو نہایت مطلّا اور مذہب ہے موجود ہے یہ نکاح نامہ قلعہ سے بیگمات کی بھاگڑ میں جب کہ اُن کو اپنے تن بدن کا بھی ہوش نہ تھا، ۲۰ ستمبر ۱۸۵۷ء کو بروقت قبضہ و عمل دخل انگریزی مسٹر امری شو ٹیکر کو ملا اُنھوں نے بڑا کرم کیا کہ عجائب خانے میں اس دُرِ بے بہا کو جو اس طرح بے آب ہو رہا تھا پہنچا دیا۔

آبرو جنسِ گراں ہے کہیں بیکار نہ جائے + آپ لے لیں تو یہ سودا سرِ بازار نہ جائے

اسی طرح خدا جانے کتنے فرامین تلف ہوئے جو ادھر اُدھر پڑے پڑے رُل رہے تھے اُن کو سمیٹ سماٹ کے عجائب خانے میں آویزاں کیا گیا ہے باوجود اُس تلف اور تباہی کے اب بھی بہت سے فرامین دہلی اور نواحِ دہلی میں ہیں مگر جن کے پاس ہیں وہ بتاتے نہیں۔ ایسے فرامین کو وثیقہ سمجھ کر حرزِ جان بنا لیا ہے ہوا تک لگنے نہیں دیتے ماو شما کو دکھانا تو درکنار۔ بمصداق گوری کا جوبن چٹکیوں ہی میں گیا۔ غرض یہ کہ اُس زمانے کی تحریرات دیکھنے کو ہماری آنکھیں ترس گئیں ہیں۔ غدر سے پہلے تو فرامین کا کچھ توڑا نہ تھا مگر غدر کے بعد سے خال خال رہ گئے اور آگے چل کر پچاس برس کے بعد ایسا کال ہو جائے گا کہ ڈھونڈے نہ ملیں گے۔ میں نے بچشم خود دیکھا ہے کہ کباڑیوں نے ان دُرہائے نایاب کو صرف اُن کی ظاہر چمک و تک دیکھ کر کوڑیوں کے مول لیا۔ خریدا کن سے انہیں شاہزادوں سے جن کے آباؤ اجداد موردِ مراحم خسروانہ و عواطف شاہانہ صاحبِ مناصب جلیلہ و جاگیرات کثیرہ امیر ابن امیر تھے مگر آج اُنہیں کی اولاد ایسی تباہ ہے کہ اُنہوں نے فاقہ کشی سے بچنے کے لیئے ان کو جدا کیا نہ بہ طیبِ خاطر بلکہ بہ مجبوری کہ بھاگتے بھوت کی لنگوٹی ہے جو مل جائے بس اغنیمت۔ باہر والے شاید نہ جانتے ہوں مگر دلّی والا ایسا کون ہے جو اس قضیہ نامرضیہ سے بخوبی واقف نہیں ہے کہ آج کل جو شُہدے کہلاتے ہیں وہ دراصل کون تھے کیا تھے اور اب کیا ہو گئے۔ اُن کی حالت کیا ہے اور زندگی کے دن کیونکر بسر کر رہے ہیں ؟۔ میرا ہاتھ لکھتے ہوئے کانپتا ہے اور قلم لرزتا ہے۔ قلم کا سینہ شق ہے، وہ صفحۂ قرطاس پر اشکِ خونی برساتا ہے۔ اُجڑے اور مٹے ہوئے خاندانِ مغلیہ کے نام لیوا ہیں وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۔ رباعی دل نے غمِ بے حساب کیا کیا دیکھے + آنکھوں نے جہاں میں خواب کیا کیا دیکھے

طفلی و شباب عیش و رنج و راحت ✤ اس عمر میں انقلاب کیا کیا دیکھے

برٹش انڈیا میں فرامین کم یاب ہیں ان کا دیدار بھی محال ہے مگر ریاستوں میں جو سلاطینِ مغلیہ کی یادگار رہیں اور نہیں کے قدم بقدم چلتے ہیں اور معاش داروں کی معاشیں اور جاگیرداروں کی جاگیریں بحال ہیں وہاں کثرت سے نظر سے گزرتے ہیں جب سرکارِ عالی **نظام** خلد اللہ ملکہ و سلطنتہٗ کی ملازمت میں تھا تو مجھے تحقیقاتِ عطیات اور فصلِ خصومات میں بہت سے فرامین دیکھنے کا اتفاق ہوا مگر اس وقت ان کے جمع کرنے کا کچھ خیال نہ ہوا البتہ اواخر زمانِ ملازمت میں کچھ فرامین جمع کیے اور جب سے اب تک متلاشی ہوں جو نیدہ یا بندہ یہ کیا کم غنیمت ہے کہ با ایں ہمہ مشکلات میں نے اتنے بہت جمع کر لیے۔ دل چاہتا تھا اور یہ تھے بھی اسی قابل کہ کتاب میں ان سب کے فوٹو دیئے جاتے مگر اتنی قیمت کون دیتا، ناچار نقل پر اکتفا کیا مگر پھر بھی دل نہ مانا کہ ناظرین کو اس نعمتِ عظمیٰ کے دیدار سے بالکل محروم رکھوں اور اُن کے شوق کو سرد کر دوں لہٰذا مشتے نمونہ از خروارے بعض بعض کے فوٹو بھی ہدیۂ ناظرین ہیں۔ کچھ فرامین تو میری کتاب **تاریخِ بیجاپور** میں ہیں یہ وہی ہیں جو میں نے دکن میں جمع کیے تھے۔ کچھ دہلی کے قلعہ کے عجائب خانے سے میں نے بہ اجازت **ہز اکسلنسی سر میلکم ہیلی صاحب بہادر** بالقابہ سابق چیف کمشنر دہلی و حال گورنر صوبۂ پنجاب نقل کیے۔ کچھ متفرق ذرائع سے بہزار مشکل دیکھنے کو ملے۔ ایک فرمان اکبری جیپور کے عجائب خانے میں ملا ایک اورنگ زیب کا نادر فرمان سعید برادرز فوٹو گرافرز بنارس سے منگایا کچھ جناب منشی منظفر حسین صاحب سلیمانی رئیسِ شاہ آباد ضلع ہردوئی کی کتاب نامۂ منظفری سے بہ اجازت اُن کے لیے اور کچھ فرمان صاحبِ معزز نے بطور مزید امتنان میری خواہش پر جابجا تلاش کر کے بھیجے۔ ایک فرمان تاریخِ پالن پور مصنفہ جناب سید گلاب میاں صاحب مرحوم میر منشی ریاستِ پالن پور سے لیا ایک اور فرمان اُن کے برادر سید صاحب میاں صاحب چیف الجنیر پالن پور نے بھیجا کچھ فرامین مولوی ابو الحسن صاحب خلف مولوی محمد عبد الحق صاحب مصنفِ تفسیرِ حقانی نے دیئے۔ جناب خان صاحب نواب محمد علی خاں صاحب دہلوی ممبر کونسل ٹونک نے دو لاجواب فرمان مجھے دیئے۔ حضرت جناب سید آل رسول صاحب سجادہ و دیوان درگاہ اجمیر شریف نے ایک کتاب کی کتاب دی جس میں (۲۲) فرمان متعلق بارگاہ شریف ہیں ان سب صاحبوں کی مہربانی کا میں بہت شکر گزار ہوں جزاھم اللہ احسن الجزاء عنّا وعن سائر الناس وکان سعیہم مشکوراً۔ ہاں بھولا میرے عزیز منشی اشتیاق احمد صاحب چشتی نظامی خدا جانے کہاں کہاں دوڑ دھوپ کر کے کچھ فرمان لائے اُن کا شکریہ اس سبب سے مجھ پر واجب نہیں ہے کہ میرا اور اُن کا کام جدا نہیں ؎ من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو تن جاں شدی ✤ تا کس نگوید بعد ازیں

من دیگرم تو دیگری + اُن کا شکریہ تو میں جب ادا کروں کہ سب سے پہلے میں اپنا شکریہ ادا کروں۔
مجھے اور بھی بہت سے فرمانوں کا پتہ ملا ہے اور میں یہ بھی جانتا ہوں کہ جن کے پاس ہیں مگر وہ ناو ہندوں
کی فہرست میں ہیں۔ وہ نہ خود اُن کو پبلک کے سامنے لانا چاہتے ہیں نہ دوسروں کو جھلک تک دکھانا پسند
کرتے ہیں۔ ؎ نہ خود خورد نہ کس دہد + گندہ کند بسگ دہد۔ ایسوں کے سامنے دستِ
سوال پھیلانا بے سود۔ ع بات بھی کھوئی التجا کر کے +۔
مثلاً ایک صاحب کا ذکر بے موقع نہ ہوگا۔ میں چاہتا ہوں کہ ناظرین کو میری مشکلات اور دوادوش
کا کچھ تو اندازہ ہو۔ یہ صاحب گورنمنٹ کے خطاب یافتہ ہیں ان کا شمار منتخب لوگوں میں ہے معمر ہیں مسن
ہیں۔ ۲۳ء کی ایجوکیشنل کانفرنس میں اواخرِ ماہِ دسمبر میں میرا علی گڈھ جانا ہوا۔ وہ صاحب (جن کا نام
میں ظاہر کرنا نہیں چاہتا) میرے باپ کو جانتے تھے اور مجھے بھی پہلے سے آپ کی خدمت میں نیاز تھا
مانا کہ میں بالذات کچھ نہ ہوں مگر بالصفات ایک بڑے باپ کا بیٹا تو ضرور ہوں وہ کفیٰ بہ فخراً۔ مجھے
معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا کہ ان کے پاس ایک کافی ذخیرۂ فرامینِ شاہی کا ہے۔ مجھے کامل توقع تھی کہ وہ
علم دوست بزرگ ہیں کبھی میری درخواست کو رد نہ کریں گے مگر اُنھوں نے نہایت بے اعتنائی اور
کج خلقی سے ٹکا سا توڑ کے انکاری جواب دیا میں اپنا سا منھ لیکر رہ گیا جسکی ندامت مجھے آج تک ہے۔
اُنھوں نے پہلے تعلقات پر پانی پھیر دیا اور ایسے کورے ہو گئے کہ ع ان تلوں میں تیل ہی نہ تھا گویا۔
میں نے یہ بھی عرض کیا کہ اچھا تو آپ خود چھاپیئے اور میرے پاس جو فرامین ہیں اُن کو بھی شامل کر لیجیے
مگر اُنھوں نے جو ناکی تو پھر ہاں نہ کی۔ ظاہر ہے کہ یہ فرامین جب تک پبلک میں نہ لائے جائیں بے کارِ
محض ہیں یہ اُن کے ہاں کچھ انڈے بچے نہ دیں گے۔ ع برائے نہادن چہ سنگ و زر۔ خیر دہ جانیں
اُن کا کام جانے۔ معلوم ہوا کہ جبلّی بخل اور طبعی حسد اُن کو مانع تھا۔ غُنہ کے سامنے کسی کی نہیں چلتی
دوسرے کو فائدہ پہونچانا انہیں گوارا نہیں۔ حسد اس بات کا کہ جو کام ہم سے نہ ہو سکا دوسرے کے
سر اس کا سہرا کیوں رہے۔ ؎
رنج کچھ اس کا نہیں اُس کو کہ وہ ایسا ہے کیوں + بلکہ ساری کوفت ہے اس کی کہ میں ویسا نہیں
تجربہ ہوا اور آئندہ کو سبق ہوا کہ خدا کسی سے کام نہ ڈالے ؎
کیا نبھائے گا زمانے میں وفا ایک سے ایک + دل کے دو حرف ہیں سو وہ بھی جدا ایک سے ایک
خیر اُن کی دست کشی سے میرا کام رُکا نہیں ع شوق در ہر دل کہ باشد رہبرے در کار نیست۔
شکر ہے پروردگار کا کہ خداوند تبارک و تعالیٰ نے اس بے دست و پا سے یہ کام اپنی مدد سے پورا کرا دیا۔

ع شکر نعمتہائے تو چندان کہ نعمتہائے تو ✝
وَ فِقْنَا اللّٰهُ بِمَا یُحِبُّ وَ یَرْضٰی وَخَتَمَ اَحْوَالَنَا وَ اٰمَالَنَا وَ اٰجَالَنَا بِالْخَیْرِ وَالْحُسْنٰی ہاں تو اس ظلجان میں شُہدوں کا ذکر رہ گیا۔ ان بے چاروں خانماں برباد وں کی بنی بنائی عیش و آرام کی زندگی بگڑ بگڑا کر یہ نوبت پہونچی کہ سلاطین کی اولاد اور شادی بیاہوں میں پلنگ چھپر کھٹ اور جہیز کا سامان صرف کہاروں اور مزدوروں کی طرح بلکہ بھک منگوں اور کنگلوں کی طرح اپنے سروں پر اُٹھائیں اور بطور بھیک کے جو مل جائے لے کر قناعت کریں۔ یہ لوگ ۔ بادشاہ زادوں۔ شہزادوں صاحب زادوں اور مرشد زادوں کی جگہ شُہدے کہلانے لگے۔ فَاعْتَبِرُوْا یَا اُولِی الْاَبْصَارِ۔ ؎

آگ تھے ابتدائے عشق میں ہم ✝ ہو گئے خاک انتہا یہ ہے

حیران ہوں کہ ان کی ناگفتہ بہ حالت کہاں تک لکھوں اور پتھر کا کلیجہ کہاں سے لاؤں۔ ہر جمعرات کو ہمارے گھر میں ایک برقعہ پوش بیوی آتی ہیں جن کے چہرے سے آثارِ امارت و جلالت چمکتے ہیں اُن کی شُستہ گفتگو سے شرافت ٹپکتی ہے۔ یہ اپنے آپ کو بہادر شاہ کی پوت بہو کہتی ہیں اور عجب نہیں کہ ہوں مگر حالت ان کی اس درجہ ردی ہے کہ بھیک مانگ کر پیٹ پالتی ہیں ؎

تنگدستی کے سبب جان سے بیزار ہیں ہم ✝ وار پہ کھینچ دے اے چرخ کہ نادار ہیں ہم

اب بھی دہلی میں مرزا نثر یا جاہ صاحب کے خاندان کے پس ماندہ لوگ کچھ معقول پنشن پاتے ہیں مگر اُنکی آپس کی نزاع اور کثرتِ شرکار کا نتیجہ یہ ہے کہ ہر ہر شخص کے حصّے بخرے ہو گئے ہیں اور وہ رقم جو ایک شخص کے لیئے بھی بہ مشکل کفایت کرتی تھی وہ اب گھٹ گھٹا کر دس پر اُتری تو کہیئے کیا رہی، برائے نام۔ علاوہ اس خاندان کے جناب فرخندہ جمال صاحب اور جناب امیر الملک مرزا بلاقی بیگ صاحب دو شاہزادوں کی خدمت میں کمترین کو دیرینہ نیاز حاصل ہے کیونکہ میرے نانا مولوی محمد عبد القادر صاحب خلف جناب مولوی محمد عبد الخالق صاحب جن کا ذکر خیر سر سید کی کتاب آثار الصنادید میں ہے، متوسلانِ شاہی میں سے تھے یہ دونوں صاحب آتے جاتے تھے ان دونوں بزرگوں کو برٹش گورنمنٹ سے کچھ وظیفہ ہے جسکی مقدار نہ اُنہوں نے ظاہر کی نہ میں نے پوچھنا مناسب سمجھا مگر حیدرآباد کے تعلق سے اتنا میں جانتا ہوں کہ مرزا بلاقی صاحب کو سو روپیہ ماہانہ سرکار عالی نظام سے ملتا ہے اور اس دستگیری اور قدر افزائی نے اُنہیں سنبھال دیا اور اسی طرح اور کئی شاہزادوں اور بیگمات کو اُسی منبع وجود و کرم ریاستِ ابد مدت سے بطور اشک شوئی کچھ ملتا ہے ؎

صدف کو چاہیئے کیا ایک قطرہ چشمۂ یم سے ✝ بجھا لیتا ہے اپنی پیاس کامِ غنچہ شبنم سے

ابھی ابھی ہم نے اخبارِ صحیفہ مورخہ ۱۲ر اگست ۲۵ء میں پڑھا کہ مرزا بیدار بخت ولد خجستہ بخت متعلقۂ خاندان مغلیہ کے لئے تاحیات پانسو روپیہ ماہانہ مقرر ہوا ہے اور اس سے پہلے بھی کئی بار ایسی خوشخبریاں متواتر سنی ہیں خدا اس ریاست کو تاقیامت سلامت و برقرار رکھے کہ پیٹ کو روٹی تو مل جاتی ہے۔

دہلی کے آخر تاج دار بہادر شاہ کے مقبرے اور مکان کے چشم دید حالات جو مولوی مظہر الدین صاحب شیرکوٹی نے اخبارِ کشمیر امرتسر ۱۲ر اگست ۲۵ء میں لکھے ہیں دل پر چھریاں چلاتے ہیں اور ہم اُس کا اقتباس کرنے سے کسی طرح باز نہیں رہ سکتے۔ ؎

گرچہ ہے سو سو بُرائی سے مگر پھر اے امیر ✤ ذکر میرا اس سے بہتر ہے کہ اُس محفل میں ہے

ہم دکھانا چاہتے ہیں کہ سلاطینِ مغلیہ کی ابتدا کیا تھی اور انتہا کیا ہے تاکہ زمانے کی کج رفتاری دلوں پر نقش کالحجر ہو جائے۔ ؎

حقیقت پر نظر کرتا ہوں جب دنیائے فانی کی ✤ بہاریں خاک میں مل جاتی ہیں سب زندگانی کی

اس بدنصیب بادشاہ کی وفات کی "تاریخ" کسی نے کیا خوب کہی ہے۔ ؎

سراج الدین ظفر بہادر جو سوئے جنّت ہوئے روانہ ✤ کہ جن کی باعث مٹی خوشی سے جھلک رہا تھا چراغِ دہلی

جلوس اُن کا چراغِ دہلی سو اب بھی دیکھو مطابق اُسکے ۱۲۵۲ھ ✤ سروشِ غیبی نے سالِ رحلت کہا "بجھا ہے چراغِ دہلی" ۱۲۷۹ھ

مغلیہ خاندان کا آخری تاجدار ✤ بہادر شاہ کے مقبرے اور مکان کی زیارت

"میں جب رنگون پہنچا تو قدرتی طور پر تاریخ کا وہ عبرت انگیز انقلاب یاد آگیا جس نے تیموری جاہ جلال کی آخری یادگار (بہادر شاہ) کو قیدی بنا کر رنگون پہنچایا اور بالآخر پانچ سال بعد ٹمٹماتی ہوئی شمع بھی گل ہو گئی۔ میں نے رنگون کے محترم احباب سے ذکر کیا کہ میں اس مٹی کے ڈھیر کی زیارت کرنا چاہتا ہوں جس کے نیچے تیموری خاندان کا آخری تاجدار محوِ آرام ہے۔ ہم لوگ عثمان غنی صاحب کی رہنمائی کے مطابق ایک نہایت معمولی احاطے میں داخل ہوئے۔ یہ احاطہ ایک سڑک کے کنارے واقع ہے اور اسی لیئے شاید معمولی خود رو گھاس سے گھیر دیا گیا ہے کہ وہ سیر کرنے والے صاحب بہادروں کے سامنے کوئی بے جوڑ قطعہ معلوم نہ ہو۔ ورنہ بہادر شاہ مرحوم کی قبر کے لیئے اہتمام نہیں کیا گیا۔

مقبرے کی کیفیت یہ احاطہ شاید ستّر فٹ طویل اور پچاس فٹ چوڑا ہو گا۔ اندر گھاس چڑھی ہوئی تھی اور سڑک وصفائی کا کچھ انتظام نہ تھا بے کسی و کس مپرسی کا منظر دیکھ کر میرا دل قابو میں نہ رہا۔ کہ اللہ اللہ جس تاجدار کا مُلک لینے والے اپنے غسل خانوں میں نل لگاتے ہیں اس کی قبر تک پوہنچنے کیلیئے کوئی ایسی بٹیا بھی نہیں

جو خود رو گھاس اور جنگل کے کانٹوں سے صاف ہو۔ دس بیس قدم آگے بڑھا اور چھوٹا سا احاطہ نظر آیا جو بانس کی کھپچیوں اور لکڑیوں سے گھرا ہوا تھا۔ اس کے گوشہ میں مجاور کی چھوٹی سی جھونپڑی تھی جس کا چھپر بارش سے سیاہ ہو گیا تھا۔ اس چھوٹے سے احاطے کے اندر دو چار تخت پڑے تھے۔ جو شاید نماز پڑھنے اور تلاوتِ قرآن کے لیئے ہیں۔ اس کے اندر ہی ایک بیری کا درخت ہے اور اس درخت کے نیچے ٹین کی دو چار چادریں ملا کر چار معمولی لکڑیوں کے ستون پر ڈال دی گئی ہیں۔ اس ٹین کے نیچے پرانے گاڑھے کی چھتگیری لگی ہوئی ہے جو شاید مجاور کی کرم فرمائی کی ممنونِ منت ہے۔ اس کے نیچے تیموری نسل کا آخری چراغ، اکبری جاہ و جلال کی آخری یادگار شاہجہانی شکوہ کا آخری مرقع اور عالمگیری نسل کا آخری تاجدار اور اس کی بیگم محوِ آرام ہیں قبر زمین سے ڈیڑھ فٹ بلند ہوگی۔ تعویذ ذرا چوڑا سفید پتھر کا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دونوں قبروں کو ایک کر دیا گیا ہے۔ اس تعویذ پر لکھا ہے۔

ظفر شاہ بہادر شاہ دہلی کا انتقال ہوا۔ ۷ نومبر ۱۸۶۲ء میں۔ زینت محل بیگم شاہ دہلی کا انتقال ہوا۔ جولائی ۱۸۶۲ء میں۔

ہم لوگ ایک طرف بیٹھ گئے اور فاتحہ خوانی سے فارغ ہو کر میں نے کہا کہ قبر اس قدر معمولی حالت میں کیوں ہے؟ مجھے بتایا گیا۔ کہ ٹین وغیرہ کا چھپر بھی اب دو تین سال سے پڑا ہے۔ اس سے پہلے یہ قبر بھی بے نام و نشان ہو گئی تھی نشان دہی کے لیئے یہ بیری کا درخت تھا۔ جب مسلمان برہمانے کچھ ایجی ٹیشن کیا تو تیموری تخت کی مالک گورنمنٹ نے مسلمانوں کو اجازت دے دی کہ وہ قبر کا نشان کر سکتے ہیں۔ یہ قبر چھاؤنی اور بڑے بھاپہ (مشہور برہمی معبد) کے قریب ہے۔ کچھ اندھیرا ہو گیا۔ اس لیئے ہم لوگ واپس ہوئے اور اس روز اس مکان کی زیارت نہ کر سکے جس میں بہادر شاہ مرحوم نظر بند تھے۔

شہنشاہِ مرحوم کے قیدخانہ کی زیارت

ہندوستان واپس آنے سے ایک روز پیشتر اس کا موقعہ ملا کہ ہم آخری شاہِ دہلی کے مسکن کو دیکھ سکیں اور تیموری نسل کے جو بدقسمت افراد وہاں رہتے ہیں اُن سے ملیں۔ اس روز بھی سیٹھ حاجی عثمان غنی صاحب اپنی موٹر لیئے ہمراہ تھے۔ ایک بجے ہم لوگ وہاں پونہچے۔ یہ مکان سنٹرل جیل رنگون کی پشت پر ہے اور صرف ایک سڑک درمیان میں ہے لکڑی کا مکان ہے جو بہت معمولی ہے اور اب تو نہایت بوسیدہ ہو گیا ہے۔ بہادر شاہ کے نوکروں کے حلال خوروں کے مکان اس سے اچھے ہوں گے کئی برس سے اس میں قلعی نہیں اور نہ مرمت کرائی گئی

مرحوم شہنشاہ کی اولاد۔ ستر برس کی ایک ضعیفہ اس مکان میں رہتی ہیں جن کا نام رونق زمانی بیگم

ہے۔ یہ مرزا جواں بخت کی بیٹی اور بہادر شاہ مرحوم کی پوتی ہیں۔ دادا کا تخت تاراج ہونے کے غم میں انھوں نے آج تک شادی نہیں کی۔ غدر کے واقعات نہایت گداز سے بیان کرتی ہیں کہ انسان دل پکڑ کر بیٹھ جائے۔ ان کے ایک بھائی جمشید بخت تھے۔ ۱۲؍ جون سنہ ۱۹۲۱ء کو ان کا انتقال ہوا مسلمانوں کے عام قبرستان میں مدفون ہوئے ان کی ایک شادی لکھنؤ میں ہوئی تھی جس سے دو لڑکیاں ہیں۔ اور دو شادیاں انھوں نے برہمی عورتوں سے کی تھیں۔ ایک سے ایک لڑکا تین سال کا ہے جسکی والدہ کا بھی انتقال ہوگیا ہے اور اس کے نانا لے کر ہندوستان چلے آئے معلوم نہیں وہ آج کل کہاں ہیں۔ دوسری شادی سے ایک جوان لڑکا ہے جس کا نام سکندر بخت ہے۔ اس اُجڑے دیار کی رونق یہی ہیں۔ انٹرنس پاس ہیں بائیس سال کی عمر ہے جو آتا ہے۔ ان ہی سے ملتا ہے بیچارے نہایت عسرت سے گذر کرتے ہیں۔ باپ کے مرتے ہی گورنمنٹ نے وظیفہ بند کر دیا غریب کو ایک حبہ نہیں ملتا۔ ان کی پھوپی رونق زمانی بیگم کو صرف ڈیڑھ سو ماہوار تاحیات ملتے ہیں۔ ان کے ساتھ رہکر تنگی سے گذر کرتے ہیں۔ وضع داری کا یہ حال ہے کہ دادا مرحوم (بہادر شاہ) کے زمانے کے بعض ملازمین کو اب تک علیحدہ نہیں کیا۔ اس مکان کے ساتھ ہی یہ شرط ہے کہ وہ رہ سکتے ہیں مگر فروخت نہیں کر سکتے۔ رونق زمانی بیگم کے بعد غالباً مکان بھی چھن جائے گا اور ان تیموری شہزادوں کے لئے تن ڈھانکنے کے لئے کپڑا اور پیٹ بھرنے کے لئے لقمہ اور سر چھپانے کیلئے جھونپڑا بھی نہ ہوگا۔ یہ اشعار حسب حال ہیں اپنی طرف سے پڑھتا ہوں:۔

جن کی عمارتیں بفلک سرکشیدہ تھیں ٭ نسلوں میں اُن کے رہنے کو اب جھونپڑا نہیں
جن کے گھروں میں مخمل رومی کے فرش تھے ٭ اب اُن کے پاس بیٹھنے کو بوریا نہیں
تنّور گرم رہتے تھے جن کے شبانہ روز ٭ نوبت یہ ہے کہ چولھے پہ اُن کے توا نہیں

عموماً بادشاہ ہند اور خاصکر سلاطین مغلیہ کی داد و دہش، عطا و بخشش کی مثالیں اس کثرت سے ہیں کہ اُن کے لئے ایک جداگانہ کتاب درکار ہے مگر چونکہ فرمانوں کا زیادہ تر تعلق داد و دہش ہی سے ہے لہذا چند واقعات کا علی سبیل الاختصار پیش کر دینا کوتاہ نظروں کی آنکھیں کھول دے گا اور وہ جان لیں گے داد و دہش اسکو کہتے ہیں۔ سلطان محمد تغلق کے غیر معمولی اور فوق العادت بخششوں کا حال بہت طول طویل ہے لہذا بخوف طوالت نظر انداز کرنا پڑا جن کو شوق ہو شوق سے کتب تاریخ ملاحظہ فرمالیں۔

ع آفتاب آمد دلیل آفتاب ٭ اس پر سے ناظرین اس بحر سخاوت کا اندازہ فرمالیں کہ بعض دفعہ ایک ایک دن میں ساڑھے سات لاکھ روپیے تک دے دیئے ہیں۔

دکن کی بہمنیہ سلطنت سنہ (۱۴۸۲-۲۵ء) کا حال کون نہیں جانتا سلطان احمد شاہ ولی البہمنی نے دار السلطنت بیدر مملکت سرکار عالی نظام میں قلعہ ارک کے اندر ایک عالیشان محل بنوایا تھا جس کا نام تخت محل تھا

اور جس کے کھنڈر اب تک موجود ہیں جو زبانِ حال سے اپنی وسعت اور عظمت کا نشان دے رہے ہیں
اس محل کی طیاری پر شیخ آذری اسفرائینی نے ذیل کی رباعی کہی جسے مُلّا اشرف الدین مازندرانی مشہور
خوش نویس نے نہایت جلی قلم سے لکھ کر بادشاہ کے حضور میں گذرانا ۔ یہ رباعی اب تک اُس محل کے
رو کار پر موجود ہے ۔ وہو ہذا ۔ رباعی

حبّذا قصرِ مشید کہ زفرطِ عظمت * آسماں شدہ از پایۂ ایں درگاہ است
آسماں ہم نہ تواں گفت کہ ترکِ ادب است * قصرِ سلطانِ جہاں احمد بہمن شاہ است

بادشاہ نے شاعر کو مالا مال کر دیا ۔ بادشاہ کی قدر دانی دیکھیئے کہ شیخ آذری اس قدر مقربِ بارگاہ سلطانی
اور موردِ مراحم خسروانی تھا کہ گھڑی بھر کو اُس کی جدائی گوارا نہ تھی آخر کار اُس نے شہزادہ علاء الدین سے
سفارش کرائی اور عرض کر ایا کہ اگر مجھے وطن جانے کی اجازت مل جائے تو حجِ اکبر کا جس کا میں نے ارادہ
کیا ہے) آدھا ثواب حضور کی خدمتِ اقدس میں پیش کروں گا ۔ بادشاہ بہت خوش ہوا اور خزانچی کو بلا کر حکم
دیا کہ چالیس ہزار تنگۂ سفید (جو ایک تولہ نقرۂ خالص کا ہوتا ہے) دیا جائے ۔ شیخ تنگوں کا اتنا بڑا ڈھیر
دیکھتے ہی بے ساختہ پکار اُٹھا لا یحمل مطایا کم عطایا کم (حضور کی اس قدر گراں بہا عطیے کو آپ کے
مویشی بھی اُٹھا نہیں سکتے) بادشاہ ہنسا اور فرمایا "بیس ہزار تنگے اور دو" اس کے علاوہ خلعتِ خاصہ
اور پانچ غلام ہندی دیکر رخصت کیا ۔

مآثر الامراء میں عبد الرحیم خانِ خاناں کی نسبت لکھا ہے کہ "مکرر شعراء را در صلہ بزرِ سرخ بسنجید ۔ روزے
ملّا نظیری گفت "یک لک روپیہ چہ قدر تودہ می شود ؟ نہ دیدہ ام" فرمود از خزانہ بیارند وچوں جمع
کردند ملّا گفت "شکر اللہ کہ بسبب نواب ایں قدر زر دیدم" فرمود کہ "ہمہ بہ مُلّا بدہند" یہ ایک وزیر کا
حوصلہ تھا رہی بادشاہوں کی جود و عطا وہ تو بے حد لاتحصیٰ و لاتعد تھی ۔ دور کیوں جائیے ۔ ؎
ترا دیدہ یوسف را شنیدہ ۔ شنیدہ کے بود مانند دیدہ ۔ غفران مکان حضور پُر نور نواب میر محبوب علی خاں
بہادر جعل اللہ الجنۃ مثواہ بادشاہِ دکن کی داد و دہش کیا کچھ کم تھی ؟ داغ صاحب کو جب سرفرازی
ہوئی تو ایک دم پچاس ہزار روپیہ کی بھاری رقم اس طرح دے دی گویا کچھ بات ہی نہ تھی ۔
بادشاہِ حال حضور پُر نور نواب میر عثمان علی خاں بہادر خلد اللہ ملکہٗ وسلطنتہٗ بمصداقِ الولد سِرٌ
لابیہ وہ بھی غفراں مکان سے اس امر میں کچھ کم نہیں بلکہ زیادہ ہی ہیں ۔ ابھی سلطان ٹرکی کے لیئے
تین سو پونڈ ماہانہ مقرر فرمایا ہے ۔ شہزادہ محمد عمر خاں خلف امیر عبد الرحمن خاں مرحوم شاہِ
افغانستان کے نام پانسو روپیئے ماہوار کی اجرائی ابھی دنوں ہوئی ہے اور کوئی دن ایسی بخشش

وعطا سے خالی نہیں جاتا۔ جب ہی خداوند تعالیٰ نے ملک کو خوشحال اور رعایا کو فارغ البال اور مالامال کر دیا ہے۔

اُن فرمانوں کا مختصر حال یہ ہے کہ شہنشاہ اکبر سے لے کر دورِ مغلیہ کے آخر زمانے تک کے ہیں۔ میں نے اس سلسلے کو مکمل کرنے کے لئے برٹش ہیریٹڈ یعنی ملکۂ **وکٹوریہ** قیصرۂ ہند۔ ملکِ معظم **ایڈورڈ ہفتم** اور ملکِ معظم **جارج پنجم** کے کچھ فرامین بھی اس کتاب میں شامل کئے ہیں۔

پہلے زمانے میں فنِ خطّاطی نے بڑی ترقی کی تھی۔ اُس زمانے میں کئی قسم کے خط رائج تھے نستعلیق نسخ۔ ثُلث۔ شفیعہ شکست۔ طغریٰ۔ گلزار۔ غبار اور کیا کیا ہم تو اب ان کے نام بھی پوری طرح نہیں جانتے اُس زمانے میں لوگ برسوں خط کی مشق کرتے تھے۔ اُستادوں کے سامنے زانوئے شاگردی تہ کرتے تھے تختیوں پر موٹے قلم سے لکھتے تھے۔ آگے چل کر کاغذ کی وصلیاں بنائی جاتی تھیں اُن پر نہایت صفائی سے آہار دے کر مُہرہ کیا جاتا تھا۔ وہ ایسی چمک اُٹھتی تھیں کہ منہ دیکھ لو روشنائی کو کئی کئی دن گھونٹا جاتا تھا اور خدا جانے اُس میں کیا کیا ڈالتے تھے کہ صدہا برس تک اُس کی سیاہی اور چمک دمک جوں کی توں باقی رہتی تھی اب کون کرسکتا ہے مگر وضع الشئی فی غیر محلہ ضرور ہے سطریں سیدھی الفاظ نوک پلک سے درست نشست۔ وکرسی الفاظ معقول۔ جب ہی وہ خط دلوں کو مسرور اور آنکھوں کو روشن کرتا تھا۔ دیکھنے والا پھڑک جاتا تھا۔ اب فنِ خطّاطی حرفِ غلط کی طرح مٹا دیا گیا ہے یعنی خوش خطی نہ کوئی ہنر رہا نہ اُس کی ضرورت رہی اب طلباء تمام قابلیت گرد ڑول کے حساب کا قاعدہ مالاینحل کرنے اور بال کی کھال نکالنے اور ریاضی کی چیستانیں بوجھنے اور گتھیاں سُلجھانے اور تاریخ کے واقعات ازبر کرنے اور اُن کے سن یاد کرنے دنیا بھر کے جغرافیے یعنی ساری خدائی کی بھو میاین جانے سے ان غریبوں کو فرصت کہاں جو خطّاطی کی طرف توجہ کریں ان کے لئے "یک ہنر و ہزار سودا" بالکل سچ ہے۔ اب لکھنے کا حال یہ ہے کہ لوہے کی نب سے لکھا جاتا ہے جس میں نہ کافی لچک ہے نہ اُس کا قط درست نہ وہ کسی طرح اردو کے لیۓ موزوں اس سے بڑھ کے موجد کا اصلی مقصود انگریزی تحریر تھی اور یوں زبردستی اردو لکھ لو تو لکھ لو ہاں۔ قلم بہتر سے بہتر واسطی تلاش کیا جاتا تھا جس میں ریشہ نہ ہو جو جلد نہ گھِسے لچک والا ہو۔ شگاف درست ہو قط محرّف ہو۔ فونٹن پین جب سے نکلی ہیں اُس سے لکھنے میں گو آسانی ہو مگر ایک تنکے سے اور اُس سے لکھنا برابر ہے کہ اُسکی نوک پنسل کی طرح گول ہوتی ہے نوک پلک پتلے موٹے سے کچھ بحث نہیں۔ ہر چہ آید در گھسیٹ غرض تو حرف پڑھ لینے سے ہے لیکن پڑھا جانا بھی مدارج رکھتا ہے ایک ایسا صاف لکھا ہوتا ہے کہ اندھا پڑھ لے ایک ایسا گھچ پچ اور گھسیٹ ہے کہ نہ سر نہ پیر لکھیں موسیٰ پڑھیں خدا

ٹانک ٹوٹیئے مار اکرو۔ ہم نے ایک فوٹو عبدالرشید خوش نویس کی تحریر کا دیا ہے اُس زمانے کے لکھنے اور
آج کے کج مج خط سے بشوق ملالیں آج کل کا خط تو مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے روشنائی میں لتھڑی ہوئی
کوئی مکھی کاغذ پر رینگ جائے وہ خط نہیں ہے بلکہ کاغذ پر کیڑے مکوڑے معلوم دیتے ہیں ؎

چراغِ مردہ کجا شمع آفتاب کجا + ببیں تفاوتِ راہ از کجاست تا بکجا

رہی املا اُس کی اور بھی مٹی پلید ہے۔ ایک صاحب نے آگرہ کے مشہور رئیس مرزا عرفان علی بیگ صاحب
کو خط لکھا اور ارفان علی لکھا۔ محرر سے کہا گیا کہ صحیح املا ع سے ہے۔ جواب یہ ملا کہ۔ ع۔ الف تو
میں جانتا نہیں غرض تو خط کے صحیح ٹھکانے پر پونہچ جانے سے تھی میری تحریر کی صحت کا یہی کافی ثبوت
ہے کہ آپ کو خط پونہچ گیا۔ چلو چھٹی ہوئی۔ ع ایں ہم اندر عاشقی بالائے غمہائے دگر۔ ان فرامین
کی خطاطی پر بے اختیار دل لوٹ جاتا ہے۔ تحریر ایسی خوبصورت جیسے کہ موتی جڑ دیئے ؎

دیکھ کر ہوتی ہے تسکین وہ پیارا خط ہے + نسخۂ دردِ جگر ہے کہ تمھارا خط ہے +

وہ مثل عارضِ معشوق گھُٹا ہوا چمک دار مطلا کاغذ۔ وہ قلم جسے قلم قدرت کہیئے تو بجا ہے وہ نوک پلک
وہ نشستِ الفاظ اب کہاں۔ روشنائی ایسی کہ حورانِ بہشتی کے سوا مردمک چشم سے مقابلہ کرے صدہا
سال تک اس کی چمک دمک میں ذرا فرق نہ آئے شنجرف کو دیکھئے دلِ عشاق کا خون کر رہی ہے
جس کا وہ چہچہاتا ہوا سُرخ رنگ عقل کو دنگ کرتا ہے ؎

آں حسن دلرباست کہ ہنگامِ دیدنش + بے دست و پا شود دل و بے اختیار چشم

خدا جانے وہ کاتب کیسے تھے اُن کی خطاطی قدرتِ خدا کا نمونہ ہے ؎

خطت می بینم وگرد سوادِ نامہ می گردم + فدائے جنبشِ آں دست و طرزِ خامہ می گردم

علاوہ خط کی خوبی کے عبارت کی بندش ایسی مسجع اور مقفیٰ اور فصیح و بلیغ کہ اب دیکھنے میں نہیں آتی ؎

قافیہ سنجاں کہ علم بر کشند + گنج دو عالم بقلم در کشند
خاصہ کلیدے کہ درِ گنج راست + زیرِ زباں مردِ سخن سنج راست

میں امید کرتا ہوں کہ ناظرین اس مجموعہ بے نظیر کو دیکھ کے بشیر کے حق میں دعائے خیر فرمائیں گے

تیری جناب میں آیا ہوں یا الہ نہ پوچھ
یہی کہ بخش دے اور مجھ سے تو گناہ نہ پوچھ
(کلیم)

خاکسار بشیر الدین احمد غفر لہٗ

۱۶ جنوری سنہ ۱۹۲۶ء

فہرستِ فرامینِ سلاطین متعلق درگاہ اجمیر شریف

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
نمبر سلسلہ	قسم حکم	بعہد سلطنت	موسومہ	صاحبِ فرمان	محلِ عطا	تاریخ و مہینہ	سنہ جلوس	سنہ ہجری	سنہ عیسوی	خلاصۂ فرمان	صفحہ کتاب	کیفیت
۱	فرمان	جلال الدین محمد اکبر بادشاہ	حکام و عمال و متصدیان	شیخ حسین	موضع ہیڑہ	×	×	×	×	عطائے معاش یک لک تنکہ	۱	
۲	فرمان	جلال الدین محمد اکبر بادشاہ	وکلاء و حکام متعہدان اجمیر	خواجہ حسین	درگاہ شریف	ذی قعدہ	×	سنہ ۹۶۹ھ	۱۵۶۱ء	ممانعت تدفین اموات	۱	
۳	فرمان	" "	شیخ حسین سجادہ نشین	شیخ حسین سجادہ نشین	"	شعبان	(۵)	سنہ ۹۶۷ھ	سنہ ۱۵۶۱ء	درباب اہتمام لنگرخانہ	۲	
۴	فرمان	محمد نور الدین جہانگیر	حکام و عمال	شیخ حسین	"	×	×	سنہ ۱۰۲۱ھ	سنہ ۱۶۱۲ء	منصبِ تولیت	۳	
۵	فرمان	"	"	"	"	×	×	سنہ ۱۰۲۷ھ	سنہ ۱۶۱۷ء	تولیت و اثبات اولاد	۴	
۶	فرمان	"	"	شیخ علیم الدین	موضع گیلوتہ	۱۵ شہریور	(۲۲)	سنہ ۱۰۳۶ھ	سنہ ۱۶۲۶ء	عطائے موضع گیلوتہ مددِ معاش	۸	
۷	فرمان	محمد شہاب الدین شاہجہان بادشاہ غازی	"	شیخ ولی محمد	درگاہ شریف	ربیع الاول	(۲)	سنہ ۱۰۳۹ھ	سنہ ۱۶۲۹ء	عطائے منصب سجادگی	۹	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۸	فرمان	محمد شہاب الدین شاہجہان بادشاہ غازی	حکام و عمال	اولاد حضرت خواجہ بزرگ	موضع گنا ہٹیرہ	۲۱ مہر ماہ الٰہی	(۴)	سنہ ۱۰۴۱ھ	سنہ ۱۶۳۱ء	عطائے معاش گنا ہٹیرہ	۱۰	
۹	فرمان	״	״	متولیان	درگاہ شریف	۱۲ رجب المرجب	(۱۲)	سنہ ۱۰۵۰ھ	سنہ ۱۶۴۰ء	منصب سجادگی	۱۱	
۱۰	فرمان	״	״	اولاد شیخ علم الدین	موضع دلواڑہ	ذی الحجہ	(۱۶)	سنہ ۱۰۵۲ھ	سنہ ۱۶۴۲ء	عطائے موضع دلواڑہ	۱۴	
۱۱	فرمان	ابو العدل غزیز الدین عالم گیر بادشاہ غازی	״	پسران میر غیاث الدین وغیرہ	موضع بدھ گاؤں پرگنہ وحویلی اجمیر	۲۶ محرم	(۳)	سنہ ۱۰۷۰ھ	سنہ ۱۶۵۹ء	عطائے معاش موضع بدگاؤں	۱۶	
۱۲	فرمان	ابو العدل غزیز الدین عالمگیر بادشاہ غازی	حکام و عمال	امام الدین سجادہ	موضع اڑکہ پرگنہ حویلی اجمیر	صفر المظفر	(۵)	سنہ ۱۰۷۲ھ	سنہ ۱۶۶۱	عطائے معاش موضع اڑکہ	۱۹	
۱۳	چٹھی فرمان	شاہ عالم بہادر شاہ بادشاہ	سجادہ صاحب	شیخ سراج الدین	موضع گیلوتہ پرگنہ نرائنہ	۲۵ ربیع الآخر	(۴)	سنہ ۱۱۲۲ھ	سنہ ۱۷۱۰ء	عطائے منصب سجادگی روضہ منورہ متعلق معاش موضع گیلوتہ	۲۲	
۱۴	چٹھی فرمان	محمد شاہ بادشاہ غازی	سید محمد حسن	سید محمد حسن وغیرہ	درگاہ شریف	۲۴ شوال	(۱)	سنہ ۱۱۳۱ھ	سنہ ۱۷۱۸	تقرر یومیہ نیم روپیہ	۲۴	
۱۵	چٹھی فرمان	״	شیخ منیر الدین	شیخ منیر الدین	״	غرہ رجب	(۲)	سنہ ۱۱۳۲ھ	سنہ ۱۷۱۹ء	سجادگی درگاہ شریف	۲۵	
۱۶	״	״	مسماۃ بی بی کمال	مسماۃ بی بی کمال	״	۱۶ محرم	(۶)	سنہ ۱۱۳۹ھ	سنہ ۱۷۲۶	عطائے بیگہ زمین در حویلی اجمیر شریف	۲۷	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۱۷	فرمانچہ	محمد شاہ بادشاہ غازی	گماشتہائے جاگیرداران	مسماۃ بی بی کمال	درگاہ شریف	۲۹ جمادی الثانی	(۱۳)	سنہ ۱۱۴۳ھ	سنہ ۱۷۳۰ء	عطائے عسگہ اراضی درحویلی اجمیر شریف	۲۹	
۱۸	فرمانچہ	״	״	سید ظہیر الدین وغیرہ	پرگنہ اجمیر	۷ ذیقعد	(۲۳)	سنہ ۱۱۵۴ھ	سنہ ۱۷۴۱ء	عطائے یومیہ پانزدہ آنہ از اوقاف روضہ	۳۰	
۱۹	فرمان	ابو المظفر جلال الدین محمد شاہ عالم بادشاہ	عمال و متصدیان	امام الدین با فرزندان	موضع گنگوانہ وغیرہ	یکم محرم الحرام	(۱۱)	سنہ ۱۱۸۴ھ	سنہ ۱۷۷۰ء	معاش التمغا	۳۱	
۲۰	فرمان	״	״	״	موضع ناند پرگنہ حویلی اجمیر شریف	۱۱ ربیع الاول	(۱۱)	سنہ ۱۱۸۴ھ	سنہ ۱۷۷۰ء	عطائے معاش موضع ناند مع مزرعہ رام پور بطور التمغا	۳۲	
۲۱	شقہ	ابو البرکات معین الدین اکبر شاہ ثانی بادشاہ	صوبۂ اجمیر سرکار انگریزیہ	×	اجمیر		×	×	×	در باب انتظام درگاہ شریف مشمولہ مثل نمبر (۱۲۰) محافظ خانہ	۳۶	ان دونوں تحریروں میں سنہ نہیں ہے۔
۲۲	شقہ	اکبر شاہ ثانی بادشاہ	״	×	اجمیر		×				۳۸	اس بادشاہ کی مدت سلطنت سنہ ۱۲۲۱ ۱۸۰۶ء سے سنہ ۱۲۵۳ ۱۸۳۷ء تک ہے۔

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
				خاندانِ سلاطین خلجی								
۲۳	فرمان ۱	سلطان علاؤالدین خلجی	راجہ رتن سین راجہ چتوڑ	راجہ موصوف	×	×	×	سنہ ۷۰۳ھ	سنہ ۱۳۰۲ء		۳۹	یہ تحریر اور اس کا جواب جو ذیل میں درج ہی ایک مطبوعہ اردو کتاب سے نقل کیا گیا ہی یہ واقعہ سنہ ۷۰۳ھ مطابق سنہ ۱۳۰۲ء کا ہی۔
	عرضی جوابی ۲	راجہ رتن سین راجہ چتوڑ	سلطان علاؤالدین خلجی	بادشاہ موصوف	×	×	×	″	″		۴۰	
				خاندانِ سلاطین سور								
۲۴	فرمان	ابوالمظفر سلطان سلیم شاہ غازی	حکام و عمال	شیخ علیم اللہ وغیرہ	پرگنہ باڑی سرکار لکھنؤ	۲ر مہر ماہ الٰہی	(۴۹)	سنہ ۱۰۱۲ھ	سنہ ۱۶۰۳ء	عطائے موازی دو صد بیگہ اراضی	۴۰	اسی بادشاہ کو اسلام شاہ بھی کہتے ہیں یہ سنہ ۹۵۲ھ سے سنہ ۹۶۰ھ (۱۵۴۵ء تا ۱۵۵۲ء)
				فرامین اکبری								
۲۵	فرمان	ابوالفتح جلال الدین محمد اکبر بادشاہ	حکام کرام و عمال	درگاہ حضرت شاہ نجم الحق	قصبۂ سہنہ صوبہ و سرکار دہلی	پنجم ماہ اسفندار الٰہی	(۵)	سنہ ۹۶۷ھ	سنہ ۱۵۵۹ء	عطائے اراضی الٰہ دکہ لہ مسکہ و نقد و ۸ بسوہ یومیہ بابت شب چراغ و لنگر خانۂ درگاہ۔	۴۱	تک حکمراں رہا کل مدت سلطنت (۸) سال دو ماہ دس دن ہی اور اس نے (۵۸) سال (۳) ماہ چند دن کی عمر میں وفات پائی
۲۶	فرمان	ایضاً	راجہ سوہن لال وزیر اعظم	راجہ موصوف	×	×	(۲۰)	سنہ ۹۸۳ھ	سنہ ۱۵۷۶ء	عطائے خطاب راجگی و بہادری و معتمدگی و جنگی	۴۲	سنہ (۴۹) جلوس مطابق سنہ ۱۰۱۲ھ لکھا ہی جو اکبر بادشاہ کا زمانہ ہوتا ہی
۲۷	عرضداشت	خان اعظم مرزا کوکلتاش	درجواب فرمان اکبر بادشاہ	×	×	×	×	×	×	منقول از دربار اکبری	۴۳	سلیم شاہ نے سنہ ۹۵۳ھ (۱۵۴۶ء) میں بعہد نورالدین جہانگیر بادشاہ ایک پل بنوایا جسے

فرامین جہانگیری

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
												سلیم گڈھ اور نور گڈھ بھی کہتے ہیں اور مسجد درگاہ قطب صاحب ۹۵۸ھ ۱۵۵۱ء میں بنوائی
۲۸	فرمان	ابوالمظفر نورالدین محمد جہانگیر بادشاہ	حکام و عمال	لالہ مصر	مہرپور سرکار خیرآباد	آبان	(۹)	سنہ ۱۰۲۳ھ	سنہ ۱۶۱۴ء	عطائے دوبست دہ بیگہ اراضی	۴۵	سنہ جلوس (۹) ٹھیک بلحاظ ہے نہ سنہ ۱۰۱۲ھ نقل جناب مظفر حسین خاں صاحب رئیس شاہ آباد کے قلم کی ہے۔ غالباً سنہ کی نقل کرنے میں کچھ سہو ہوا ہے۔
۲۹	فرمان	″	″	ملا جاسنت ملاہو ٹنگ فارسی بافرزندان	قصبہ نوساری سرکار سورت	۱۱ شہریور	(۱۳)	سنہ ۱۰۲۷ھ	سنہ ۱۶۱۷ء	عطائے معاش موازی یک صد بیگہ اراضی بگز الٰہی از قصبہ نوساری سرکار سورت بطور مدد معاش	۴۵	
۳۰	فرمان	″	″	فیروز خاتون زوجہ سید محمود	پرگنہ سکیت	۱۳ خورداد ماہ الٰہی	(۱۰)	سنہ ۱۰۲۴ھ	سنہ ۱۶۱۵ء	عطائے پنجاہ بیگہ اراضی مدد معاش	۴۷	
۳۱	فرمان	″	″	مسماۃ اور بانو دختر مبارک	پرگنہ پانی پت سرکار دہلی	شہریور الٰہی	(۱۸)	سنہ ۱۰۳۲ھ	سنہ ۱۶۲۲ء	عطائے اراضی سی بیگہ زمین	۴۸	
۳۲	فرمان	″	نواب شیخ فرید	نواب ممدوح	×	۲۰ فروردی	(۲۱)	سنہ ۱۰۳۵ھ	سنہ ۱۶۲۵ء	عطائے موازی چہار ہزار بیگہ زمین بطور مدد معاش	۵۰	

فرامین شاہجہانی

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۴۳	فرمان	شہاب الدین محمد شاہجہان بادشاہ غازی	نواب شیخ فرید	نواب موصوف	موضع اہولی	۲۴ ...	(۹)	سنہ ۱۰۴۵ھ	سنہ ۱۶۳۵ع	تنبیہ نمودن مفہوران	۵۱	
۴۴	فرمان	〃	حکام وعمال	شیخ فتح محمد خویش ملا عبداللطیف سلطان پوری	سرکار سنبل و سرکار بداؤں	۱۴ رمضان	(۱۸)	سنہ ۱۰۵۴ھ	سنہ ۱۶۴۴ع	سرفرازی خدمت صدارت سرکار سنبل و سرکار بداؤں ومبلغ دو روپیہ روزینہ از خزانہ اکبرآباد	۵۱	
۴۵	فرمان	〃 مہری داراشکوہ	نواب شیخ فرید خاں	نواب موصوف		۲۷ رجب	(۲۲)	سنہ ۱۰۵۹ھ	سنہ ۱۶۴۹ع	چونکہ تم سے وہاں کے لوگ راضی نہیں ہیں لہذا یہاں آجاؤ یا فتح پور چلے جاؤ	۵۲	
۴۶	فرمان	شہزادہ داراشکوہ	راجہ توڈرمل	شیخ اسد داد نواسہ ملا عبداللطیف	سلطان پور	۲۰ محرم		سنہ ۱۰۶۰ھ	سنہ ۱۶۵۰ع	تملیک تامہ یک قطعہ باغ وکٹرہ دکاکین	۵۳	
۴۷	بیعنامہ	مانو مسلد روپ چند وغیرہ	نواب دلیر خان	نواب دلیر خاں	موضع نہرولہ پرگنہ شاہ آباد	۹ رجب	×	سنہ ۱۰۶۰ھ	سنہ ۱۶۵۰ع	بیعنامہ موضع نہرولہ پرگنہ حویلی شاہ آباد بعوض مالہ عـــہ فروخت کی	〃	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۳۸ (۱) (۲)	مکتوبہ جواب مکتوب	شاہ جہاں بادشاہ سلطان محمد عادل شاہ	سلطان محمد عادل شاہ شاہ جہاں بادشاہ	سلطان محمد عادل شاہ شاہ جہاں بادشاہ	بیجاپور دہلی	× ×	× ×	× ×	× ×	× ×	۵۴ ۵۵	شاہ جہاں کا زمانہ ۱۰۳۶ھ/۱۶۲۷ء تا ۱۰۶۸ھ/۱۶۵۸ء ہے بادشاہ نے سلطان محمد عادل شاہ کو جس کا زمانہ ۱۰۳۷ھ/۱۶۲۷ء تا ۱۰۶۷ھ/۱۶۵۶ء ہے خط ڈانٹ کے لکھا تھا وہ اور محمد عادل شاہ کا جواب دونوں درج ہیں دونوں خطوں میں نہ سنہ ہے نہ تاریخ۔
۳۹	قطعہ نوشتہ	آقا عبدالرشید		″		×	×	×	×	×	۵۵	

فرامین اورنگ زیب

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۴۰	فرمان	ابوالمظفر محمد محی الدین اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ غازی از طرف شاہزادہ محمد اعظم شاہ	پیڈنا یک راجہ بیدر شورا پور مملکت سرکار نظام	راجہ موصوف	شوراپور ضلع گلبرگہ شریف	رمضان المبارک	(۱)	سنہ ۱۰۶۸ھ	سنہ ۱۶۵۷ء	عطائے سر دیکھی نصرت آباد	۵۷	
۴۱	فرمان	اورنگ زیب	ابوالحسن	ہنود شہر بنارس	بنارس	۱۵ جمادی الثانیہ	×	سنہ ۱۰۶۹ھ	سنہ ۱۶۵۸ء	تصفیہ قضایائے ہنود متعلق بہ معابد بنارس	۵۹	یہ قطعہ جس کا فوٹو بطور خطاطی ہم نے دیا ہے آقا عبدالرشید نے لکھ کر شاہ جہاں بادشاہ کے حضور میں گزرانا تھا۔
۴۲	فرمان	″	حکام وعمال	عائشہ بی	ہیبت پور صوبہ لاہور	۱۲ رجب	×	″	″	عطائے دہ بیگہ آراضی	۶۱	
۴۳	فرمان	نواب دلیر خاں بعہد اورنگ زیب بہ محمد جعفر قاضی سندیلہ	جوزخاں مرزا راجہ جے سنگھ والی جے پور	راجہ موصوف	جے پور	شعبان	×	″	″	متعلق گرفتاری دارا شکوہ	۶۲	
۴۴	پروانہ	″	حکام وعمال متصدیان حال و استقبال	پرتاب مل قانونگو	دلیر نگر عرف کوندولی پرگنہ سندیلہ سرکار لکھنؤ	۴ محرم	×	سنہ ۱۰۷۰ھ	سنہ ۱۶۵۹ء	واگذاشت موضع دلیر نگر عرف کوندولی مددمعاش مسماۃ معصومہ بی وغیرہا متوفیہ بنام عجیبہ وغیرہا	۶۳	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۴۵	پروانہ	بعہد اورنگ زیب	حکام وعمال	مسماۃ عجیبہ وغیرہ متعلقان مولوی ثناء اللہ ولد مولوی حبیب اللہ	موضع لوندری وغیرہ پرگنہ پانی پت	۱۹ رجب	(۳)	سنہ ۱۰۷۰ھ	سنہ ۱۶۵۹ء	مدد معاش مسماۃ معصوم بی بنام عجیبہ وغیرہا	۶۳	
۴۶	پروانہ	″	شیخ فرید المخاطب بہ احتشام خاں واخلاص خاں صوبہ دار بنگالہ وبدایوں	نواب موصوف	بنگالہ	۸ آبان	(۴)	سنہ ۱۰۷۱ھ	سنہ ۱۶۶۰ء	ترک منصب دنیا اور گوشہ نشینی سے باز رکھنے کے لیے	۶۸	
۴۷	فرمان	″	نواب دلیر خاں	نواب موصوف	سرکار خیرآباد صوبہ اودھ	۲۰ ذیحجہ	(۵)	سنہ ۱۰۷۲ھ	سنہ ۱۶۶۱ء	عطائے جاگیرات	۶۹	
۴۸	″	″	حکام وعمال	مسماۃ صاحب دولت وغیرہ	پرگنہ بہٹ سرکار سہارنپور	۴ ربیع الاول	(۵)	سنہ ۱۰۷۳ھ	سنہ ۱۶۶۲ء	عطائے یک صد بیگہ اراضی بطور مدد معاش	۷۵	
۴۹	″	″	″	محمد باقر نبیرہ عبد اللطیف	لاہور	۱۹ شعبان	(۶)	سنہ ۱۰۷۴ھ	سنہ ۱۶۶۳ء	بعطائے یومیہ یک روپیہ از خزانۂ لاہور	۷۶	
۵۰	سند	نواب دلیر خاں	متصدیان مہمات حال و استقبال	میکو چودھری بازار شاہ آباد	پرگنہ پالی	صفر	×	سنہ ۱۰۷۷ھ	سنہ ۱۶۶۶ء	عطائے موازی پنجاہ بیگہ بگز الٰہی	۷۶	
۵۱	سند	اورنگ زیب	گماشتہائے جاگیرداران و کروڑیان	شیخ کریم اللہ وغیرہ	پرگنہ سندیلہ سرکار لکھنؤ	۴ شعبان	(۱۲)	سنہ ۱۰۸۰ھ	سنہ ۱۶۶۹ء	مدد معاش موازی صد بیگہ	۷۷	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۵۲	سند	نواب دلیر خاں	محمد مصطفیٰ	شیخ مصطفیٰ وغیرہ	پرگنہ سندیلہ سرکار لکھنؤ	۱۹ شوال	(۱۲)	سنہ ۱۰۸۰ھ	سنہ ۱۶۶۹ء	عطائے موازی پنجاہ بیگہ زمین بگز الٰہی بطور مدد معاش	۷۷	
۵۳	سند	نواب دلیر خان	متصدیان مہمات حال و استقبال	فیروز و الٰہ بخش چوبداران	شاہ آباد موضع ہردوئی	غرہ محرم	×	سنہ ۱۰۸۷ھ	سنہ ۱۶۷۶ء	عطائے پنج بیگہ اراضی پختہ برائے آبادی	۷۸	
۵۴	صورت حال	نواب کمال خاں در عہد اورنگ زیب	باشندگان دہلی	باشندگان دہلی	باشندگان حویلی شاہ جہاں آباد موضع نہرولہ دہلی	۱۱ رمضان المبارک	×	سنہ ۱۰۸۷ھ	سنہ ۱۶۷۶ء	تصدیق درباب حقیت موضع نہرولہ	۷۹	
۵۵	سند	نواب دلیر خاں	متصدیان مہمات حال و استقبال شاہ آباد	شیخ محمد مراد و شیخ ہدایت اللہ و شیخ منور فرزندان حضرت شیخ محمد مہدی	موضع جوگی پور و کہنہر پور نہ شاہ آباد	۱۷ رمضان المبارک	×	سنہ ۱۰۸۷ھ	سنہ ۱۶۷۶ء	بحالی موضع جوگی پور و کہنہر پور کہ در وجہ نذر و وطن شیخ محمد مہدی مقررہ بودہ	۸۰	
۵۶	فرمان	اورنگ زیب	حکام و عمال	شیخ ہدایت اللہ قادری	کنھر پور و جوگی پور پرگنہ پالی سرکار خیرآباد صوبہ اودھ	۵ صفر	(۲۰)	سنہ ۱۰۸۸ھ	سنہ ۱۶۷۷ء	عطائے مدد معاش	۸۱	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۵۷	سند	نواب دلیر خاں	منصدیان مہمات حال و استقبال پرگنہ پالی از تہ شاہ آباد سرکار خیرآباد	فتح معمور خاں	موضع ہانپور از تہ شاہ آباد	۱۰ رمضان المبارک		سنہ ۱۰۹۰ھ	۱۶۷۹ء	انعام التمغا	۸۳	
۵۸	سند	〃	〃	〃	موضع خانپور از تہ شاہ آباد	۵ رمضان المبارک	×	سنہ ۱۰۹۱ھ	۱۶۷۹ء	عطائے باغ موضع ادھر پنور	۸۴	
۵۹	فرمان	〃	گماشتہائے جاگیرداران و کروریان	امین اللہ خاں با فرزندان	موضع مہرنیا پرگنہ سندیلہ سرکار لکھنؤ	۴ رمضان المبارک	(۲۴)	سنہ ۱۰۹۲ھ	۱۶۸۱ء	عطائے موضع مہرنیا بطور مدد معاش	۸۵	
۶۰	فرمان	اورنگ زیب	شرزہ خاں	شرزہ خان	بیجاپور ملک دکن	۷ رجب	(۲۴)	سنہ ۱۰۹۳ھ	۱۶۸۲ء	سیواجی کی بغاوت فرو کرنے کے متعلق	۸۶	
۶۱	پروانہ	شہر بانو بیگم عرف بادشاہ بی بی	×	×	×	۱۲ رجب	×	×	×	〃	۸۷	
۶۲	فرمان	اورنگ زیب	دیوان عظمت اللہ خاں با قرزئی	دیوان موصوف	پرگنہ پالی سرکار خیرآباد	۲۲ رمضان المبارک	(۲۵)	سنہ ۱۰۹۳ھ	۱۶۸۲ء	عطائے یکصد و بست بیگہ زمین	۸۸	
۶۳	پروانہ	نواب دلیر خاں مہری قاضی ولی اللہ	منصدیان حال و استقبال	منصدیان حال و استقبال	پرگنہ سانڈی سرکار خیرآباد	۱۴ محرم	×	سنہ ۱۰۹۴ھ	۱۶۸۳ء	عطائے موازی ۱۰ صد بگہ در مدد معاش فقرا و خلفائے شیخ محمد مہدی قادری	۹۱	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
٦٤	سند	اورنگ زیب بادشاہ از طرف خیر اندیش خاں)	منصدیاں مہمات پالی سرکار خیر آباد	پیرزادہ شیخ ہدایت اللہ عرف شیخ مٹھو صاحب قادری	شہرپور و جوگی پور	جمادی الاول	(٢٧)	١٠٩٥ھ	١٦٨٣ء	مدد معاش موضع کھنرپور وجوگی پور	٩٢	
٦٥	سند	اورنگ زیب عن الصدارت العلیۃ العالیہ	گماشتہائے منصدیان	شیخ محمد فضل اللہ	اوجین صوبہ مالوہ	١٤ رمضان	×	١٠٩٦ھ	١٦٨٤ء	سند مفتی گری	٩٣	
٦٦	فرمان	اورنگ زیب عالمگیر مہری خواجہ کمال الدین خاں	منصدیان پرگنہ شاہ آباد	شیخ قیام الدین جیو	شاہ آباد	١٧ ذیقعد	×	١٠٩٦ھ	١٦٨٤ء	موازی ـــ بیگہ زمین مزروع بنذر الٰہی جہت باغ	٩٣	
٦٧	فرمان	اورنگ زیب عالمگیر مہری نواب کمال الدین خاں	عبدالرسول خاں از اعزائے شیخ قیام الدین جیو	عبدالرسول خاں	شاہ آباد	١٧ ذیقعد	×	١٠٩٦ھ	١٦٨٤ء	عطائے پنجاہ اراضی مزروع	٩٥	
٦٨	فرمان	اورنگ زیب	نواب کمال الدین خاں	ورثائے پیر لعل خاں مرحوم	شاہ آباد عرف انگی وغیرہ	١٤ شوال	(٢٩)	١٠٩٦ھ	١٦٨٥ء	عطائے بست و شش مواضع مع مزروعات	٩٥	
٦٩	سند	نواب کمال الدین خاں	منصدیان حال و استقبال	اسمٰعیل خاں	قصبہ شاہ آباد وغیرہ ضلع ہردوئی	١٤ رمضان المبارک	(٣٠)	١٠٩٧ھ	١٦٨٥ء	عطائے لہ عسگہ اراضی پختہ برائے آبادی	٩٩	
٧٠	سند	اورنگ زیب	نواب کمال الدین خان	نواب موصوف	پرگنہ شاہ آباد سرکار خیر آباد	٢٧ ربیع الثانی	(٣١)	١٠٩٨ھ	١٦٨٦ء	بحالی جاگیرات پرگنہ شاہ آباد	٩٩	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۷۱	فرمان	اورنگ زیب عالمگیر مہری نواب کمال الدین خاں	متصدیان مہمات حال واستقبال پرگنہ شاہ آباد	شیخ قیام الدین جیو	شاہ آباد	۱۴ جمادی الاول	×	سنہ ۱۰۹۹ھ	سنہ ۱۶۸۷ء	عطائے یکصد بیگہ آراضی	۱۰۲	
۷۲	سند	نواب کمال الدین خاں	تاج خاں	تاج خاں وغیرہ	پرگنہ شاہ آباد	۲۵ صفر	×	×	×	عطائے چہل بیگہ آراضی پختہ برائے سکونت وآبادی	۱۰۳	اس میں سن نہیں ہے
۷۳	سند	اورنگ زیب من جانب کمال الدین خاں	دیوان مبارک	دیوان مذکور	دلیر گنج	ربیع الثانی	(۳۲)	سنہ ۱۱۰۰ھ	سنہ ۱۶۸۸ء	سند چودھرایت	۱۰۳	
۷۴	پروانہ	نواب کمال الدین خاں (بعہد اورنگ زیب)	متصدیان مہمات حال و استقبال پرگنہ شاہ آباد	شیخ عبدالستار	پرگنہ پانی	۱۲ رجب	(۳۲)	سنہ ۱۱۰۰ھ	سنہ ۱۶۸۸ء	عطائے موازی دوصد بیگہ زمین بنجر از پرگنہ پانی بطور مدد معاش	۱۰۴	
۷۵	پروانہ	"	راجہ درگا سہائے	راجہ مذکور	پرگنہ شاہ آباد	۱۴ ربیع الثانی	(۳۳)	سنہ ۱۱۰۱ھ	سنہ ۱۶۸۹ء	سند چودھرایت و قانون گوئی	۱۰۴	
۷۶	پروانہ	"	راجہ جے سنگھ والی اودے پور	"	سرکار خیر آباد پرگنہ پروید جھنور	۱۴ شوال	(۳۴)	سنہ ۱۱۰۱ھ	سنہ ۱۶۸۹ء	عطائے پرگنہ پروید جھنور واضافہ منصب وغیرہ	۱۰۶	
۷۷	"	اورنگ زیب	حکام وعمال	سید سوندھا	پرگنہ پانی پت	۷ ربیع الآخر	(۳۴)	سنہ ۱۱۰۲ھ	سنہ ۱۶۹۰ء	عطائے یکصد بیگہ زمین	۱۰۷	
۷۸	"	اورنگ زیب	نواب کمال الدین خاں اودے پور	نواب موصوف	ہنڈون وبیانہ	۱۴ محرم الحرام	(۳۵)	سنہ ۱۱۰۳ھ	سنہ ۱۶۹۱ء	ہنڈون اور بیانہ کے مفسدوں کی سرکوبی کے لئے	۱۱۰	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۷۹	فرمان	اورنگ زیب بتوسط شہزادہ اعظم شاہ	چکنا نایک	چکنا نایک	چنیاپور	۱۸ ربیع الاول	(۳۶)	۱۱۰۴ھ	۱۶۹۲ء	بہ عفو قصور	۱۱۴	
۸۰	فرمان	″	″	″	″	غرہ ذیقعد	(۳۶)	″	″	عطائے نشان و رحمت فراواں محلی بہ پنجۂ خاص	۱۱۵	
۸۱	فرمان	″	چودھریان و قانون گویان وغیرہ	نواب کمال الدین خاں	پرگنہ سینڈھا سرکار کالنجر	۲۵ ربیع الاول	(۳۷)	۱۱۰۵ھ	۱۶۹۳ء	عطائے جاگیر سرکار کالنجر	۱۲۰	
۸۲	خط	اورنگ زیب	شہزادہ محمد اکبر	شہزادہ موصوف	مارواڑ	×	×	۱۱۰۷ھ	۱۶۹۵ء	خط تنبیہ بنام شاہزادہ درباب بغاوت راٹھوران	۱۲۰	
۸۳	عرضداشت	شاہزادہ محمد اکبر	اورنگ زیب	اورنگ زیب	وہاں	×	×	″	″	شاہزادے کا جواب	۱۲۴	
۸۴	تحریر دستخطی و مہری و دست قلم عالمگیر	اورنگ زیب	شاہزادہ محمد اکبر	شاہزادہ موصوف	مارواڑ	×	×	″	″	بادشاہ کا آخری جواب	۱۲۶	
۸۵	سند معافی	نواب کمال الدین خاں	متصدیان مہمات حال و استقبال پرگنہ شاہ آباد	اہلیہ میر سید احمد گیلانی	موضع جمورا پرگنہ شاہ آباد	۱۴ رجب المرجب	×	۱۱۰۸ھ	۱۶۹۶ء	سند مسکہ در موضع جمورا	۱۲۷	
۸۶	فرمان	اورنگ زیب	نواب کمال الدین خاں	نواب موصوف	×	۱۹ ذیقعد	(۴۰)	۱۱۰۸ھ	۱۶۹۶ء	شہزادہ محمد معظم شاہ کے ساتھ لاہور جانے کے لیے	۱۲۸	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۸۷	فرمان	اورنگ زیب	درگاہ شیخ محمد مہدی قادری شاہ آبادی	درگاہ شیخ محمد مہدی قادری شاہ آبادی	موضع املیا پرگنہ و سرکار بدایوں	دوم رمضان المبارک	(۴۱)	۱۱۰۹ھ	۱۶۹۷ء	سند معافی موضع املیا بنا بر مصارف درگاہ	۱۲۹	
۸۸	سند معافی	نواب کمال الدین خاں	متصدیان حال و استقبال پرگنہ شاہ آباد	شہاب الدین سید احمد بیلانی	موضع ہری شاہ آباد ضلع ہردوئی	۱۱ ربیع الاول		۱۱۱۰ھ	۱۶۹۸ء	نذرانہ یکصد و پنج و بیسگہ زمین از موضع ہری	۱۳۰	
۸۹	سند	شاہزادہ دلاور رفیع القدر عہد اورنگ زیب	شیخ عبد الستار جیو	شیخ عبد الستار جیو	موضع بچولا و املیا تہ کرکا پرگنہ شہر آباد سرکار بدایوں	۱۹ ربیع الاول	×	۱۱۱۵ھ	۱۷۰۳ء	بحالی موضع بچولا و املیا تہ کرکا	۱۳۱	
۹۰	سند	نواب کمال الدین خاں	متصدیان مہمات حال و استقبال	ہمشیرہ نواب کمال الدین خاں	پرگنہ شاہ آباد محال جاگیر	۱۴ ربیع الثانی	×	۱۱۱۶ھ	۱۷۰۴ء	نواب کمال الدین خاں نے باغ اپنی بہن کے نام لکھ دیا۔	۱۳۱	
۹۱	فرمان	اورنگ زیب	زمینداران و متصدیان	محمد تراب ولد جلال الدین	پرگنہ منوی سرکار لکھنؤ	۱۰ رجب	(۴۹)	۱۱۱۷ھ	۱۷۰۵ء	سند چودھرایت	۱۳۲	
۹۲	خط	شاہ ایران	اورنگ زیب	اورنگ زیب	دہلی	×	×	×	×	الزامی خط	۱۳۳	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۹۳	جواب خط	اورنگ زیب	شاہ ایران	شاہ ایران	ایران	×	×	×	×	تردیدی جواب	۱۳۴	
۹۴	سند	شاہ ابوالمظفر محمد معظم شاہ عالم بہادر بادشاہ غازی	حکام و متصدیان	باسدیو نایک	فیروز نگر عرف رائچور مملکت سرکار عالی نظام	۲۰ ربیع الاول	(۳)	سنہ ۱۱۲۱ھ	سنہ ۱۷۰۹ء	عطائے خدمت ودیسمکھی	۱۳۷	
۹۵	فرمان	"	گماشتہ ہائے جاگیرداران وغیرہ	گماشتہائے جاگیرداران وغیرہ	موضع جال پور نہ شاہ آباد	۹ شعبان	(۴)	سنہ ۱۱۲۳ھ	سنہ ۱۷۱۰ء	معافی موضع جال پور بنابر جامع مسجد شاہ آباد در وجہ خرچ امام و موذن وخطیب وصادر	۱۴۱	
۹۶	"	فرخ سیر بادشاہ مہری نواب سردار خاں	محمد مبارک	اہلیہ جمال الدین ولد حسین خاص خیل	خان پور پرگنہ شاہ آباد	۱۰ رجب	(۲)	سنہ ۱۱۲۵ھ	سنہ ۱۷۱۳ء	عطائے … بیگہ آراضی بطور مدد معاش	۱۴۲	
۹۷	"	فرخ سیر بادشاہ مہری سید عبید خاں بہادر ظفر جنگ قطب الملک یمین الدولہ	ہاشم خاں	نواب محمد سردار خاں ولد کمال الدین خاں مرحوم	پرگنہ شاہ آباد سرکار خیرآباد	۲ شعبان	(۱)	سنہ ۱۱۲۵ھ	سنہ ۱۷۱۳ء	سات لاکھ کی جاگیر کی بحالی کا	۱۴۳	
۹۸	سند مطلا	محمد شاہ بادشاہ	گماشتہ ہائے جاگیرداران	شیخ محمد رضا	پرگنہ جلیسر صوبہ اکبرآباد	۵ ربیع الثانی	(۱)	سنہ ۱۱۳۱ھ	سنہ ۱۷۱۸ء	سند سرفرازی عہدہ قضاوت	۱۴۳	
۹۹	فرمان	"	سید محمد وارث	سید محمد وارث	امروہہ پرگنہ سنبل	۲۳ ذی الحجہ	(۳)	سنہ ۱۱۳۳ھ	سنہ ۱۷۲۰ء	فرمان عطائے جاگیر	۱۴۴	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۱۰۰	فرمان	محمد شاہ بادشاہ	گماشتہ ہائے جاگیرداران پرگنہ بھولی سرکار چنار صوبہ الہ آباد	شیخ میاں داد	موضع مخدوم پورہ	۶ر ذی الحجہ	(۴)	۱۱۳۴ھ	۱۷۲۱ء	در وجہ مدد معاش برائے خرچ فقرا خانقاہ شیخ میاں داد وغیرہ	۱۴۷	
۱۰۱	فرمان	”	گماشتہ ہائے جاگیرداران	سید محمد مراد	امروہہ پرگنہ سنبھل	۲۱ر رمضان	(۵)	۱۱۳۵ھ	۱۷۲۲ء	منشور عطائے خدمت داروغگی عدالت	۱۴۸	
۱۰۲	”	محمد شاہ بادشاہ مہری سید معتزز خاں	کریم داد خاں لوہانی	کریم داد خاں لوہانی	گجرات	۴ر رجب	(۱۳)	۱۱۴۴ھ	۱۷۳۱ء	عطائے خلعتِ خاصہ	۱۵۰	
۱۰۳	بخشش نامہ	نواب سردار خاں	محمد جعفر پسر دیوان محمد مبارک	محمد جعفر	موضع بھداسی شاہ آباد	۱۷ر جمادی الاول	×	۱۱۴۵ھ	۱۷۳۲ء	بخشش نامہ موضع بھداسی متعلقہ شاہ آباد	۱۵۱	
۱۰۴	وکالت نامہ	حاجی محمود خاں قاضی القضاۃ بعہد محمد شاہ بادشاہ	سید محمد مراد	سید محمد مراد	سرکار سنبھل صوبۂ دہلی	۷ر شوال	(۱۸)	۱۱۴۸ھ	۱۷۳۵ء	وکالت نامہ	۱۵۱	
۱۰۵	فرمان	محمد شاہ بادشاہ مہری عباد خاں	متصدیان حال و استقبال سرکار خیرآباد مضاف صوبہ اختر نگر اودھ	شیخ عنایت اللہ عرف شیخ بھکاری وغیرہ	موضع کھیرپور وجوگی پور	۱۷ر رمضان المبارک	(۱۹)	۱۱۵۰ھ	۱۷۳۷ء	عطائے معاش موضع کھیرپور وجوگی پور	۱۵۲	
۱۰۶	پروانہ	محمد شاہ بادشاہ بہ مہر ابو المنصور خاں بہادر صفدر جنگ	یعقوب علی خاں	محمد روشن خاں ولد فتح معمور خاں	شاہ آباد ضلع ہردوئی	۲۴ر شعبان	(۲۲)	۱۱۵۲ھ	۱۷۳۹ء	معافی باغات و بازار وکٹرہ	۱۵۳	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۱۰۷	سند قضاءت	محمد شاہ بادشاہ مہری خان ترخان عن الدیوان الصدارۃ العالیۃ العلیہ	گماشتہ ہائے جاگیرداران وکروریان	سید ابرار اللہ ولد فضل اللہ	دیوبند سرکار سہارنپور	غرہ ذیحجہ	(۲۳)	۱۱۵۳ھ	۱۷۴۱ء	سند قضاءت پرگنہ مذکور	۱۵۳	
۱۰۸	سند معافی	محمد شاہ بادشاہ مہری حاجی علی خان عامل بادشاہی	متصدیان حال استقبال شاہ آباد شیخ عنایت اللہ صاحب قادری عرف شیخ بھکاری	شیخ عنایت اللہ صاحب قادری	پرگنہ پالی سرکار خیرآباد	۱۰ صفر	(۲۴)	۱۱۵۵ھ	۱۷۴۲ء	معافی ـــ مواضع	۱۵۴	
۱۰۹	″	محمد شاہ بادشاہ	″	قاضی رضاء اللہ خاں شاہ آبادی	پرگنہ سونی پت سرکار شاہ جہان آباد	غرہ صفر المظفر	(۲۹)	۱۱۶۲ھ	۱۷۴۷ء	خدمت محتسبی	۱۵۵	
۱۱۰	″	احمد شاہ بادشاہ غازی مہری خان ترخاں عن الدیوان الصدارۃ العالیۃ العلیہ	ایضاً	وکیل محمد فضل اللہ ولد حبیب اللہ	پرگنہ پانی پت وغیرہ سرکار وصوبہ شاہ جہان آباد	۵ شوال	(۱)	۱۱۶۱ھ	۱۷۴۸ء	سند قضاءت پرگنہ مذکورہ	۱۵۵	
۱۱۱	فرمان	احمد شاہ بادشاہ مہری عبید خاں پیر خاں صدر الصدور	گماشتہ ہائے جاگیرداران	قاضی رضاء اللہ خاں	پرگنہ کنور سرکار شاہ جہان آباد	۵ ذیقعدہ	(۱)	۱۱۶۱ھ	۱۷۴۸ء	سند خدمت قضاءت وخطابت	۱۵۶	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۱۱۲	فرمان	احمد شاہ بادشاہ مُہری عبید خاں نزخان صدر الصدور	گماشتہ ہائے جاگیرداران	رضا اللہ	پرگنہ سونی پت سرکار دہلی	۲۹ شوال	(۲)	۱۱۶۳ھ	۱۷۴۸ء	سند منصب قضارت	۱۵۷	
۱۱۳	فرمان	مجاہد الدین ابو النصر بادشاہ	حکام کرام	پنڈت رائے عرف تین سکھ منجم	پرگنہ ملانوان سرکار لکھنؤ	۸ محرم الحرام	(۲)	۱۱۶۶ھ	۱۷۵۲ء	انعام التمغا	۱۵۸	
۱۱۴	فرمان	احمد شاہ بادشاہ بن محمد شاہ بادشاہ	احمد خاں بہادر ولد فیروز خاں	بہادر خاں ولد فیروز خاں	پرگنہ بھٹراؤں سرکار پٹن جو بہ احمد آباد	۱۵ جمادی الثانی	(۷)	۱۱۶۸ھ	۱۷۵۴ء	عطائے فوجداری و زمینداری و وطن داری	۱۶۰	
۱۱۵	فرمان	عالمگیر ثانی	چودھریان وغیرہ	سید محب علی	پرگنہ امروہا سرکار سنبھل	۱۴ شعبان	(۳)	۱۱۶۹ھ	۱۷۵۵ء	شمہ عطائے جاگیرات	۱۶۱	
۱۱۶	پروانہ	ابو العدل عزیز الدین محمد عالمگیر ثانی بادشاہ مہری صدر خاں ولد مکرم خاں	متصدیان حال و استقبال پرگنہ بالی تعلقات شاہ آباد	شیخ عنایت اللہ وغیرہ		۹ رجب	(۳)	۱۱۷۰ھ	۱۷۵۶ء	بحال داشتن و عدم مزاحمت بمواضع جوگی پورہ کھڑ پور	۱۶۳	
۱۱۷	فرمان	شاہ عالم بادشاہ غازی	حفیظ اللہ ولد اسد اللہ	حفیظ اللہ ولد اسد اللہ	شاہ آباد ضلع ہردوئی	۳ ذوالقعدہ	(۳)	۱۱۷۵ھ	۱۷۶۱ء	سرفرازی منصب یکہزاری ذات دو صد سوار و خطاب اسد علی خاں	۱۶۴	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۱۱۸	سند مطلا	سلطان علی گوہر ابوالمظفر محمد جلال الدین	ناصر الملک نجیب الدولہ نجیب خاں بہادر روہانی جاگوری حمایت جنگ	نجیب الدولہ	سرفرازی خطاب	۳ محرم الحرام	(۱۰)	۱۱۸۲ھ	۱۷۶۸ء	عطائے منصب سہ ہزاری وخطاب	۱۶۵	
۱۱۹	فرمان	شاہ عالم ثانی بادشاہ	حکام کرام وعمال	محمدی خاں عرف بھچو	موضع کولیسر وغیرہ پرگنہ شنکرپور شاہجہاں آباد	۱۰ ربیع الاول	(۲۲)	۱۱۹۵ھ	۱۷۸۱ء	متضمن عطائے جاگیر مبلغ یک لک [illegible] دام محاصل نوسو روپیہ	۱۶۷	
۱۲۰	حکمنامہ	وزیر الممالک نواب سعادت علی خاں بہادر	میر نظام الدین	میر نظام الدین	قصبہ شاہ آباد	۱۱ جمادی الثانی	×	۱۲۱۹ھ	۱۸۰۴ء	بجلدوے حسن خدمات عطائے قطعات وباغات واراضیات وگنج ومکانات	۱۶۸	
۱۲۱	؍؍	لارڈ منٹو گورنر جنرل بہادر	مہاراجہ رنجیت سنگھ بہادر	مہاراجہ رنجیت سنگھ بہادر	پنجاب	۱۳ اکتوبر	×	۱۲۲۳ھ دہم رمضان	۱۸۰۸ء	مہاراجہ صاحب کے دربار میں ٹکاف صاحب کے تقرر کے متعلق	۱۶۹	
۱۲۲	فرمان مطلا	اکبر شاہ ثانی بادشاہ	کرنل جیمس اسکنر ناصر الدولہ عالی جنگ	کرنل موصوف	ربو پورہ	۲۷ شوال	(۳۰)	۱۲۵۱ھ	۱۸۳۵ء	قول وقرار استمراری پٹہ	۱۷۱	

	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۱۲۳	ترجمہ خط انگریزی	سی۔ ٹی میٹکاف صاحب بہادر	ابوالمظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ ثانی بادشاہ غازی	بادشاہ معظم	دہلی	۴ر اکتوبر	×	×	سنہ ۱۸۳۷ء	خط تعزیت	۱۷۲	
۱۲۴	خط مطلا بہ عبارت فارسی	لارڈ آکلینڈ گورنر جنرل بہادر	"	"	"	۱۶ر محرم / ۲۸ر فروری	×	سنہ ۱۲۵۸ھ	سنہ ۱۸۴۲ء	باطلاع اخذ جائزہ عہدۂ جلیلہ گورنر جنرل	۱۷۴	
۱۲۵	خط مطلا فارسی	بہادر شاہ ثانی بادشاہ	ملکہ معظمہ کوئین وکٹوریا	ملکہ معظمہ [illegible]	لندن	۹ر شوال	(۱۳)	سنہ ۱۲۶۶ھ	سنہ ۱۸۴۹ء	درباب ولی عہدی مرزا جواں بخت	۱۷۵	
۱۲۶	ترجمہ خط انگریزی	لارڈ کالون صاحب بہادر	ابوظفر سراج الدین بہادر شاہ ثانی بادشاہ غازی	بہادر شاہ بادشاہ دہلی	دہلی	۲۲ر اگست	×	×	سنہ ۱۸۵۴ء	متعلق بہ انسداد گاؤکشی	۱۷۹	

احکام و فرامین برٹش گورنمنٹ

	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۱۲۷	شاہی میگنا چارٹا	حضور ملکہ معظمہ وکٹوریا	رعایا و برایا ممالک ہند	رعایا و برایا ممالک ہند	ہندوستان	یکم نومبر	×	×	سنہ ۱۸۵۸ء	برخاست جان کمپنی اور ملکہ معظمہ نے عنان حکومت اپنے دست قدرت میں لینے کا اعلان	۱۸۰	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۱۲۸	اعلان	حضور ملکہ معظمہ وکٹوریا قیصرِ ہند	رعایا و برایا ملکِ ہند	رعایا و برایا ملکِ ہند	دہلی	۲۸ اپریل	(۳۹)	×	سنہ ۱۸۷۶ء	یکم جنوری سنہ ۱۸۷۷ء کے دربارِ قیصری کا اعلان	۱۸۳	
۱۲۹	پیام شاہی	شاہنشاہِ معظم ایڈورڈ ہفتم	"	"	قلعہ ونڈزر	۴ فروری	×	×	سنہ ۱۹۰۱ء	متعلق بہ وفات ملکہ معظمہ و جانشینی خود	۱۸۵	
۱۳۰	درباری اسپیچ	ایڈورڈ ہفتم لارڈ کرزن	"	"	دہلی	یکم جنوری	×	×	سنہ ۱۹۰۳ء	دربار تاج پوشی ملکِ معظم ایڈورڈ ہفتم	۱۸۸	
۱۳۱	شاہی اسپیچ	شاہنشاہِ معظم جارج پنجم	"	"	"	۱۲ دسمبر	×	×	سنہ ۱۹۱۱ء	دربار تاج پوشی ملکِ معظم جارج پنجم	۱۹۳	
۱۳۲	اعلانِ شاہی	از طرف لارڈ منٹو گورنر جنرل ہند	"	"	"	"	×	×	سنہ ۱۹۱۱ء	اعلانِ مراعات شاہی	۱۹۵	
۱۳۳	پیغامِ شاہی	ملکِ معظم جارج پنجم	"	"	"	"	×	×	سنہ ۱۹۱۴ء	یہ اعلان مسٹر مانٹیگو وزیر ہند اور لارڈ چیمسفورڈ ویسرائے کی تجویزوں پر صادر ہوا ہے		
۱۳۴	اعلانِ شاہی	ملکِ معظم جارج پنجم	"	"	"	۲۵ دسمبر	×	×	سنہ ۱۹۱۹ء	نئے دور کا اعلان	۲۰۰	

فرامینِ عادل شاہیہ سلاطینِ بیجاپور

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۱۳۵	فرمان	سلطان علی عادل شاہ کلاں	خانِ اعظم حیدر خاں نائب نغیبت و ملک فتح تھانہ دار وغیرہ معاملہ بیجاپور	شاہ محمد حسین ابن سید السادات سید زین العابدین حسینی البخاری	سونلی سمت مولودار	۹ ذیقعدہ	×	سنہ ۹۸۸ھ	سنہ ۱۵۸۰ء	بحالی معاش حسب سابق	۲۰۵	
۱۳۶	فرمان	سلطان محمد عادل شاہ	عاملان حال و استقبال	لکشما ناگتی	انگنگیری ضلع رائچور ملک دکن	۴ ذی الحجہ	×	سنہ ۱۰۵۱ھ	سنہ ۱۶۴۱ء	دربابِ رتبہ و انعام	۲۰۶	
۱۳۷	فرمان	"	"	حسین خاں جی محال دار	موضع پیرپال و باین گوپال پرگنہ گنجوٹی ضلع بیدر ملک دکن	۲۹ ذیقعدہ	×	سنہ ۱۰۵۶ھ	سنہ ۱۶۴۶ء	خیرات و لنگر و عود و گل و تیل چراغ و روشنی و پیر علاء الدین اولاد شیخ نصیر الدین چراغ دہلی واقع برہان پور ضلع نماڑ ملک خاندیس علاقہ انگریزی	۲۰۷	
۱۳۸	فرمان	"	حوالداران و تھانہ داران	اوڑچیا نایک کنگ گیری	کنگ گیری	۲۱ جمادی الاول	×	سنہ ۱۰۶۵ھ	سنہ ۱۶۵۴ء	عطائے معاش	۲۰۸	
۱۳۹	"	"	نعمت خاں حوالدار و کارکنان حال و استقبال محمد پور	رود ورنا راین	موضع منگلی	۴ ربیع الثانی	×	سنہ ۱۰۶۶ھ	سنہ ۱۶۵۵ء	عطائے یک چاور زمین برائے مسجد واقع مکان قاضی القضاۃ سید [illegible]	۲۱۰	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۱۴۰	فرمان	سلطان محمد عادل شاہ	اوڑچپا نایک	اوڑچپا نایک	کنک گیری	۸ ربیع الاول	×	سنہ ۱۰۶۶ھ	سنہ ۱۶۵۵ء	بہ طلبی برائے سرفرازی خلعت	۲۱۱	
۱۴۱	فرمان	″	عاملان وودیسایان	اوڑچ نایک	کنک گیری	۲۸ جمادی الثانی	×	سنہ ۱۰۶۶ھ	سنہ ۱۶۵۵ء	عطائے حصار کنک گیری	۲۱۲	
۱۴۲	فرمان	سلطان محمد عادل شاہ مہری نجف علی	عاملان حال واستقبال پرگنہ گنجوٹی	علی محمد خاں	مواضع ہرپال و مانیگوپال پرگنہ گنجوٹی	۱۸ شعبان	×	سنہ ۱۰۶۶ھ	سنہ ۱۶۵۵ء	معاش برائے درگاہ شیخ نصیر الدین چراغ دہلی واقع برہان پور ضلع نماڑ ملک خاندیس علاقہ انگریزی	۲۱۳	
۱۴۳	قولنامہ	سلطان علی محمد شاہ	×	×	موضع افضل پور متصل بیجاپور بدرگاہ حضرت جنگلی شاہ	یکم ذی حجہ	×	سنہ ۱۰۶۶ھ	سنہ ۱۶۵۵ء	محمد شاہی پیٹ بنانے کے متعلق تپھر پر کندہ ہے۔	۲۱۴	
۱۴۴	قولنامہ	×	×	×	پیٹ شاہ پور	غرہ محرم الحرام	×	سنہ ۱۰۶۷ھ	سنہ ۱۶۵۶ء	پیٹ شاہ پور کے وارث دار اور لا وارثوں کے متعلق	۲۱۵	
۱۴۵	فرمان	علی عادل شاہ ثانی مہری محی الدین	شاہ حضرت قادری	شاہ حضرت قادری	اناہسور تعلقہ لنگسگور ضلع رائچور	×	×	×	×	آپ مع فرزند و لشکر واحشام شرزہ خاں کالے کر دار الخلافہ کو آیئے	۲۱۶	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۱۴۶	فرمان	مہری محی الدین	شاہ حضرت قادری	شاہ حضرت قادری	[illegible]	+	×	×	×	تاکید تعمیل حکم سابقہ	۲۱۷	
۱۴۷	فرمان	محمد عادل شاہ	عاملان واستقبال پرگنہ ریور کندہ	غلام حسین ابن عبد الغنی	پرگنہ ریور کندہ	غرہ ذیحجہ	×	سنہ ۱۰۶۸ھ	سنہ ۱۶۵۷ء	عطائے عہدہ قضات	۲۱۸	
۱۴۸	فرمان	سلطان علی عادل شاہ ثانی	افضل خاں محمد شاہی حوالدار	قاضی ابوالحسن بن قاضی خلیل	قصبۂ مدگل ضلع (رائچور)	۱۲ محرم	×	سنہ ۱۰۶۹ھ	سنہ ۱۶۵۸ء	متعلق بمعمولات	۲۲۰	
۱۴۹	فرمان	بادشاہ بیجاپور (بلا قید نام وسنہ)	نائب غنیت وٹھاندار وکارکنان معاملہ بیجاپور	حجامان	بیجاپور	×	×	×	×	حجاموں کی معاش کے متعلق یہ کتبہ اب بیجاپور کے عجائب خانے میں موجود ہے	۲۲۳	
۱۵۰	فرمان	علی عادل شاہ ثانی	دیسائی پرگنہ تاورگیرہ	دیسائی پرگنہ تاورگرہ	تاورگرہ تعلقہ کشگلی ضلع رائچور ملک دکن	۲۸ صفر	×	سنہ ۱۰۷۱ھ	سنہ ۱۶۶۰ء	دادن گوشمالی بہ تبریزہ خاں	۲۲۴	
۱۵۱	فرمان	علی عادل شاہ ثانی مہری حیدر علی ابن محمد بادشاہ	میراں محمد خلیل وکارکنان حال واستقبال معاملۂ مدگل	شاہ حضرت نبیرہ قادری	اناہسور	۲۰ رجب	×	سنہ ۱۰۷۳ھ	سنہ ۱۶۶۲ء	سند عطائے جاگیر اناہسور ضلع رائچور	۲۲۴	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۱۵۲	فرمان	سکندر عادل شاہ	دلیپایان ونارکران پرگنہ گورگونتہ وکونوار مشہور بہ راونکوٹ	جڑی سوماپا نایک فرزند لنگ نایک شہزدہ دلیپائی سمت بیجال وقریات گگرہ و سمر دلیپائی پرگنہ مذکور	قریات گگرہ و سمت بیجال پرگنہ مذکور	۱۶ ربیع الاول	×	سنہ ۱۰۸۶ھ	سنہ ۱۶۷۵ء	خدمات مذکورہ موصی الیہ کے سپرد کردی جائیں	۲۲۶	
۱۵۳	فرمان	سکندر عادل شاہ	حاملان حال واستقبال پرگنہ سندھنور	قاضی شیخ محمد باقر بن قاضی شیخ ملک	سندھنور (ضلع رائچور)	۱۰ رمضان	×	سنہ ۱۰۹۰ھ	سنہ ۱۶۷۹ء	سند خدمت قضاات	۲۲۷	
۱۵۴	فرمان	سکندر عادل شاہ بادشاہ	اوڑیچ نایک	اوڑیچ نایک	لنک گری ضلع رائچور دکن	۲ صفر المظفر	×	سنہ ۱۰۹۵ھ	سنہ ۱۶۸۳ء	پانچ ہزار کے بقایا وصول کرنے کے متعلق	۲۲۹	
				احکام وفرامینِ متفرق								
۱۵۵	نمونہ	نمونہ کتابت خط شکستہ زمانہ قدیم	×	×	×	×	×	×	×	×	۲۳۰	
۱۵۶	نمونہ	پشت	×	×	×	×	×	×	×	×	۲۳۱	
۱۵۷	نکاح نامہ	نواب تاج الدین خاں	مسماۃ روشن آرا بیگم	×	شاہجہاں پور	۹ ذی الحجہ	(۲) فرخ سیر بادشاہ	سنہ ۱۱۲۶ھ	سنہ ۱۷۱۴ء	نکاح نامہ	۲۳۱	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۱۵۸	تملیک نامہ	سید احمد ابن سید ابراہیم گیلانی	بعہد فرخ سیر بادشاہ	بی بی گل بیگم	شاہ آباد پرگنہ پالی سرکار خیرآباد	۲۲ جمادی الثانی	(۶)	سنہ ۱۱۲۹ھ	سنہ ۱۷۱۶ع	تملیک نامہ جائداد	۲۳۲	
۱۵۹	اقرار نامہ	محمد صالح ولد میر سید احمد گیلانی	بی بی گل بیگم بنت کمال الدین خاں	×	شاہ آباد	۲۳ ذیقعد	×	سنہ ۱۱۲۹ھ	سنہ ۱۷۱۶ع	یک قطعہ زمین مقبوضہ کو خود دوسرے قطعہ سے بدل لیا	۲۳۳	
۱۶۰	تملیک نامہ	سماۃ فاضلہ بیگم بنت نعمت خاں	محمد علی خاں	محمد علی خاں	قصبہ شاہ آباد و سرکار خیرآباد	۲۶ جمادی الاول	×	سنہ ۱۱۳۷ھ	سنہ ۱۷۲۴ع	تملیک نامہ موضع حیط پور پرگنہ پالی وغیرہ جائداد	۲۳۴	
۱۶۱	بیع نامہ	شیخ غلام معین الدین خاں وغیرہ	اہل خانہ نواب کمال الدین خاں	نواب کمال خان	×	۲۶ محرم	(۱۶)	سنہ ۱۱۴۷ھ	سنہ ۱۷۳۴ع	بیع نامہ باغ محمد شاہ بادشاہ کا زمانہ ہوتا رہا	۲۳۶	
۱۶۲	تملیک نامہ	سید شرف الدین خاں عرف شاہ مدن صاحب	اہلیہ خود	×	شاہ آباد وغیرہ	نہم ذیقعد	×	سنہ ۱۱۷۸ھ	سنہ ۱۷۶۴ع	تملیک نامہ جائداد متفرق	۲۳۷	
۱۶۳	تصدیق نامہ	نوشتہ سرفراز خاں حبیب الدولہ محب الملک افضل الامرا شمشیر جنگ	× ×	×	×	×	×	×	×	تصدیق اس امر کی چاہتے ہیں کہ اکبر شاہ ثانی بادشاہ نے ان کو مثل فرزندوں کے پرورش کرکے خطاب و خدمت قورخانہ وجیب خاص کی دی تھی یا نہیں	۲۳۹	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۱۶۴	فرمان	ٹیپو سلطان میسور	×	×	×	۱۹ اردی	سال حراست	۱۲۰۴ھ مولود محمدی	×	امتناع بردہ فروشی	۲۴۰	
۱۶۵	نکاح نامہ	مرزا شہاب الدین و مداری بیگم مہری قاضی مرزا خلیل الرحمن	مرزا شہاب الدین و مداری بیگم	×	دہلی	۷ شوال	×	۱۲۴۱ھ	۱۸۲۵ء	نکاح نامہ مرزا شہاب الدین و مداری بیگم	۲۴۱	
۱۶۶	عرضی	عرضی جوابی راجہ رتن سین راجہ چتوڑ گڈھ بنام سلطان علاؤالدین خلجی نمبر ۲۳ کے تحت	×	×	×	×	×	×	×	×	۲۴۳	
۱۶۷	مکتوب	مکتوب جوابی سلطان محمد عادل شاہ بجواب خط شاہجہاں بادشاہ نمبر ۳۸ کے تحت	×	×	×	×	×	×	×	×	۲۴۳	
۱۶۸	فرمان	سلطان غیاث الدین بلبن	خواجہ حیدر اور اُونکی اولاد	خواجہ حیدر	دہلی	۷ شعبان	×	۶۷۱ھ	۱۲۷۳ء	عطائے قطعہ آراضی موازی ۴ زنجیر مقبوضہ خواجہ حیدر	۲۴۴	
۱۶۹	فرمان	شہنشاہ نصر الدین محمد ہمایوں	قوم بواہیر شیعہ اسمٰعیلیہ	بواہیر شیعہ اسمٰعیلیہ	دہلی	بست و یکم ربیع الاول	×	۹۴۸ھ	۱۵۴۱ء	آزادی نامہ بہ آزادی تجارت قوم بواہیر شیعہ اسمٰعیلیہ بمملکت ہند	۲۴۵	
۱۷۰	فرمان	شہنشاہ جلال الدین اکبر بادشاہ	داؤد بن قطب شیخ جماعت بوہرہان	داؤد بن قطب شیخ جماعت بوہرہان	بلاد گجرات پیماگا احمد آباد و سیدپور	یکم دی	×	۱۰۰۴ھ	۱۵۹۵ء	مشار الیہ را امداد و اعانت نمودہ راہ ہا بہ سلامت بگزارند و اگر بدرقہ خواہد امداد نمودہ نوعے کنند کہ از مکان مخوف بمامن و امن استقامت بہ آسودگی برسند ۔	۲۴۶	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۱۶۱	فرمان	نورالدین جہانگیر بادشاہ	کروریان جاگیرداران و منصدیان حال واستقبال صوبۂ گجرات احمد آباد	شیخ داؤد گجراتی	صوبۂ گجرات احمد آباد	۱۹ رجمادی الاول		سنہ ۱۰۱۹ھ	سنہ ۱۶۱۰ء	مشعر عدم مزاحمت و تعظیم و تقدیم سادات عظام و قضارت اسلام و مشائخ کرام سرکار احمد آباد و صوبۂ گجرات	۲۴۷	
۱۶۲	فرمان	اورنگ زیب	حکام و عمال جاگیرداران و کروریان حال و استقبال	مسماۃ عائشہ	پرگنہ نرولی سرکار سنبھل	۱۹ ذی الحجہ	(۳)	سنہ ۱۰۷۱ھ	سنہ ۱۶۶۰ء	عطائے سو بیگہ آراضی پرگنہ نرولی سرکار سنبھل	۲۴۸	
۱۶۳	فرمان	اورنگ زیب	حکام کروریان حال و استقبال	محمد زمان	من مضافات صوبۂ دارالخلافہ شاہجہان آباد	غرہ ماہ صفر	(۱۴)	سنہ ۱۰۸۲ھ	سنہ ۱۶۷۱ء	عطائے مدد معاش	۲۵۱	
۱۶۴	فرمان	محمد شاہ بادشاہ	بگلر خاں	بگلر خاں	قلعہ ارک بندر مبارک سورت	۱۴ رجمادی الاول	(۳۰)	سنہ ۱۱۶۱ھ	سنہ ۱۷۴۸ء	خدمت حراست قلعہ ارک بندر مبارک سورت و عطائے خطاب بگلر خاں	۲۵۳	
۱۶۵	فرمان	محمد شاہ بادشاہ غازی	گماشتہائے جاگیرداران و کروریان جمہور پرگنہ کنوار سرکار و صوبہ دارالخلافہ شاہجہان آباد	محمد نقی رضاء اللہ ولد ناصر الزمان	پرگنہ کنوار سرکار و صوبہ دارالخلافہ شاہجہان آباد	ششم ذی الحجہ	(۳۰)	سنہ ۱۱۶۱ھ	سنہ ۱۷۴۸ء	عطائے منصب قضایا وغیرہ	۲۵۳	
۱۶۶	فرمان	عالمگیر ثانی	بخشی الملک مظہر علیخاں بہادر	غلام جیلانی ولد لقمان خاں	شاہجہان آباد دہلی	۷ شعبان	(۶)	سنہ ۱۱۷۲ھ	سنہ ۱۷۵۸ء	سرفرازی منصب سہ ہزاری ذات یک ہزار سوار و خطاب غلام جیلانی خاں بہادر	۲۵۴	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۱۷۷	فرمان	عالمگیر ثانی	چودھریان و قانونگویان وغیرہ پرگنہ چرگانوں مضاف صوبۂ بہار	غلام جیلانی خاں بہادر	پرگنہ چرگانوں وغیرہ	ششم ذی الحجہ	(۱۶)	۱۱۷۲ھ	۱۷۵۸ء	عطائے مبلغ چہار لک نود ہزار دام پرگنات ندبور۔	۲۵۸	
۱۷۸	فرمان	عالمگیر ثانی	جاگیرداران و کروریان حال و استقبال	ہر سہائے	پرگنہ لوہالپور سرکار صوبہ دار الخلافہ شاہجہان آباد	۲۳ جمادی الثانی	(۵)	۱۱۷۳ھ	۱۷۵۹ء	عطائے مبلغ یک لک دو صد و پنجاہ و پنج دام موضع دھیر کھیڑہ در بست مزرعہ عملہ پرگنہ لوہالپور سرکار صوبہ دار الخلافہ شاہجہان آباد	۲۵۹	
۱۷۹	سند	عالمگیر ثانی	متصدیان مہمات حال و استقبال پرگنہ ہاپوڑ سرکار و صوبہ دار الخلافہ شاہجہان آباد	جاگیردار موضع دھیر کھیر	موضع دھیر کھیر	۱۲ ذی قعدہ	(۶)	۱۱۷۳ھ	۱۷۵۹ء	عطائے جاگیر مبلغ یک لک دو صد و پنجاہ دام موضع دھیر کھیر در بست معہ مزرعہ عملہ پرگنہ ندبور	۲۶۴	
۱۸۰	فرمان	شاہ عالم بادشاہ	شاہزادہ میرزا محمد جہاندار شاہ بہادر	شاہزادہ موصوف	اکبر آباد	۱ رمضان	(۱۵)	۱۱۸۷ھ	۱۷۷۳ء	سرفرازی خدمت جلیلہ صوبہ داری صوبہ مستقر دار الخلافہ اکبر آباد	۲۶۸	
۱۸۱	فرمان	اکبر شاہ ثانی	صاحب عالم پادشاہزادہ ولیعہد مرزا اکبر شاہ بہادر	غوث محمد خاں المخاطب بہ خطاب غالب جنگ	شاہجہان آباد	۱۱ جمادی الثانی	(۳۴)	۱۲۰۶ھ	۱۷۹۲ء	سرفرازی خطاب غالب جنگ بہ غوث محمد خاں شعر سرفرازی منصب سہ ہزار ذات و یک ہزار سوار	۲۷۰	
۱۸۲	فرمان	شاہ عالم بادشاہ	عاملان حال و استقبال پرگنہ کرنال	محمد کلیسر خاں بہادر	پرگنہ کرنال صوبہ شاہجہان آباد	۲۹ محرم	(۳۹)	۱۲۱۲ھ	۱۷۹۷ء	رئیس کنجپورہ	۲۷۲	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۱۸۳	سند	سرکار انگریزی	ینیجر ٹوئی برکان	عطاءاللہ خاں و وزیر خاں	کسب کر نام مقام واضح نہیں ہی	×	×	۱۲۱۶ھ	۱۸۰۱ء	تاکید برائے روانگی افواج بسمت ہانسی	۲۷۳	
۱۸۴	خط فارسی جنرل پیرون	سرکار انگریزی	جنرل پیرون	راجہ صاحب سنگھ مہندر بہادر والیئے پٹیالہ	پٹیالہ	یکم رمضان	×	۱۲۱۶ھ	۱۸۰۲ء	یہ ایک قسم کا معاہدہ اتحاد ہی جنرل پیرون اور راجہ صاحب پٹیالہ کے مابین	۲۷۴	
۱۸۵	سند	سرکار انگریزی	لارڈ لیک	حکام پرگنہ کرنال	کنجپورہ پرگنہ کرنال	۱۱ ذی الحجہ	×	۱۲۲۰ھ	۱۸۰۶ء	عطائے ہفت مواضع جاگیرات تاحیات بہ بہادر جنگ خاں رئیس کنجپورہ	۲۷۵	
۱۸۶	خط فارسی	سرکار انگریزی	لارڈ منٹو گورنر جنرل	رئیس کنجپورہ	کنجپورہ	۱۸ جنوری	×	×	۱۸۰۱ء	متضمن عطائے ہفت مواضع جاگیر	۲۷۷	
۱۸۷	فرمان	اکبر شاہ ثانی	کرنل جیمیس سکنر	کرنل جیمیس سکنر	شاہجہان آباد	۱۷ رجادی الاول	(۲۵)	۱۲۴۶ھ	۱۸۳۰ء	عطائے خطاب نصیر الدولہ بہادر غالب جنگ	۲۷۸	
۱۸۸	خط انگریزی	اکبر شاہ ثانی	لارڈ آکلینڈ	اکبر شاہ ثانی	شاہجہان آباد	۱۱ ستمبر	×	×	۱۸۳۷ء	اطلاع تخت نشینی ملکہ معظمہ کوئین وکٹوریہ	۲۸۰	
ضمیمہ فرمان ۱۲۶	خط انگریزی	بہادر شاہ بادشاہ	ایس آر کولون صاحب بہادر	بہادر شاہ بادشاہ	شاہجہان آباد	۲۲ اگست	×	×	۱۸۵۷ء	متعلق بانسداد دگا و کشی -	۲۸۲	

فہرست سلاطین تمام شد

فہرستِ سلاطین

نشان سلسلہ	نام بادشاہ	من ابتدا — سنہ ہجری	من ابتدا — سنہ عیسوی	لغایت — سنہ ہجری	لغایت — سنہ عیسوی	کیفیت
	خاندانِ غلامان					
۱	الغ خان الملقب بہ سلطان غیاث الدین بلبن	سنہ ۶۶۴ھ	سنہ ۱۲۶۵ء	سنہ ۶۸۶ھ	سنہ ۱۲۸۷ء	
	خاندانِ خلجی					
	سلطان علاؤالدین	سنہ ۶۹۵ھ	سنہ ۱۲۹۵ء	سنہ ۷۱۵ھ	سنہ ۱۳۱۵ء	
	خاندانِ سور					
	جلال شاہ ملقب بہ اسلام شاہ المعروف بہ ابوالمظفر سلطان سلیم شاہ غازی	سنہ ۹۵۲ھ	سنہ ۱۵۴۵ء	سنہ ۹۶۰ھ	سنہ ۱۵۵۲ء	
	خاندانِ مغلیہ					
	نصیر الدین ہمایوں بادشاہ	سنہ ۹۳۷ھ	سنہ ۱۵۳۰ء	سنہ ۹۶۳ھ	سنہ ۱۵۵۶ء	
	ابوالفتح جلال الدین محمد اکبر شہنشاہ	سنہ ۹۶۳ھ	سنہ ۱۵۵۶ء	سنہ ۱۰۱۴ھ	سنہ ۱۶۰۵ء	
	ابوالمظفر نور الدین جہانگیر بادشاہ	سنہ ۱۰۱۴ھ	سنہ ۱۶۰۵ء	سنہ ۱۰۳۶ھ	سنہ ۱۶۲۷ء	
	شہاب الدین محمد شاہ جہان بادشاہ	سنہ ۱۰۳۶ھ	سنہ ۱۶۲۷ء	سنہ ۱۰۶۸ھ	سنہ ۱۶۵۸ء	
	ابوالمظفر محمد محی الدین اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ	سنہ ۱۰۶۸ھ	سنہ ۱۶۵۸ء	سنہ ۱۱۱۸ھ	سنہ ۱۷۰۷ء	

نمبر سلسلہ	نام بادشاہ	من ابتدا سنہ ہجری	من ابتدا سنہ عیسوی	تا نہایت سنہ ہجری	تا نہایت سنہ عیسوی	
	ابوالنصر محمد معظم شاہ عالم بہادر شاہ	سنہ ۱۱۱۸ھ	سنہ ۱۷۰۷ء	سنہ ۱۱۲۴ھ	سنہ ۱۷۱۲ء	
	معزالدین جہاں دار شاہ	سنہ ۱۱۲۴ھ	سنہ ۱۷۱۲ء	سنہ ۱۱۲۵ھ	سنہ ۱۷۱۳ء	
	جلال الدین فرخ سیر	سنہ ۱۱۲۵ھ	سنہ ۱۷۱۳ء	سنہ ۱۱۳۱ھ	سنہ ۱۷۱۹ء	
	محمد ابوالبرکات سلطان رفیع الدرجات	سنہ ۱۱۳۱ھ	سنہ ۱۷۱۹ء	سنہ ۱۱۳۱ھ	سنہ ۱۷۱۹ء	صرف (۳) ماہ (۱۱) یوم سلطنت کر کے وفات پائی
	شمس الدین رفیع الدولہ شاہ جہاں ثانی بادشاہ	سنہ ۱۱۳۱ھ	سنہ ۱۷۱۹ء	سنہ ۱۱۳۱ھ	سنہ ۱۷۱۹ء	صرف (۳) ماہ (۲۸) یوم سلطنت کر کے وفات پائی
	روشن اختر ابوالفتح محمد شاہ بادشاہ	سنہ ۱۱۳۱ھ	سنہ ۱۷۱۹ء	سنہ ۱۱۶۱ھ	سنہ ۱۷۴۸ء	
	مجاہد الدین ابوالنصر احمد شاہ بادشاہ	سنہ ۱۱۶۱ھ	سنہ ۱۷۴۸ء	سنہ ۱۱۶۷ھ	سنہ ۱۷۵۴ء	معزول و مکحول
	ابوالعدل عزیز الدین محمد عالمگیر ثانی	سنہ ۱۱۶۷ھ	سنہ ۱۷۵۴ء	سنہ ۱۱۷۳ھ	سنہ ۱۷۵۹ء	قتل کیا گیا
	ابوالمظفر جلال الدین سلطان عالی گوہر	سنہ ۱۱۷۳ھ	سنہ ۱۷۵۹ء	سنہ ۱۲۲۱ھ	سنہ ۱۸۰۶ء	مرہٹوں نے سنہ ۱۷۹۱ء میں سلطنت کو درہم برہم کر دیا یہ بادشاہ انگریزوں کی حفاظت میں رہتا تھا۔
	ابوالنصر معین الدین محمد اکبر بادشاہ ثانی	سنہ ۱۲۲۱ھ	سنہ ۱۸۰۶ء	سنہ ۱۲۵۳ھ	سنہ ۱۸۳۷ء	
	ابوظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ	سنہ ۱۲۵۳ھ	سنہ ۱۸۳۷ء	.	.	سنہ ۱۸۵۷ء کے غدر میں رنگون جلاوطن کیے گئے اور وہیں ۷ نومبر سنہ ۱۸۶۲ء میں انتقال کیا۔

فہرست خاندانِ انگلستان

نمبر سلسلہ	نام بادشاہ	من ابتدا سنہ ہجری	من ابتدا سنہ عیسوی	تا نہایت سنہ ہجری	تا نہایت سنہ عیسوی	
۱	ملکہ وکٹوریا قیصرۂ ہند		سنہ ۱۸۳۷ء		سنہ ۱۹۰۱ء	
۲	ملک معظم ایڈورڈ ہفتم قیصر ہند		سنہ ۱۹۰۱ء		سنہ ۱۹۱۰ء	
۳	ملک معظم جارج پنجم قیصر ہند		سنہ ۱۹۱۰ء			تم سلامت رہو ہزار برس ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار

فہرستِ سلاطین عادل شاہیہ بیجاپور (دکن)

نشانِ سلسلہ	نام بادشاہ	من ابتدا سنہ ہجری	من ابتدا سنہ عیسوی	لغایت سنہ ہجری	لغایت سنہ عیسوی	کیفیت
۱	ابو المظفر یوسف عادل شاہ پسر آغا مراد ملک زادۂ روم	سنہ ۸۹۵ھ	سنہ ۱۴۸۹ع	سنہ ۹۱۶ھ	سنہ ۱۵۱۰ع	
۲	اسمٰعیل عادل شاہ	سنہ ۹۱۶ھ	سنہ ۱۵۱۰ع	سنہ ۹۴۱ھ	سنہ ۱۵۳۴ع	
۳	سلطان عادل شاہ	سنہ ۹۴۱ھ	سنہ ۱۵۳۴ع	سنہ ۹۴۱ھ	سنہ ۱۵۳۴ع	صرف چھ مہینے اور چند دن سلطنت کی پھر معزول کیا گیا۔
۴	ابراہیم اول الملقب بہ عادل شاہ	سنہ ۹۴۱ھ	سنہ ۱۵۳۴ع	سنہ ۹۶۵ھ	سنہ ۱۵۵۷ع	
۵	علی عادل شاہ	سنہ ۹۶۵ھ	سنہ ۱۵۵۷ع	سنہ ۹۸۸ھ	سنہ ۱۵۸۰ع	
۶	ابراہیم عادل شاہ ثانی بن طہماسپ الملقب بہ جگت گرو	سنہ ۹۸۸ھ	سنہ ۱۵۸۰ع	سنہ ۱۰۳۷ھ	سنہ ۱۶۲۷ع	
۷	سلطان محمد عادل شاہ	سنہ ۱۰۳۷ھ	سنہ ۱۶۲۷ع	سنہ ۱۰۶۷ھ	سنہ ۱۶۵۶ع	
۸	علی عادل شاہ ثانی بن سلطان محمد عادل شاہ غازی	سنہ ۱۰۶۷ھ	سنہ ۱۶۵۶ع	سنہ ۱۰۸۳ھ	سنہ ۱۶۷۲ع	
۹	سلطان سکندر عادل شاہ	سنہ ۱۰۸۳ھ	سنہ ۱۶۷۲ع	سنہ ۱۰۹۷ھ	سنہ ۱۶۸۶ع	اسی سال اورنگ زیب نے ملکِ بیجاپور فتح کرلیا اور سلطنت عادل شاہیہ کا خاتمہ ہوا۔ سکندر عادل شاہ نے سنہ ۱۱۱۱ھ ۱۶۹۹ میں وفات پائی۔

فہرستِ تصویراتِ عکسی مشمولۂ کتابِ ہذا

فہرستِ مضامین کتابِ ہذا ختم شد

فرامینِ سلاطین　بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　فرامین متعلق بدرگاہ اجمیر شریف

نقلِ فرمانِ محمد جلال الدین اکبر بادشاہ

(۱)　خواجہ معین الدین قدس سرہٗ　جمیع مطالب اسعاف تمام و مراقب آمال اولاد امجاد
درینوقت فرمان عالیشان سعادت نشان از مکمن عاطفت و احسان بادشاہی شرف نفاذ یافت ینبیرہ از
چیتور کہ جمع آں مبلغ یک لک تنکہ مرادی است حسب الحکم خفایق دستگاہ قطب العارفین غوث الواصلین
از تغیر مقدمی آصف خاں مقرر باشد کہ حاصل سال بسال بزبدۂ اماجد الانقیاء فی الایام ۔ کمال رتبت شیخ حسین
در وجہ سیورغال ابدی و ضروریات آں دادیم ۔ باید کہ بدوام دولت ابد انجام قیام و اقدام نماید ۔ حکام کرام و دیوانیان
و عمال متصدیان مہمات سرکار مذکور مقرر داشتہ موضع مذکور را بتصرف گماشتہ ہائے سیادت پناہ مشار الیہ
گردانند و از مال و جہات و تمامی حوالات و اخراجات و کل تکالیف دیوانی معاف مسلم تر خان و مرفوع القلم
شناختہ بہیچ اہم و رسم تعرض نرسانند و کشیدہ داشتہ مطلقاً پیرامون نگروند و جانب شریف آں سیادت
پناہ را اغنیر دانستہ در تعظیم و تکریم او و کسان و مردم او را موثر دانند و ہر سالہ بفرمان و پروانچہ مجدد و
محتاج ندارند حسب الحکم جہان مطاع از مضمون صدر در نگزرند ۔　تحریر المطاع العالی
بالمشافہ العلیہ الوالیہ خاقانیہ　س ص

(۲) نقلِ فرمانِ محمد جلال الدین اکبر بادشاہِ غازی　(مہر بادشاہ)

خواجہ معین الدین چشتی (بخط طلاء)

(مہر بادشاہ)

وکلاء حاکم متعہدان مہمات خطۂ اجمیر بدانند
کہ ورثۂ قطب الاقطاب　بموقف عرض رسانیدند کہ در اراضی ایشان کہ جوار مقبرۂ متبرکہ

که قطب الاقطاب موی الیه واقع است بعضے مردم اموات خود را بے اذن ایشان دفن مینمایند
اگر واقع باشد حکم فرمودیم که بعد الیوم هیچکس میت خود را در اراضی جوار مقبرهٔ متبرکهٔ مذکوره بے اذن
فضیلت مآب کمالات اکتساب بهجة المشائخ والعظام خواجه حسین نبیرهٔ آن قطب الاقطاب و
ورثه دفن نکنند۔ میباید که حسب الحکم عالی عمل نموده بتقدیم رسانند و اعمال مراقبه که در آن آستانه
از قدیم الایام الی غایته بوده برقرار دارند و مانع نشوند۔ در عهده دانسته درین باب توجه نمایند
تحریراً فی التاریخ شهر ذیقعده سنه ۹۶۹ هجری۔

خواجه معین الدین (بخط طلائی)

جلال الدین محمد
اکبر بادشاه غازی

(۲۲) چوں درباب ترویج و رونق لنگرخانه مرشد السالکین
میانه اولاد اجداد آنحضرت سیما مشیخت آئین معرفت تزئین سیادت المشائخ العظام نقاوی الاولیاء
الکرام وجه الزمن شیخ حسن و کمال رتبت شیخ حسین بوجه و اهتمام عام حالهم امر تولیت را بعمدة الملک
فضیلت شعار کامل الاخلاص فصاحت آثار مستحق الخدمت مستوجب الرعایته الموصوف
بالصفت نموده شیخ حسن را که شبین و مرشد ایشان است به سجاده نشینی تصفیه فرمودیم و فرمان
واجب الاذعان اصدار یافت که از قدیمی و جدیدی بحسب فرامین مطاع در وجه ضروریات و صادر
و وارد آن لنگر منور و مدد معیشت آئین مشار الیهم مقرر شده بود بتصرف عمدة الملک موی الیه باشد
که سال بسال تمام و کمال بضروریات لنگر مذکور و عمارت و فرش و روشنی و مصالح مطبخ یومیه و اعراس
طعام مبلغ پانزده هزار تنکه مرادی به والدهٔ عفیفه منورهٔ آن سیادت المشائخ متعلق بوده تتمه را انچه باشد
مشار الیهم بسویت فصلاً بعد فصلٍ نهاده به لنگر فیض اثری آمده باشد۔ مجاوران را موافق معمول قدیم
بایشان داده انچه باقی ماند آن را هم بسویت حصه نموده هریک حصه را النصف به محبت و الفت
مسلوک داشته مطلقاً مناقشه نکرده تکلیف و منازعت نرسانیده و باهم شرائط حرمت و خاطرجوئی
مرعی داشته دقیقه فروگذاشت نکنند۔ میباید که از مضمون مذکور الصدر مطلقاً اعتنا نکنند و هریک
بحصهٔ خود اراضی بوده زیاده طلبی نکنند۔ حکام کرام و عمال و متاثران آن مقرر داشته لنگر فیض اثر
جدا مسلّم و برقرار داشته از جمیع حوالات و اخراجات و مطالبات و دیوانی معاف و مرفوع القلم شمارند

وہیچ جہت دخل نکردہ از تغیّر و تبدّل مصئون و مامون شناختہ فرمان مجدد طلب ندارند۔ تحریر
فی شہر شعبان المعظم ۵ سنہ الی الامر العالی وخلیفۂ زمان
پروانہ صدارت پناہ معالی دستگاہ معرفت انتباہ واقف موافق العلوم والحکم اکابر الفضائل
عدیل الوجہ اتم مربی العلما مقوی الفضلا صدارشیخ صدر رفیع القدر شیخ عبد النبی صدر۔

نقلِ فرمان (۴)

محمد نورالدین جہانگیر بادشاہ اوخلہ اللہ فی الجنان مشحون تولیت و اثبات اولاد حضرت خواجہ بزرگ قدس اللہ سرہ العزیز

طغرا باسم بادشاہ		مہر کہ دراں اسمار از امیر صاحب قران تا بشاہ جہانگیر منقوش اند
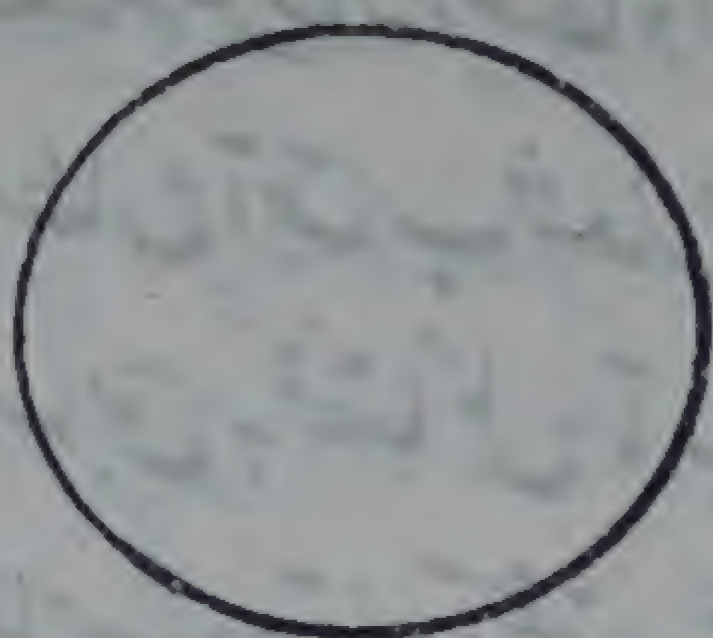
خواجہ معین الدین حسنی الحسینی قدس سرہٗ
چوں رعایت و مراقبت حال سالکان مسالک حقیقت و رہروان مناہج تقوی و صلاحیت سیما
جمعے کہ قامت باقامت ایشان بسمو حسب و علو نسب آراستہ باشد از فرائض متحمات امور سلطنت
و خلافت عظمیٰ میدانیم لہذا در ینولا فرمان عالیشان و رحمت عنوان از مکمن لطف و احسان شرف صدار
وغرا یراد یافت کہ از ابتدائے خریف سحقان ئیل منصب تولیت مزار فائز الانوار حضرت کرامت
منزلت ہدایت مرتبت قطب الاقطاب کنز السالکین برہان المحققین غوث الاسلام والمسلمین
بدستور سابق بسیادت و فضائل مآب کمالات اکتناب تورع اثار قدوۃ المشائخ الکبار
شیخ حسین کہ نبیرہ و صاحب مقام آنحضرت است مفوض و متعلق باشد کہ کما ینبغی بلوازم امر مذکور
قیام و اقدام نمودہ در رواج و رونق آن مزار کنز الانوار دقیقہ نامرعی نگذارد۔ میباید کہ حکام
و دیوانیان عظام و عمال کفایت فرجام و متصدیان مہمات دیوانی صوبۂ اجمیر آن مشیخت پناہ
را متولی آں مقام عرش احترام دانستہ دست تعدی و تکفل اور ادر امور متعلقۂ آن قوی دانند
خدام و موذنان و سائر عملہ و فعلہ آن مزار فیض بخش مشار الیہ را متولی خود دانستہ آنچہ شرائط
اعزاز و احترام بودہ باشد در جمیع امور بہ تقدیم رسانیدہ از صلاح و صواید بد مومی الیہ بیرون نروند
مختار الدولۃ العالیہ مستشار الخلافۃ السلطانیہ عمدۃ الملکی مدار المہامی آنکہ یک نفر نویسندہ ہمراہ آن

فضائل مآب نماید آنچہ بدستور قدیم آبا و اجداد موی الیہ داشتہ وحصہ رسد شیخ مذکور باشد
بتصرف او باز گذارند وآنچہ حصہ عرس در روشنائی وغیرہ بودہ باشد بدستور سابق بعمل آورند
باید کہ از فرمودہ تخلف وانحراف نوازند و در عہد شناسند۔

نقل عبارت ظہری فرمان

شرح یادداشت واقعہ بتاریخ آذر الٰہی ۴۴ امرداد الٰہی ۔ سنہ موافق یوم چہارشنبہ مطابق ۱۷
جمادی الثانی ۱۰۱۲ھ بر رسالہ اعتقاد الملک العظمیٰ اعتماد الخلافۃ الکبریٰ عمدۃ الملک مرتضیٰ خان
حسب الحکم جہان مطاع آفتاب شعاع عز اصدار یافت کہ تولیت مزار فائز الانوار حضرت قدس سرہٗ
و نور مرقدہٗ بدستور سابق بہ فضائل مآب کمالات اکتساب نورع آثار ہدایت آثار قدوۃ مشائخ الکبار
شیخ حسین کہ نبیرہ و صاحب مقام آنحضرت است مفوض و مرجوع باشد و نیز حکم شد کہ عمدۃ الملکی
مدار المہامی نویسند ہمراہ مشار الیہ نماید کہ آنچہ بدستور قدیم بطریق کہ آبا و اجداد موی الیہ داشتہ
وحصہ رسد شیخ مذکور باشد بمشار الیہ بگزارند وآنچہ حصۂ عرس در روشنائی وغیرہ باشد۔
بدستور سابق عمل نمایند۔ شرح حاشیہ موافق واقع است۔ شرح دیگر بخط عمدۃ الملکی مدار المہامی
اعتماد الدولہ عرض مکرر رسانند۔ شرح دیگر بخط مقرب الحضرت سلطانی معتمد خاں بتاریخ ماہ مہر الٰہی
سنہ مکرر بعرض اشرف اقدس رسانید۔ شرح دیگر بخط عمدۃ الملکی مدار المہامی فرمان قلمی شد۔

وتخط محمد باقر	مہر	مہر	مہر	مہر معظم الملک

طغرا خورد

بر حاشیہ ظہر فرمان تصدیق و یادداشت منشیان دفتر شاہی مندرج است۔

(۵) نقل فرمان محمد نور الدین جہانگیر بادشاہ غازی

مشتمل بر سہ قسمت محاصل دیہات اوقاف یک حصہ در خرچ عرس و روشنائی و یک حصہ در
مدد معاش مشیخت پناہ شیخ حسین اولاد حضرت خواجہ بزرگ و یک حصہ فقرا و تکیہ داران۔

طغرا باسم بادشاہ التمغا

مہر مربع کہ دران اسمائے شاہان سلف منقوش اند

حضرت خواجہ معین الدین چشتی

چوں مواضعیکہ بصیغۂ وقفِ مزار فائض الانوار حضرت قطب العارفین غوث السالکین حضرت خواجہ معین الدین چشتی مقرر است۔

قبل ازین بموجب یادداشت واقع ۱۹ ماہ امرداد الہی ۸ حکم شدہ بود کہ از قرار سہ حصہ نمودہ یک حصہ را بجہت خرچ ولنگر و روشنائی و اخراجاتِ عرس روضۂ متبرکہ نگاہداشتہ ویک حصہ در وجہ معاش مشیخت پناہ شیخ حسین اعتبار نمودہ ویک حصہ را بفقرا و تکیہ داران قسمت نمایند و حاجی مبرک حسب الحکم الاقدس شش موضع را کہ رقبۂ آن چہل و پنج ہزار و ہفتصد بیگہ زمین و حاصل نہ ہزار و پنجاہ روپیہ شود ازان جملہ یک حصہ پانزدہ ہزار بیگہ زمین باشد داخل خرچ روضۂ منورہ نمودہ اینہمہ را کہ سی ہزار ہفت صد بیگہ باشد بحاصل شش ہزار و ہشتاد روپیہ بموجب تفصیل علیحدہ نہ صد و نہ نفر فقرا تنخواہ دادہ و فقرا کہ از نظر اشرف اقدس گذشتند شیخ عبد الرحیم وغیرہ شش صد و بست و ہشت نفر کہ بست و ہفت ہزار و چہل بیگہ مدد معاش و بست یک من غلہ داشتند بحال خود حکم شد و نیمہ را برطرف فرمودیم و جماعت فقرا کہ سہ ہزار و دویست و سی بیگہ و ہفت من و شش آثار غلہ داشتند بہ نظر اشرف نگذشت واکثر از جماعۂ فقرا و تکیہ داران از اجمیر تابہ ماند و در رکاب ظفر انتساب آمدند و بعرض مقدس رسید کہ زمین و غلہ مذکور بآن جماعۂ از وقف روضۂ منورہ مقرر بودہ و حاصل وقف بفقرا و مساکین و حافظان و طالبعلمان صرف میشود و در اجمیر از قسم فقرا و مساکین و حافظان و تکیہ داران از وقف می یافتہ اند۔ ہمین جماعۂ اند و آنہا را بغیر از زمین و غلّہ و لنگر کہ از روضۂ منور مقرر بود از محل وجہ معیشت ندارند و جماعۂ کثیر اند بنا بران فرمان عالیشان مرحمت عنوان شرف اصدار و عز ایراد یافت کہ جماعۂ در اجمیر بہ نظر اشرف گذشتہ اند و اراضی و غلہ لنگر آنہا از نصفی زیادہ مرحمت شد و یادداشت خود درست ساختہ اند بموجب یادداشت واقعۂ مسطور دارند و جماعہ کہ از نصف کم حکم شد و بعضے درکل برطرف شدہ اند اراضی و غلّہ لنگر انچہ داشتہ اند از قرار نصف متصدیان مہمات آنجا از ابتدائے خریف قوی ئیل حسب الضمن تنخواہ دہند کہ صرف معیشت خود نمودہ بدعائے دوام دولت ابد قرین اشتغال نمودہ باشند و نیز حکم اشرف اقدس بنفاذ پیوست

که جماعه بموجب فرمان عالیشان جهانگیری مدد معاش و غله لنگر دارند و فوت شده اند ورثهٔ آنها
تحقیق نموده از محل قدیم از قرار نصف تنخواه دهند و در آینده همین ضابطه بورثهٔ متوفی مسطور دارند
میباید که حکام و عمال و جاگیرداران و کروریان حال و استقبال در استمرار و استقرار این حکم اقدس
اعلیٰ کوشیده اراضی مذکوره پیموده چک بسته تصرف آنها بازگردانند و غله را از لنگر روضهٔ متبرکه میداده
باشند و تغییر و تبدیل به قواعد آن راه ندهند و بعلت مال و جهات اخراجات و عوارضات مثل
قنلغه و پیشکش و جریانه و محصلانه و ضابطانه و مهرانه و داروغگانه و بیکار و بیگار و ده نیمی و مقدمی
و صدودی و قانونگوئی و ضبط هر ساله بعد از تشخیص چک و زراعت و کل تکالیف دیوانی و مطالب
سلطانی مزاحمت نرسانند و درین باب هر ساله فرمان و فرمانچهٔ مجدد طلب نه دارند و اگر در محل
دیگر زمین داشته باشند آنرا اعتبار نکنند از فرموده در نگذارند در عهده شناسند۔

شرح یادداشت

واقع تاریخ روز مهر شانزدهم ماهِ مهر الهی سنه ۳ موافق یکشنبه ۱۴ رجب المرجب ۱۰۲۷ هجری در چوکی
لایق المرحمت والاحسان عاقل خان برسالهٔ سیادت و نقابت پناه و صدارت و سندگاه میران
سید احمد قادری و نوبت واقعه نویسی شیخ عبدالرحیم وغیره چون موضع بوقف مزار فائض الانوار
قطب الاقطاب مقرر است قبل ازین بموجب یادداشت واقع ۱۹ ماه الهی سنه ۸ از قرار سه حصه
قسمت شده بود و یک حصه را بجهت خرچ لنگر و روشنائی و اخراجات عرس روضهٔ منوره نگاه داشته
و یک حصه در وجه مدد معاش شیخ حسین اعتبار نمود و یک حصه را برائے فقرا و تکیه داران قسمت نموده
دهند حاجی مبارک بموجب حکم شش موضع که رقبهٔ آن چهل و پنج هزار و هفت صد بیگه زمین محاصل
نه هزار و پنجاه روپیه داشته از انجمله یک حصه پانزده هزار بیگه زمین باشد داخل خرچ روضهٔ منوره
نموده و تتمه دو حصه را که سی هزار و هفتصد بیگه که حاصل شش هزار و هشتاد روپیه بموجب تفصیل قبل
به نهصد و نه نفر جماعهٔ فقرا که از نظر اشرف اقدس گذشته شش صد و بست و هشت نفر که بست
و هفت هزار و چهل و یک بیگه زمین و بست و یک من غله داشته نه هزار و پانصد و نود و هشت بیگه
که دوازده من غله بحال خود حکم شد۔ و تتمه را برطرف کردند و موازی سه هزار و دو و بست و سی و نه بیگه
و هفت من غله و شش آثار اسامی جماعه به نظر اشرف اقدس نگذشتند الحال اکثر از جماعهٔ فقرا
و تکیه داران از اجمیر تا ماند و در رکاب سعادت آمدند حقیقت مذکور به تفصیل ذیل بعرض اشرف
داشتند که جماعهٔ فقرا و تکیه داران او موضع مقرر بود و حاصل دیهات وقف بجهت فقرا و مساکین

وحافظان وتکیہ داران کہ درموضع وقف از قدیم الایام میخورند ہمیں جماعہ وآنہا بجبر زمین ولنگر
کہ نوبت روضہ مقرر بود ازمحل دیگر وجہ معیشت ندارند وجمع کثیر اند بنابران حکم جہان مطاع
آفتاب شعاع گردون ارتفاع صادر شد کہ جماعہ کہ از نظر اشرف گذشتند واراضی لنگر آنہا از نصفی
زیادہ مرحمت شد ویادداشت واقع خود را درست ساختہ بموجب یادداشت واقع مسطور داشتہ
وجماعہ کہ از نصف کم حکم شد وبعضے بالکل برطرف حکم شد آنہا را غلہ واراضی لنگر آنچہ داشتہ از قرار
نصف متصدیان آنجا تنخواہ دہند ونیز حکم شد کہ جماعہ بموجب فرمان عالیشان مدد معاش ولنگر
دارند وفوت شدہ اند ورثۂ اورا تحقیق نمودہ ازمحل قدیم نصف تنخواہ دہند ودر آیندہ بورثۂ متوفی
ہمین ضابطہ منظور دارند بموجب تصدیق یادداشت قلمی شد از پرگنہ اجمیر سرکار مذکور شرح
یادداشت بخط عمدۃ الملکی واقعہ سازند شرح بخط سید احمد قادری داخل واقع سازند شرح حاشیہ
بخط واقع نویس موافق واقع است شرح دیگر بخط مختار الدولہ الخاقانی مدار المہامی اعتماد الدولہ
آنکہ بعرض مکرر رسانید شرح دیگر بخط دیانت خان زر از داد ۲۵ ماہ شہریور الٰہی موافق شہر رمضان
سنہ ۱۲۷ ہجری در واقعہ عبدالکریم بعرض اشرف رسید شرح دیگر بخط عمدۃ الملکی مدار المہامی از خریف
توی نیل فرمان عالیشان قلمی نمایند۔

اراضی ۔۔۔۔ غلہ

لہا بگہ ۱۰ بسوہ — ۲۲ ثار

ساڑہ بگہ ۱۰ بسوہ — ۰۸ ثار — آسامی فوتی

ہو لا سمار — لہ اللہ داد — الٰہ بخش ولد جلال

محمود — غلہ — اراضی — غلہ — اراضی — غلہ

اراضی — ۴ ثار — بگہ — ۲ ثار — بگہ — ۲ ثار

ما بگہ ۱۰ بسوہ — ہو لا سمار — عبد الغنی

اراضی ۔۔۔۔ غلہ — اراضی — غلہ

سما بگہ — ۱۳ ثار — ما بگہ — ۳ ثار

مشار الیہ

اجمیر — — — — — — اراضی — غلہ

اراضی ۔۔۔۔ غلہ — بگہ — ۳ ثار

سما بگہ — ۰۵ ثار

ماصگہ قبل ازین حکم شد

سا ۸ بیگہ

درنیولام حسب شد

منجملہ ے

اراضی	غلہ	اراضی	صگہ	غلہ
صگہ	۲۰ ثار	عگہ بحال خود		حکم شد

ازجماعۃ قاضی نظام اراضی صہ بیگہ غلہ ۱۰ ثار

(۶) نقل فرمان محمد نور الدین جہانگیر بادشاہ غازی

محمد نورالدین جہانگیر بادشاہ غازی مشحون عطیہ موضع گیلوتہ در وجہ معاش حضرت شیخ علیم الدین

نبیرۂ حضرت خواجہ بزرگ رضہ

خواجہ معین الدین چشتی

طغرا باسم بادشاہ

مہر بادشاہ

درینوقت فرمان عالیشان سعادت نشان شرف اصدار و غرا ایراد یافت کہ موضع گیلوتہ من اعمال پرگنہ نرانیہ سرکار صوبہ اجمیر کہ مبلغ ہفتصد و پنجاہ روپیہ جمع دارد بطریق درسبت من ابتدائے خریف در وجہ مدد معاش حقایق و معارف آگاہ شیخ علیم الدین برادرزادہ خواجہ حسین نبیرۂ قطب الاقطاب مقرب بادشاہ جبروتی حسب الضمن مقرر باشد کہ حاصلات آنرا فصل بفصل و سال بسال صرف نمودہ بدعاگوئی دوام دولت ابد پیوند اشتغال بنمودہ باشند۔ میباید کہ حکام و عمال و جاگیرداران و کرو ریان حال و استقبال در استمرار و استقرار این حکم اقدس اعلیٰ کوشیدہ موضع مذکور را بطریق درسبت بہ تصرف مشارالیہ بازگزارند و اصلاً و مطلقاً تغیر و تبدیل بداں دادہ ندہند و بعلت مالوجہات و اخراجات و عوارضات و کل تکلیف دیوانی و مطالبات سلطانی مزاحمت نرسانند و از جمیع وجوہات و حوالات معاف و مسلم و مرفوع القلم شمردہ درین باب ہر سالہ فرمان و حکم مجدد نطلبند و از فرمودہ تخلف و انحراف نورزند و در عہدہ شناسند مرقوم ۱۵ اسفندیار سنہ ۲۲ جلوس معلی۔

شرح ضمن مدد معاش باسم علیم الدین برادر زادۂ خواجہ حسین موافق یادداشت واقع روز ماہ مہر الٰہی ۱۳ سنہ جلوس مطابق یوم شنبہ ۱۵ شہر شوال برسالہ سیادت و نقابت پناہ صدارت و معالی دستگاہ و صدر الصدور موسویخاں و لوبت واقعہ نویسی کمترین بندگان علی نقی آنکہ حقائق و معارف آگاہ شیخ علیم الدین برادر زادہ شیخ حسین نبیرۂ حضرات قطب الاقطاب بہ نظر اشرف اعلیٰ گذشت بموجب چٹھی نواب خورشید بصحاب مہد علیا از قرار ۲۳ امرداد سنہ ۲۲ حکم جہان مطاع آفتاب شعاع گردون ارتفاع صادر شد کہ موضع گیلوتہ من الحمل پرگنہ نرائنہ سرکار اجمیر کہ مبلغ ہفتصد و پنجاہ روپیہ جمع وارد بطریق در بست در وجہ مدد معاش مشار الیہ مقرر مفوض باشد بموجب تصدیق یادداشت قلمی شد شرح حاشیہ بخط واقع نویس مطابق واقع است۔ شرح بخط قدوۂ خوانین بلند مقام عمدۂ مریدان سعادت نشان نظام الدین آصف جاہی آنکہ داخل واقع نمایند بخط عمدۃ الملکی مدار المہامی آنکہ بعرض اشرف مکرر برسانند شرح بخط سیادت و نقابت پناہ موسویخان آنکہ روز ماہ ۱۲۔ امرداد الٰہی سنہ ۲۲ مطابق یوم چہار شنبہ شہر ذیقعد سنہ ۱۰۳۲ مکرر بعرض اشرف اقدس اعلیٰ رسید شرح بخط عمدۃ الملک رکن السلطنت العلیۃ العالیہ مختار الدولہ الخاقانی عمدۃ الملکی مدار المہامی خواجہ ابوالحسن از خریف نوسفان ئیل فرمان قلمی نمایند شرح چٹھی آنکہ بھیاجیو سلامت۔ موضع گیلوتہ کہ ہفتصد و پنجاہ روپیہ جمع وارد در وجہ مدد معاش شیخ علیم الدین اجمیری در بست تنخواہ دہند تحریر فی التاریخ ۲۷ خورداد سنہ ۲۲ شرح بخط قدوۂ خوانین بلند مکان نظام الدین آصف جاہی آنکہ تصدیق نویسند۔ در ینجا مواہیر دفتر صدارت منقوش شدہ

بہ صیغۂ مدد معاش۔

(۷) نقل فرمان محمد شہاب الدین شاہجہان بادشاہِ غازی

محمد شہاب الدین شاہجہان بادشاہ غازی مشعر باثبات اولاد حضرت خواجہ بزرگ

طغرا باسم بادشاہ

مہر شاہجہان بادشاہ

خواجہ معین الدین چشتی

درینوقت فرمان عالیشان سعادت نشان شرف اصدار و عز ایراد یافت کہ منصب سجادگی غفران

پناہ رضوان دستگاہ قطب الاقطاب مقرب بارگاہ جبروتی بہ سعادت مآب کمالات انتساب نُجبۃ المشائخ المعظام شیخ معین الدینؒ از تغیر شیخ ولی محمد بلامشارکت ومساہمت احدی حسب الضمن مقرر ومسلم باشد کہ کما ینبغی بلوازم ومراسم منصب قیام والتیام نمودہ دقیقۂ از دقائق حزم واحتیاط دراں بابت مرعی نگذارند. بیباید کہ حکام وعمال متصدیان مہمات وجاگیرداران وکروریان حال واستقبال دراستمرار واستقرار ایں حکم اشرف اعلیٰ کوشیدہ مشارٌالیہ را صاحب سجادہ دانستہ دست تعہدی مومی الیہ را در امور متعلقہ آن امر قوی ومطلق داشتہ نگذارند کہ دیگرے دران منصب دخل نماید وپیرامون آن گردد بہ خدمہ وعملہ وفعلہ وزائران ووظائفان آں روضۂ منورہ آنکہ مشارٌالیہ را صاحب سجادہ وعلی الاطلاق دانستہ تمامی امور متعلقہ ومرجوعہ را مخصوص او شمرند از فرمودہ تخلف وانحراف نورزند۔ شرح موافق یادداشت واقع بتاریخ ا لصدر آبان الٰہی سنہ ۲ موافق یوم شنبہ بتاریخ ۹ شہر ربیع الاول سنہ ۱۰۳۹ھ برسالۂ سعادت ونقابت پناہ صدارت ومعالی دستگاہ جلیل القدر رفیع المکان صدر الصدور موسوی خاں ونوبت واقع نویسی کمترین بندگان قاسم علی آنکہ باسم شیخت پناہ شیخ معین الدین انچہ بتاریخ ۲۹ ماہ مہر الٰہی سنہ ۲ بنظر اشرف اعلیٰ گذشت حکم جہاں مطاع آفتاب شعاع صادر شد کہ سجادگی قطب الاقطاب بہ مشارٌالیہ مرحمت فرمودیم بلامشارکت غیری از تغیر خواجہ ولی محمد شرح بخط عمدۃ الملکی مدار المہامی آنکہ داخل واقع نمایند۔ شرح بخط صدارت ونقابت پناہی آنکہ داخل واقع نمایند شرح حاشیہ بخط واقع نویسی مطابق واقع است۔ شرح بخط عمدۃ الملکی بعرض مکرر رسانید۔ شرح بخط مقرب الحضرت السلطانی حکم مسیح الزمان آنکہ بتاریخ ۷ ماہ آذر الٰہی سنہ ۲ بعرض اشرف اعلیٰ رسید۔ شرح بخط عمدۃ الملک رکن السلطنۃ الباہرہ موتمن الدولۃ القاہرہ مختار الدولہ الخاقانی عمدۃ الملک مدار المہامی علامی افضل خان آنکہ فرمان عالیشان قلمی نمایند۔

(۸)

نقلِ فرمان

محمد شہاب الدین شاہجہان بادشاہ غازی مشحون اثبات اولاد حضرت خواجہ بزرگ قدس سرہٗ خواجہ معین الدین چشتی

مہر شاہجہان بادشاہ
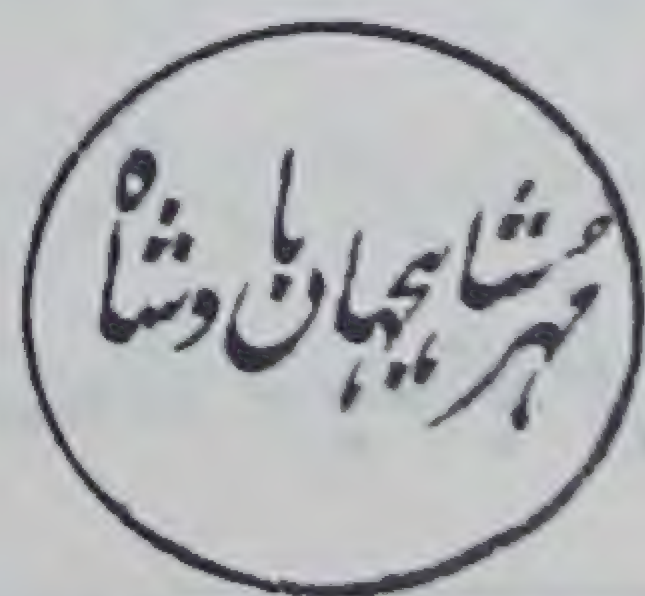
طغرا باسم بادشاہ

واین وقت فرمان عالیشان سعادت نشان شرف اصدار وعز ایراد یافت کہ موضع گناہیڑہ من اعمال حویلی اجمیر سرکار صوبہ مذکور بطریق دربست ابتدائے نصف خریف توی ئیل در وجہ مدد معاش مشیخت پناہ حقائق آگاہ شیخ معین الدین نبیرۂ ۔ حضرت خواجہ معین الدین چشتی ازانچہ بتاریخ ۱۲ ماہ رمضان المبارک ۱۰۴۱ھ بہ نظر اشرف اقدس اعلیٰ گزشت وبعرض مقدس معلی رسید رسید۔ حکم جہاں مطاع آفتاب شعاع گردون ارتفاع صادر شد کہ یک موضع از پرگنات سرکار اجمیر کہ یک ہزار روپیہ حاصل داشتہ باشد در وجہ مدد معاش مشار الیہ مرحمت فرمودیم۔ ہفتاد اشرفی بعام مرحمت شد بموجب بطریق یادداشت قلمی شد۔ شرح بخط عمدۃ الملک مدار المہامی آنکہ داخل واقع نمایند۔ شرح بخط صدارت ونقابت پناہی آنکہ برسالۂ کمترین بندہا داخل واقع نمایند شرح حاشیہ بخط واقعہ نویس موافق واقع است شرح بخط عمدۃ الملکی آنکہ بعرض مکرر رسانید۔ شرح بخط اقبال پناہ حکیم مسیح الزمان آنکہ بتاریخ ۱۱ ماہ مہر الٰہی ۵ مکرر بعرض اشرف اقدس اعلیٰ رسید شرح بخط عمدۃ الملک رکن السلطنۃ القاہرہ ومؤتمن الدولۃ الباہرہ مختار الدولہ الخاقانی عمدۃ الملک مدار المہامی علامی فضل خاں آنکہ از نصف خریف توی ئیل فرمان عالیشان قلمی شد۔

الـــ حاصل

موضع گناہیڑہ از حویلی سرکار اجمیر

للعہ للعہ ہزار رقبہ — حاصل کامل ۱۰۲۸ھ — [illegible]

جمع جاگیر از تغیر جاگیردار

شرح بخط عمدۃ الملکی آنکہ از صوبہ و سرکار اجمیر از موضع گناہیڑہ تنخواہ نمایند۔ باموضع دربست

نقل فرمان

(۹)

محمد شہاب الدین شاہجہاں بادشاہ صاحب قران ثانی ادخل اللہ تعالیٰ فی الجنان بحق محمد رسول اللہ صلعم

مشتمل منصب سجادگی

خواجہ معین الدین چشتی بخط طلائی

طغرا باسم صاحبقران ثانی محمد شاہجہاں

بادشاہ بخط طلائی

مہر مربع کہ اسمائے شاہان تمر از امیر صاحب قران تا بہ صاحبقران ثانی منقوش اند

چوں بعرض مقدس رسید کہ نذورات و فتوحات روضۂ منور قدوۃ الواصلین مقرب بارگاہ جبروتی بموجب محضر متولیان واہالی موالی مشیخت پناہ شیخ معین الدین صاحب سجادہ و مجاوران مقرر است و در بعضے چیزہا مجاوران خرخشہ می نمایند حکم جہان مطاع آفتاب شعاع گردون ارتفاع شرف اصدار و عز ایراد یافت کہ نذورات و فتوحات آن فرار مورد الانوار بموجب محضر مذکور سوائے طلا آلات و نقرہ آلاتے کہ بندگان اشرف اقدس ارفع ہمایوں و شاہزادہ ہائے والاگوہر عالیمقدار و دیگر مردم بیارند مشار الیہ و مجاوران حسب الضمن مقرر باشد و ہر جنس دیگر بجہت روضۂ منورہ درکار باشد متولیان صرف نمودہ بعد از انکہ از کار برود و مندرس شود بشیخ موما الیہ متعلق دانستہ میدادہ باشند و طلا آلات و نقرہ آلات اگر شکست وریخت یافتہ باشد آنرا راست نمودہ بہ روضۂ منورہ متعلق دانستہ نگاہدارند و احدے دراں دخل نہ نمایند و تصرف نکنند۔ میبباید کہ حکام و متصدیان مہمات حال و استقبال برایں موجب مقرر دانستہ نگذارند کہ احدے مرتکب خلاف حکم اشرف اقدس اعلی گردد۔ دریں باب بنہایت تاکید و قدغن عظیم دانستہ ہر سالہ فرمان و حکم مجدد طلب ندارند۔ از فرمودہ تخلف و انحراف نورزند و در عہدہ شناسند۔ تحریر فی التاریخ دوازدہ شہر رجب المرجب سنہ ۱۲ جلوس میمنت مانوس موافق سنہ ۱۰۸۰ ہجری۔

شرح یاد داشت واقع یوم الخمیس ۱۲ شوال سنہ ۱۲ جلوس مبارک مطابق سنہ ۱۰۴۹ ہجری موافق ۲۵۔ ماہ مہر الہی برسالہ سیادت و نقابت پناہ صفوت و معالی دستگاہ رفیع القدر رفیع الشان صدر الصدور موسوی خان و نوبت واقعہ نویسی کمترین بندہا فدوی بعرض اشرف رسانید کہ بموجب محضر متولیان واہالی و موالی مشیخت پناہ شیخ معین الدین صاحب سجادہ و مجاوران مقرر است و در بعض چیزہا کہ مجاوران خرخشہ می نمایند حکم جہان مطاع آفتاب شعاع گردون ارتفاع صادر شد کہ انچہ نذورات و فتوحات علاوہ از جنس طلا و نقرہ آلات کہ بندگان حضرت خلافت پناہی و شاہزادہ ہائے والاگہر و دیگراں بیارند مشیخت پناہ مذکور و مجاوران مفصلۂ ذیل مقرر و مفوض باشد و ہر جنس دیگر بخدمت روضہ درکار باشد متولیان صرف نمودہ بعد ازن کہ از کار برود و مندرس گردد بہ شیخ موما الیہ متعلق دانستہ میدادہ باشند و طلا آلات و نقرہ آلات اگر شکست وریخت شود بازراست نمودہ متعلق روضۂ منورہ نگاہدارند داخل تا تاریخ شہر ذی الحجہ سنہ ۱۱ جلوس موافق سنہ ۱۰۴۸ ھ بموجب تصدیق یادداشت قلمی شد۔ شرح دستخط سیادت و نقابت دستگاہ صدر الصدور داخل واقع نمایند وغیرہ وغیرہ۔

حکم

مشتر کہ درمیان مشیخت پناہ صاحب سجادۂ روضۂ منورہ ہر جنس کہ بخدمت روضۂ منورہ درکار باشد متولیان تصرف نمایند وازانکہ ازکار برود و مندرس شود بہ شیخ مذکور بدہند۔

انچہ تعلق از روضۂ منورہ داشتہ باشد طلا آلات و نقرہ آلات انچہ بندگان خلافت پناہی و شاہزادہ والا گوہر و دیگران بیارند و در جنس کہ شکست وریخت شود راست نمودہ متعلق روضۂ منورہ نگاہدارند

قبرپوش و چہرہ وسحرہ پوش وقالیچہ ودویچہ و گلیچہ وجاجم وغیرہ

مسی وبرنجی آلات ہر جنس درکار باشد از شمعدان چراغان وغیرہ

تعلق شیخ معین الدین مذکور داشتہ باشد

زربفت وغیرہ پارچہ زرتاری گجراتی کہ بر قبر بپوشند

پارچہ سفید از خاصہ وغیرہ ششصدی یا پاپنگ پوش سفید ورنگین

فقد زر اشرفی ومثقالی یا ہرچہ سلوک باشد

تعلق مجاوران

پارچہ سفید چہار صدی وسہ صدی وفروتر ازان دوختہ

از مرادی و کوڑی تا پال سیاہ

شمشیر وغیرہ با جمدھر

دوچہ از فرجے یا حکمہ وغیرہ یا ہرچہ باشد

حیوانات از فیل یا اسپ

عبارت داخلہ روزنامچہ وغیرہ

مُہر موسوبخان

مہر دفتر

مُہر

مُہر

نقلِ فرمان

(۱۰)

محمد شہاب الدین شاہجہان بادشاہ غازی مشتمل بر عطیہ موضع دلواڑہ بوجہ معاش اولاد خواجہ بزرگ قدس سرہٗ

اللہ اکبر

خواجہ معین الدین چشتی

طغرا باسم بادشاہ بخط شگرفت

مہر مربع کہ اسمائے شاہان دہلی تا به امیر تیمور صاحبقران مندرج است

چوں بموجب فرمان عالیشان سعادت نشان موضع دیوارہ من اعمال حویلی پرگنۂ اجمیر وروجہ مدد معاش شیخ علیم الدین برادرزادہ خواجہ حسین نبیرۂ غفران پناہ رضوان دستگاہ مقرب بارگاہ جبروتی مقرر بود واد ودیعت حیات سپردہ دریں ولا کہ لعرض مقدس رسید حکم جہاں مطاع گردوں ارتفاع شرف صدور وعز ورود یافت کہ موضع مذکور در وبست بدستور سابق بشرط قبض وتصرف دروجہ مدد معاش مستحقان شیخ علاء الدین وغیرہ اولاد شیخ علیم الدین مزبور از ذکور واناث حسب الضمن مقرر ومفوض باشد کہ حاصلات آنرا فصل بہ فصل سال بہ سال صرف معیشت خود نمودہ بدعاگوئی دوام دولت ابد مدت اشتغال نمودہ باشند۔ میباید کہ حکام وعمال ومتصدیان مہمات ومتکفلان معاملات وجاگیرداران وکروڑیان حال واستقبال در استمرار واستقرار ایں حکم اشرف اقدس اعلیٰ کوشیدہ آنموضع را بتصرف مشار الیہم باز گذاشتہ از تغیر وتبدل مصئون ومحروس شناشند. واز جمیع وجوہات وعوارضات معاف ومسلم ومرفوع القلم شمرند واگر در محل دیگر چیزے داشتہ باشد آنرا اعتبار نکنند. وشخصے را کہ از اولاد علیم الدین نوکر باشد شریک شیخ علاؤ الدین مذکور درآنموضع نسازند۔ بسائر چودھریان ومقدمان ومزارعان ورعایائے آنجا آنکہ بالواجب وحقوق دیوانی را فصل بہ فصل سال بسال از آنہا جواب میگفتہ باشند از فرمودہ تخلف وانحراف نورزند۔ تحریر فی التاریخ شہر ذی الحجہ ۱۲ جلوس مبارک موافق ۱۰۵۲ھ ہجری۔

حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ

شرح یادداشت واقع بتاریخ یوم الاربعاء ہشتم شہر رمضان المبارک ۱۶ جلوس ہمایون مطابق

۱۴ / روز ماہ الٰہی موافق سنہ ۱۰۵۲ھ برسالۂ سیادت و نقابت پناہ نجابت و ہدایت دستگاہ مورد مراحم
بیکران بادشاہی مطمح عنایات نمایان شاہنشاہی صدارت جلیل القدر سید جلال و نوبت واقع نویسی
بندۂ درگاہ معین الدین برادر زادہ خواجہ حسین بندۂ قطب الاقطاب که در شہر رجب المرجب
سنہ ۱۶ جلوس ہمایون بعرض مقدس معلی رسید که موضع دلواڑہ من اعمال پرگنۂ اجمیر بموجب فرمان
عالیشان از قرار تاریخ ۲۰ / شہریور ماہ الٰہی سنہ ۱۰ در وجہ مدد معاش علیم الدین مقرر بود او فوت شدہ
حکم جہان مطاع آفتاب شعاع گردون ارتفاع صادر شد که موضع مذکور در وجہ بدستور سابق بشرط
قبض و تصرف در وجہ مدد معاش شیخ علاؤالدین مذکور اولاد متوفی ہر کس که نوکر گشته باشد شیخ علاؤالدین
شریک بناشد بموجب تصدیق یادداشت قلمی شد۔ شرح بخط سیادت و نقابت پناہ عمدۃ الملکی مدار المہامی
آنکه داخل واقع نمایند۔ شرح حاشیہ بخط سیادت و نقابت پناہ صدر جلیل القدر سید جلال آنکه
داخل واقع نمایند۔ شرح حاشیہ بخط واقع نویس مطابق واقع است۔ شرح بخط سیادت و نجابت
پناہ مختار الدولہ الخاقانی عمدۃ الملک مدار المہامی آنکه بعرض مکرر رسانید۔ شرح بخط اقبال پناہ افادت
و افاضت دستگاہ سعد اللہ خان آنکه بتاریخ ۲۴ / شہر رمضان سنہ ۱۶ جلوس ہمایون مکرر بعرض اشرف
اقدس رسید۔ شرح بخط سیادت و نجابت حشمت و شوکت دستگاہ قدوۂ خوانین بلند مکان عمدۂ امرای
رفیع الشان ناظم مناظم ملک و مال ناہج مناہج ملک و اقبال گنجور اسرار بادشاہی دانائے ضمیر
الٰہی عمدۃ الملک مدار المہامی اسلام خان آنکه فرمان عالیشان قلمی نمایند۔

مُہر جلال شاہ صدر الصدور

مُہر بدریداس

مُہر بھگوانداس

فی التاریخ سنہ ۱۶ جلوس
تاریخ ۲۶ / شہر محرم الحرام سنہ ۱۶ جلوس مطابق ۲۷ / آذر ماہ الٰہی نقل بدفتر خاص نمودہ شد
بتاریخ ۶ / صفر سنہ ۱۶ جلوس موافق سنہ ۱۰۵۳ ہجری نقل گرفته شد معہ نور محمد بموجب یادداشت
واقع فرمان عالیشان قلمی نمایند۔
بواقع مقابلہ نمودہ داخل روزنامچہ واقع تاریخ ۱۰ / شہر رمضان سنہ ۱۶ معرفت نور محمد داخل شد۔ بتاریخ
۲ / شہر رجب المرجب سنہ جلوس نقل شروع شد۔
بتاریخ ۲۹ / شہر جمادی الثانی سنہ ۱۷ جلوس ہمایون موافق سن یکہزار و پنجاہ و سہ مطابق بتاریخ ۲۳ / ماہ شہریور الٰہی

معہ نور محمد بدفتر استفسار رسید۔

(۱۱) نقلِ فرمان

ابوالعدل غزیز الدین عالمگیر بادشاہ غازی ادخل اللہ فی الجنان باسم سبحانہ تعالیٰ شانہٗ
خواجہ معین الدین چشتی قدس اللہ سرہٗ

مہر بادشاہ

طغرا لخط طلا باسم بادشاہ

درین وقت میمنت اقتران فرمان والاشان واجب الاذغان صادر شد کہ موضع بدگانو دروبست بجمع شصت وچہار ہزار دام عملہ پرگنہ حویلی دارالخیر اجمیر کہ پانصد روپیہ حاصل آنست از تغیر اصغر علیخان وغیرہ در وجہ انعام پیر غیاث الدین وغیرہ پسران ومتعلقان حضرت شاہ نجم الدین حسن سنجری نبیرۂ حضرت قطب الاقطاب بطریق التمغا بافرزندان نسلاً بعد نسل بطناً بعد بطنٍ بمعافی توفیر از خریف سچقان ئیل حسب الضمن مقرر باشد باید کہ فرزندان نامدار کامگار والا تبار ووزرائے ذوی الاقتدار وامرائے عالیمقدار وحکام کرام وعمال کفایت فرجام ومتصدیان مہمات سلطانی ومتکفلان معاملات دیوانی وجاگیرداران وکروریان حال واستقبال ابداً موبداً دراستقرار واستمرار این حکم مقدس ومعلی کوشیدہ موضع مرقومہ رادروبست نسلاً بعد نسلٍ بطناً بعد بطنٍ خالداً ومخلداً بتصرف آنہا بافرزندان باز گذارند وازصوادم تغیر وتبدل مصئون ومحروس دانستہ بعلت پیشکش صوبہ داری وفوجداری ومالوجہات واخراجات مثل قنلغہ ومحصلانہ ودار وغگانہ وبیکار شکار ودہ نیمے ومقدمے وصدوہی وقانون گوئی مزاحم ومتعرض نشوند وتوفیر کل تکالیف دیوانی ومطالبات سلطانی وانچہ از حسن تردد آن بیفزاید معاف ومرفوع القلم شمارند درین باب تاکید اکید وقدغن بلیغ دانستہ سند مجدد نہ طلبند واز یرلیغ گرامت تبلیغ واالتخلف وانحراف نورزند شرح یاد داشت پس پشت فرمان۔

شرح یادداشت واقع تاریخ روز پنجشنبہ بست وششم شہر محرم ۳ جلوس معلی موافق ۱۰۷۰ ہجری مطابق ۲۸ شہر ماہ برسالۂ سیادت ونجابت مرتبت امارت وایالت منزلت دانائے مدارج دین ودولت شناسائے مراتب ملک وملت فرازندۂ لوائے شوکت وعظمت اعتضاد خلافت وفرمانروائے

اعتماد سلطنت وکشور کشائے ظفر پیرائے معارک جہان ستانی عیش آرائے محافل کامرانی دقیقہ یاب
سرائر بادشاہی رمز شناس مزاجدانی وآگاہی۔ جوہر مروت حقیقت ووفا فروغ شمع یکرنگی وصفا
محرم دلکشا مجلس اخلاص آئیں خلوت سرائے خاص کار فرمائے سیف وقلم مدبر امور عالم قدوۂ خوانین بلند
مکان عمدہ امرائے عظیم الشان وزیر صاحب تدبیر امیر روشن ضمیر عالیمقدار لازم الاختصاص والاعزاز
واجب الاحترام والامتیاز رکن السلطنۃ بادشاہ سلیمان اقتدار آصف جاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ
سپہ سالار و نوبت واقعہ نگاری خانہ زادان درگاہ خلایق پناہ لعل سنگھ میگردد و حکم صادر شد کہ موضع
بدرگاہ نو در نسبت بجمع شصت وچہار ہزار دام عملہ پرگنہ حویلی دار الخیر اجمیر از تغیر اکرم علی خان وغیرہ در
وجہ انعام پسران متعلقان حضرت شاہ نجم الدین حسن سنجری نبیرۂ حضرت قطب الاقطاب بطریق
التمغا بافرزندان نسلاً بعد نسل و بطناً بعد بطن معافی وتوفیر وانچہ از حسن تردد در جمع آن بفزاید فراہم
نہ شوند مرحمت فرمودیم واقع چہارم شہر محرم ۱۱۶۵ھ شرح دستخط سیادت ونجابت مرتبت امارت وایالت
منزلت دانائے مدارج دین ودولت شناسائے مراتب ملک و ملت فرازندۂ لوائے شوکت وحشمت
طرازندۂ بساط ابہت وعظمت اعتضاد وخلافت وفرمانروائے اعتماد سلطنت وکشور کشائے
دقیقہ یاب سرائر بادشاہی رمز شناس مزاجدانی وآگاہی جوہر مروت حقیقت ووفا۔ فروغ شمع
یکرنگی وصفا ہمدم دلکشا مجلس خاص محرم خلوت سرائے صدق واخلاص کار فرمائے سیف وقلم
مدبر امور عالم وزیر صاحب تدبیر ممالک مدار امیر روشن ضمیر عالیمقدار۔ ۔ ۔ لازم الاختصاص
والاعزاز واجب الاحترام والامتیاز رکن السلطنت بادشاہی سلیمان اقتدار۔ وزیر الممالک عمدۃ الملک
مدار المہام نظام الملک آصف جاہ بہادر فتح جنگ سپہ سالار آنکہ داخل واقع نمایند۔ شرح دستخط
وزیر الممالک آصف جاہ نظام الملک بہادر آنکہ مکرر بعرض رسانند۔ شرح دستخط امارت وایالت
پناہ اقبال واخلاص دستگاہ رکن السلطنت العالیہ سرافراز عنایت خلیفۃ الرحمانی فدوی عقیدت
نشان ضیاء الدولہ سعد اللہ خان آنکہ۔ مکرر بعرض مقدس معلی رسید۔ شرح دستخط وزیر الممالک عمدۃ
الملک مدار المہام آصف جاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار آنکہ بنظر در آمد۔ مقدمہ تنخواہ
موضع بدہ گانوں فی رو نسبت عملہ پرگنہ حویلی دار الخیر اجمیر از تغیر اکرم علی خان۔ وغیرہ در وجہ انعام التمغا
میر غیاث الدین وغیرہ پسران ومتعلقان حضرت شاہ نجم الدین حسن سنجری نبیرۂ حضرت قطب الاقطاب
خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہٗ
بمعافی توفیر مرحمت شد۔ شرح دستخط وزیر الممالک عمدۃ الملک مدار المہام آصف جاہ نظام الملک بہادر

از خریف سچقان ئیل فرو دستخطی چہارم محرم ۳ سنہ

صاد نقل خطِ انور

خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہٗ

شرح یاد داشت دستخط وزیر الممالک عمدۃ الملک مدار المہام آصف جاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار آنکہ موافق صاد خاص بعمل آرند۔ شرح عرض چہارم محرم ۳ سنہ بدستخط رسید آنکہ میر غیاث الدین و میر عظیم الدین و میر نظام الدین و مسماۃ حدیث النساء و زیب النساء پسران و متعلقان حضرت شاہ نجم الدین حسن سنجری نبیرۂ قطب الاقطاب حضرت خواجہ معین الدین چشتی شب و روز بعبادت الٰہی مشغول و وجہ کفاف معین ندارند۔ امیدوار کہ موضع بدگاؤں شصت و چہار ہزار دام عملہ پرگنہ حویلی دار الخیر اجمیر از تغیر اکرم علی خان فرلور در وجہ انعام التمغا مرحمت شود و غیرہ

للعہ ہزار دام

متشار الیہ و غیرہ پسران شاہ نجم الدین حسن سنجری حدیث النساء و غیرہ

از تغیر اکرم علی خان

للعہ ہزار دام

مومی الیہ	عظیم الدین	نظام الدین	اہلیۂ مذکور	زیب النساء دختر
للعہ ہزار	للعہ ہزار	للعہ ہزار	للعہ ہزار	عہ ہزار

مہر

وزیر الممالک عمدۃ الملک مدار المہام آصف جاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار فدوی عالمگیر بادشاہ غازی

مہر

فتح سنگہ فدوی عالمگیر بادشاہ غازی

مہر

عبد المجید فدوی عالمگیر بادشاہ غازی

عبارت پس پشت پائین فرمان بشرح یادداشت مندرجۂ بالا۔

عبارت حاشیہ پس پشت فرمان جانب راست در باب نوشتہ شدن فرمان و داخلۂ روزنامچہ

عبارت پس پشت فرمان بر حاشیہ جانب چپ در باب داخلہ دفاتر شاہی۔

(۱۲)

نقلِ فرمان

ابو العدل عزیز الدین عالمگیر بادشاہ غازی

باسم سبحانہ وتعالیٰ شانہ

مہر باسم بادشاہ

خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہ العزیز

طغرا بخط طلا باسم بادشاہ

درین وقت میمنت اقتران فرمان والاشان واجب الاذعان صادر شد کہ مبلغ دو لک وچہل وہشت ہزار دام از موضع ارڑکہ وغیرہ درلبست من اعمال پرگنہ حویلی دارالخیر اجمیر از گذاشت سید حسین خان بہادر وغیرہ کہ یکہزار و پانصد روپیہ حاصل آنست در وجہ انعام زبدۃ المشائخ الکرام سید السادات سید امام الدین سجادہ نشین روضہ بطریق التمغا با فرزندان از ربیع پارس ئیل حسب الضمن مقرر باشد باید کہ فرزندان نامدار کامگار والابنار ۔ ووزرائے ذوی الاقتدار وامرائے عالیمقدار وحکام کرام وعمال کفایت فرجام ومتصدیان دیوانی ومتکفلان معاملات سلطانی وجاگیرداران وکروڑیان حال واستقبال ابداً وموبداً در استقرار واستمرار این حکم مقدس معلی کوشیدہ مواضعات مذکور را درلبست نسلاً بعد نسلٍ وبطناً بعد بطنٍ خالداً ومخلداً متصرف او با فرزندان باز گزارند واز حوادم تغیر وتبدل مصئون ومحروس دانستہ بعلت پیشکش صوبہ داری وفوجداری و مالوجہات واخراجات مثل قتلغہ ومحصلانہ ودار وغگانہ بیکار وشکار دہ نیمے ومقدمے وصدودے وقانونگوئی مزاحم ومتعرض نشوند وتوفیر کل تکالیف دیوانی ومطالبات سلطانی وانچہ از حسن تردد وزرعی بیفزاید معاف ومرفوع القلم شمارند درین باب تاکید وقدغن بلیغ دانستہ ہر سال فرمان مجدد نہ طلبند واز ہیچ تبلیغ کرامت تبلیغ والاتخلف والانحراف نورزند ہفتم شہر صفر المظفر پنجم از جلوس والا نوشتہ شد مصر

عبارت پشت فرمان

بہ بسالت سیادت ونجابت مرتبت امارت وایالت منزلت دانائے مدارج دین ودولت شناسائے مراتب ملک وملت فرازندہ لوائے شوکت وحشمت طرازندہ بساط ابہت وعظمت اعتضاد خلافت وفرمانروائے اعتماد سلطنت وکشور کشائے ظفر پیرائے معارک جہانبانی عیش افزائے محافل کامرانی دقیقہ یاب سرائر بادشاہی ۔ رمز شناس مزاجدانی وآگاہی جوہر مرأت حقیقت ووفا فروغ شمع یکرنگی وصفا ہمدم دلکشائے مجلس خاص محرم خلوت سرائے صدق واخلاص کار فرمائے

سیف قلم مدبر امور عالم قدوۂ خوانین بلند مکان زبدۂ امرائے عظیم الشان وزیر صائب وزیر امیر روشن ضمیر عالیمقدار لازم الاختصاص والاعزاز واجب الاحترام والامتیاز رکن السلطنت بادشاہ سلیمان اقتدار وزیر الممالک عمدۃ الملک مدار المہام آصف جاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار نوبت واقع نگاری کمترین بندہائے درگاہ سنتھوکھ رام۔

مہر کلاں
وزیر الممالک عمدۃ الملک مدار المہام
آصف جاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ
یار وفادار سپہ سالار فدوی بادشاہ سلیمان
اقتدار عالمگیر غازی

مہر
مجد الدولہ عبد المجید خان
بہادر فدوی عالمگیر بادشاہ
غازی

مہر
فتح سنگھ فدوی عالمگیر
بادشاہ غازی

شرح یادداشت واقع تاریخ روز سہ شنبہ شہر شوال سنہ جلوس مبارک معلی موافق ۱۱۶۸ہجری مطابق خور واد ماہ ہر سالہ سیادت و نجابت مرتبت امارت وایالت منزلت دانائے مدارج دین و دولت شناسائے مراتب ملک و ملت فرازندۂ لوائے شوکت و حشمت طرازندۂ بساط ابہت و عظمت و اعتضاد خلافت و فرمانروائے اعتماد سلطنت و کشورکشائے ظفر پیرائے معارک جہان ستانی عیش آرائے محافل کامرانی دقیقہ یاب سرائر بادشاہی رمز شناس غرا جدانی و آگاہی جوہر حقیقت مرأت وفا فروغ شمع یکرنگی و صفا ہمدم دلکشائے مجلس خاص محرم خلوت سرائے صدق و اخلاص کار فرمائے سیف و قلم مدبر امور عالم قدوۂ خوانین بلند مکان۔ زبدۂ امرائے عظیم الشان وزیر صائب تدبیر ممالک مدار امیر روشن ضمیر عالیمقدار لازم الاختصاص والاعزاز واجب الاحترام والامتیاز رکن سلطنت بادشاہ سلیمان اقتدار مدار وزیر الممالک عمدۃ الملک مدار المہام آصف جاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار نوبت واقع نگاری کمترین بندگان درگاہ آسمان جاہ سنتھوکھ رام قلمی میگردد حکم صادر شد کہ مبلغ دو لک و چہل و ہشت ہزار کری دام از موضع ارڑکہ وغیرہ در بابت

محلہ پرگنہ حویلی دار الخیر اجمیر از گذاشت میر حسین خان بہادر در وجہ انعام التمغا سید امام الدین سجادہ
نشین روضۂ حضرت خواجہ بزرگ با فرزندان نسلاً بعد نسلٍ و بطناً بعد بطنٍ و انچہ از حسن تردد بیفزاید
بمعافی توفیر مرحمت فرمودیم واقعہ ۱۷ ار رمضان ۱ شہ بموجب یادداشت قلمی شدہ شرح دستخط
سیادت و نجابت مرتبت امارت و ایالت منزلت دانائے مدارج دین و دولت شناسائے مراتب
ملک و ملت فرازندہ لوائے شوکت و حشمت طرازندہ بساط ابہت و عظمت اعتضاد خلافت
و فرمان روائے اعتماد سلطنت و کشور کشائے ظفر پیرائے معارک جہان ستانی عیش آرائے
محافل کامرانی دقیقہ یاب سرائر بادشاہی رمز شناس فرماندہی و آگاہی جوہر مرأت حقیقت
و وفا فروغ شمع یکرنگی و صفا ہمدم دلکشائے مجلس خاص محرم خلوت سرائے صدق و اخلاص کار
فرمائے سیف قلم مدبر امور عالم قدوۂ خوانین بلند مکان عمدۂ امرائے عظیم الشان وزیر صائب تدبیر
ممالک مدار امیر روشن ضمیر عالیمقدار لازم الاختصاص و الاعزاز واجب الاحترام و الامتیاز رکن
السلطنت بادشاہ سلیمان اقتدار وزیر الممالک عمدۃ الملک مدار المہام آصف جاہ نظام الملک
بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار آنکہ بعرض مکرر رساند۔ شرح دستخط مدبر الملک اغر الدولہ
زکریا خان بہادر منور جنگ آنکہ بسبت و نہم ذی الحجہ ۱ شہ جلوس والا مکرر بعرض مقدس رسید۔
شرح دستخط وزیر الممالک عمدۃ الملک مدار المہام آصف جاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار
یار وفادار آنکہ فرمان والا شان قلمی نمایند۔
شرح دستخط وزیر الممالک عمدۃ الملک آصف جاہ بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار آنکہ بنظر
درآمد۔ شرح دستخط وزیر الممالک عمدۃ الملک مدار المہام نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار
یار وفادار آنکہ از ربیع یار سیل فرود دستخطی ۱۷ ار رمضان مبارک ۱ شہ جلوس بسیاہہ محرم شد الیہ۔

از گذاشت میر حسین خان بہادر — از عبد الواحد خان پسران شیخ سعد اللہ مرحوم

للعلمایہ ——— حاصل صما عصا ر

حاصل الــــــ ہزار عصا ر

شرح داخلہ روزنامچہ وغیرہ جانب راست پشتِ فرمان۔
شرح ادخال سیاہہ و دفتر جانب چپ پشت فرمان۔

(۱۳۳)

نقلِ چٹھہ فرمان

شاہ عالم بہادر شاہ بادشاہ غازی بن اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ غازی درباب تقررعہدہٗ سجادگی بعد تحقیق نسبت اولاد حضرت خواجہ بزرگ قدس اللہ سرہٗ العزیز بتاریخ روز چہار شنبہ نوزدہم شہر صفر المظفر ۳ھ جلوس مبارک موافق ۱۱۲۲ھ مطابق ۱۸ فروری ماہ برسالہ لائق العنایت والاحسان مورد مراحم خدیو گیہان صدر رفیع القدر صدر الصدور سید امجد خان صدر جہان و نوبت واقع نگاری خوردی درگاہ آسمان جاہ عبد العزیز قلمی میگردد حکم صادر شد کہ منصب سجادہ نشینی روضۂ منورۂ حضرت قطب الاقطاب واقع بلدہ دار الخیر اجمیر از تغیر شیخ فخر الدین بہ شیخ سراج الدین ولد شیخ ابوالفتح و موضع گیلوتہ عملہ پرگنہ نرائنہ سرکار و صوبہ مذکور جمع دو ہزار روپیہ بابت بازیافت معزول ویکہزار روپیہ از خزانۂ روضۂ مزبور بانذور و فتوح آنجا مشروط سوائے حصۂ موضع دلواڑہ پرگنہ حویلی صوبہ مذکور و پنج آنہ یومیہ کہ بلا شرط مقرر دارد در وجہ مدد معاش او مقرر فرمودیم اگر در محل دیگر چیزے داشتہ باشد آنرا اعتبار نکنند۔ واقع ۸ ۲ ربیع الآخر ۴ھ جلوس بموجب تصدیق یادداشت قلمی شد بموجب اسناد ذیل بمشار الیہ بلا شرط مقرر است۔

بموجب فرمان تحریر ذی الحجہ ۱۶ھ عہد حضرت بموجب فرمان ۱۳ جماوی الاول ۱۸ھ

حصۂ موضع دلواڑہ ۵ یومیہ

بموجب فرمان والا شان عہد حضرت مرقوم ۱۲ رجب ۸ھ سجادہ نشینی و مدد معاش ذیل نذر و فتوح روضۂ مسطور بہ سید محمد مقرر بود بعد فوت او بموجب فرمان ۲۵ جماوی الاول ۲ھ بشیخ فخر الدین پسرش مقرر شد۔

سالہا

گیلوتہ اعمال ہزار جمع موضع الصار روپیہ مع اصل اضافہ

در نیولا بمشار الیہ سوائے بلا شرط مقرر شد۔

شرح دستخط امارت و ایالت پناہ سیاست و شہامت دستگاہ عمدۂ فدویان عقیدت نہاد زبدۂ مخلصان با اعتقاد منظور نظر بادشاہی مورد الطاف نامتناہی مہبط الطاف بیکران خانزادۂ شجاعت نشان صمصام الدولہ با فرہنگ بخشی الممالک امیر الامرا بہادر نصرت جنگ سپہ سالار

نایب اعتقاد خلافت و فرمان روائی اعتماد سلطنت و کشور کشائے معاقد دین و دولت سپہ آرائی معارک فتح و نصرت گنجور اسرار بادشاہی و اناکے غمیر انجمن پیرائے محفل دانش و یکتائے صاحب الرائے عالم آرائے دستور ورائے ممالک مدار بر ہان و کلار ذوالاقتدار صاحب شوکت والعظمت والاحتشام واجب الغرت والشرف والاحترام قدوۂ خوانین عمدہ امرائے عظیم الشان رکن السلطنت العلیہ نظام الملک آصف الدولہ آنکہ داخل واقع نمایند۔ کما فصلت

سجادہ نشینی روضۂ منورہ از تغیر شیخ فخرالدین

شرح دستخط وزارت پناہ کفایت دستگاہ لائق العنایت والاحسان شائستہ مراحم بیکران ہدایت اللہ خان نایب دیوان اعلی آنکہ داخل نمایند۔ شرح دستخط لائق العنایت والاحسان مورد مراحم خدیو گیہان عمدہ رفیع القدر صدر الصدور سید امجد خان صدر جہاں آنکہ داخل واقع نمایند بعرض اقدس رسید مشار الیہ از بنائر قطب الاقطاب مہذب و مرتاض است حکم شد خدمت مذکور از تغیر شیخ فخرالدین بمشرو معزول بمشار الیہ مقرر باشد۔

معاش مشروط حکم شد

مدد معاش مشروط معزول بموجب فرمان مرقوم ۱۵ر جمادی الاول سنہ ۳۱ بحال واضافہ بموجب ۱۲ر صفر سنہ ۴۲ موضع درولبست الف عصہ سالانہ

گیلو تہ عملہ پرگنہ سرائنہ صوبۂ مذکور

الف ہزار جمع موضع

گیلوتہ عملہ پرگنہ سرائنہ صوبۂ مذکور

الف ہزار جمع موضع درولبست

تحریر فی التاریخ ہنصد سنہ الیہ

از خزانۂ روضۂ مذکور

الف سالانہ الف ہزار

از خزانہ روضہ مسطور

الف ہزار عصہ

مطابق وقائع کل است

مہر صدر جہان

مہر
عبد العزیز فدوی شاہ عالم
بادشاہ

مہر اخلاص خان فدوی شاہ عالم بادشاہ

تاریخ ۲۳ صفر ۳ھ داخل سیاہہ — تاریخ ۲۶ صفر ۳ھ تصدیق بدفتر البیہ گذشت

بست سوم صفر المظفر نقل بدفتر دیوان الصدارت رسید معہ جیوراج داخل آدرچہ شد۔

ثانی الحال بنظر درآمد — پانصد روپیہ دیگر بدستور معزول مرحمت شد۔

(۱۴) نقلِ چٹھہ

محمد شاہ بادشاہ غازی بنام سید محمد حسن برادرعم زاد شیخ سراج الدین صاحب سجادہ۔

بتاریخ روز جمعہ ششم ذی الحجہ سنہ احد جلوس مبارک موافق ۱۱۳۱ ہجری برسائہ سیادت ونجابت پناہ شجاعت وشہامت دستگاہ سزاوار عنایت بادشاہی قابلِ مرحمت ظل الٰہی صدر رفیع القدر صدر الصدور سید امیر خان ونوبت واقع نگاری کمترین خانہ زادان درگاہ آسمان جاہ غلام علی قلمی میگردد وحکم صادر شد کہ نسیم اللہ بلاقصور یومیہ از اوقاف روضۂ منورہ حضرت واقعہ بلدۂ صوبۂ دارالخیر اجمیر دروجہ مدد معاش محمد حسین وغیرہ متعلقان محمد حسین بن سید اسد اللہ مرحمت فرمودیم اگر در محل دیگر چیزے داشتہ باشد آنرا اعتبار نہ کنند۔ واقعہ ۲۴ شوال سنہ احد تصدیق یادداشت قلمی شد۔

شرح دستخط مؤتمن الدولۃ العلیہ معتمد السلطنۃ البہیہ عمدۂ امرائے رفیع الشان زبدۂ خوانین بلند مکان ناظم ومناظم ملک ومال ناہج ومناہج دولت واقبال صاحب سیف والقلم رافع اللواء والعلم وزیر صائب تدبیر یکرنگ عمدۃ الملک مدارالمہام قطب الملک یمین الدولہ سید عبد اللہ خان بہادر ظفر جنگ سپہ سالار یار وفادار بدستور الوزرا آنکہ داخل واقع نمایند۔

شرح دستخط۔ سیادت ونجابت پناہ شجاعت وشہامت دستگاہ سزاوار عنایت بادشاہی قابل مرحمت صدر رفیع القدر صدر الصدور سید امیر خان آنکہ داخل واقع نمایند۔

خواجہ معین الدین رضؓ چشتی

از روئے تجویز نامہ بمہر میر عبد القادر متولی روضۂ منورہ حضرت — کہ متعلقان محمد حسین نبیرۂ حضرت خواجہ معین الدین چشتی ہیچ وجہ معیشت ندارند استحقاق بدرجۂ کمال دارند بنابران پانزدہ آنہ یومیہ بلاقید آسامی تجویز نمودہ امیدوار درجہ پذیرا نیست بعرض اقدس رسید بشرح صدر حکم شد۔

۸ ر بلاقصور یومیہ

مشارٌالیہ عیغیر ۲ر — خدیجہ ۲ر

سما———— ۓ ———— ۓ

رقیہ ہمشیرہ ۱ر — سعید النسار ۱ر

سما———— ۓ ———— غ ———— ۓ

مسماۃ راحت النسار وغیرہ ہمشیرہ زادہ

۲ر

مشارٌالیہا — مسماۃ لطیفہ

۱ر — ۱ر

تحریر فی التاریخ صدر سنہ الیہ

مطابق واقع کل است — برحاشیہ — بعرض مکرر رسانند

بست وہفتم صفر سنہ ۳ جلوس مبارک بعرض مکرر رسید

پس پشت جر یادہ داخلہ نشیان دیوان شاہی بسیار است

مہر معتمد الملک منظفر جنگ بہادر خان ترخان — مہر غلام علی — مہر سپہدار خان — مہر امیر خان

چہار دہم صفر سنہ احد جلوس

(۱۵) نقل چٹھہ فرمان

محمد شاہ بادشاہ غازی درباب تقرر منصب سجادگی بنام شیخ منیر الدین نبیرہ حضرت خواجہ بزرگ قدس سرہ العزیز تاریخ روز یکشنبہ چہار دہم شہر رمضان سنہ ۲ جلوس معلی موافق سنہ ۱۱۳۲ہجری مطابق شہر ماہ برسالہ

سیادت ونقابت رتبت امارت وایالت مرتبت حشمت وشوکت منزلت عمدہ امرائے رفیع الشان زبدۂ خوانین بلند مکان لائق المرحمت والاحسان مقرب حضرت الخاقان معتمد الملک میر جملہ خانخانان بہادر مظفر جنگ ترخان ونوبت واقع نگاری کمترین خانہ زادان درگاہ سپہر احتشام مولانا سرام قلمی میگردد حکم صادر شد کہ منصب سجادہ نشینی روضہ منورہ حضرت قطب الاقطاب واقع دار الخیر اجمیر از انتقال شیخ سراج الدین بہ شیخ منیر الدین پسرش وموضع گیلوتہ عملہ پرگنہ لرائنہ سرکار صوبۂ مذکور جمع دو ہزار روپیہ بابت بازیافت متوفی ویک ہزار روپیہ سالانہ از خزانہ روضہ مذکور باندوزہ وفتوح مشروط سوائے حصہ موضع دیواڑہ عملہ پرگنہ حویلی صوبۂ مذکور وپنج آنہ یومیہ بلا شرط در وجہ مدد معاش او مرحمت فرمودیم اگر در محل دیگر چیزے داشتہ باشد آنرا اعتبار نکنند۔ واقع ہذا رجب سنہ ۳ بموجب تصدیق یادداشت قلمی شد۔

بموجب اسناد ذیل بمشار الیہ مقرر است

بموجب فرمان بتحریر ذی الحجہ سنہ ۱۶ عہد حضرت	بموجب فرمان ۲۴ رجمادی الاول سنہ ۱ عہد حضرت
حصہ موضع	خلد مکان
در نیولا بمشار الیہ سوار بلا شرط مرحمت شد	۵ ر
بشرح دستخط	

موتمن الدولۃ العلیہ معتمد السلطنت العلیہ عمدہ امرائے رفیع الشان زبدۂ خوانین بلند مکان ناظم مناظم ملک ومال ناریج ومناہج دولت واقبال صاحب السیف والقلم رافع اللوار والعلم وزیر صاحب تدبیر یکرنگ عمدۃ الملک مدار المہام قطب الملک یمین الدولہ سید عبد اللہ خان بہادر ظفر جنگ سپہ سالار یار باوفا دستور الورد آنکہ داخل واقع نمایند۔ شرح دستخط۔

سیادت ونقابت رتبت امارت وایالت مرتبت شوکت وحشمت منزلت عمدہ امرائے رفیع الشان زبدۂ خوانین بلند مکان لائق المرحمت والاحسان مقرب حضرت الخاقان معتمد الملک میر جملہ معظم خانخانان بہادر مظفر جنگ ترخان آنکہ داخل واقع نمایند۔

خواجہ معین الدین چشتی

سیاہہ

از روئے سیاہہ بمہر عمدۃ الملک بخشی الممالک امیر الامرا بہادر رسیدہ کہ خواجہ معین الدین چشتی سید منیر الدین پسر سید سراج الدین سجادہ نشین درگاہ حضرت قطب الاقطاب کہ سید مذکور فوت شدہ امیدوار است کہ بموجب پدر سجادہ نشینی آنجا سرفراز شود لعرض اقدس رسیدہ کہ تجویز نمای

بمہر میر احمد علیخان صدر جیرد آنجا نیز رسیدہ کہ سید سراج الدین سجادہ نشین فوت شدہ سید منیر الدین
پسر متوفی طالب علم بصلاح و تقوی آراستہ لایق سجادگیست بدستور پدر بنام موی الیہ سرفراز
کردہ حکم شد منظور

کما فصلت

سجادہ نشینی روضۂ مسطور از انتقال شیخ سراج الدین بمشار الیہ بپسرش

حکم

معاش بازیافت سابق

مدد معاش مشروط شیخ سراج الدین متوفی بموجب یادداشت عہد مرقوم سوم جمادی الاول ۳ سنہ
۲۵ رمضان سنہ الیہ بعرض مکرر رسید فرمان درست گشتہ

موضع گیلوتہ عملہ پرگنۂ نرائنہ سالانہ
الف ہزار جمع الف ہزار

گیلوتہ عملہ پرگنۂ صوبہ مذکور سالانہ از خزانۂ مسطور
الف ہزار الف ہزار

تحریر فی التاریخ شہر صدر سنہ الیہ

مہر میر جملہ معظم خانخانان
بتاریخ دوم شہر ذی الحجہ ۳ سنہ

مہر ہلاس اُم

معہ جان محمد قول
مطابق واقع کل است
بتاریخ چہاردہم شہر رمضان ۳ سنہ

بتاریخ ۱۲ شہر رمضان ۲ سنہ جلوس والا
نقل بدفتر وقائع کل رسید
داخل ادراجہ نمودہ

۱۲ رمضان ۲ سنہ جلوس والا
داخل وقائع کل نمودہ داخل
فہرست ایلچیان نمودہ

تصدیق بدفتر الیہ گذشت معہ جان محمد قول
بتاریخ دوم ذی الحجہ جلوس والا نقل بدفتر
دیوان صدارت العالیہ رسید معہ جان محمد قول

نقلِ چیٹھہ

(۱۶) خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہ

عہد محمد شاہ بادشاہ غازی بمہر وزیر الممالک نواب قمر الدین خان چین بہادر..........

بتاریخ روز جمعہ شانزدہم شہر محرم ۹ سنہ جلوس مبارک موافق ۱۱۳۹ھ برسالہ سیادت و نقابت رتبت ایالت و امارت مرتبت حشمت وشوکت منزلت عمدہ امرائے رفیع الشان زبدۂ خوانین بلند مکان لایق المرحمت والاحسان مقرب الحضرت الخاقان معتمد الملک میر جملہ معظم خان خانخانان بہادر مظفر جنگ ترخان و نوبت واقعہ نگاری کمترین خانہ زادان درگاہ آسمان جاہ غلام علی قلمی میگردد۔
حکم صادر شد کہ بست و دو بیگہ زمین از محل قدیم پرگنۂ حویلی دارالخیر اجمیر در وجہ مدد معاش مسماۃ بی بی کمال و دولت متعلقان سید اسد اللہ نبیرۂ قطب الاقطاب حضرت مرحمت فرمودیم اگر در محل دیگر چیزے داشتہ باشد آنرا اعتبار نکنند واقعہ سوم شہر رجب المرجب سنہ ۹ موجب تصدیق یادداشت قلمی شد۔
شرح دستخط موتمن الدولہ العلیہ معتمد السلطنت آلبہیہ سیادت و نجابت مرتبت امارت و ایالت منزلت دانائے مدارج دین و دولت شناسائے مراتب ملک وملت اعتضاد خلافت و فرمانروائے اعتماد السلطنت و کشور کشائے ناظم و مناظم ملک و مال ناہج و مناہج دولت و اقبال خلاصۂ مخلصان باعزم قدوۂ پیش قدمان معرکۂ رزم عمدہ منبع الشان زبدہ امرائے بلند مکان صاحب السیف والقلم رافع اللواء والعلم وزیر صاحب تدبیر یار باوفا یکرنگ وزیر الممالک عمدۃ الملک مدار المہام اعتماد الدولہ قمر الدین خان بہادر چین نصرت جنگ آنکہ داخل واقع نمایند۔
شرح دستخط سیادت و نقابت رتبت امارت و ایالت مرتبت حشمت وشوکت منزلت عمدہ امرائے رفیع الشان زبدۂ خوانین بلند مکان لایق المرحمت والاحسان مقرب الحضرت الخاقان معتمد الملک میر جملہ معظم خان خانخانان بہادر مظفر جنگ ترخان آنکہ داخل واقع نمایند۔

خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہٗ

حمید مجید مبارک

بالتماس مشار الیہا وغیرہ متعلقان سید اسد اللہ نبیرۂ قطب الاقطاب حضرت خواجہ معین الدین چشتی ہیچ وجہ معیشت مقرر ندارند و جماعت کثیر ہمراہ دارند و شب و روز بعبادت الہی و نماز روزہ و تلاوت فرقان و قرآن مشغول اند۔ امیدوار فضل و کرم اند کہ بست و دو بیگہ زمین از پرگنۂ حویلی اجمیر بموجب اسناد و حکام در وجہ معاش مومی الیہا مقرر است سنہ. درگاہی عہد مقرر شود بعرض اقدس رسید منظور حکم شد۔

۲۲ بیگہ زمین از محل قدیم

مشار الیہ مسماۃ

اسامی ۱۱ بیگہ نجیب النساء ۱۱ بیگہ

مسماۃ — مسماۃ — مسماۃ

لطیفہ بی بی — صبیگہ — رحیمۃ النساء — ے بیگہ

مسماۃ — مسماۃ

بخت بانو — ے بیگہ

تحریر تاریخ صدر سنہ الیہ مطابق واقع کل است پانزدہم شوال سنہ دوازدہم جلوس والا مکرر بعرض مقدس رسید۔

مہر معتمد الملک میر جملہ معظم خانخانان بہادر مظفر جنگ ترخان

مہر وزیر الممالک قمرالدین خان چین بہادر نصرت جنگ عماد اللہ

مہر غلام علی خانہ زاد محمد شاہ بادشاہ غازی

مہر فدوی علی احمد خان فدوی محمد شاہ بادشاہ غازی

نقلِ فرمانچہ

(۱۷)

بادشاہ عہد محمد شاہ طغرا

بمہر وزیر میر جملہ معظم الملک خانخانان مظفر جنگ بہادر ترخان

میر جملہ معظم الملک خانخانان مظفر جنگ بہادر ترخان خانہ زاد محمد شاہ بادشاہ غازی

گماشتہائے جاگیرداران وکروریان پرگنہ حویلی دارالخیر اجمیر را اعلام آنکہ بموجب یادداشت واقعہ عہد بادشاہ مرحوم مرقوم تاریخ شانزدہم محرم سنہ ۹ یازدہم شہر شوال سنہ ۱۲ بعرض مکرر رسید موازی دو بست بیگہ زمین محل قدیم از پرگنہ مذکور بدستور سابق مشہر طافیض وتصرف در وجہ مدد معاش مسماۃ بی بی کمال دولت متعلقان سید اسد اللہ نبیرۂ قطب الاقطاب حضرت خواجہ بزرگ حسب الضمن مقرر گشتہ باید کہ طبق یادداشت واقعہ عمل نمودہ اراضی مذکورہ را بتصرف آنہا

باز گذارند واصلا ومطلقاً تغیر وتبدیل بدان راہ ندہند کہ حاصلات آنرا صرف نمودہ بدعائے بقائے دوام دولت ابد مدت مواظبت مے نمودہ باشند واگر درمحل دیگر چیزے داشتہ باشند آنرا اعتبار نہ کنند۔ دریں باب قدغن دانستہ حسب المسطور بعمل آرند تاریخ بست ونہم جمادی الثانی سنہ ۱۳ جلوس قلمی شد۔

عبارت ضمن پشت فرمانچہ

مقدمہ شرح ضمن در وجہ مدد معاش مسماۃ بی بی کمال و دولت متعلقان سید اسد اللہ نبیرہ قطب الاقطاب حضرت بموجب یادداشت واقع عہد مرقوم تاریخ شانزدہم شہر محرم الحرام سنہ ۹ یازدہم شہر شوال سنہ ۱۲ مکرر بعرض مقدس رسید پرگنہ حویلی صوبہ دارالخیر اجمیر بدستور سابق۔

۲۰ بیگہ زمین از محل قدیم

مسماۃ	مسماۃ	مسماۃ	مسماۃ	
مشار الیہ	نجیب النساء	شریفہ بی بی	رحیم النساء	بخت بانو
۲ بیگہ	۵ بیگہ	۵ بیگہ	۲ بیگہ	۲ بیگہ

(۱۸) نقلِ فرمانچہ

عہد محمد شاہ بادشاہ غازی

مہر خاقان خاقان

طغرا

گماشتہائے متصدیان مہمات وجمہور سکنہ روضہ منورہ قطب الاقطاب حضرت خواجہ معین الدین چشتی قدس اللہ سرہٗ واقع بلدہ صوبہ دارالخیر اجمیر را اعلام آنکہ بموجب التماس وکیل سید ظہیر الدین وغیرہ از فرزندان حضرت بعرض اقدس اعلیٰ رسید کہ موکلان ہیچ امر وجہ معیشت مقرر ندارند وا وقات بعسرت میگذارند امیدوارند کہ پانزدہ آنہ یومیہ از اوقاف روضۂ مذکور سوائے علی السویہ در وجہ معاش موکلان مرحمت شود حکم جہان مطاع عالم مطیع شرف نفاذ یافت کہ یومیہ مسطورہ از اوقاف روضۂ مذکورہ سوائے علی السویہ در وجہ مدد معاش مشار الیہ وغیرہ مقرر باشد لہذا حسب الحکم اعلیٰ قلمی میگردد کہ یومیہ مذکورہ را از تاریخ ورود پروانہ حسب الضمن بمشار الیہ وغیرہ میرسانیدہ باشند۔ تا آنکہ آنرا صرف معیشت خود ہا نمودہ بدعائے دوام دولت ابد

مدت اشتغال بہبود باشند اگر در محل دیگر چیزے داشتہ باشند آنرا اعتبار نہ نمایند۔ درین باب قدغن دانستہ حسب المسطور بعمل آرند۔

تاریخ بست و ہفتم شہر ذیقعدہ ۲۳ سنہ جلوس والا قلمی شد مصر

عبارت ظہرِ فرمانچہ

ضمن باسم سید ظہیر الدین وغیرہ از فرزندان حضرت بموجب التماس وکیل مشارٌ الیہ پانزدہ آنہ یومیہ از اوقاف روضۂ مسطور سوائے علی السویہ از تاریخ ورود پروانہ

۱۵ ار یومیہ

کرامت اللہ

۴ر

مشارٌ الیہ

نفر ۴ر

مسماۃ بی بی صاحبہ

۳ر

مسماۃ امۃ اللہ

۴ر

نقلِ فرمان

(۱۹)

محمد جلال الدین ابو المظفر شاہ عالم بادشاہ غازی ادخل اللہ فی الجنان۔

باسمہٖ تعالیٰ شانہٗ

خواجہ معین الدین چشتی قدس اللہ سرہٗ

طغرا باسم بادشاہ۔

مہر بادشاہ

درین وقت میمنت اقتران فرمان والا شان واجب الاذعان صادر شد کہ موضع گنگوانہ ونہاری معہ موضع ناندمعہ رامپورہ عملہ پرگنہ حویلی اجمیر کہ مبلغ دو ہزار روپیہ حاصل آنست از تغیر شہامت وغیرہ در وجہ انعام التمغائے حقائق و معارف آگاہ سید امام الدین سجادہ نشین حضرت بافرزندان بلاقید اسامی و قسمت بمعانی تصدیق وباد داشت و توفیر انچہ از حسن تردد برجمع آن بیفزاید از ابتدائے فصل ربیع بوقت ذیل حسب الضمن مقرر باشد باید کہ فرزندان نامدار کامگار والا تبار و وزرائے فروی الاقتدار و امرائے عالیمقدار و حکام کرام و عمال کفایت فرجام و متصدیان مہمات دیوانی و متکفلان معاملات سلطانی و جاگیرداران و کروریان حال و استقبال ابداً آمو بداً در استمرار استقرار این حکم مقدس معلی کوشیدہ مواضع مرقومہ را نسلاً بعد نسلٍ و بطناً بعد بطنٍ خالداً و مخلداً بتصرف آنہا واگزارند

وازصوادم تغییر وتبدل مصئون ومحروس دانستہ بعلت پاشکش صوبہ داری وفوجداری ومال وجہات سائراخراجات مثل قبلغہ ومحصلانہ وداروغانہ وضابطانہ وشکار وبیکار ودہ نیمے مقدمے و صدوحے وقانونگوئی مزاحم ومتعرض نہ شوند وازکل تکالیف دیوانی ومطالبات خاقانی معاف ومرفوع القلم شمارند۔ درین باب تاکید اکید وقدغن مزید دانستہ ہرسال سند مجدد نہ طلبند واز یرلیغ کرامت تبلیغ والاتخلف وانحراف نورزند۔

بتاریخ بست ویکم شہر محرم الحرام سنہ یازدہم جلوس والازیب تحریر یافت مص

عبارت ضمن پشت فرمان پنج سطر

تفصیل دیہات

مہر کلان

نظام الملک مدارالمہام آصف جاہ برہان الملک شجاع الدو ابو المنصور خان بہادر صفدر جنگ یار وفا دار سپہ سالار فدوی شاہ عالم بادشاہ غازی

مہر

سید ہدایت علی خان فدوی شاہ عالم بادشاہ غازی

عبارت حاشیہ پشت فرمان جانب دست راست۔

(۲۰) نقل فرمان

ابوالمظفر جلال الدین محمد شاہ عالم بادشاہ غازی رحمۃ اللہ تعالیٰ۔

باسم سبحانہٗ تعالیٰ

طغرا طلا باسم بادشاہ۔

مہر کلاں بادشاہ

درین وقت میمنت اقتران فرمان والاشان

واجب الاذعان صادر شد کہ مبلغ یک لک نوزدہ ہزار وہشت صد

کری دام موضع ناندمعہ مزرعہ دام پورہ عملہ پرگنۂ حویلی مضاف صوبۂ دار الخیر اجمیر از تغیر غلام یوسف
کہ یک ہزار و یکصد روپیہ حاصل آنست در وجہ انعام سیادت و فضائل مآب کمالات و اکتساب
سید امام الدین بطریق التمغا با فرزندان بلا قید اسامی و قسمت معافی توفیر از ربیع پارس ئیل......
حسب الضمن مقرر باشد۔ باید کہ با فرزندان نامدار و کامگار و الا نبار وزرائے ذوی الاقتدار
و امرائے عالیمقدار و حکام کرام و عمال کفایت فرجام و متصدیان مہمات دیوانی و
متکفلان معاملات سلطانی و جاگیرداران و کروڑیاں حال و استقبال ابداً و موبداً در
استمرار و استقرار ایں حکم اقدس اعلیٰ کوشیدہ و امہائے مذکورہ را معہ موضع در بست
نسلاً بعد نسلٍ و بطناً بعد بطنٍ خالداً و مخلداً بتصرف آنہا باز گزارند و از صواوم تغیر و تبدیل
مصئون و محروس دانستہ بعلت پیشکش صوبیداری و فوجداری و مال و جہات و اخراجات
نسل قلعہ و محصلانہ و دار و غگانہ ۔ بیکار و شکار ۔ دہ نیمے و مقدمے و صدودے و قانون
گوئی مزاحم و متعرض نشوند۔ و توفیر کل تکالیف دیوانی و مطالبات سلطانی و آنچہ از حسن
ئرد و آں در جمع آں بیفزاید معاف و مرفوع القلم شمارند۔ دریں باب تاکید اکید
و قدغن بلیغ دانستہ ہر سال سند مجدد نہ طلبند
و از یرلیغ کرامت تبلیغ تخلف و انحراف نورزند۔ یازدہم شہر ربیع الاول سال یازدہم از
جلوس اقبال مانوس سمت تحریر یافت۔

عبارت پشت ضمن فرمان

برسالہ شرافت و نجابت مرتبت امارت و ایالت منزلت دانائے مدارج دین و دولت
شناسائے مراتب ملک و ملت فرازندہ لوائے شوکت و حشمت۔ طرازندہ بساط ابہت
و عظمت اعتضاد خلافت و فرمانروائے اعتماد سلطنت و کشور کشائے ظفر پیرائے معارک
جہانبانی عیش آرائے محافل کامرانی ۔ جوہر مرأت حقیقت و وفا فروغ شمع یکرنگی و صفا
ہمدم و لکشائے مجلس خاص محرم خلوت سرائے صدق و اخلاص کار فرمائے سیف و قلم
مدبر امور عالم قدوۂ خوانین بلند زبدۂ امرائے عظیم الشان وزیر صائب تدبیر ممالک مدار
امیر روشن ضمیر عالیمقدار لازم الاختصاص و الاعزاز واجب الاحترام و الامتیاز رکن السلطنت
بادشاہ سلیمان اقتدار وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام یار وفادار شجاع الدولہ برہان
الملک و الا وقار اعتماد الدولہ آصف جاہ نظام الملک ابو المنصور خان بہادر صفدر جنگ۔

مہر
وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام
اعتماد الدولہ آصف جاہ برہان الملک
شجاع الدولہ ابوالمنصور خان بہادر صفدر جنگ
یار وفادار سپہ سالار فدوی شاہ عالم
بادشاہ غازی

مہر
عنایت علی خان فدوی
شاہ عالم بادشاہ غازی

شرح یادداشت بتاریخ آذر دوشنبہ نہم شہر صفر المظفر ۱۱ سنہ جلوس میمنت مانوس موافق ۱۱۸۴ھ
مطابق ۹ خورداد ماہ برسالہ شرافت و نجابت منقبت امارت وایالت منزلت دانائے
مدارج دین و دولت شناسائے مراتب ملک و ملت فرازندہ لوائے شوکت و حشمت
طرازندہ بساط و عظمت وابہت اعتضاد و خلافت و فرمانروائے اعتماد سلطنت و کشور
کشائے ظفر پیرائے معارک جہانبانی عیش آرائے محافل کامرانی جوہر مرأت حقیقت
و وفا فروغ شمع یکرنگی و صفا ہمدم دلکشائے مجلس خاص محرم خلوت سرائے صدق و اخلاص
کار فرمائے سیف و قلم مدبر امور عالم قدوہ خوانین بلند مکان عمدہ امرائے عظیم الشان وزیر
صائب تدبیر ممالک مدار امیر روشن ضمیر عالیمقدار لازم الاختصاص والاعزاز واجب الاحترام
والاجتباز رکن السلطنت بادشاہ سلیمان اقتدار وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام یار
وفادار شجاع الدولہ برہان الملک والاقتدار اعتماد الدولہ آصف جاہ ابوالمنصور خان بہادر
صفدر جنگ و نوبت واقع نگاری خانہ زادان درگاہ آسمان جاہ عقیدت آساس نا راین داس
قلمی میگردد حکم صادر شد کہ مبلغ یک لک نوزدہ ہزار ہفت صد دوازدہ دام موضع نا ند
معہ مزرعہ رام پور در بست عملہ پرگنہ حویلی دار الخیر اجمیر از تغیر غلام یوسف در وجہ انعام التمغا
سیادت مآب سید امام الدین با فرزندان و متعلقان بلا قید اسامی و قسمت نسلاً بعد نسلٍ و بطناً بعد
بطن و آنچہ از حسن تردد در جمع آن بیفزاید بمعافی توفیر مزاحم نشوند مرحمت فرمودیم واقعہ چہارم
شہر صفر ۱۱ سنہ بموجب تصدیق یادداشت قلمی شد۔ شرح دستخط شرافت و نجابت مرتبت
امارت و ایالت منزلت دانائے مدارج دین و دولت شناسائے مراتب ملک و
ملت فرازندہ لوائے شوکت و حشمت طرازندہ بساط ابہت و عظمت اعتضاد و خلافت و

فرمانروائے۔ اعتمادِ سلطنت وکشور کشائے ظفر پیرائے معارکِ جہانبانی عیش آرائے محافلِ کامرانی جوہرِ مرأتِ حقیقت ووفا فروغ شمع یکرنگی وصفا ہمدمِ دلکشا مجلسِ خاص محرمِ خلوت سرائے صدق واخلاص۔ کار فرمائے سیف وقلم مدبرِ امورِ عالم قدوۂ خوانینِ بلندمکان عمدۂ امرائے عظیم الشان وزیرِ صائب تدبیر ممالک مدار امیر روشن ضمیر عالیمقدار لازمِ اختصاص والاعزاز واجب الاحترام والانتیاز رکن السلطنت بادشاہ سلیمان اقتدار وزیر الممالک جملۃ[1] الملک مدار المہام یار وفادار شجاع الدولہ برہان الملک والاوقار اعتماد الدولہ آصف جاہ ابوالمنصور خان بہادر صفدر جنگ آنکہ بعرض مکرر رسانید داخل واقع نمایند شرح دستخط واقعہ نگار کل آنکہ مطابق واقع کل است شرح دستخط وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام یار وفادار شجاع الدولہ برہان الملک والاوقار اعتماد الدولہ آصف جاہ ابوالمنصور خان آنکہ بعرض مکرر رسانید شرح دستخط سیادت و نجابت پناہ میر احمد علی خان آنکہ بست ونہم صفر المظفر سنہ جلوس والا مکرر بعرض مقدس اعلیٰ رسید۔ شرح دستخط وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام یار وفادار شجاع الدولہ برہان الملک والاوقار اعتماد الدولہ آصف جاہ ابوالمنصور خان بہادر صفدر جنگ آنکہ فرمان والاشان قلمی نمایند شرح دستخط وزیر الممالک مدار المہام یار وفادار شجاع الدولہ برہان الملک والاوقار اعتماد الدولہ آصف جاہ ابوالمنصور خان بہادر صفدر جنگ آنکہ بنظر در آمد [illegible] ہزار دام مقدمہ کہ تنخواہ موضع ناندمعہ مزرعہ رامپورہ در بست عملہ پرگنہ حویلی مضاف صوبہ دار الخیر اجمیر از تغیر غلام یوسف۔ بشرح دستخط وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام یار وفادار شجاع الدولہ برہان الملک والاوقار اعتماد الدولہ آصف جاہ ابوالمنصور خان بہادر صفدر جنگ آنکہ از ربیع پارس ئیل۔

نقلِ خطِ انور

عرضی گزرانیدہ وکیل سید امام الدین بنظر رسیدہ از فضل وکرم امیدوار است کہ موضع ناندمعہ مزرعہ رامپورہ در بست عملہ پرگنہ حویلی دار الخیر اجمیر از تغیر غلام یوسف در وجہ انعام عالتمغا موکل بافرزندان ومتعلقان بلا قید اثامی وقسمت معافی توفیر نسلاً بعد نسلٍ وبطناً بعد بطنٍ مرحمت شود۔ و دستخط

صاد خاص نبام اعلیٰ حضرت شوند کہ فرمان والاشان بدہد سہ

[1] کہیں فرامین میں عمدۃ الملک ہے کہیں جملۃ الملک ۱۲ ۵۲ اسامی (س) سے چاہئیے مگر اصل میں (ث) سے لکھا ہے ۱۲

نقلِ شقّہ

(۲۱)

ابوالبرکات معین الدین اکبر شاہ ثانی باوشاہ دہلی بنام صوبہ اجمیر سرکار انگریز بہادر شمولہ مثل نمبر ۱۲۰ محافظ خانہ رجسٹر درگاہ حضرت خواجہ صاحب۔

مُہر بادشاہ

فدوی عقیدت وارادت نشان لایق المرحمت والاحسان مورد مراحم بودہ بداند چو تمامی امور انتظام درگاہ شریف وعزل ونصب مردمان منتظم آن وخبرگیری ہر گونہ امور از جانب حضور بودہ آمدہ دریںولا مکرر بہ سمع اشرف رسیدہ کہ انتظام درگاہ شریف از حد ابتر و خراب است وعزیز علی متولی کہ از طرف حضور بر عہدۂ مسطور سرافراز بود اکثر شے از اسباب درگاہ شریف را متصرف شدہ ونیز آمدنی دیہات خورد برد مینماید وخدام وخلق اللہ را تکلیف وایذا میرساند لہذا نامبردہ را از عہدۂ تولیت معزول کردہ نورچشم مرزا احمد تیمور شاہ بہادر را عہدۂ تولیت ونیابت بنام دیوان سید مہدی علی خان مقرر فرمودہ سرافراز کردیم لہذا بہ آن فدوی خاص ارقام میرود کہ دیوان صاحب ممدوح را کہ ہرگونہ الیق انتظام درگاہ شریف اند و تمامی خدام وخلایق از طریق دیوان صاحب موصوف کہ صاحب سجادہ ہستند راضی وشاکر اند۔ نزد خود طلب ساختہ از حکم حضورِ والا مطلع سازند وبر دیہات تمامی امور وانتظام متعلقہ تولیت مذکور قبض وتصرف ودخل دیوان صاحب ممدوح کنانیدہ دہد ومدام معین اوشان باشد وحساب وکتاب تولیت مسطور وآمدنی دیہات از عزیز علی متولی بدیوان صاحب فہمائش کنانیدہ دہاند درین باب تاکید دانستہ حسب المسطور بعمل آرد کہ موجب خرسندی حضور واظہار کمال رسوخ وفدویت آن فدوی خاص ازان منصور است زیادہ تفضلات۔

مسمولہ مثل نمبر ۱۲۰ محافظ خانہ رجسٹرڈ درگاہ حضرت خواجہ صاحب

فرد مطالبات بلف شقہ والا مہر ودستخط حضور بنام کول برک صاحب بہادر نوشتہ شد۔

بند اول۔ انتظام جمیع امور درگاہ شریف بموجب دستور قدیم واسناد بادشاہی باختیار صاحب

سجادہ باشد آمدہ است۔ بندوبست آں نیز از طرف صاحب سجادہ باشد۔ وہم روزینہ دروزینہ
دران املاک وغیرہ علاقہ درگاہ حسب استصواب واستفسار صاحب سجادہ باشد وہمہ تحصیل وتشخیص
دیہاتِ علاقہ درگاہ وغیرہ خدام باختیار کل صاحب سجادہ باشد ویا حضور مالک است دیگرے احدے را
دخل ومزاحمت نبودہ ونماند وکسی کہ حارج وقاصر نوکر وخدمت درگاہ باشد آنرا اگر صاحب سجادہ خواہد
برطرف سازد واز درگاہ خارج کردہ دہد وہم حصہ وملک وروزینہ قاصر الخدمت موقوف مسدود
سازد واختیار صاحب سجادہ است۔

بند دوم۔ ومحاسبہ از لغایت تا بہ مداخل ومخارج تحصیل وتشخیص دیہات وہم اسباب کوٹھہا
کہ مال بادشاہی است از متولی معزول بہ صاحب سجادہ بدہاند وانچہ از روئے کاغذ مشرف
وصاحب سجادہ از ہمہ مراتب بذمہ او برآید فوراً از جائداد منقولہ وغیر منقولہ بہ صاحب سجادہ
نشان کنانیدہ دہد واز آیندہ احتیاط دارد کہ بہ کوٹھہائے بادشاہی کہ بدرگاہ شریف ہستند
کسے خیانت ودست اندازی نہ سازد کہ مالکیت آں یا بحضور میرسد ویا بہ صاحب سجادہ
دیگر کسے را دخلے نیست مص

بند سوم موضع وانترہ علیحدہ از دیہات درگاہ صرف برائے معاش متولی مقرر بودہ آمدہ
بلکہ متولی باشد موضع مذکور معاش است وبرائے ذات متولی نیست کہ بہ کسے گروے بدہد
اگر گرد بدارہ دعویدار از ذات متولی معزول خواہ حویلی یا جائداد دیگر کہ برائے ذات او مقرر است
ازان بگیرد وموضع مذکور بہ معزول نمیرسد بصاحب سجادہ کہ علاقہ تولیت بنام نور چشم تیمور شاہ
است از طرف نور چشم سپرد سازد در سپار صاحبِ سجادہ بفرسید۔ واگر کسے اسناد مرہٹہ متولی
معزول پیش نماید ساقط از اعتبار است کہ فرمان حضور والا درین امر نیست وہم متولی از
راہ فریب از صرف کردن زر خطیر پیش مرہٹہ مختار شدہ بود۔ ہمہ آمدنی درگاہ را خورد وبرد نمودہ
محض غابن وخاین است اعتماد آن نباید کرد وبعضی دیہات کہ متولی معزول برائے خورد وبرد
بہ کسے بنام اجارہ استمرار داشتہ وبباطن مطلب خود مینماید از آنہا برآوردہ انچہ درآن خیانت
وغبن متولی باشد ازان بصاحب سجادہ بدہانند ودیہات را بدرگاہ شریف داخل سازد کہ بدون
مُہر صاحب سجادہ منظور ٹھیکہ واستمرار کسے نیست کہ بہرگونہ مالک صاحبِ سجادہ حضور است
وہم از روئے شرع شریف وراثت وغیرہ ہم از طرف حضور از قدیم بصاحب سجادہ بہمہ امورات
درگاہ ومال وکوٹھا وعزل ونصب نوکران وخدام وغیرہ شاگرد پیشہ وہم صرف نمودن و

جمع کردن واجرار مسدود کردن روزینہ وملک وغیرہ اختیار صاحبِ سجادہ بودہ آمدہ است حالا
ہم مالک است مص

نبند چہارم کواغذ جمع خرچ آمدنی دیہات را بخوبی دریافتہ وفہمیدہ ہرچہ از اخراجاتِ روزمرّہ
درگاہِ شریف بموجب دستورِ قدیم وماوجب باشد وآنچہ در ماہرواران ور وزینہ داران بموجب
دستور قدیم الایام یا بموجب اسنادِ شاہی باشند۔ آنرا بحال وبرقرار حسبِ تجویز صاحبِ سجادہ
داشتہ آنچہ نو احداث یا فضول وبیجا بہ سبب رعایت ویا مروت اختیار ہرکس کہ باشد موقوف
ساختہ کاغذ صاف بدستخط خود بطور دستور عمل کردہ حوالہ صاحب سجادہ کنند وتغیر وتبدیل
وبجالے بردن سند دستخطی حضور یا نورچشم مرزا تیمور شاہ بہادر نہ گردد تا کہ آیندہ رابند وبست
قرار واقعی گردد مص

نبند پنجم ۔ رقوم فوج وخرچ کہ دیہہ ہا بہ سبب افواج کسی میدہند۔ متولی چپانیدہ بود حالا
از عین مال گرفتہ نیشود در پرگنۂ اجمیر معاف است واز دیہات درگاہ ہم وصاحب سجادہ
گرفتہ نیشود مص

نبند ششم ۔ ناظم اجمیر بدام معاونت صاحب سجادہ واہلکار میرزا تیمور شاہ ومتولی حال
میکردہ باشد وہرگونہ در خبرگیری ساعی ومستعد ماند ودر جمیع ابواب بموجب دستورِ قدیم
مداخلت امین وتحصیلدار کہ از حضور مقرر شدہ اند بخوبی کتانیدہ دہد مص

(۲۲) نقلِ شقۂ بادشاہ

مشمولہ نمبر ۱۲۰ محافظ خانہ رجسٹر درگاہ حضرت خواجہ صاحب

چوں اکثر بسمع اشرف رسیدہ کہ انتظام درگاہ شریف حضرت قطب الاقطاب خواجہ معین الدین چشتی
واقع دار الخیر اجمیر نہایت ابتر وبرباد وخراب است وباعث ابتری وبربادی عزیز علی متولی وغیرہ
عملۂ تحصیل کہ ہمہ خائن بودہ اند ودر تحصیل دیہات ودیگر اخراجات وغیرہ متعلقۂ درگاہ شریف
تجویز خود آرائے امورِ نو احداث جاری ساختہ وغبن اقسام نمودہ چنانچہ چندین ہمیگذرد کہ بدریافت
تعاب وتصرف بیجاے انتظامی درگاہ شریف تقرر متولی از طرف حضور معمول قدیم بودہ
است وبدل فیض منزل منظور است کہ صلاحیت جمیع امور درگاہ شریف کہ مقام بزرگان

و پیران خود است عزیز علی متولی خائن معزول فرمودہ حذمت تولیت بنام نور چشم میرزا تیمور شاہ بہادر و نیابت بنام سید مہدی علی خان صاحب سجادہ درگاہ شریف کہ بموجب شد آمد قدیم و فرامین سلاطین سابق و حضرت فردوس منزل انار اللہ برہانہٗ است مقرر فرمودیم چنانچہ ہر کار مرقوم الصدر بماند لیکن چنانکہ مرکوز خاطر اقدس عالیست بہ سبب شعبدہ بازی و بدنہادی و فیلسوفی متولی معزول کہ چاشنی خار است و انجاح مدارج در انتظام آنجا دقایق باقی است لہٰذا تجویز مقدمات و تدارک و بند و بست آن از تہ دل منظور و پیش نہاد خاطر انور است و از بس ضرور است مزین بدستخط حضور ملفوفہ شقہ کرامت مرقومہ نزد آن فدوی خاص فرستادہ شد۔ مرقوم کلک عنایت سلک میگردد کہ اصل و یا نقل بند مقدمات مرقومہ بلف چٹھی خود موسومہ ناظم اجمیر شریف بتاکید اکید بدین مضمون روانہ نمایند کہ بر مقدمات مرقومہ قرار واقعہ درسید کواغذ سابق بدستور اندرون کوٹھہ و صاحب سجادہ برآوردہ معائنہ و فدوی عقیدت سرشت مولوی محمد خان کہ از حضور روانہ شدہ است کار امانت و تحصیل از دست نامبردہ میگرفتہ باشند و آنچہ ایں مسطور و دیوان مہدی علی خان صاحب سجادہ ظاہر کند۔ بموجب آن بند و بست قرار واقع کنانیدہ مدام خبر گیران بودہ بر وقت معاونت میکردہ باشند و بعد فراغ انتظام کامل حسب رضائے صاحب سجادہ صاحب ممدوح بحضور پر نور اطلاع دہد۔ تساہل درین باب نبرد۔

نقل فرمان

(۲۴۳)

سلطان علاءالدین خلجی بنام راجہ رتن سین راجۂ چتوڑ مع جواب راجۂ موصوف۔

بسمع اقدس و ہمایون ما رسیدہ کہ آن زبدۂ راجگان عقیدت نشان کنیز خوش جمال فرخندہ خصال از جزیرہ سراندیپ آوردہ است باید کہ آن تحفۂ صنعت الٰہی و نمونہ قدرت ایزدی را بزودی روانۂ درگاہ فلک اشتباہ ما سازد و ہر آئینہ بظہور این خدمت شایستہ مورد تفضلات شاہی و مطمح نظر انصاف خسروی تواند بود و در صورت انحراف و نافرمانی بپاداش کردار خواہد رسید۔

نوٹ:۔ یہ واقعہ ۷۰۳ھ ۱۳۰۳ء کا ہے۔ ۱۲

عرضی جوابی راجہ رتن سین

بر ضمیر آفتاب نظیر آن خدیو کشور گیر مخفی نخواہد بود
کہ شاہان دین دار و خواقین معدلت شعار حرمات تحریات و مخدرات محصنات فدویان
خاص و جان نثاران با اختصاص را ننگ و ناموس خود تصور می فرمایند و خوات قدسی صفات
خویش از ظل الحق دانستہ مخلوق الہی را بزیر سایۂ حفاظت و اینیت خود نگاہ می دارند نہ باغوائے
نفسانی و نزغیب شہوانی از حد حق پرستی و دائرۂ خدا شناسی بیرون شتافتہ راہ ناواجب
طی می نمایند۔ حیف است کہ مسیحا کار جہل فرماید و خضر طریقۂ گمرہی نماید۔ پاسبان را دزد شدن
نشاید و راعی را گرگ بودن نباید و اگر نیت حق طوبیت ہمی اقتضا می کند بسم اللہ این گوے
و این میدان۔ ~

بیا و نوش کن پیمانۂ چند فدائے مقدمت پیمانۂ چند

لیکن معلوم است کہ در عالم غیرت و ناموس ذرہ با خورشید ہمچشمی می کند و مور با سلیمان مقابل
میشود۔ اینک رخش ہمت و مردانگی ما در صف و سر شجاعت و شیر دلی بر کف

~ وقت ضرورت چو نماند گریز دست بگیرد سر شمشیر تیز

نقل فرمان ابو المظفر سلطان سلیم شاہ غازی سنہ ۱۰۱۲ھ

(۲۴)

اللہ اکبر

مہر طغرا

سلطان سلیم شاہ
فرمان جہان مطاع ابو المظفر
غازی

درین وقت فرمان عالیشان واجب الاطاعت والاذعان از مکمن
لطف شرف وصدور یافت کہ سوازی دو صد بگیہ اراضی لایق زراعت بگز الہی بطریق ابتدائے
از ابتدائے فصل خریف لوئی ئیل پرگنہ باڑی من اعمال سرکار لکھنؤ در وجہ مدد معاش فضیلت
پناہ شیخ علیم اللہ وغیرہ بموجب شرح ضمن مقرر و مسلم باشد کہ حاصلات آنرا سال بسال صرف
معیشت نمودہ دعائے دولت قاہرہ اشتغال نمایند می باید کہ حکام و عمال و جاگیر داران و کروریان

حال واستقبال بابت مذکور اراضی مذبور از محل نیک ہموده وچک بست نموده گذاشته لعلت
مالوجہات واخراجات وعوارضات چون قتلغه وپیشکش ووہ نیمے ومقدمے وصدودے وقانون گوئی
وحصہ رسد وشکار وبیکار وضبط ہر ساله وکل تکالیف دیوانی ومطالبات سلطانی مزاحمت نرسانند
وہر سال فرمان وپروانہ مجدد طلب ندارند ودرین باب تاکید تمام دانند۔
تحریر فی التاریخ ۲ر امرداد الہی سنہ ۴۹ مقررہ شرح ضمن پشت بتاریخ ۲۳ر ماہ مہر الہی سنہ ۴۹
آنکہ بندگان حکم شوند کہ موازی دوصد بیگہ زمین افتادہ لایق زراعت بگز الہی مطابق ابتدائے
من ابتدائے خریف لوئیل از پرگنہ باڑی من اعمال سرکار لکھنؤ در وجہ مدد معاش فضیلت پناہ
شیخ علیم اللہ وغیرہ بموجب تفصیل ذیل مرحمت ومقرر شد۔
از تاریخ ۱۷ر ماہ مہر الہی سنہ ۴۹ موافق یوم جمعہ۔
نوبت واقعہ نویسی ابراہیم بیگ سنہ ۴۹ جلوس مطابق
سنہ ۱۰۱۲ ہجری

امین الملک
مرید شاہ سلیم

نقل فرمان جلال الدین محمد اکبر بادشاہ غازی

(۲۵)

بادشاہ غازی
بن ہمایون
محمد اکبر بادشاہ
جلال الدین
بن سلطان ابوسعید
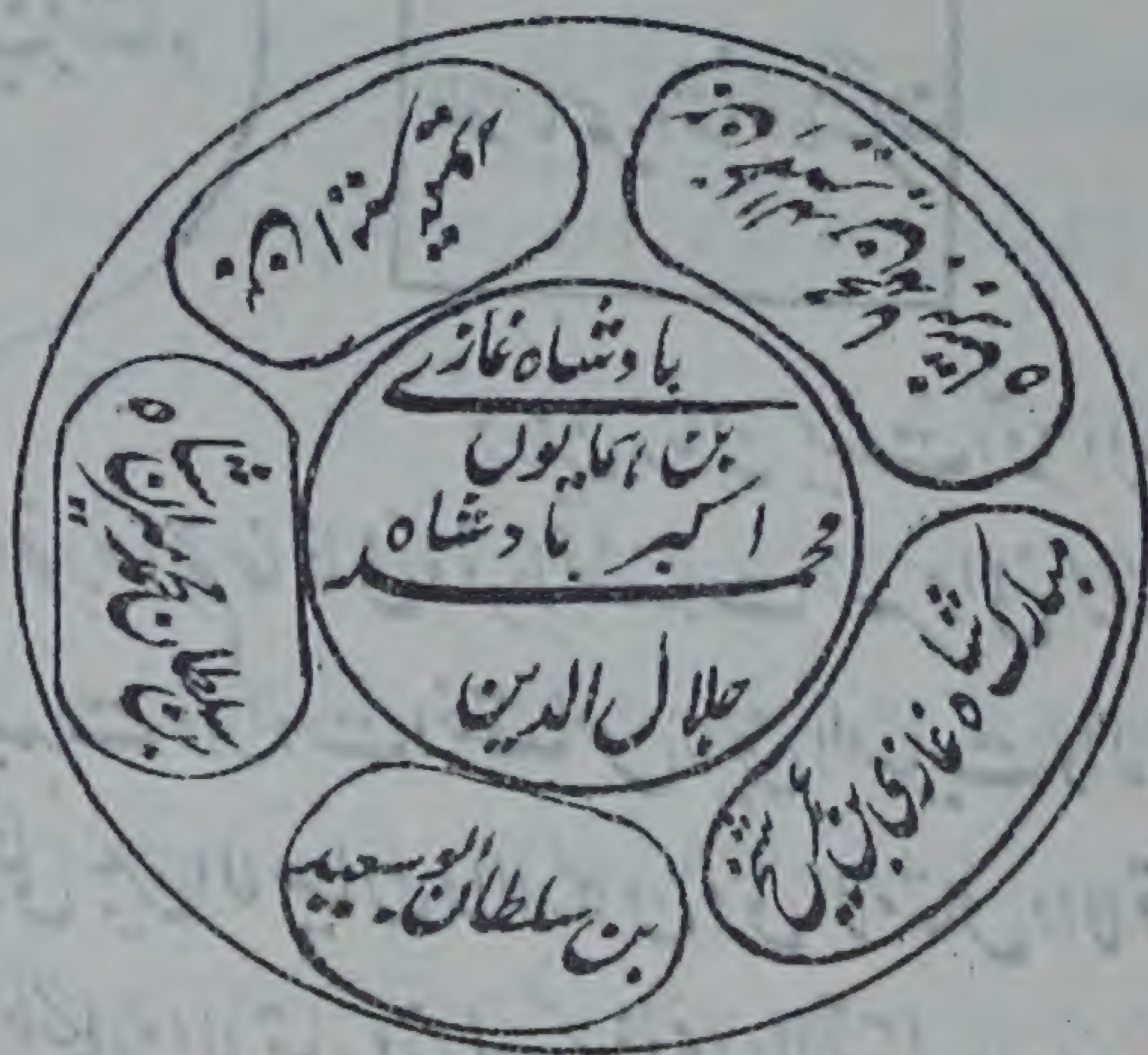
درینوقت میمنت اقتران فرمان والاشان واجب الاذعان صادر شد کہ
یکہزار وچہار صد سی ویک بیگہ ومہشت بسوا اراضی نظامت بالس یکصد روپیہ نقد

درگاہ متبرکہ و یک صدیومیہ بابت شمع چراغ و لنگر خانہ و آ . . . و . . . از قصبہ سہنہ مضاف صوبہ سرکار دہلی دارالخلافۃ حضرت شاہ نجم الحق قدس سرہ مرحمت فرمودیم باید کہ فرزندانِ نامدار کامگار والا تبار و . . . ؟ ذوالاقتدار و امرائے عالیمقدار و حکام کرام و عمال کفایت فرجام و متصدیان مہمات دیوانی و متکفلان معاملات دیوانی جاگیرداران و کروریان و چودہریان و قانونگویانِ اراضی مسطورہ از محل نیک پیمودہ چک و سالیانہ × و یومیہ میگزارند صرف آن نسلاً بعد نسلِ بطناً بعد بطنٍ واگزارند کہ اما در وجہ خرچ عرس و تیل چراغ × و لنگر خانہ . . . . . نمودہ بدعائے دولت ابد مدت موظف باشند تحریر تاریخ پنجم ماہ اسفنہ امر الٰہی سنہ جلوس والا تحریر یافت[1]۔

(۲۶) نقل فرمانِ جلال الدین محمد اکبر بادشاہ غازی

یہ فرمان مطلا محمد اکبر بادشاہ نے راجہ سوہن لال وزیر اعظم کو بجلدوئے خدمات حسنہ عطا کیا اور راجہ سندر لال تحصیلدار والگھاٹ ریاست جیپور نبیرۂ راجہ سوہن لال نے میوزیم جیپور کو نذر کردیا۔

سبحان اللہ بسم اللہ تعالیٰ

طغرا باسم بادشاہ بخط شنگرف	مہر کلاں اکبر بادشاہ

درین زمان میمنت اقتران فرمان والاشان واجب الاذعان عالی طاعۃ والا صادر شد کہ بمقتضائے وفورِ مراحم خاقانی و فرطِ تفضلاتِ خسروانی کہ نمونۂ افضال یزدانیت امارت مرتبت فدوی خاص عقیدت و ارادت اختصاص لایق العنایت والاحسان سوہن لال را بخطاب راجگی و بہادری و معتمد جنگی بین الاعیان والارکان و فی الامثال والاقران سرفراز و ممتاز فرمودیم باید کہ فرزندانِ نامدار کامگار والا تبار و وزرائے ذوی الاقتدار و امرائے عالی مقدار و جمیع ارکان دربار جہاندار و حکامِ ممالک امارت مرتبت معظم الیہ را از جناب فیضمآبِ بادشاہی بشمول این خطاب

[1] یہ اصل فرمان دو فٹ ۶ ½ طول میں اور ایک فٹ ۱ ½ انچ عرض میں ہے۔ جہاں سطر ختم ہوئی ہے چلیپہ بنادیا ہے نقل کا اصل ہے ۱۲

برگزیدہ والقاب پسندیدہ معزز و مباہی داشتہ انظارِ عنایت مابدولت واقبال را باحوالِ فرخندہ
آل فدوی خاص معزالیہ یوماً فیوماً متنزاید وبے نہایت دانند۔ بتاریخ یازدہم شوال سال فرخی
اشتمال بستم از جلوسِ ابد مانوس مقدس معلی زیب تحریر وثبت تسطیر پذیرفت۔

(۲۷) عرضداشت خان اعظم مرزا کوکلتاش درجواب فرمان اکبر بادشاہ که از مکه فرستاده بود منقول از دربارِ اکبری

کمینہ فراشان آستان کیوان مکان ملایک آشیان خاقان جمشید نشان فریدون شان کیخسرو
دستگاہ کیومرث بارگاہ سکندر، عالم پناہ انجم سپاہ آسمان خرگاہ ظل سبحانی عزیز کوکہ بعرض
میرساند کہ رائے انور بر طلب این غلام کمینہ فایض وصادر گشتہ بود جان ودل را کہ خلاصۂ آب وگل ا
یا جمعی کثیر از رسائے اخلاص وابتہال بخدمت حجاب درگاہ گیہان پناہ کہ مبدائے سخاو منشاء عظمت
وکبریاست فرستادن چون مفتی عقل وفتویٰ قاضی گمان بلکہ یقین سجل بحرمان ومہجوری کہ درولیست
بے درمان نوشتہ دادہ بود برنا قابلی فرسودہ دست ملالت درگردن کردہ ماند چون دانست بہ یقین
کہ احادیث تحریک اعدا موثر وکارافتادہ مزاج اشرف رالعنیت وتہمتی چند، کہ بمسامع جاہ وجلال
رسانیدہ از کینۂ درگاہ منحرف ساختہ اند وہادی رائے عالم آرائے بساط بوسان آن درگاہ بہ قتل
وقمع این نے گناہ راہنمون گشتہ بخاطر رسید کہ چشم خاکسار بے مقدار را کہ در خدمت قابلان آندرگاہ
آسمان نشان پرورش بمرتبۂ اعظم خانی وعزیز کوکگی وحکومت گجرات سرافراز شدہ ہم بواسطۂ این
تشریفات بخاک مکۂ معظمہ مقدسہ منورہ رسانیدہ کہ با کافران ہندوستان حسبی را کہ پروردۂ خوان
الوان انعام واحسان بادشاہ جہان پناہ باشند دریک خاک ودریک محل مدفون سازد محض گستاخی
وغایت بے ادبی است ولاجرم گجرات را کہ آنکہ معمورۂ دارالسلطنۃ بود بہ معتمدان سپردہ
غبار ملال واختلال خویش را از گوشۂ خاطر خاکروبان آن آستان ملائک آشیان شستہ
دست از مطالبات آنجا و پائے ادب را کوتاہ ساختہ مواشی کہ محض بسعی جانسپاری
خود از معارک کفار جمع ساختہ بود بدست عدل بیرون آوردہ از حلال ترین چیزہا دانستہ سفر
گزیدہ آن قدر جمعیت از مکاسیات مذکور بدست آورد کہ اگر خواہند منصب اعظم خانی را

در بارگاہ بادشاہ روم کی اشرف مکان ربع مسکون بتصرف ایشانست بیتواند خرید- اما خلاصۂ
ہمت مصروف آنست کہ وظیفہ بمردم مستحق مصلح پاک دین آن ملک مقرر سازد و مدرسہ
بنام نامی حجاب بارگاہ بندہ پرور حضرت خاقانی باتمام رساند کہ تا انقراض عالم ورد زبان مورخان
جہان باشد وخود دران مدرسہ بحث علوم دینی وفکر شعر کہ عبارت از توحید ونعت ومنقبت
اصحاب بودہ باشد ودعاے دولت روز افزون اشتغال میداشتہ باشد- امید آنست
کہ از رفتن این کمترین غلامان برحاشیۂ ضمیر خاکروبان آستان غبارے نخواہد نشست بلکہ
مطلب سخن چینان وعیب کنندگان کہ عدم بود این معدوم است بحصول خواہد پیوست کہ منصب
اعظم خانی وحکومت گجرات وعشرت عزیز کوکلی را باین محروم نمی شمرند بناچار جمع مذکورات
را پیشکش مدعیان نمودہ کہ ایشان را بیمہ نیست بدون بندہ وتمکن کہ این کمینہ را نیز باشد
بدون ایشان چون آخر الامر نسیم لطف شامل حال بوستان مطالب ومقاصد دیگران شدو
نہال امید وحقوق خدمت بندہ را بسموم محرومی خشک سالی بخشیدند- بندہ از فدوی کہ
نہاد عاقبت اندیشی ہابسگان آن آستان چند کلمہ گستاخی نمودہ بعرض می رساند کہ جمعی خاطر
اشرف را از دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم بیگانہ ومتجنب می سازد حاشا کہ دوست باشند و
کمینہ کہ نیک نامی دنیا وعقبی می طلبد دشمن وواجب الاخراج باشم والا کار دنیا بازیچہ ایست
ناپائدار بر حرف دوسہ خوش آمد گوئی آخرت بدبنیا فروشی اعتماد نباید کرد- ہمہ عالم را گوش
ہوش است پیش ازین سلاطین بودہ اند کہ ہمہ صاحب تمکین بودند ہیچ بادشاہے را دغدغہ نہ شد
کہ دعوی پیغمبری ونسخ دین محمدی نمایدبل ماوامے کہ چون مصحف اعجازی چون چہار یار چند بار
پسندیدہ باشد وشق قمر با مثال این چیزہا واقع نبود مردم میکنند یارب دغدغۂ چہار یار بودن
کدام جماعت را می شدہ باشد- قلیج خان کہ صفائی ظاہر وباطن وعصمت جبلی دارد یا صادق خان
کہ شرف رکابداری از بیرام خان یافتہ با ابوالفضل کہ شجاعت وحیایش بجای علیؓ وعثمانؓ
می تواند بود- بخداوند بخاکپائے بادشاہ قسم خبر عزیز کسی کہ نیکنامی طلب باشد نیست و
ہمہ مدار بر خوش آمد وروز گذرانیدن دارند وآنکہ نیکنامی طلبد بندہ است کہ تا بود
غیر حرف نیکنامی بر زبان نہ آید الحال ہم در مکۂ مقدسہ منورہ کاری نخواہد کرد کہ خلاف
نیکنامی باشد ؎

خلاف پیمبر کسے رہ گزید کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

فرقے کہ میان اکابر مجلس بہشت آئین و بندۂ کمترین است ہمین است کہ ابو الغازی در فرمان بندہ اضافہ کردہ دیگران کافران را بر مسلمانان ترجیح دادند کہ بر صحف لیل و نہار خواہد ماند۔ آنچہ بر بندہ واجب است در آن تقصیر نرفت والدعا۔

(۲۸) نقل فرمان نور الدین محمد جہانگیر بادشاہ سنہ ۹ جلوس مطابق سنہ ۱۰۲۳ھ

درینوقت فرمان عالیشان سعادت نشان شرف صدور و عزّ ایراد یافت کہ موازی دو بیست دہ بیگہ زمین افتادہ لایق زراعت خارج جمع بگز الٰہی از پرگنہ لہرپور سرکار خیرآباد بطریق ابتدائی از ابتدائے فصل خریف در وجہ مدد معاش لالہ مصر وغیرہ بموجب ضمن مقرر و مفوض باشند کہ حاصلات آنرا فصل بفصل سال بسال در وجہ معیشت خود خرچ و تصرف نمودہ بدعاگوئی دوام دولت ابد قرین اشتغال می نمودہ باشند می باید کہ حکام و عمال و جاگیرداران و کروریان حال و استقبال در استمرار و استقلال این حکم اقدس و اعلی کوشیدہ اراضی مذکور را پیمودہ و چک بستہ بتصرف مشارٌ الیہم بازگذاشتہ اصلاً تغیر و تبدل بدان راہ ندہند و بعلت بالوجہات و اخراجات مثل قتلغہ و پیشکش و جریبانہ و ضابطانہ و مہرانہ و دارو غگانہ محصلانہ بیگار و شکار دہ نیمی مقدمی و صدو دی قانونگوئی و ضبط ہر سالہ بعد از تشخیص چک و تکرار زراعت و کل دیوانی مطالبات سلطانی مزاحمت نرسانند و مطالبہ نکنند و از جمیع وجوہات معاف و مسلم و مرفوع القلم شمرند و درین باب ہر سال فرمان و پروانجات مجدد نطلبند و اگر در محلے دیگر زمین داشتہ باشند آنرا اعتبار نکنند و از فرمودہ درنگذرند و رعہد شناسند۔ فی التاریخ آبان سنہ ۹ جلوس۔

(۲۹) فرمان ابو المظفر نور الدین محمد جہانگیر بادشاہ غازی

اللہ اکبر

مہر مستطیل جہانگیر بادشاہ	طغرا فرمان ابو المظفر نور الدین جہانگیر بادشاہ غازی

دریں وقت فرمان عالیشان مرحمت عنوان شرف اصدار و عز ایراد یافت کہ + موازی یکصد
بیگہ زمین بگز الٰہی موافق ضابطہ از قصبۂ نوساری سرکار سورت + من ابتدا ربیع قوی ئیل
در وجہ معاش ملا جاماسپ ہوشنگ فارسی با فرزندان حسب ضمن معاف و مسلم باشد کہ
حاصلات آنرا فصل بفصل سال بسال × در وجہ معیشتِ خود صرف نمودہ بدعا گوئی
دوام دولت ابد قرین اشتغال نمودہ باشند می باید کہ حکام کرام و عمال کفایت فرجام +
و جاگیرداران و کروریان حال و استقبال در استمرار و استقرار این حکم اقدس اعلیٰ کوشیدہ اراضی
مذکور را پیمودہ و چک بستہ بتصرف آنہا باز گذاشتہ × اصلاً و مطلقاً تغیر و تبدیل راہ بدان مطلقاً
راہ ندہند و قلت بالوجہات و اخراجات و عوارضات مثل قتلغہ و پیشکیش و جریبانہ و محصلانہ و
ضابطانہ و مہرانہ و داروغگانہ × و بیگار و شکار و مددشکرودہ نیمی و مقدمی و روبیوی و صددوی
قانون گوئی بلیہ[؟] درجرہ فرخہ مذکور آہیچ و ضبط ہر سالہ از تشخیص چک و تکرار زراعت + و
کل تکالیف دیوانی و مطالبات سلطانی مزاحمت نرسانند و مطالبتی نکنند و از جمیع رسومات
و اطلاقات و حوالات معاف و مسلم و مرفوع القلم شمرند × و دریں باب ہر سالہ فرمان عالیشان
مجدد و طلب ندارند از فرمودہ درنگذرند و در عہدہ شناسند۔ تحریر فی التاریخ ۱۱ ماہ شہریور الٰہی سنہ ۱۴
نوٹ یہ الفاظ پڑھے نہیں گئے۔

عبارت مندرجہ پشتِ فرمان

مدد معاش باسم ملا جاماسپ وغیرہ مع فرزندان موافق یادداشت واقع بتاریخ روز تیر ۱۳ ماہ آذر
سنہ ۱۴ جلوس یوم شنبہ مطابق تاریخ ۱۷ ذی الحجہ سنہ ۱۰۲۷ و نقابت پناہ اقبال

ؔ۵ یہ فرمان طول میں ایک فٹ (۱۱) انچ عرض میں چودہ انچ ہے اس فرمان پر بادشاہ کی مہر بخط طغرا بائیں جانب ہے اور داہنی جانب ایک مہر مستطیل ہے جو مطلق پڑھی نہیں جاتی۔ فرمان میں (۹) سطریں ہیں اور پشت پر آٹھ سطریں ہیں۔ پشت پر دو مہریں الگ الگ ہیں اور دو مہریں جوڑواں ہیں۔ کسی مہر کی عبارت پڑھی نہیں جاتی۔ مہروں کے نیچے جو کچھ بطور دستخط کے لکھا ہوا ہے وہ ایسا پیچ در پیچ ہے کہ ایک لفظ بھی پڑھا نہیں جاتا۔ بائیں طرف برسالہ سیادت و نقابت دستگاہ و فضل واقعہ نواب محمد باقر لکھا ہوا ہے۔ یہ فرمان بہت زشت خط ہے کسی طرح مسلسل پڑھا نہیں جاتا۔ فرمان قصبہ نوساری سرکار سورت کے اصل متوطن ملا جاماسپ اور ملا ہوشنگ اور اُن کے فرزندوں کے نام ہے جو بمبئی کے نہایت مشہور دادابھائی نوروجی دی گرینڈ اولڈ مین حال ساکن بمبئی کے مورثِ اعلیٰ تھے میں جناب مہرجی بھائی نوشیروان جی کیوکا۔ ایم۔ اے کا (جو ایک نہایت بے نظیر انگریزی کتاب دِٹ ہیومر اینڈ فینسی آف پرشیا کے مصنف ہیں) بدرجۂ غایت ممنونِ احسان ہوں کہ اُنھوں نے بڑی تلاش اور محنت سے اس فرمان کی نقل میری خاطر سے (بقیہ نوٹ دیکھو صفحہ ۹۷)

آثاری مصطفیٰ خان برسالہ سیادت و نقابت پناہ صدارت و نقابت دستگاہ سید احمد قادری بمعرفت
لایق العنایت والاحسان نورالدین قلی و نوبت واقعہ نویسی بندہ درگاہ محمد باقر آنکہ ملا جاماسپ
و ملا ہوشنگ فارسی می شناش مندل بتاریخ ۲ ماہ شہریور سنہ ۱۳ بنظر اشرف اقدس اعلیٰ گذشتند
و چہار بانو روغن قلیل پیشکش کردند مبلغ یکصد روپیہ حضور مرحمت فرمودہ و حکم جہان مطاع
آفتاب شعاع صادر شدہ کہ موازی یکصد بیگہ زمین بگز الٰہی موافق ضابطہ از قصبہ نوساری سرکار
سورت در وجہ مدد معاش شار الیہما مع فرزندان برقرار شدہ برسالہ کمترین بندہ از درگاہ سید احمد
قادری بمعرفت نورالدین قلی داخل واقع سازند شرح دیگر بخط جملۃ الملکی مدار المہامی آنکہ داخل
واقع سازند شرح حاشیہ بخط واقع نویس موافق واقع است۔ شرح بخط جملۃ الملکی مدار المہامی عرض
گذرانید شرح دیگر بخط لطیف سید میر محمد روز رشن ۱۸ ماہ اسفندار ماہ الٰہی ۱۳ مطابق
جمعہ ۲۱ ربیع الاول ۱۰۲۸ مکرر نقل ؎۲ حجاب بارگاہِ فلک اشتباہ رسید وبموجب
حکم قضا فرمان صادر شد شرح دیگر بخط جملۃ الملکی مدار المہامی از ربیع قوی ایل
فرمان قلمی بماند فقط (نوٹ) ؎۱ اور ؎۲ یہ الفاظ پڑھے نہیں گئے نمبر (۲) کا لفظ سیاق عبارت سے بعوض
ما بیگہ زمین گز الٰہی ہونا چاہیئے ۱۲

(۳۰) فرمانِ مہری شاہنشاہِ جہانگیر

جس کی رو سے پچاس بیگہ اراضی پرگنہ سکیت میں فیروز خاتون زوجہ سید محمود کو بطور مدد معاش
عطا ہوئی مورخہ ۱۵ جلوس مطابق ۱۰۲۴ھ ۱۶۱۵ء پشت فرمان پر مہر غیاث الدین کی ہی جو
زیادہ تر اپنے خطاب اعتماد الدولہ سے مشہور ہیں اور مشہور نور جہاں بیگم کے والد تھے جو شاہنشاہ
جہانگیر کی چہیتی بیگم تھیں۔ مہر میں یہ کندہ ہی (مرید شاہ جہانگیر شد غیاث الدین)

(بقیہ نوٹ صفحہ ۷۶) رایل ایشیاٹک سوسائٹی شاخ بمبئی کے جرنل جلد (۲۵) سنہ ۲۰-۱۹۱۷ء سے نقل کراکے بھیجی۔ اس فرمان پر شمس العلماء
ڈاکٹر جمشید جی جیون جی مودی نے تنقید کی ہی اور اس فرمان کو واقعی بڑی تدقیق اور کاوش سے پڑھا ہی اور بقدر تعلق مطلب
حل کر لیا ہی اور واقعی بات یہ ہی کہ خوب پڑھا ہی اس فرمان کا لیتھو فوٹو بھی کیبو کا صاحب نے مجھے بھیج دیا ہی یہ اُن کی
بدولت ہی کہ میں آج جہانگیر بادشاہ کے فرمان کی زیارت صدہا برس کے بعد کر رہا ہوں نفسِ فرمان کی عبارت سے زیادہ اُس کی
پشت کی عبارت گنجلک ہی۔ جہاں جہاں باوجود ان کوششوں کے بھی نہیں پڑھا گیا ہی وہاں سوائے صورت نویسی کے اور کیا چارہ تھا۔ ۱۲

درینوقت فرمان عالیشان سعادت نشان شرف اصدار وعز[1]...... یافت موازی پنجاہ بیگہ زمین افتادہ لایق زراعت بار آطھے از پرگنہ سکیت سرکار + از ابتدائے خریف توشقان ییل دروجہ مدد معاش مسماۃ فیروز خاتون کوج محمود وغیرہ بافرزندان بموجب ضمن مقرر و مسلم شد کہ + حاصلات آنرا فصل وسال بسال دروجہ معیشت خود خرج وصرف نمودہ بدعاگوئ دوام دولت ابد قرین اشتغال مینمودہ باشند می باید کہ حکام وعمال وجاگیرداران وکروریان حال واستقبال واستمرار واستقرار انحکم اقدس اعلےٰ کوشیدہ اراضی مذکور را پیمودہ وچک بستہ متصرف آنہا بازگذاشتہ اصلاً تغییر وتبدیل بدان ندہند ولعلت مالوجہات واخراجات مثل قتلغہ وپیشکیں و وجرییانہ وضابطانہ ومحصلانہ ومہرانہ وبیگار وشکار ودہ نیمے مقدمی وصدوئی قانون گوئی وضبط ہرسالہ بعد از تشخیص حک وتکرار زراعت وکل تکالیف دیوانی ومطالبات سلطانی مزاحمت نرسانندہ دریں باب + ہرسال فرمان وپروانہ مجدد نطلبند واگر محلی دیگر چیزے داشتہ باشد آنرا اعتبار نکنند ازفرمودہ درنگذرند تحریرا فی التاریخ ۱۳؍ خورداد ماہ الٰہی سنہ۔

[1] غالباً یہ لفظ ایرا دہے۔ ۱۲

(۱۳۱)

اللہ اکبر

طغرائے شنجرف محمدؐ نورالدین ابو المظفر بادشاہ غازی

مہر مربع

یا مغنی

فرمانِ محمد نورالدین جہانگیر بادشاہ

اس مہر کے گرد ابن امیر تیمور صاحب قران - ابن میران شاہ - ابن امیران سلطان محمد - ابن سلطان ابو سعید - ابن سلطان محمد میرزا - وغیرہ وغیرہ نام درج ہیں۔
مہر کے اوپر دو کونوں پر یا فتاح یا حافظ ہے نیچے کے دونوں کونوں پر کے حروف پھٹ گئے ہیں۔

درینوقت فرمان عالیشان مرحمت عنوان شرف اصدار وعز ایراد یافت کہ

موازی سی بیگہ زمین افتادہ لایق زراعت خارج جمع بگز الہی از پرگنہ
پانی پت سرکار دہلی من ابتدا خریف قوی ئیل در وجہ مد و معاش مسمات اور بانون دختر مبارک
بحسب الضمن مقرر و مسلم باشد کہ داخلات آنرا فصل بفصل × سال بسال در وجہ معیشت خود
خرچ و صرف نمودہ بدعاگوئی دوام دولت ابد قرین اشتغال نمودہ باشد می باید کہ حکام و عمال
و جاگیرداران و کروریان حال و استقبال در استمرار و استقرار این حکم اقدس و اعلی کوشیدہ اراضی مذکورہ
را پیمودہ و چک بستہ بہ تصرف اور باز گزارند و اصلاً مطلقاً تغیر و تبدیل بقواعد آن راہ ندہند و بعلت
بالوجہات اور اخراجات مثل قتلغہ و پیشکش و جریبانہ و محصلانہ و ضابطانہ و مہرانہ و دار و غگانہ
و بیگار و شکار و دہ نیمی و مقدمی و صدودی و قانونگوئی + و ضبط ہر سالہ بعد از تشخیص چک و تکرار
و کل تکالیف دیوانی و مطالبات سلطانی مزاحمت نرسانند و درین باب فرمان و پروانچہ
مجدد طلب ندارند واگر در محل دیگر + زمین داشتہ باشد انرا اعتبار نکنند....... درعہد
شناسند تحریر فی تاریخ ماہ شہریور الہی ۱۸ سنہ (عبارت پشت)
معاش باسم مسماۃ اور بانون موافق........ ماہ الہی ۱۳ سنہ مطابق ۱۰ سنہ رجب المرجب
۱۰۲۷ سنہ...... عصمت و عفت دستگاہ حاجی کوکہ...... باتفاق... واقعہ محمد مومن
انگہ مسماۃ اور بانون دختر مبارک سرفراز حسین مشایخ ۴ ماہ بہمن ۱۲ سنہ مطابق شہر صفر روز جمعہ
حکم جہانمطاع....... سی بیگہ زمین در پرگنہ پانی پت سرکار دہلی..... مطابق ضابطہ
بادشاہی دیوانیان عظام...... شرح بخط جملۃ الملکے داخل طومار سازند........
..... واقعہ نویس موافق واقعہ است شرح بخط جملۃ الملکے مدار المہامی اعتماد الدولہ از خریف
قوی ئیل فرمان عالیشان.......

سکہ افتادہ لایق زراعۃ خارج از جمع

مہر میں کہ بادشاہ یہ مہر پوری نہیں اُٹھی اس کے نیچے نہایت بدخط آبان ۱۴ سنہ
مرید جہانگیر اور کچھ اور لکھا ہے جو کسی طرح پڑھا نہیں جاتا مگر ۱۰۲۰ سنہ

۱۰۲۱ صابر مہر میں صاف ہے۔

ایک مہر اور ہے جس میں جہانگیر بادشاہ کے سوا خان مرید اور ایک ن معلوم ونیا ہے غرض
کچھ مطلب نہیں نکلتا اس کے نیچے جانکی رام امرائے جہانگیر بادشاہ اور کچھ پڑھا نہیں جاتا
اس کے نیچے ایک طغرا ملی ہے جس میں سے ۲۵ ماہ ابان ۱۴ سنہ اور صرف قطب کے سوا اور کچھ

نوٹ یہ فرمان بہت بوسیدہ اور دریدہ ہے ۲-۱/۲×۱×۱-۱/۲×۱/۲ طول و عرض ہے۔۱۲

پڑھا نہیں جاتا۔ اس کے علاوہ اور تین مہریں ہیں جن میں سوائے جہانگیر بادشاہ کے کچھ سمجھ میں نہیں آتا
حاشیہ کی عبارت مہروں سے زیادہ گنجلک ہے ایک اندراج ہیں ۱۷- ابان ۱۲ھ اور الملک
پڑھا جاتا ہے۔ آگے کسی نے لکھا ہے مقابلہ نمودہ شد ۱۹ ماہ آبان ۱۲ھ۔ اس کے آگے پھر کسی
کے دستخط مع تاریخ کے ہیں پھر کسی اور نے ۳ ماہ آذر ۱۴ھ نقادار خالصہ کردہ شد لکھا ہے۔

۱۳۔ نقل فرمان نور الدین جہانگیر بادشاہ ہندوستان بنام شیخ فرید بدایونی

از عرضداشت نتیجۃ الامراء العظام سلالۃ الاماجد التزام شایستہ تربیت خسروانہ
سزاوار عاطفت بادشاہانہ شیخ فرید معلوم گشتہ کہ قلعہ بدایون را گذاشتہ جائے دیگر وطن خود
سازد ہنا بر ملتمس حکم جہان مطاع آفتاب شعاع گردون ارتفاع صادر شد کہ ہر جا کہ
شیخ فرید خواہش بکند موازی چہار ہزار بیگہ زمین مدد معاش بگز الہی مزروعہ و اُفتادہ
بالمناصفہ باسمی شیخ با فرزندان از ابتدائے فصل خریف سنہ ہذا دران محال مقرر باشد کہ
حاصلات آنرا فصل بفصل سال بسال در وجہ معیشت خود صرف نماید باید کہ حکام و عمال و
جاگیرداران و کروریاں حال و استقبال در استمرار و استقرار این حکم اقدس و اعلےٰ کوشیدہ
آراضی مذکورہ را پیمودہ چک بستہ بتصرف ایشان واگزاشتہ اصلاً و مطلقاً تغیر و تبدل بدان
راہ نہ دہند و تغلب مال و اخراجات مثل حلقہ و پیشکیس و جرمانہ و محصلانہ و ضابطانہ و مہرانہ
و داروغگانہ و بیگار و شکار و رانی و مقدمی و صدودی و قانونگوئی و ضبط ہر سالہ بعدار
تشخیص چک و پیداوار زراعت و کل تکالیف دیوانی و مطالبات سلطانی مزاحمت نرسانند

نوٹ اکبر بادشاہ ۱۰۱۴ھ میں فوت ہوا جب جہانگیر تخت نشین ہوا تو اُس نے نواب فرید خاں کو بدایوں کا حاکم مقرر کیا جو حضرت بابا فرید شکر گنج رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد سے تھے اور حضرت شیخ سلیم چشتی کے نواسے تھے اور شیخ خوبن کوکہ نواب قطب الدین خاں کے بیٹے تھے جو جہانگیر بادشاہ کے رضاعی بھائی تھے اور آپ کو خطاب نواب احتشام خاں اور اخلاص خاں بہادر کا عطا ہوا تھا۔ وہ محلہ شیخ پورہ جو قلعہ بدایوں سے جانب غرب متصل سوتھہ دروازہ آباد تھا اُس محلے میں اور نیز اندرون قلعہ شیخ فاروقی بکثرت آباد تھے۔ اب شیخ فرید کے اولاد موضع شیخوپور میں جو بدایوں سے جانب جنوب دو میل کے فاصلہ پر دریائے سوتھہ کے دوسرے کنارہ پر ہے جہاں ابتک قلعہ بنا ہوا ہے اور آباد ہے۔ ان کا مقبرہ عالی شان شیخوپورے میں دریا کے پاس بنا ہوا ہے اور ۱۰۱۸ھ سنہ ۱۸۱ جلوس اکبری میں بادشاہ نے چیتور روانہ ہوا تو ایک حکم راجہ جسونت سنگھ کو لکھا کہ شیخ فرید ولد قطب الدین خان کوکہ کو انتظام دار الخلافہ سپرد ہوا ہے ان کے آنے تک مہاراجہ منتظم رہیں۔ ۱۲-

درشباب ہر سال فرمان و پروانچہ مجدد طلب نہ دارند واز فرمودہ درنگذرند و عہد شناسند۔ تحریر
فی التاریخ ۲۰ ماہ فروردی الٰہی ۲۱ سنہ جلوس مطابق ۱۰۳۵ سنہ ھجری

(۳۳) نقلِ فرمان شاہجہان بنام شیخ فرید

خانہ زاد قابل المرحمۃ لایق العنایۃ والمراحم شیخ فرید المخاطب . . . . بعنایت بادشاہانہ مشتمل
وامید وارگشتہ بداند کہ عرضہ داشتے کہ درینولا . . . نوشتہ بدرگاہ عالم پناہ ارسال
داشتہ بود بتاریخ ۲۵ فروردین برسید وانچہ از تبنیہ نمودن مقہوران کہ درموضع اہولی جمع شدہ
بوو ند ودر بعضے مواضع آزار می رسانیدند معروض داشتہ بود معلوم رائے عالم آرائے گردید و
ارے مجنب محراسے آں خانہ زاد شد می باید کہ ہمیں دستور مقہوران آن سرزمین را آنچنان
تبنیہ نماید کہ دیگرے اثرے از آنہا نماند ورعایا مرفہ الحال بود . . . . . ومقام حولے و
باسمدار مولوہ تخلف وانحراف نورزد تاریخ ۲۴ . . . . . ۹ سنہ جلوس

اس فرمان کی پشت پر برسالہ مرید خاص وفرزندان تمام اختصاص داراشکوہ معرفت کمترین
فدویان افضل خان درج ہی۔ نوٹ بعض الفاظ جو نہیں پڑھے گئے ہیں اُن کی صورت نویسی کردی گئی ہی۔

(۳۴) نقلِ فرمان مُہری شاہنشاہِ جہاں

جس کی رو سے عہدۂ صدارت سرکار سنبھل اور بدایوں مع یومیہ دو روپیہ جس کی ادائی خزانۂ
اکبرآباد سے کی جائے گی بنام شیخ فتح محمد جو داماد تھے ملا عبد اللطیف کے مورخہ ۱۴ ر رمضان
سنہ جلوس شاہجہانی (۱۸) مطابق ۱۰۵۴ھ / ۱۶۴۴ء

اللہ اکبر

درینوقت عالیشان سعادت نشان شرف اصدار وایراد دریافت کہ خدمت صدارت
سرکار سنبھل و سرکار بدایوں بفضیلتماب شیخ فتح محمد خویش ملا عبد اللطیف سلطانپورے
ومبلغ دو عدد روپیہ روزینہ بلا قصور از خزانۂ دار الخلافۂ اکبرآباد ب۔ مذکور در وجہ مدد معاش

نوٹ فرمان ۳۳ فرمان پرانا اور بوسیدہ ہونے کی وجہ سے اکثر جگہ پھٹ گیا ہی اسلئے جہاں جہاں عبارت اُڑگئی ہو وہاں نقل کرنے میں نقطے لگادئے گئے ہیں ۱۲۔

مشار الیہ حسب الضمن مقرر و مفوض باشد کہ کما ینبغی بلوازم و مراسم آنخدمت قیام و اقدام نمودہ در تحقیق فوتی و فراری ارباب مدد معاش و وظائف و بازیافت تغلب و لباس آنہا مساعی موفورہ بتقدیم رسانیدہ موافق دستور و قانونی کہ در بنولا مقرر شدہ بہ عمل آوردہ ہر سال نسخۂ منقح دران باب درست داشتہ بدیوان الصدارہ میرسانیدہ باشد می باید کہ حکام و عمال و متصدیان مہمات و جاگیرداران و کروریان حال و استقبال در استمرار و استقرار الحکم اشرف اقدس اعلیٰ کوشیدہ دست تصدی مومی الیہ را در امور متعلقۂ آن امر قوی و مطلق داشتہ تمامی اصحاب مدد معاش و وظایف را با اسناد آنہا بدو رجوع نمودہ بموجب تصحیح او منظورہ معتبر شناسیدہ اراضی وظیفہ جمعی را کہ باز یافت نماید بخالصۂ شریفہ ضبط نمایند و متصدیان مہمات دیوانی دار الخلافہ مذکورہ مبلغ مزبور را سامان و سرانجام نمودہ بمومی الیہ میرسانیدہ باشند و چیزی از انجملہ قاصر و منکسر نگردانند و اگر در محلی دیگر چیزی داشتہ باشند انرا اعتبار نکنند سبیل جمیع اہل مدد معاش و وظایف آن سرکار ہا آنکہ مشار الیہ را صدر مستقل خود ہا دانستہ تمامی اسناد خود را بدو نمودہ اراضی جمعی را تصحیح نرسانند قابض و متصرف بودہ بدعای دوام دولت ابدی الاتصال اشتغال نمودہ باشند از فرمودہ تخلف و انحراف نورزند تحریراً فی التاریخ ۱۴ ار شہر رمضان المبارک سنہ ۱۸ جلوس میمنت مانوس ۱۰۵۴ ہجری

(۳۵) نقل فرمان شاہجہان بادشاہ بنام شیخ فرید

شہامت شعار بسالت آثار لایق العنایۃ والاحسان قابل المرحمۃ والامتنان محتشم خان بہ عنایات سلطانی مسرور و مبتہج گشتہ بداند کہ چون از تعدی و بدسلوکی آن قابل العنایۃ در درگاہ آسمان جاہ ہر روز مذکورہ بمیان می آید و جاگیرداران از بودن آن قابل المرحمۃ در انجا اصلا راضی نیست و درین باب مکرر نصیحت و ارشاد بہ آن نجابت پناہ فرمودیم کہ نوع سلوک و وضع ہموارہ پیش گیرد کہ احدی از و آزردہ نشود اثری بران مرتب نشد الحال می باید کہ نظر بر مصلحت وقت داشتہ ترک بودن آنجا نمودہ بدرگاہ والا بیاید یا بہ فتح پور رفتہ بہ نشینند والا عنقریب حکم اشرف اعلیٰ صادر خواہد شد کہ سید فرید را از انجا برآوردہ

بہ فتح پور برساند تحریراً فی التاریخ بست وہفتم شہر رجب المرجب سنہ بست ۲۲ دوم جلوس میمنت مانوس موافق ۱۰۵۹ھ

مُہری داراشکوہ ابن شاہجہان صاحبقران ثانی

(۳۶) نقلِ فرمان مہری شہزادہ داراشکوہ

موسومہ راجہ ٹودر مل مرتبہ ۲۰ محرم ۱۰۶۰ھ ۲۳ جنوری ۱۶۵۰ء

لایق العنایہ والاحسان قابل الرحمہ والامتنان راجہ ٹودرمل بعنایات × سلطانی مفتخر و مباہی گشتہ بداند کہ چون دربنولا شیخ اللہ داد نواسہ × ملا عبد اللطیف مرحوم بعرض عالے کہ آنمرحوم بموجب فرمان خجستہ عنوان ظل سبحانی خلیفہ الرحمانی یکقطعہ باغ و کٹرہ و دکاکین چندور × قصبہ سلطان پور داشت و در حالت حت ..... با س وثبات عقل ہمہ املاک خود را مع حویلی مسماۃ اللہ دتے کہ والدہ رافع باشد بطوع و رغبت خود × تملیک نموده و تملیک نامہ را بدستخط و مہر خود درست کردہ باو دادہ چنانچہ رافع فرمان عالیشان وخط تملیک مذکور بدست ..... لہٰذا حکم والا × شرف صدور یافت کہ آن شجاعت شعار برطبق فرمان و تملیک نامہ مسطور عمل نموده املاک مذکور را برافع مقرر و مسلم دارد و قدغن نماید کہ احدے بیوجہ حساب و برخلاف حکم مزاحم و متعرض احوال اونشود و دران املاک مداخلت ننماید درین باب تاکید شناختہ تخلف نورزد - ۲۰ محرم ۱۰۶۰ سنہ ہجری -

(۳۷) نقلِ بیعنامہ موضع نہرولہ

نقل بیعنامہ موضع نہرولہ زر خرید دلیر خان اللہ اکبر ظل سبحانی صاحبقران ثانی		ابن شیخ عبد السلام محمد عبد الجمال الصمد

او ۲ ۵ دونوں جگہ کے حروف کاغذ پھٹ جانے سے ضائع ہوگئے ہیں - پہلی جگہ باقی ماندہ سس وسیاق عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ ہوش وحواس ہوگا - حت کا مطلب سمجھ میں نہیں آتا - ۱۲

غرض ازین نوشتہ آنکہ چون زمین از موضع نہرولہ من الحال پرگنہ حویلی شاہجہان آباد کہ بندگان حضرت قدر قدرت سلیمان منزلت جمشید شوکت سکندر مرتبت حضرت بہ اقبال پناہ ولیر خان پختہ باغ و حویلی مرحمت فرمودند منکہ بانموسہ ولد دوبچند و واحد ولد جادون وبانا ولد گوپی و بختر ولد مکنس و آسا ولد بنھان وسانکھان ولد بہ ورا مالکان موضع مذکور ایم - اراضی بست بیگہ زمین پختہ از موضع مذکور کہ درہشو تکدی امان ہست بہ مبلغ یکصد و بست و یکصد روپیہ النصف شسصت و نیم روپیہ بیشو دبرضا و رغبت خود ہا بدست خان مشارالیہ فروختیم وبہائے آنرا در قبض و تصرف خود آوردیم اگر ثانی الحال وارث اراضی مزبور ظاہر شود یا دعوے خود پیش نماید عندالشرع دروغے ونا مسموع بود این چند کلمہ بطریق سند نوشتہ دادیم کہ ثانی الحال صحت بودہ باشد حدود بدین تفصیل

شرقی	غربی	جنوبی	شمالی
حدود دیوار بھیم سین ولد راؤ سرسال باڑہ	زمین حویلی روپ سنگھ ولد کشن سنگھ راٹھور وچاہ کہنہ کہ درحد حال مشارالیہ است	باغ قطب کلال وتال فیروز شاہ وچاہ پختہ در زمین کہ حال موصی الیہ است	دیوار باغ اوگرسین

گواہ شد نہم شہر رجب المرجب ۲۴ سنہ جلوس مبارک

بندہ درگاہ بکندراس چودھری وقانونگوے شاہجہان آباد

قانونگو
بکندرائے چودھری
شاہجہان آباد

انچہ درمتن نوشتہ ایست بیان واقعہ ہست

(۳۸) نقلِ مکتوب شاہجہان

(۱) سپاس وستائش مر اورا کہ بہ قدرت کاملہ خود از قطرۂ آب دررحم نقش لبستہ از نابود بہ بود آوردہ بار پادشاہ جہان گردانیدلیس ضرور افتاد کہ دراطراف واکناف گیتی خصوصاً در ملک بیجاپور وگلکنڈ

سلطان محمد اور شاہ جہاں کی باہمی ناچاقی اور مخالفت ... مراری پنڈت کی شرارت سے دولت آباد جیسا مشہور قلعہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے نظام شاہیوں اور عادل شاہیوں دونوں کے ہاتھ سے نکل گیا سلطان محمد اور شاہ جہاں کی اس معاملہ پر ناچاقی بڑھ گئی سلطان محمد نے دو سال سے خراج بھیجنا روک دیا دونوں طرف سے سخت تحریریں ہونے لگیں شاہ جہاں دباؤ ڈالتا تھا اور سلطان محمد کلہ بکلہ جواب دیتا تھا چنانچہ مندرجہ بالا دو فرامین سلاطین نمونتہ درج کیجاتی ہیں - ۱۲

وبھاگ نگر (حیدر آباد) بلکہ لنکھا و پر لنکھا خطبہ و سکہ دور عہ شاہ جہانی اجرا نمایم شایان کہ در آن دیار
مانند ہدہد ہر یک پادشاہی گو یا نند النسب و اولی آنست کہ حبل الاطاعت در رقبۂ جان خود انداختہ
در آن شہر ہا خطبہ و سکہ و درعہ شاہ جہانی نمایند و گرنہ از چنگل باز منقار قہر گوشت از پوست کشیدہ
بہ غلیواز ان جہان یغما خواہم نمود۔ این سخن را از گوش ہوش بشنوند بتغافلی خواب خرگوش نہ کنند کہ
عقاب در تجسس است بنابرین زبدۃ الامرائے وفاکیش خلاصۂ نوابان ادراک اندیش ہم جلیس مجلس
خاص بکرمت خان را فرستادہ شد۔ آنچہ بہبود خود دانند دران کوشند۔

(۲) جواب سلطان محمد عادل شاہ۔ منت ایزد راست کہ در جہان تکبر و منی ہیچ کس را
نگزاشت بلکہ کنندۂ نخوت را باخاک برابر ساخت ؎

مرا ورا رسد کبریا و منی — کہ ملکش قدیم است و ذاتش غنی

مراسلۂ کہ از و بیران خام طبع نگاشتہ ترسیل دادہ بودند ظاہر وباہر گردید واظہر من الشمس است کہ
ہدہد را تاج شاہی وافسر پادشاہی از روز ازل دادہ اند چہ شد کہ مہتر سلیمان علیہ السلام چند روز
باز را سرفراز فرمودہ بودند باز را چہ یارا کہ چنگل زند واساس قدیم را منہدم ساختہ بدعت نو نہد
خیر گوش ہر چند بہ خواب رود بوقت کار چنان دود کہ عقب گرفتہ را ہلاک می سازد وعقاب ہر چند
در تجسس است فاما از شوم طبعی بہ طمع گوشت خرگوش در مطرح قیدمی افتد این سخن را از بطون راہ
بہ ظہور نہ دہند بلکہ در خیال ہم نگزارند آنچہ پیشکش دادہ ام خواہم داد والصلح خیر واقع است ؎

تو ہم گردن از حکم داور مپیچ — کہ گردن نہ پیچد از حکم تو ہیچ

(۳۹) نقل قطعہ

بخط نستعلیق مطلا

قطعہ نوشتۂ آقا عبدالرشید خوش نویس شاہی کہ
بہ حضور شاہ جہان بادشاہ گزرانیدہ بود

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وکیل امور الہی و برگزیدہ حضرت بادشاہی برساد از مواہب
نعم نامتناہی از خزانہ مثل الذین ینفقون اموالہم فی سبیل اللہ
در وجہ من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالہا بحکم ما عندکم ینفد و ما عند اللہ
باق از معاملہ من ذا الذی یقرض اللہ قرضا حسنا بقول ان
احسنتم احسنتم لانفسکم تسلیم سایل و اما السایل فلا تنہر
تا بوقت محاسبہ حسابا یسیرا در ایوان فمن یعمل مثقال ذرۃ
خیرا یرہ در تاریخ یوما کان مقدارہ خمسین الف سنہ تا در روز
یوم لا ینفع مال و لا بنون محری کردہ حررہ عبد الرشید

لوٹ سطر (۱) میں احسنتم کے نیچے تین نقطے ہیں اور اسی سطر میں لانفسکم میں ف کا نقطہ نہیں ہے اور نیچے تین نقطے ہیں سطر (۷) میں سین کے نیچے تین نقطے یسیرا کی دوسری (ی) کے نیچے نقطے ندارد فمن کی ف کا نقطہ نہیں علی ہذا سطر (۷) میں الف کی ف کا نقطہ نہیں ہے۔
یہ اصلی قطعہ پونے گیارہ انچ لمبا اور (۷) انچ چوڑا ہے۔

[۵] میر عماد حسنی خوش نویسے کامل الفن بمشاہرۂ نہ صد روپیہ ملازم عباس قلی بادشاہ ایران بود۔ بادشاہِ ایران خواست تا میر عماد خط نستعلیق شاہنامۂ فردوسی نقل کند۔ میر عماد برائے ایں کار از بادشاہ باغے طلبید کہ حوضہائے او از عرق گلاب و کیوڑا پر باشند۔ ہمچناں کردند سہ سال میر عماد دراں باغ نشستہ شاہنامہ نقل می کرد و دریں مدت شش لک روپیہ بہ آراستگی باغ صرف شد۔ و عند التحقیق معلوم شد کہ ہنوز سہ جزو نقل کردہ است بادشاہ بغضب درآمد میر عماد گفت در یک روز شش لک روپیہ بخزانہ شاہی داخل می کنم چنانچہ از تاجران و مردمان اصفہان مدد طلب کرد و در نیم روز شش لک روپیہ فراہم شدہ بخزانۂ شاہی فرستاد۔ عباس قلی ازیں گستاخی میر عماد برہم شد او را تہِ تیغ کرد و خواہرزادۂ او آغا عبد الرشید (کاتب ایں قطعہ کہ عکس آں بطور نمونۂ خطاطی ہدیۂ ناظرین کرام است) کہ داماد میر عماد ہم بود از خوف راہ فرار گرفتہ بہ لاہور و از لاہور بہ آگرہ رسید دراں حالت تباہی و پریشانی کہ رخت بدن از چرک سوم جامہ شدہ و پارہ پارہ بود ایں قطعہ نوشتہ حضورِ صاحب قرانِ ثانی شہاب الدین شاہجہان شاہنشاہ ہندگذرانید۔ وہو ہذا **قطعہ** ایا خجستہ خصالے کہ ساکنانِ فلک + بر آستانِ تو دارند میل دربانی + چہ حاجت ست کہ گوئیم حالِ خستۂ خود + کہ حالِ خستہ دلاں را تو خوب میدانی + شاہجہاں بادشاہ خوشنود شدہ مواجب یک ہزار و پنج صد روپیہ ماہوار مقرر فرمودہ او را تشفی و تسکین داد و فرمود کہ خط نستعلیق را در ہندوستان عام کن چنانچہ کتبات ہمیں آقا رشید در ہندوستان قیمت لعل و یاقوت می دارند۔ ۱۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

[illegible] ذبیر گزیدہ حضرت بادشاہی برساد از مواہب
[illegible] از خزانہ مثل الذین ینفقون اموالہم فی سبیل اللہ
[illegible] من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالہا بحکم ما عندکم ینفد و ما عند اللہ
باق از معاملہ من ذا الذی یقرض اللہ قرضا حسنا بقول ان
احسنتم احسنتم لانفسکم تسلیم سائل و اما السائل فلا تنہر
تا وقت محاسبہ حسابا یسیرا در ایوان فمن یعمل مثقال ذرۃ
خیرا یرہ در تاریخ یوما کان مقدارہ خمسین الف سنۃ تا در روز
یوم لا ینفع مال و لا بنون ذخیرہ ای کردہ — حررہ عبد الرشید

نوٹ سطر (۵) میں احسنتم کے نیچے تین نقطے ہیں اور اسی سطر میں لانفسکم میں ف کا نقطہ نہیں ہے اور نیچے تین نقطے (۶) سطر (۷) میں حسابا کے نیچے تین نقطے یسیرا کی دوسری (ی) کے نیچے نقطے نہیں اور ثمن کی ف کا نقطہ نہیں علیٰ ہذا سطر (۸) میں الف کی ف کا نقطہ نہیں لگایا۔
یہ اصلی قطعہ پونے گیارہ انچ لمبا اور (۷) انچ چوڑا ہے۔

ملک میر عماد حسنی خوش نویسے کامل الفن بشاہرہ نہ صد روپیہ ملازم عباس قلی بادشاہ ایران بود۔ بادشاہ ایران خواست تا میر عماد خط نستعلیق شاہنامہ فردوسی نقل کند۔ میر عماد برائے ایں کار از بادشاہ باغے طلبید کہ حوضہائے او از عرق گلاب [illegible] باشند۔ ہمچناں کردند۔ سہ سال میر عماد دراں باغ نشستہ شاہنامہ نقل می کرد و دریں مدت شش لک روپیہ بر آراستگی باغ صرف شد و عند التحقیق معلوم شد کہ [illegible] نقل کردہ است بادشاہ بغضب در آمد میر عماد گفت در یک روز شش لک روپیہ بخزانہ شاہی داخل می کنم چنانچہ از تاجران و مردمان اصفہان مدد طلب کرد و در نیم روز شش لک روپیہ فراہم شدہ بخزانہ شاہی فرستاد۔ عباس قلی ازیں گستاخی میر عماد برہم شد و او را تہ تیغ کرد و خواہرزادہ او آغا عبد الرشید کاتب ایں قطعہ کہ عکس آں بطور نمونہ خطاطی ہدیہ ناظرین کرام است کہ داماد میر عماد ہم بود از خوف راہ فرار گرفتہ بہ لاہور و از لاہور بہ آگرہ رسید دراں حالت تباہی و پریشانی کہ رخت بدن از چرک موم جامہ شدہ پارہ پارہ بود ایں قطعہ نوشتہ حضور صاحب قران ثانی شہاب الدین شاہجہان شاہنشاہ ہند گزرانید۔ وہو ہذا قطعہ ای خجستہ خصالے کہ ساکنان فلک + ز آستان تو دارند میل دربانی + چہ حاجت ست کہ گویم حال خستہ خود + کہ حال خستہ دلان را تو خوب میدانی + شاہجہان بادشاہ خوشنود شدہ مواجب یک ہزار و پنج صد روپیہ ماہوار مقرر فرمود و او را [illegible] مستوفی [illegible] و فرمود کہ خط نستعلیق را در ہندوستان عام کن چنانچہ کتبات [illegible] امروز در ہندوستان قیمت لعل و یاقوت می دارند۔ ۱۲

بسم الله الرحمن الرحیم

وکیل امور الهی و برگزیده حضرت پادشاهی سپاسدار مواهب
نعم نامتناهی از خزانه مثل الذین ینفقون اموالهم فی سبیل الله
در وجه من جاء بالحسنة فله عشر امثالها الحکم ما عندکم ینفد و ما عند الله
باق از معامله من ذا الذی یقرض الله قرضا حسنا بقبول ان
احسنتم احسنتم لانفسکم بتسلیم سایل و اما السایل فلا تنهر
تا بوقت محاسبه حسابا یسیرا در دیوان فمن یعمل مثقال ذرة
خیرا یره در تاریخ یوما کان مقداره خمسین الف سنة تا در
یوم لا ینفع مال و لا بنون مجری گردد حرره عبد الرشید

فرمان اورنگزیب پادشاہ غازی بنام پیہ نایک ، راجہ شورا پور

بسم الرحمن الرحیم

(۴۰)

فرمانِ عالمگیری ۱۰۶۸ھ ۱۶۵۹ء
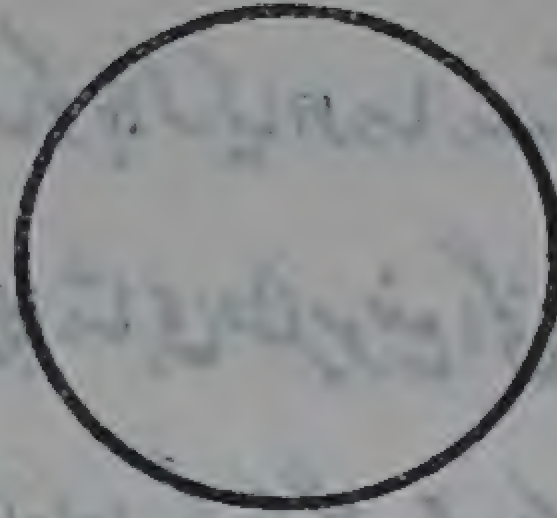
الحمد والشکر اگر مسلمان می شد
برادر دین ماشدے محفوظ می ماند
واز بلاے بے وطنی و شمنہاے بعید و
محفوظ می ماند اما حیف کہ مسلمان نشد

زبدۃ الاماثل والاقران لایق العنایت والاحسان
پیڈ نایک بعنایات بادشاہانہ مفتخر و مباہی بودہ بداند کہ درین ولا از پیشگاہ خلافت و

لہ یہ فرمان ۱۰۶۹ھ ۱۶۵۹ء سال اول جلوس اورنگ زیب کا پیڈ نایک راجہ شوراپور ضلع گلبرگہ کے نام کا ہے۔ اس پر ایک چھوٹی مہر ہے جو بالکل مٹی ہوئی ہے اور دوسری مربع ہے جس میں طغراے عربی ہے لیکن دوسرے دو فرمان چھتیسویں سال جلوس کے چکنّا نایک دوسرے راجگان شوراپور کے نام ہیں جن کی عبارت ہم ذیل میں نقل کرتے ہیں ان پر کی تینوں مہریں ہم نے خوردبین کی مدد سے بدقت تمام پڑھ لی ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بخط نستعلیق

نشان عالی متعالی
پادشاہ
جہان شاہ
محمد اعظم شاہ

بفرمان ابوالمظفر
محی الدین اورنگ زیب عالمگیر
پادشاہ غازی

غازی
عالمگیر بادشاہ
محمد
اعظم شاہ بن
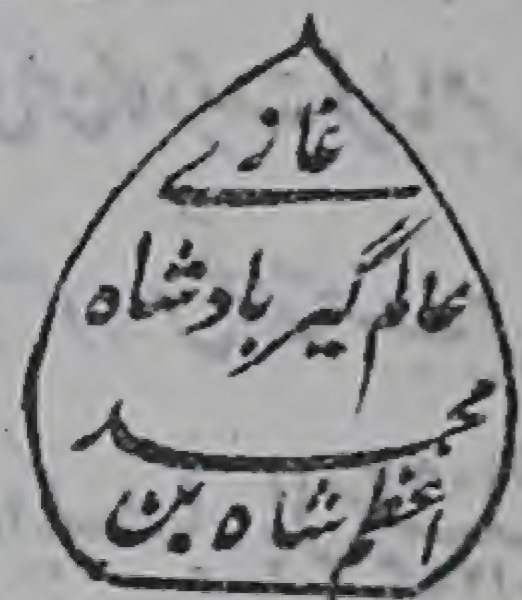
یہ فرمان گڈّ دپڈ نایک کے نام کا ہے۔ گڈی کے معنی ڈاڑھی کے ہیں یعنی ڈاڑھی والا نایک۔ یہ اپنے باپ گڈو پام نایک کی جگہ ۱۶۵۶ء میں مقرر ہوا اور لکیرہ میں حکمراں تھا۔ آبائی جائداد کی تقسیم اس میں اور اس کے بھائی گڈی لنگ نایک میں ہوگئی۔ گڈو پڈ نایک بڑا جری آدمی تھا اس نے قلعہ واکن گیرہ کو بسونت راؤ سے اور دیوالپور گنا تھ راؤ سے چھین لیا۔ بسونت راؤ کے پاس دو سو اور گنا تھ راؤ کے پاس

بقیہ نوٹ بر صفحہ آئندہ

جہانبانی از راہ فضل و کرم تقصیرات آن زبدۃ الاماثل والاقران عفو شدہ سہر و سیکی نصرت آباد وغیرہ بدستور شد آمد سابق مطابق فرمان والاحضرت بآن زبدۃ الاقران بحال حکم شدہ باید کہ امیدوار عنایات پادشاہانہ پام نایک پسر خود را بہ طمانیت خاطر برکاب ظفر انتساب بفرستد کہ بنوازشات پادشاہانہ و عطائے منصب سربلندی یابد چہارم شہر رمضان المبارک سنہ احد جلوس والا قلمی گشت۔

بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۷ – تین سو گھوڑے تھے ان کے قبضہ میں قلعہ جات واکن گیرہ، شاہ پور اور سگر تھے۔ ان کے پاس بارہ سو کی فوج تھی لیکن پڈ نایک نے صرف نو سو کی فوج سے سخت معرکہ کے بعد ان دونوں کو ہلاک کیا اور سارے قلعے چھین لیئے اور جب یہ خبر اورنگ زیب کو ملی تو پادشاہ نے راجہ رام بخش کو بہ سرکردگی چار ہزار افواج اس کے مقابلے کو بھیجا۔ شاہی لشکر موضع اگنی میں اُترا اور تین مہینے کی جنگ کے بعد راجہ رام بخش ناکام واپس گیا جب بادشاہ بیجاپور نے مغلوں کی شکست کا حال سُنا اور معلوم کیا کہ گڈو پڈ نایک اُن کے ہاتھ بھی نہ لگا تو بیجاپور کے بادشاہ نے گڈو نایک سے بہ ظاہر صلح کرلی اور در پردہ اُس کے قتل کی تدابیر کرنے لگا۔ اس لیئے پادشاہ نے ایک عام اعلان دیا کہ جو کوئی ایک مست ہاتھی کو پکڑ کر باندھ دے گا اُسے جاگیر نو لاکھ سالانہ کی مرحمت ہوگی۔ یہ خبر اُڑتی اُڑتی لگیرہ کو پونہچی اور گڈو پڈ نایک پندرہ سو ہمراہیوں کے ساتھ بیجاپور جا پونہچا دیکھا تو وہاں اڑتالیس رجواڑے اور بہادر لوگ پہلے سے موجود تھے بادشاہ نے بیڑا رکھ دیا لیکن کسی نے اُس کے اُٹھانے کی جرأت نہ کی پڈ نایک آگے بڑھا اور بیڑا اُٹھا لیا۔ بادشاہ بھی دل میں خوش ہوا کہ اس بہانے سے کبھی تو یہ مرے گا۔ ایک دن مقرر کیا گیا سارے شہر میں منادی کردی گئی کہ فلاں وقت ہاتھی چھوڑا جائے گا سب لوگ اپنے اپنے گھر بند کرلیں اور مکان کی چھتوں پر سے تماشہ دیکھیں۔ پڈ نایک تیار ہو وقت مقرر پر آن پونہچا سر پر ایک چرمی ٹوپی تھی اور ٹانگوں میں جانگیہ (چڈّھی) بغل سے کمر تک ٹیکہ لپیٹ لیا تھا اور بائیں ہاتھ پر کمل لپٹا ہوا تھا۔ اُسی میں ایک خنجر اور دوسرے ہاتھ میں سونٹا تھا اس طرح دنگل میں اُترا مست ہاتھی جو بندھا ہوا تھا چھوڑ دیا گیا۔ ہاتھی نے چھوٹتے ہی مکانوں دکانوں کو ڈھانا اور درختوں کو توڑنا شروع کیا۔ پڈ نایک ہاتھی کے سامنے آیا اور ہاتھی اُس پر جھپٹا لیکن پڈ نایک صاعقۂ برق کی طرح چشم زدن میں ہاتھی کی پیٹھ پر تھا اور چڑھتے ہی زبردست سونٹے مستک پر پیاپے ایسے مارنے لگا کہ ہاتھی بوکھلا گیا۔ پڈ نایک اُسی طرح ہاتھی کو کان پکڑ کر بادشاہ کے سامنے لے گیا اور دُم کی طرف سے دوبارہ اوپر چڑھ کر بیٹھ گیا۔ پڈ نایک نے بادشاہ کو سلام کیا اور عرض کی کہ کیا مجھے آنکس دیا جائے گا یا میں اسی سونٹے سے اس کو لے جاکر تھان پر باندھ دوں۔ بادشاہ نے آنکس دلوا دیا اور پڈ نایک ہاتھی کو لے جاکر تھان پر باندھ کر دوبارہ بادشاہ کے حضور میں حاضر ہوا اور سلام کیا جس پر بادشاہ نے برسر دربار ایک سند اور ایک گرز وزنی ڈھائی من کا مرحمت فرمایا جس پر مناسب عبارت کندہ تھی اور ساتھ ہی اُس کے یہ خطاب سے بھی سرفراز ہوا۔ "گگبنڈا بھیرنڈا گڈو پڈ نایک بلونت بحری بہادر" اور دس تعلقہ حسب ذیل جاگیر دی اندولہ۔ نیلگی۔ مہر دال۔ رسنا پور۔ ڈرگیٹرہ۔ ملی۔ رکھمبادین ہنسگی۔ کڑکل۔ مدرگی۔ نایک نے واکن گیرہ میں ایک دربار ہال ۱۰۸۳ھ مطابق ۱۶۷۲ء میں بنایا اور ستر برس حکومت کرکے مرگیا۔

فرمان میں بام نایک کا بھی ذکر آیا ہے۔ گڈو پڈ نایک لاولد فوت ہوا اُس نے اپنے بھتیجے پام نایک کو متبنیٰ لیا جو لنگ نایک راجہ گرگنٹہ کا بیٹا تھا۔ پام نایک سنہ ۱۶۲۸ میں حکمراں ہوا اور واکنگیرہ میں رہنے لگا۔ اس کے پاس بارہ سو سوار اور بارہ ہزار پیادوں کا لشکر تھا اس کی حکومت واکن گیرہ۔ سگر۔ شاہ پور۔ اناپور۔ ملی بھیٹر پر تھی۔ اس نے دو نالاب جالی نچی میں (دیکھو صفحہ ۵۹)

(۴۱) نقلِ فرمانِ اورنگ زیب

طغرائے شنجرف مستطیل

نشور لامع النور اورنگ زیب بہادر بادشاہ غازی

محمد اورنگ زیب بہادر
شاہ غازی ابن
صاحبقران ثانی

لایق العنایہ والمرحمہ ابوالحسن بالتفات شاہانہ
امیدوار بودہ بداند کہ چون مقتضاء
مراحم ذاتی ومکارم جبلی ہمگی ہمت والانہمت وتمامی نیت حق طویت بررفاہیت جمہور انام وانتظام احوال
طبقات خواص وعوام مصروفست داز روے شرع شریف وملت منیف مقرر چنین است کہ دیرہا
برانداخت نشود وبتکدہ تازہ بنا نیابد ودرین ایام معدلت انتظام بعرض اشرف اقدس ارفع اعلی رسید
کہ بعض مردم ازرہ عنف تعدی بہنود سکنہ قصبہ بنارس وبرخی امکنہ دیگر کہ بنواحی آن واقعست وجماعت

بقیہ صفحہ ۵۸ = بنوائے نیز پوکھال کا بڑا تالاب جو عادل شاہیوں کا بنایا ہوا تھا مگر مرمت طلب ہوگیا تھا اُس کی ترمیم اور توسیع کی سان کے علاوہ باوامی تالاب بھی بنوایا۔ چکیناہلّی میں ایک برج بنایا اور واکن گرے میں ایک اور قلعہ بنا کر چار توپیں چڑھا دیں اور دو تالاب اور تین باؤلیاں بھی کھدوائیں۔ یہ شخص بادشاہ بیجاپور کا باج گزار تھا۔ اور وقتاً فوقتاً اپنی فوج بادشاہ کی خدمت میں لے جایا کرتا تھا۔ اس نے عادل شاہیوں کی طرف ہو کر کئی لڑائیاں لڑیں اور سب میں سرخرو ہوا۔ بیس سال کی حکم رانی کے بعد اس نے سنہ ۱۱۰۴ھ ۱۶۹۴ء میں انتقال کیا۔ ۱۲۔

نوٹ فرمان نمبر ۴۱: - اورنگ زیب کی نسبت عام خیال یہ ہے کہ وہ بڑا متعصب مسلمان اور ہندوؤں اور ان کے معابد کا بڑا دشمن تھا۔ مولانا شبلی نے اس کی تردید میں ایک رسالہ لکھا ہے اور بہت سے ماہرانِ فن تاریخ کا یہ خیال ہے۔ کہ اورنگ زیب کی نسبت رائے قائم کرنے میں بہت مبالغہ کیا گیا ہے جس کو لوگ تعصب سے تعبیر کرتے ہیں۔ میں اسے پابندی مذہب کہتا ہوں۔ جو ہر عقیدے کے دینداروں کے لیئے ضروری ہے جو شخص اپنے دین میں پکّا نہیں وہ کسی بات میں پکّا نہیں ہو سکتا جب اس کا معاملہ اپنے خالق ہی سے یکسو نہیں تو وہ دوسروں سے کب راستباز ہو سکتا ہے ہم کو اورنگ زیب کا ایک فرمان ہاتھ لگا ہے۔ جس سے صاف ظاہر ہے کہ اس نے بنارس کے برہمنوں کے مذہبی حقوق کی پوری پوری حفاظت کی ہے۔ ممکن ہے کہ اورنگ زیب کے عاملوں نے مندر ڈھائے ہوں۔ بنارس کی مسجد جو اورنگ زیب سے منسوب کیجاتی ہے وہ بینی مادھو کا مندر ڈھا کر سنہ ۱۶۶۹ء میں مندر کے مقام پر بنائی گئی ہے۔ اس زمانہ میں یہ بھی دستور تھا کہ جو مسجد کہیں بھی بنائی جاتی تھی تبرکاً وتیمناً بادشاہِ وقت سے منسوب کیجاتی تھی

دیکھو صفحہ (۶۰)

برہمنان سدنہ آنمحال کہ سدانت تنجا نہا قدیم آنجا با آنہا تعلق دارد و مزاحم و متعرض میشوند و میخواہند کہ انہا نرا از سدانت کہ از مدت مدید با آنہا متعلق است بازدارند و اینمعنی باعث پریشانی و تفرقہ حال این گروہ میگردد و لہذا حکم والا صادر میشود کہ بعد از ورود این منشور لامع النور مقرر کنند کہ من بعد احدی بوجوہ تعرض و تشویش باحوال برہمنان و دیگر ہنود متوطنہ آن محال نرساند تا آنہا بدستور ایام پیشین بجا و مقام خود بودہ بجمعیت خاطر بدعاء بقاء دولت ابد مدت ازل بنیاد قیام نمایند درین باب تاکید دانند۔ بتاریخ ۱۵ شہر جمادی الثانیہ سنہ ۱۰۶۹ ہجری نوشتہ شد۔

بقیہ نوٹ صفحہ ۵۹۔ اسی لئے یہ امر مشتبہ ہو جاتا ہے کہ جو مسجد جنن بالی کے قریب پنچ گنگا گھاٹ پر موجود ہے۔ اورنگ زیب کی بنوائی ہوئی ہے بھی یا نہیں کیونکہ یہ مسجد بہت مختصر ہے اور سلاطین مغلیہ کی بنا کردہ مساجد آگرہ اور دہلی کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں نہ اس میں کوئی خاص ندرت یا صنعت ہے۔ اس فرمان کا فوٹو بنارس کے فوٹو گرافر سعید برادرز نے لیا ہے جس کے مضمون سے صاف ظاہر ہوگا کہ اورنگ زیب کا سلوک ہندوؤں سے ظالمانہ تھا۔ یا منصفانہ۔ یہ اصل فرمان منگلا گوری محلے میں گوپی اپادھیا نامی برہمن کے پاس تھا۔ اُس کی وفات کے بعد اُس کے نواسے منگل پانڈے کے قبضے میں آیا کیوں کہ متوفی کے کوئی اولاد نرینہ نہ تھی ۱۹۰۵ء میں کچھ نزاع برپا ہوئی اور یہ فرمان مجسٹریٹ صاحب شہر بنارس کی عدالت میں پیش کیا گیا یہ فرمان ایک پُرانے زردی مائل کاغذ پر ہے جس کے پیچھے باریک کپڑا اس طرح چسپاں کیا گیا ہے کہ پشت فرمان کی تحریری جگہ ۴½ × ۴ انچ چھُٹی ہوئی ہے جس پر سیاہہ وغیرہ کے داخلے اور سلطان محمد کی مہر ۱½ انچ قطر کی ادپر دار لگی ہوئی ہے۔ اس کا خط بہت صاف اور قلم جلی ہے سارا فرمان نہایت گہری روشنائی سے لکھا ہوا ہے۔ صرف ناصیہ فرمان پر ایک طغرا الخط شنجرف ہے جو ۳ × ۲½ انچ کا ہے جس کے بائیں طرف بادشاہ اورنگ زیب کی مہر خاص ہے۔ فرمان طول میں دو فٹ ۱۰½ انچ اور عرض میں ایک فٹ ۵½ انچ ہے۔ اس کی پشت کی تحریر سے واضح ہوتا ہے کہ یہ فرمان بذریعہ شہزادہ سلطان محمد شاہ بہادر بھیجا گیا ہے جن کی مہر پشت فرمان پر داہنی جانب ہے۔ اس فرمان کا انگریزی ترجمہ لفٹنٹ کرنل ڈاکٹر ڈی سی۔ فلاٹ نے کیا ہے۔ اس فرمان کا مفصل ذکر مسٹر رجنی رنجن سین بی۔ اے۔ بی۔ ایل۔ کی کتاب "ہولی سٹی" بنارس میں ہے۔

میں نے یہ دیکھ کر ہی اس کا فوٹو سعید برادرز سے منگایا جس کی نقل بجنسہ سطر بہ سطر من و عن کی گئی ہے۔ ناظرین اسے بغور ملاحظہ فرمائیں۔ فلاٹ صاحب نے اس فرمان کی تاریخ ۱۵ جمادی الثانیہ ۱۰۶۴ھ (مطابق ۱۶۵۳ء) لکھی ہے۔ مگر فرمان کے فوٹو میں سنہ بالکل اس طرح درج ہے ۱۰۶۹ جو سنہ ۱۰۶۹ھ مطابق ۱۶۵۸-۹ء ہوتا ہے اور اورنگ زیب کا انتقال ۱۱۹۵ھ۔ م۔ ۱۷۰۶ء میں ہوا ہے۔ خوشنویس گ کے دو مرکز نہیں لگایا کرتے بلکہ ایک ہی مرکز لگاتے ہیں۔ سنہ کے نیچے تین نقطے محض خوبصورتی کے واسطے دیدیئے ہیں اور (۶) کا ہندسہ زمانہ قدیم میں نصف (۶) کی شکل کا لکھا جاتا تھا۔ فرمان کی بارھویں سطر میں دولت اور داد کے بیچ میں تھوڑی جگہ چھُٹی ہوئی ہے۔ یہ طریقہ تحریر کا تعظیماً تھا۔ "خدا" کا لفظ سب سے اوپر فرمان کی پیشانی پر ہوا کرتا ہے۔ ہائے ہوز کا شوشہ لگانے کا دستور بھی خوشنویسوں میں نہ تھا۔ فرمان کی پانچویں سطر میں "سدنہ" اور "سدانت" دو لفظ غیر مانوس ہیں۔ اس کا ترجمہ یوں کیا ہے۔ "اینڈ آلسو سمرٹن برہمنز کیپرز آف دی ٹمپلز ان ہوز چارج دوز اینشنٹ ٹمپلز آر"

اس ترجمہ سے سدنہ اور سدانت کے معنے "قدیم" کے ہوتے ہیں مگر میری رائے میں ولی اور تولیت کے ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔ بہرحال اس فرمان کے ملاحظہ کے بعد اتنا تو ضرور کہہ سکتے ہیں۔ کہ اورنگ زیب اتنا قسی القلب اور متعصب نہ تھا جتنا کہ اسے دکھلانے کی کوشش کی گئی ہے اس کو دوسرے مذاہب کا احترام بھی کما حقہ تھا۔ ۱۲

(۴۲) نقل فرمان شاہنشاہ اورنگ زیب

بعطائے دہ بیگہ آراضی واقع پتی ہیبت پور صوبۂ لاہور بہ مسماۃ عائیشہ مورخہ ۱۲ رجب ۱۰۶۹ھ / ۱۶۵۹ء –
یہ فرمان بحالت شہزادگی نافذ ہوا کیونکہ اورنگ زیب گو ۱۰۶۸ھ میں تخت نشین ہوا لیکن باقاعدہ طور پر تخت نشینی کا اعلان ۲۴ رمضان ۱۰۶۹ھ کو ہوا یعنی اس فرمان کی اجرائی کے دو مہینے بعد۔

اللہ اکبر

درینوقت نشور لامع النور شرف صدور عز ظہور یافت کہ ×
پٹی ہیبت پور من مضافات صوبۂ دار السلطنت لاہور از ابتدائے ربیع تنکوزیل در وجہ مدد معاش بمسماۃ عائشہ حسب الضمن مقرر شد × کہ حاصلات آنرا فصل بفصل سال بسال صرف بحتاج خود نمودہ بدعای دوام دولت ابد طرازانہ اشتغال نمودہ باشد۔ می باید کہ × حکام و عمال و جاگیرداران و کروریان حال و استقبال در استمرار و استقرار این حکم والا کوشیدہ اراضی مذکورہ پیمودہ و چک بستہ × تصرف او بازگذاشتہ اصلا و مطلقاً تغیر و تبدیل بدان راہ ندہند و بعلت بالوجہات و اخراجات مثل قنلغہ و پیشکش و جریبانہ و ضابطانہ × و محصلانہ و مہرانہ و دار وغگانہ و بیگار و شکار و دہ نیمی و مقدمی و صد دوی قانون گوئی و ضبط ہر سالہ بعد از تشخیص حک و تکرار زراعت و کل × تکالیف دیوانی و مطالبات سلطانی مزاحمت نرسانند و درین باب ہر سالہ سند مجدد نطلبند و اگر در محلی دیگر چیزی دیگر داشتہ باشد آنرا اعتبار نکنند از فرمودہ در نگذرند بتاریخ ۱۲ شہر رجب ۱۰۶۹ سنہ ہجری ست تحریر پذیرفت ۵۔

(۴۳) نقلِ فرمان اورنگ زیب عالمگیر

بنام راجہ جے سنگھ والی جے پور جے سنگھ اول

اللہ
بہادر
اورنگ زیب
ابن شاہ جہاں
بادشاہ
۱۰۶۹ھ
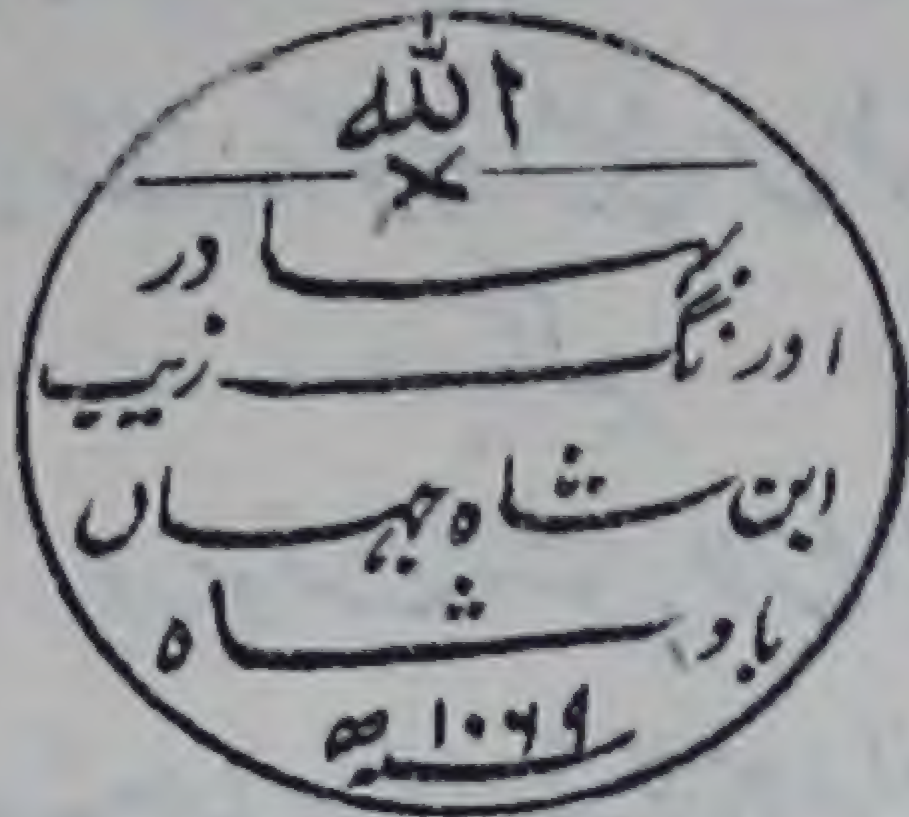
زبدہ دلاوران تہور دستگاہ خلاصہ جانبازان ہواخواہ نقاوہ مخلصان ارادت کیش قدوہ خیر طلبان عقیدت اندیش عمدہ راجگان اخلاص شعار مطیع الاسلام مرزا راجہ جے سنگھ بہ توجہات خاص اختصاص یافتہ بدانند۔

عرضداشتیکہ درین ہنگام فیض ارتسام از ہیبت پور ارسال داشتہ بود در فتحپور از نظر الانور گذشت یقین کہ تا حال از احمد آباد روانہ پیش شدہ باشد۔ باید کہ از راہے کہ مناسب داند بہ سرعت تمام رفتہ در دستگیر ساختن آن آوارۂ دشت ادبار[1] مساعی جمیلہ بہ تقدیم رساند و موجب مجرائے عظیم خویش داند ماہ ہشتم شوال بہ نواحی دار الخلافہ شاہجہان آباد خواہیم رسید در شعبان ۱۰۶۹ ہجری تحریر یافت فقط

(۴۴) نقلِ پروانہ نواب دلیر خاں بمہر قاضی سندیلہ

از قرار تاریخ چہار دہم شہر محرم الحرام ۱۰۸۰ھ آنکہ

متصدیان مہمات حال و استقبال پرگنہ سندیلہ سرکار لکھنؤ صوبہ اودہ بدانند

کہ چون بموجب وقوع دو لتخواہی موضع دلیر نگر عرف کوند دلی در قریات کھماری من اعمال پرگنہ مذکور از ابتدائے فصل خریف ۱۰۸۰ در وبست در وجہ نانکار پرتاب مل قانونگو پرگنہ مذکور نمودہ باید کہ موضع مذکور از محلات ہر سال حشو منہا نقلم داشتہ بہ تعلق مشارالیہ

[1] دارا شکوہ سے مراد ہے۔ ۱۲

واگذارند وتکلیف بھتیہ وبگار وغیرہ فرمایش معاف دارند کہ متصرف گشتہ در کفایت سرکار
ورفاہت رعایا سرگرم بودہ باشد وہر سال سند مجدد طلب نہ دارند ودرینباب تاکید تمام دانستہ
از فرمودہ تخلف وانحراف نورزند فقط۔

عالمگیر
جعفر خان بندہ بادشاہ

(۴۵)

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ شانہ

طغرائے طلائی وشنجرفی مربع
فرمان بادشاہ غازی
عزیز الدین محمد
اورنگ زیب عالمگیر

بخط طلائی وشنجرفی

نقلِ فرمان اورنگ زیب

خلد منزل

مُہر مدوّر

ہو الغالب

ابن میران شاہ
ابن امیر تیمور صاحب قران
ابن سلطان محمد شاہ
ابو سعید ابن سلطان

سنہ ۱۰۶۷
محمد
عالمگیر بادشاہ غازی
ابوالعدل عزیز الدین

سنہ صاحبقرانی ثانی پڑھا جانا
محمد اور غازی کے بیچ میں "احد" کا لفظ ہے

در ینوقت ساعات محمود وآیات مسعود بعرض ماریان محفل فردوس مشاکل رسید کہ
موازی یکہزار بیگہ زمین محلقدیم از موضع لونڈری وغیرہ پرگنہ پانی پت سرکار صوبہ دار الخلافہ شاہجہان آباد

وبموجب فرامین عہد حضرت   دروجہ مدد معاش مسماۃ معصومہ وغیرہ مقرر بود بعد فوت او
مسماۃ عجیبہ وغیرہ ورثہ متوفیات متعلقان فضیلت وکمالات دستگاہ +
مولوی ثناء اللہ ولد مولوی حبیب اللہ حی و قایم وبر اراضی مذکورہ قابض ومتصرف اند و اسناد
آنہا در ہنگامہ ہا بغارت رفتہ از فضل وکرم خسروانہ امیدوار است کہ بفرمان والاشان مجدد
بدستور سابق مرحمت شود حکم جہانمطاع وآفتاب شعاع گردون ارتفاع شرف صدور وعز
ورود یافت کہ اراضی مزبورہ را از محلقدیم دروجہ + مدد معاش آنہا بدستور متوفیات موافق
معمول سابق بحال داشتہ حسب الضمن مقرر باشد کہ حاصلات آن از اصرف معیشت خود ہا نمودہ
بدعاء بقاء دولت + روزافزون مواظبت مینمودہ باشند باید کہ حکام وعمال وجاگیرداران
وکروریان حال واستقبال در استقرار واستمرار این حکم مقدس معلی کوشیدہ اراضی مزبورہ را
محلقدیم + بتصرف آنہا وفرزندان باز گذارند اصلاً ومطلقاً تغیر وتبدیل بدان راہ ندہند وبعلت
مال وجہات واخراجات مثل قتلغہ وپیشکش ومحصلانہ ومہرانہ ودار وغگانہ وبیگار وشکار ودہ نیمی
ومقدمی وصدودی وقانونگوئی وضبط ہر سالہ + وتکرار زراعت وکل تکالیف دیوانی ومطالبات
سلطانی مزاحم ومتعرض نشوند درین باب ہر سال سند مجدد نطلبند اگر در محل دیگر داشتہ
باشد آنرا اعتبار نکنند نوزدہم شہر رجب المرجب سال سیوم جلوس والا نوشتہ شد۔

پشت

برسالہ سیادت ونجابت مرتبت امارت وایالت منزلت زبدہ خوانین بلند مکان قدوہ
فدویان لایق العنایتہ والاحسان مورد مراحم خدیوگیہان صدر رفیع القدر صدر الصدور میر جملہ
عبید اللہ خان بہادر نوبت واقعہ نگاری لعل سنگھ

اس کے نیچے دو گول بڑی مہریں ہیں

داہنی طرف

سمہ عالمگیر غازی
خانہ زاد پادشاہ
خینگ
در صدر الصدور سیف
بہ...
.... غلام علیخان
.... الدولہ ۱۱۲۱
دوم شہر شعبان سنہ
(مہر میں خطاب صاف نہیں اٹھا)

بائیں طرف

۱۱۲۱ اللہ عالمگیر غازی
فدوی بادشاہ سلیمان اقتدار
الملک بہادر فتح جنگ وفادار سپہ سالار
الملک مدار المہام آصف جاہ نظام
وزیر الممالک جملۃ

(نوٹ) اس مہر کے نیچے قلمی تاریخ ۲۲ ذی قعدہ اور تھوڑی سی عبارت ہے جو پڑھی نہیں جاتی۔

۱۰۶۷ عالمگیر
بادشاہ غازی
عبد
الحمید احد خانہ زاد
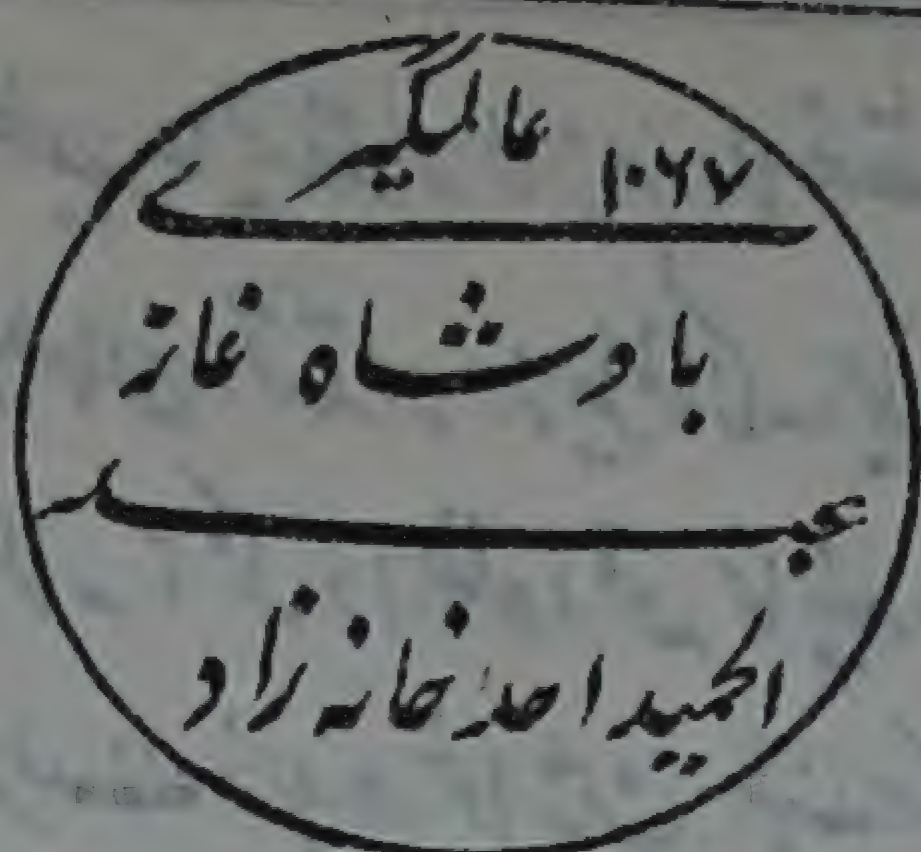
مہر عبدالحمید خانہ زاد
عالمگیر بادشاہ غازی
۲۰ رجب المرجب سنہ ۳ جلوس معلی

۱۰۶۷ عالمگیر
بادشاہ غازی احد
گنگاداس فدو
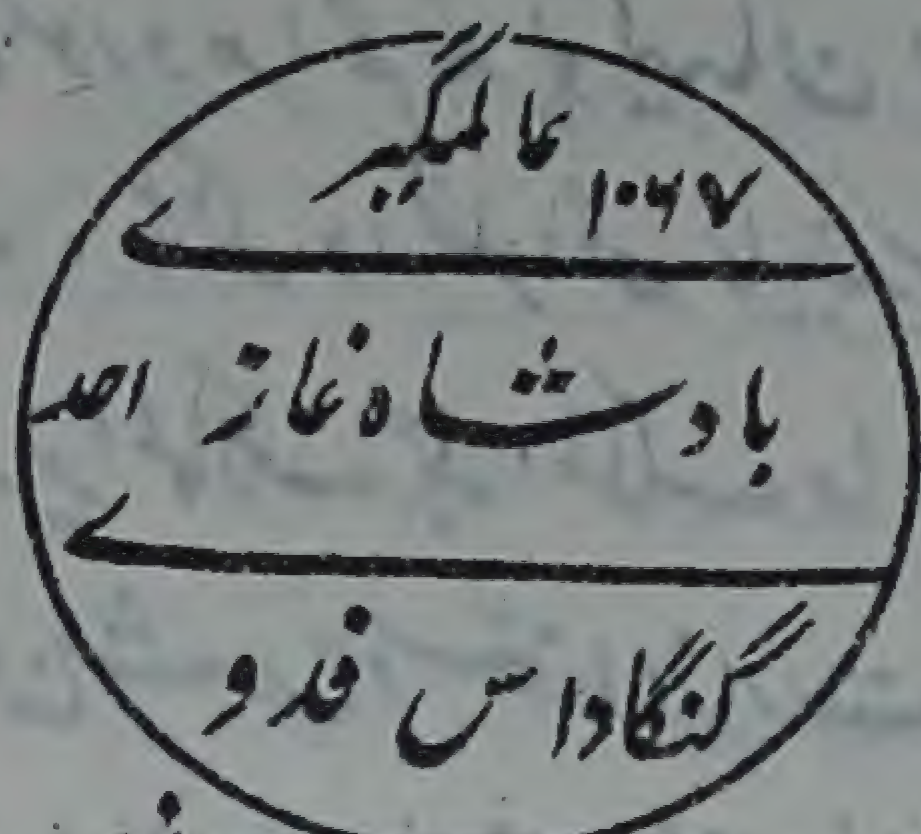
مہر گنگا داس فدوی عالمگیر بادشاہ غازی

اس مہر میں (احد) کا لفظ عالمگیر بادشاہ غازی کے
آگے ہی جس کا مطلب سمجھ میں نہیں آتا اور دستخط اور سنہ وغیرہ خط شکستہ میں ہیں جو پڑھے نہیں جاتے۔
شرح یادداشت واقعہ بتاریخ روز پنجشنبہ ہفتم شہر رمضان المبارک سنہ ۳ جلوس مبارک معلی
موافق سنہ ۱۰۶۹ ہجری مطابق ۲۰ خورداد ماہ برسالہ سیادت و نجابت مرتبت امارت و
ایالت منزلت زبدہ خوانین بلند مکان قدوہ فدویان عقیدت نشان لائق العنایت والاحسان
مورد مراحم خدیو گیہان صدر رفیع القدر صدر الصدور میر جملہ عبید اللہ خان بہادر... واقعہ نویسی
کمترین خانہ زاد آن درگاہ خلایق پناہ لعل سنگہ قلمی می گردد حکم صادر شد۔ کہ موازی یکہزار
بیگہ زمین محلقدیم از موضع لونڈری وغیرہ عملہ پرگنہ پانی پت سرکار و صوبہ دار الخلافہ شاہ جہان آباد
در وجہ مدد معاش مسماۃ عجیبہ وغیرہا ورثہ مسماۃ معصومہ وغیرہا متعلقات فضیلت و کمالات
دستگاہ مولوی ثناء اللہ و مولوی حبیب اللہ دیدہ و دانستہ با فرزندان مرحمت فرمودیم اگر
در جائے دیگر چیزے داشتہ باشند آنرا اعتبار نکنند۔ واقعہ نہم شہر شعبان المعظم سنہ ۲ بموجب
تصدیق یادداشت قلمی شد۔ شرح دستخط سیادت و نجابت مرتبت امارت و ایالت منزلت
دانائے مدارج دین و دولت شناسائے مراتب ملک و ملت فرازندۂ لوائے شوکت و
حشمت طرازندۂ نشاط ابہت و عظمت اعتضاد خلافت و فرمان روائی اعتماد سلطنت
و کشور کشائی... سرای مبارک جہان تماشائے عیش گرامی محافل کامرانی دقیقہ یاب
سرائر بادشاہے رمز شناس مزاجدانے آگاہے جوہر مرات حقیقت و وفا فروغ
شمع یکرنگے و صفا ہمدم دلکشای مجلس خاص محرم خلوت سرائے صدق و اخلاص کارفرمائی
سیف القلم مدبر امور عالم قدوہ امین بلند مکان و... عظیم الشان وزیر صائب تدبیر ممالک مدار

امیر روشنضمیر عالیمقدار لازم الاختصاص والاعزاز واجب الاحترام والاعتبار رکن السلطنة بادشاہ سلیمان اقتدار وزیر الممالک جملة الملک مدار المہام آصف جاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار آنکہ داخلواقعہ نمایند۔ شرح دستخط سیادت ونجابت مرتبت امارت وایالت منزلت زبدہ خوانین بلندمکان قدوہ فدویان عقیدت نشان لائق العنایت والاحسان مورد مراحم خدیوگیہان صدر رفیع القدر صدر الصدور میر جملہ عبید اللہ خان بہادر . . . . آنکہ داخلواقعہ نمایند شرح دستخط واقعہ نگار مطابق واقعہ کل است شرح دستخط وزیر الممالک جملة الملک مدار المہام آصف جاہ نظام الملک بہادر سپہ سالار آنکہ بعرضیگزاران شرح دستخط وزارت وامارت پناہ واقبال واجلال دستگاہ رکن السلطنة العالیہ عضد الخلافة الخاقانیہ منظور نظر حضرت ظل سبحانی سرافراز خلافة الرحمانی فدوی عقیدت نشان ضیاء الدولہ سعد اللہ خان بہادر آنکہ ببیست وچہارم شوال سنہ جلوس والا مکرر بعرض مقدس معلی رسید شرح دستخط وزیر الممالک جملة الملک مدار المہام آصف جاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار آنکہ فرمان والاشان قلمی نمایند بموجب دو قطعہ فرامین عہد حضرت   خلد منزل   مرحوم مختلفہ موازی یکہزار بیگہ زمین محلقدیم از موضع سلونڈری وغیرہ عملہ پرگنہ مسطور دروجہ مدد معاش اسماة معصومہ وغیرہ مقرر بود۔

بیگہ زمین محلقدیم

فرمان باسم معصومہ وغیرہا مرقوم ہفتم شعبان سنہ احد در عہد حضرت فردوس والامکان پروانہ بجالی تحریر یافت وزیر الملک عنایت اللہ خاں بہادر مرقوم ۵ جمادی الثانی سنہ ۳ حاصل نمودہ

حمابیگہ زمین

فرمان باسم لاہوری خانم وغیرہا مرقوم بستم شعبان سنہ احد در عہد حضرت فردوس والامکان پروانہ بجالی بمہر وزیر الممالک مرقوم ۵ جمادی الاول سنہ ۳ حاصل نمودہ

حمابیگہ زمین

. . . . . درینولا بنام مشار الیہما وغیرہا ورثہ متوفات مرحمت شد

السـ بیگہ از محلقدیم

از موضع برسنگھہ پور	از موضع مسطور
سا بیگہ	لما بیگہ

مسماة لطف النسا مسماة مسماة مسماة مسماة مسماة مسماة بشارات

صـ بگہ فضیلت محمولہ خدیجہ رابعہ سیدالنسار بشارت النسار

صـ بگہ صـ بگہ صـ بگہ صـ بگہ صـ بیگہ صـ بیگہ

مسماة مسماة مسماة مسماة مسماة مسماة

مرصع رجبیبہ جیونی شریفہ زہرہ زیب النسار آرام النسار

صـ بگہ صـ بگہ صـ بگہ صـ بگہ صـ بگہ صـ بگہ

مسماة مسماة مسماة مسماة

زاہدہ ساجدہ عایدہ سعیدہ حمیدہ

صـ بگہ صـ بگہ صـ بگہ صـ بگہ

نقلِ خط الور

صدر الصدور سند بدہد

عرضی وکیل فضیلت وکمالات دستگاہ مولوی ثناء اللہ ولد مولوی حبیب اللہ فرین باد ستخط
انور تحریر محمد مسعود خان محلے رسید کہ موازی یکہزار بیگہ زمین از موضع لونذری وغیرہ عملہ
پرگنہ پانی پت سرکار وصوبہ دار علاقہ شاہجہان آباد دروجہ مدد معاش مسماة معصومہ
وغیرہا مورثان موکل مقرر بود آنہا از مدت فوت شدند و مسماة عجیبہ وغیرہا ورثہ متوفیات
متعلقان موکل حی وقایم وبر اراضی مسطورہ قابض ومتصرف اند وفرامین وغیرہ اسناد در
ہنگامہا بغارت رفتہ نقول اسناد وحکمنامجات بدست دارند امیدوار فضل وکرم خسروانہ
کہ بعطای فرمان والاشان ارماسر افراز شوند ونبام صدر الصدور دستخط الور فرین شوند
کہ تصدیق اراضی مسطور محلفدیم بدستور سابق نبام موکلات با فرزندان دیدہ ودانستہ بدہد

حاشیہ پر ... بتاریخ پانزدہم شہر ذی الحجہ سنہ ... بتاریخ بست و دوم شہر ذی قعدہ جلوس والا

نہم ذیحجہ سنہ ... داخل سیاہہ حضور کل نمودہ شد ... نقل بدفتر حچھ مفصلے رسید

بمہر رسید کہا ... ح ... مع آدم مشارالیہ

بتاریخ بیست ونہم شہر رمضان المبارک سنہ جلوس والا ... لواقعہ مقابلہ شد

موافق سنہ ہجری داخل دفتر کردہ شد ... داخل روزنامچہ واقعہ

مع آدم . . . .

۱۷ رمضان سنہ تا ریخ
۱۵ رجب سنہ داخل
انتخاب شدہ
معہ محمد یوسف
داخل شد اوزرہ نمودہ شد
موافق . . . . است

تاریخ بست ودویم شہر شعبان المعظم سنہ جلوس والا
نقل بدفتر دیوان الصدارت العالیہ رسید لہا
مع آدم مشارالیہ

بموجب یاد داشت واقعہ
اعلے
فرمان والاشان نوشتہ شدہ

بتاریخ بیست ہفتم شہر رجب سنہ جلوس معلے موافق سنہ ہجری
داخل سیاہہ نمودہ شد لہا
مطابق مہر در و بماہ نقل دفتر صاحب . . . . . رسید
مع یک . . . . .

نوٹ - یہ فرمان بہت کرم خوردہ ہے طول ہیں ۳ - ۶ ½ عرض ہیں ایک فٹ آٹھ انچ -

(۴۶) نقل فرمان شاہنشاہ اورنگ زیب

بنام شیخ فرید المخاطب بہ احتشام خان و اخلاص خاں

مشیخت پناہ رفعت و نجابت دستگاہ نتیجۃ الاکابر خلف الاماجد فرزندی اعزی شیخ فرید
در پناہ خدا بودہ بعافیت باشند
بعد از سلام عافیت فرجام معلوم الفرزند بودہ باشد کہ ہنوز وقت آن نرسیدہ کہ ترک
منصب دنیا کردہ گوشہ نشینی اختیار نمایند ہرکس شمارا باین طریق ترغیب دادہ دانستہ
باشید کہ دوستی نکردہ است چہ معنی دارد کہ شما از خانہ زادان خوب این درگاہ آسمان جاہ
بودہ باشید درینوقت کہ اول جوانی وروز تردد و کارطلبی شما است خود را برکپا نیدہ گوشہ
گیرند عزت آثار تاج خان را بخدمت شما فرستادہ کہ شمارا بنصایح دلپذیر ازین ارادہ باز
آوردہ باشما بحضور آید - اللہ اللہ گفتہ اور اگفتۂ اینجانب دانستہ بہبود و خیریت خود را

منظور داشتہ بزودے خود را بحضور رسانند کہ در اشفاق و مہربانی انشاء اللہ تعالیٰ دقیقہ نامرعی نخواہد ماند و خاطر اینجانب را بغایت الغایت متوجہ انتظام احوال خیر مآل خود دانند زیادہ چہ نویسد توفیق رفیق باد ۸ ر ابان سنہ ۴ نوشتہ شد۔

مُہر آصفخان بجانب پشت

مسطور مندرجہ ذیل برحاشیہ از قلم اورنگ زیب عالمگیر

اقبال آثار اصلا مطلب ایشان ازین ارادہ نامعقول کہ پیش گرفتہ معلوم نشد اگر از ملاحظہ نامہربانی این جانب است خطاے محض است با درین مدت اقتدار و اعتبار بکدام دشمن خود درمقام انتقام شدہ ایم کہ بہ نسبت آن فرزند بے اعتنائی می نمودہ باشیم و تقصیرے کہ از ان فرزند بظہور رسیدہ کدام است کہ این ہمہ واہمہ بخاطر راہ میدہند زنہار از ہیچ ممر چیزے بخاطر نرسانیدہ بزودے روانہ درگاہ خلایق پناہ گردند زیادہ چہ نویسد العافیۃ بالعافیت والسلام

(۴۷) نقلِ فرمان بادشاہ عالمگیر بنام نواب دلیر خان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا فتاح
یا واسع
ابو المظفر محی الدین
محمد
اورنگ زیب بہادر عالمگیر سنہ احد
بادشاہ غازی
صاحب قران ابن تیمور
شاہ ابن میران
یا رافع
یا نافع

فرمان ابوالمظفر محی الدین محمد اورنگ زیب بہادر عالمگیر بادشاہ غازی

چون بعرض اشرف اقدس اعلی رسید شجاعت و شہامت شعار

جلادت و بسالت آثار ہمردار مراحم نمایان لایق العنایة

والاحسان دلیرخان التماس دارد کہ بر جمع پالی من اعمال سرکار خیرآباد متعلق بصوبہ اودہ کہ مبلغ بست و شش لک دام بجاگیرخان مشارالیہ تنخواہ است شش لک دام اضافہ شود کہ از اصل و اضافہ جملہ سی و دو لک دام باشد و مبلغ شش لک دام مذکور بطریق انعام التمغا از موضع پتہ شاہ آباد عرف انکئی وغیرہ من اعمال پرگنہ مرقوم بجہت وطن بہ بندہ مرحمت شود لہذا حکم جہان مطاع واجب الاتباع شرف صدور یافت کہ دیوانیان عظام مبلغ شش لک دام بر جمع پرگنہ مزبور اضافہ نمودہ موازی سی و ہفت موضع پتہ مسطورہ وغیرہ را از ابتدای فصل ربیع پارس ئیل در وجہ انعام خان موی الیہ بجہت وطن بطریق التمغا سوای طلب منصب حسب الضمن مقرر دانستہ تتمہ بست و شش لک بجاگیرخان مشارالیہ اعتبار نمایند و می باید کہ فرزندان کامگار بختیار و امرای ذی شوکت نامدار و وزرای صایب رای

نوٹ نواب دلیرخاں بانی شاہ آباد کے مفصل حال دیکھتا ہو تو نامۂ مظفری میں دیکھیئے۔ یہاں بالکل مختصر لکھنے پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ آپ کا نام جلال خاں تھا اور دلیرخاں خطاب تھا۔ افغان داؤدزئی تھے۔ ان کے والد دریا خاں بریرہ کے باشندے تھے جو نواح پشاور میں ایک قصبہ ہے۔ دریا خاں سے امیرالامرا خان جہاں لودی اس قدر خوش تھا کہ دونوں پگڑی بدل بھائی تھے۔ انہیں کی وساطت سے نورالدین جہانگیر بادشاہ کے دربار میں ملازم ہوا اور منصب سہ ہزاری و سہ ہزار سوار سے سرفرازی ہوئی۔ چند دنوں کے بعد دریا خاں شاہزادہ خرم کے اتالیق مقرر ہوئے۔ یہ اپنے باپ کی بدولت مقربان شاہی ہوگئے اور اپنے کارناموں کی بدولت شاہجہاں بادشاہ ان کی بڑی قدر کرنے لگا اور متواتر سرفرازیاں ہونے لگیں۔ غرض شاہجہاں ہی کے عہد میں دلیرخاں کو چار ہزاری منصب عطا ہوا۔ عالمگیر بادشاہ کے عہد میں بھی ان کے مراتب بڑھتے گئے۔ بعد تخت نشینی ہاتھی اور ہتھنی مرحمت فرمائی۔ جنگ اجمیر میں داراشکوہ کو دلیرخاں نے شکست دی۔ نواب موصوف نے ملک بنگالہ کو فتح کیا۔ پھر نواب موصوف مع راجہ جے سنگھ کے دکن گیا اور سیواجی مرہٹے

کفایت شعار و خوانین رفیع القدر عالیمقدار و ناظمان علیجاہ قانی و مباشران اشغال دیوانی و جاگیرداران
وکروریان حال و استقبال در استمرار و استقرار این حکم والا کوشیده مواضع مذبوره را بتصرف خان
مشار الیہ ظہراً بعد ظہرٍ و نسلاً بعد نسلٍ و بطناً بعد بطنٍ او باز گذارند و دریچ وقت و زمان تغیر و تبدیل
بقواعد و ضوابط آن راه ندہند و از جمیع وجوہات و عوارضات معاف و مرفوع القلم شمرند
و درین باب ہر سالہ حکم و سند مجدد نطلبند سبیل چودہریان و قانونگویان و رعایا و مزارعان
آن مواضع آنکہ دیہاے مسطوره را انعام آنہا مقرر دانستہ مالواجبی و حقوق دیوانی را
موافق حق و حساب بخان مومی الیہ جواب گو و از الجملہ چیزی قاصر و منکسر نکردانند
و از اصلاح و صوابدید حسابی آنہا بیرون نروند و از فرموده تخلف و انحراف نورزند تاریخ
بستم ذی حجہ سنہ پنج از جلوس والا نوشتہ شد۔

بقیہ نوٹ صفحہ نمبر ۷ متعلق فرمان نمبر ۴۷:۔ کی مہم فتح کی۔ دلیرخاں ہی نے سلطنت بیجاپور کو فتح کیا۔ دلیرخاں
نے قلعۂ دیوگڈھ اور چاندہ پر لشکر کشی کرکے فتح کیا اور وہاں کے راجاؤں سے پیشکش وصول کیا دلیرخاں کی مہر میں یہ
سجع کندہ تھا۔ جلال داشت زروز ازل چو صدق ضمیر + دلیرخاں شده ز الطافِ شاہ عالم گیر +
ماثر الامرا میں لکھا ہو کہ عالم گیر کے جلوس کا چھبیسواں سال تھا کہ بادشاہ نے دلیرخاں کو شہزادۂ محمد اعظم کے ساتھ بیجاپور کی مہم کے
لیئے مقرر کیا تھا۔ اس زمانے میں بادشاہ خود اورنگ آباد دکن میں تھا سنہ جلوس ۲۷ مطابق ۱۰۹۴ھ/۱۶۸۳ء میں دلیرخاں نے انتقال کیا
دلیرخاں قوی ہیکل و بسیار زورمند بود و حکایتہائے غریب از قوت و اشتہائے او اشتہار دارد و در پلوس خود بسیار ضابط و ہمیشہ فتح
نصیب بود و از موافقت زمانہ و یاوری طالع از ابتدائے عمر تا انتہا اوج پیمائے دولت و شوکت ماند ہیچ گاه سیلی زمانہ نخورد
و ذلت و خواری نہ کشید (ماخوذ از ماثر الامرا)
قطعہ تاریخ انتقال دلیرخاں۔ غبار آلوده شد و نیاز ماتم خانِ والاشاں + مکدر شد ہمہ عالم فلل شد بسا دوراں +
نظر کردم بتاریخش برآمد از سرِ مصرع + دلیری از جہاں برده شجاعت ملکِ ہندوستاں +
لفظ "غم جان" بھی دلیرخاں کی رحلت کا ماده ہو۔
نواب دلیرخاں کا مقبره شاه آباد کے شمال کی جانب واقع ہو۔ یہ عمارت نہایت شاندار اور مضبوط اور پتھروں کے نقش و نگار
کے اعتبار سے فی زمانا لاجواب ہو۔ تیسرا حصہ جو سب سے بلند تھا اور جس کے اوپر کلس چڑھا ہوا تھا زلزلے سے گر گیا مگر دو حصے
ابتک باقی ہیں۔ جب پورا تھا تو شام کے وقت اس پر بعض اشخاص چڑھکر شاہجہاں پور کے چراغ دیکھا کرتے تھے اب یہ مقبره آثارِ قدیمہ
میں داخل ہو گیا ہو اور بیره ہزار روپیہ اس کی مرمت کے لیئے گورنمنٹ سے عنایت ہوئے جو اتنی بڑی عمارت کے لیئے ناکافی ہیں۔ اس مقبره کے
سالانہ مصارف کے لیئے شاه عالم بن اورنگ زیب نے ایک موضع سرائے کنکو معاف کیا تھا وہ بھی منجملہ دیگر جاگیرات کے ضبط ہو گیا۔

جانب پشتِ فرمان

شرح یادداشت واقعه تاریخ روز شنبه سوم شهر رمضان المبارک ۵ سنه جلوس مقدس مطابق ۱۰۷۲ سنه موافق اردی بهشت ماه الهی برساله نواب قدسی القاب نور حدقه خلافت وابهت نور حدیقه سلطنت ودولت فروغ دودمان عزو اقبال چراغ خاندان جاه جلال والاگهر بلند مکان رفیع القدر منیع الشان ستوده خصال خجسته شیم. وبمعرفت وزارت پناه کفایت دستگاه شایسته اضاف مراحم تفقدات سزاوار صنوف عواطف وتلطفات راجه رگهناتهه کهی و نوبت واقعه نویسی کمترین بندگان درگاه خلایق پناه محمد علی الحسینی قلمی میگردد که چون درینولا بعرض اشرف اقدس اعلی رسید که امارت پناه دلیرخان از درگاه فضل وکرم التماس دارد که درجمع پرگنه پالی من اعمال سرکار خیرآباد متعلق بصوبه اوده مبلغ بیست شش لک دام بجاگیرخان مشار الیه تنخواه است شش لک دام اضافه شود که جمله اصل واضافه سی دو لک دام باشد مبلغ شش لک دام مذکور بطریق انعام التمغا از مواضع ته شاه آباد عرف انکی وغیره از مواضع پرگنه مذکور بموجب مسطور فی الذیل بجهت وطن مرحمت شود لهذا حکم جهان مطاع عالم مطیع صادر شد که مبلغ شش لک دام برجمع پرگنه مذکور اضافه نموده مواضع ته شاه آباد وغیره دیهات مذکور را من ابتدای ربیع پارس ئیل بانعام خان مومی الیه بجهت وطن برسم التمغا سوای طلب منصب عطا فرموده تتمه بیست و شش لک دام را بجاگیرخان مشار الیه حساب نمایند ومطابق فهرست جات قلمی شد شرح بخط وزارت پناه کفایت دستگاه راجه رگهناتهه کهی برساله نواب قدسی القاب ستوده خصال خجسته شیم وبمعرفت کمترین بندگان درگاه داخل واقعه نمایند. شرح حاشیه بخط واقعه نویس مطابق واقع است شرح بخط وزارت پناه کفایت دستگاه شایسته اضافت مراحم تفقدات سزاوار صنوف عواطف وتلطفات راجه رگهناتهه کهی بعرض مکرر نمایند

شرح بخط سیادت پناه رفعت ومعالی درگاه اشرف خان آنکه هم شهر رمضان ۵ سنه جلوس مبارک مکرر بعرض تقدس نمایند. شرح بخط وزارت پناه کفایت دستگاه شایسته اضافت مراحم وتفقدات سزاوار صنوف عواطف تلطفات راجه رگهناتهه کهی فرمان عالیشان قلمی نمایند.

بتاریخ ۱۰ محرم الحرام ۵ سنه جلوس مبارک
موافق ۱۰۷۳ سنه هجری مطابق ۲۳ امرداد الهی
نقل بدفتر صاحب توجه رسید

بتاریخ ۱۲ شهر محرم ۵ سنه جلوس والا
نقل بدفتر استیفای ابواب المال صوبهٔ اکبرآباد رسید

معــــ موضع

اصـــلی داخـــلی

عـــ حہ موضع

جمع دامے حسب الحکم

چھـــے دام لک

ازتہ شاہ آباد عرف انکئی لگان ـــــ سہ

معــــ موضع دو لاکھ تراسی ہزار دام

اصـــلی داخـــلی

عـــ موضع

جمع دامے

بواقعہ مقابلہ شد ۲۳ رمضان سـ ۵ ـنہ
داخل روزنامچہ واقعہ ابواب دیگر (ابواب دیگر)
تبتاریخ ۱۴ محرم سـنہ بمعرفت سی التمری

نقل

تبتاریخ ۱۲ شہر محرم سـنہ جلوس
نقل بدفتر بخشی الملکی سـ ۵ ـنہ
الف

ونقل در ہر دو خرچہ نمودہ شد
تبتاریخ ۱۲ شہر محرم الحرام سـ ۵ ـنہ
نقل بدفتر بخشی بر ســـہ نوشتہ

موافق مراتب نوشتہ شد
تبتاریخ ۱۵ محرم سـ ۵ ـنہ نقل
بدفتر مفصلی و مجملی
بمو تفصیلی مجملی

فی التاریخ سـ ۵ ـنہ جلوس مطالبہ ۱۴ شہر محرم

ف — ف — ف — ف — ف — ف

بھگایوان — کھلیہ وخواجہ کلان پور — کرنامئو — نرساپور — بیجھا — روپاپور لہر

سے موضع — دوموضع — دوموضع

اصلے داخلے — اصلے داخلے — اصلے داخلے

اموضع دوموضع — اموضع اموضع — اموضع اموضع

جمع دامے

چھیاسٹھ ہزار

برسالہ بادشاہزادہ کامکار نامدار گرامی نسب عالی تبار نورحدقہ خلافت وابہت نورحدیقہ سلطنت و دولت فروغ دودمان عزو اقبال چراغ خاندان جاہ وجلال والاگہر بلند مکان رفیع القدر منیع الشان ستودہ خصال خجستہ شیم شاہزادہ محمد اعظم (مہر: اسد خان عالمگیر)

نقل فرمان مہری اورنگ زیب (۴۸)

بعطائے اراضی یکصد بیگہ در پرگنہ بہت سرکار سہارنپور صوبہ دارالخلافہ شاہجہان آباد بنام مسماۃ صاحب دولت و دیگران بطور مدد معاش مورخہ ۸ ربیع الاول ۵ سنہ جلوس م ۱۰۷۳ھ ۱۶۶۲ع

درینوقت فرمان عالیشان فرخندہ عنوان شرف صدوریافت کہ

موازی یکصد بیگہ زمین افتادہ لایق زراعت خارج جمع از پرگنہ بہت متعلق سرکار سہارنپور من مضافات صوبہ دارالخلافہ شاہجہان آباد × از خریف پارس ئیل دروجہ مدد معاش مسماۃ صاحب دولت وغیرہا حسب الضمن مقرر ومفوض باشد کہ حاصلات × آنرا فصل بفصل وسال بسال صرف مایحتاج خود ہانمودہ بدعای بقای دولت ابد مدت اشتغال بینمودہ باشند × می باید کہ حکام وعمال وجاگیرداران وکروریان حال واستقبال در استمرار واستقرار این حکم والا × کوشیدہ اراضی مذکور را پیمودہ وچک بستہ بتصرف آنہا باز گذاشتہ اصلاً ومطلقاً تغییر وتبدیل × بدان راہ ندہند وبعلت مالوجہات واخراجات مثل قتلغہ و پیشکش وجریبانہ وضابطانہ ومحصلانہ و× مہرانہ ودار وغگانہ وبیگار وشکار ودہ نیمی ومقدمی

وصد دوی قانون گوی × وضبط ہر سالہ بعد از تشخیص چک وتکرار زراعت وکل تکالیف دیوانی ومطالبات سلطانی مزاحمت نرسانند ودرین باب ہر سالہ سند مجدد × نطلبند واگر در محلی دیگر چیزے داشتہ باشد آنرا اعتبار نکنند بتاریخ چہارم شہر ربیع الاول سنہ پنج از جلوس والا نوشتہ شد۔

(۴۹) نقل فرمان مہری اورنگ زیب

بعطاے یومیہ عصہ از خزانہ لاہور بنام محمد باقر نبیرہ عبداللطیف مورخہ ۱۹ ار شعبان سنہ ۶ جلوس م ۱۰۷۴ھ ۱۶۶۴ء

درینوقت فرمان عالیشان سعادت نشان شرف صدور یافت کہ مبلغ یکروپیہ بلاقصور یومیہ از خزانہ دار السلطنت لاہور دروجہ مدد معاش محمد باقر نواسۂ ملا عبد اللطیف سلطانپوری کہ طالب علم کثیر العیال است حسب الضمن مقرر و مفوض باشد انراصرف × مایحتاج خود نموده بدعاء بقاء دولت ابد مدت اشتغال بینموده باشد می باید کہ حکام وعمال × متصدیان جہات و متکفلان معاملات وداروغگان ومشرفان حال واستقبال آنجا در استمرار × واستقرار انحکم اشرف اقدس اعلےکوشیده مبلغ مذکور را از خزانۂ مزبور بشار الیہ میرسانیده × باشند واز انجملہ چیزی قاصر ومنکسر نگردانند ودرین باب ہر سالہ حکم وسند مجدد نطلبند واگر در محلی دیگر چیزے داشتہ باشد آنرا اعتبار نکنند بتاریخ نوزدہم شہر شعبان سنہ شش از جلوس والا نوشتہ شد۔

(۵۰) نقل سند نواب دلیرخان

مہر نواب دلیرخان

متصدیان جہات حال واستقبال پرگنہ پالی بعنایت امیدوار بوده بدانند موازی پنجاہ بیگہ بگز الہی زمین بنجر افتاده خارج جمع لایق زراعت در وجہ انعام میکو چودہری بازار شاہ آباد من ابتداے فصل خریف لوی ئیل سنہ ۱۰۷۰ف مقرر

گردید باید کہ اراضی مذکور بجائے کہ مناسب دانند پیمودہ و چک بستہ دہند کہ فروع ساختہ حاصلات
آنرا متصرف شدہ در سربراہ خدمت مذکور بہ دیانت و امانت و حسن سلوک با رعایا و سکنہ قصبہ مسطور
کہ باعث مزید آبادانی ست سرگرم و ساعی باشند زیادہ مبالغہ رفت۔ تحریر تاریخ شہر صفر ختم اللہ
وسیلۃ الظفر ۱۰۷۷ھ

عصمت اللہ　　دیال ہر رائے

(۵۱) نقل سند اورنگ زیب

گماشتہائے جاگیرداران و کروریان حال و استقبال پرگنہ سندیلہ سرکار لکھنؤ مضاف اودہ را اعلام آنکہ
چونکہ موازی سہ صد بیگہ گزالہی بموجب فرمان عالیشان حضرت شاہ عالمگیر چہارم شعبان المعظم
سنہ ۱۲ جلوس مدد معاش شیخ کمال مع فرزندان در پرگنہ مذکور مقرر نمودہ مشار الیہ ودیعت حیات
سپردہ در ینولا شیخ کریم اللہ وغیرہ ورثہ متوفی مذبور کمر ہمت بستہ حاضر آمدند شہود برشہادت
دادند کہ ہماں اشخاص حی و قایم و قابض و متصرف اند بنابرآں حسب الحکم جہاں مطاع آفتاب
شعاع گردون ارتفاع بہ تصدق فرق مبارک بندگانِ حضرت خدیو جہاں خدا وند زمان باعث
امن و امان مظہر اتم پروردگار رحمت اعم آفریدگار محی شریعت غرہ سند بیضا خلیفۃ الرحمانی
اراضی مذکورہ بدستور سابق بشرط قبض و تصرف حسب الضمن آنہا مقرر و مسلم داشتہ شد
می باید کہ اراضی مذبور از جاگیر و کرور مستثنے دانستہ بہ تصرف آنہا گذارند کہ حاصلات آنرا فصل
بفصل سال بسال صرف معیشت خود نمودہ بدعا گوئی دوام مشغول باشند۔

(۵۲) نقل سند نواب دلیرخان بنام شیخ مصطفٰے وغیرہ

گماشتہ ہائے جاگیرداران و کروریان حال و استقبال پرگنہ سندیلہ سرکار لکھنؤ مضاف
بصوبہ اودہ بدانند۔
کہ چوں بموجب سند امارت پناہ شجاعت و شہامت دستگاہ لایق العنایت
والاحسان دلیرخان و تجویز صدر موازی پنجاہ بیگہ زمین بگز الہی از پرگنہ مذکور
در وجہ مدد معاش شیخ مصطفٰے وغیرہ مقرر است در ینولا نیز بموجب فرمان عالیشان سعادت نشان

بندگان حضرت خدیو زمین وزمان خداوند مکین ومکان ذریعہ امن وامان وسیلہ آرمش عالمیان ظل ظلیل ایزد متعال نائب نبیل داوار بیہمال مظہر اتم پرورد گار رحمت اعم آفریدگار بانی مبانی جہانبانی مشید قوانین گیتی ستانی خلافت پناہ ظل اللہ مسطورہ تاریخ دوازدہم شہر جمادی اول ۱۱ جلوس والا موازی مذکور از محل قدیم بدستور سابق بشرط قبض وتصرف از فصل خریف سچی ئیل درو جہ مدد معاش مشار الیہم حی وقائم حسب الضمن مقرر گشتہ می باید کہ بر طبق فرمان والاشان عمل نمودہ اراضی مذکور را بتصرف آنہا باز گذارند واصلاً مطلقاً تغیر و تبدل بدان راہ ندہند و بوجہے بین الوجوہ طلب وطمع نمایند کہ حاصلات آنرا فصل بفصل وسال بسال صرف معیشت خود ہا نمودہ بوظائف دعاگوئی دوام دولت قاہرہ اشتغال نمایند اگر در محلے دیگر چیزے داشتہ باشد آنرا اعتبار نکنند درینباب قدغن نمایند بتاریخ ۱۹ شہر شوال ۱۲ سنہ جلوس میمنت قلمی شد۔

(۵۳) نقل سند نواب دلیر خان

مہر نواب دلیر خان

متصدیان مہمات حال واستقبال شاہ آباد بعنایت امیدوار بودہ بدانند موازی پنج بیگہ زمین پختہ برائے آبادی از قصبہ شاہ آباد مذکور بہ فیروز والہ بخش چوبداران مرحمت نمودہ شد باید کہ زمین مذکور متصل حویلی ہر دو بے نمودہ بدہند کہ نامبردہا محلہ خود را علیحدہ آباد کردہ بخاطر جمع آباد باشند وازرعایاے پیرامون حویلی آنہا ہیچ یکے مزاحم نشود درینباب تاکید حسب المسطور بعمل آرند تحریر فی التاریخ غرہ محرم ۱۰۸۷ سنہ یکہزار وہشتاد ہفت ہجری

حافظ محمد تقی

حافظ محمد منعم

(۵۴) نقل صورتحال

نواب کمال خاں در عہد اورنگ زیب

چون کتمان شہادت موجب اثم است
لہذا سوال میکند و گواہی میطلبد کمال الدین خان ابن دلیر خان بن دریا خان از ہر یک مسلمان
ذوی الاحترام و مشایخ کبار و عظام و علماے دین متین از اہل اسلام و زمینداران و سکان
و اعالی موالی موضع نہرولہ معمولہ حویلی دار الخلافت شاہجہان آباد کہ بر ہر یک
پیشیایان روشن و مبرہن است کہ یکقطعہ معلومۃ الحدود کہ واقع است در موضع مذکور محدود است
بدین حدود اربعہ مسطورہ و مشتمل بر حویلی پختہ و خام و چاہ و خانہار محترفہ

شرقی	غربی	جنوبی	شمالی
آن پیوستہ است بدیوار قلعہ کہنہ	آن ملزق ست بباغ سرکار خاصہ شریفہ و بعضے بقبرستان عام	آن متصل است بہ بعضے بہ بنیہ فیروز شاہی بابتہ اگر سین صراف	آن ملصق است بعضے بحویلی سید عمر بن سید مرتضی بن سید قطب

کہ حق ملکیت امارت پناہ دلیر خان معز الیہ بموجب خط شرائی کہ از املاک آنہا خریدہ بہ بندہ بحضور جماعۃ
شہود و عدول و بمہر شریعت پناہ قاضی حبیب اللہ قاضی شاہجہان آباد و بمہر اقضی القضاۃ شیخ
الاسلام قاضی لشکر ظفر اثر حضرت ظل ظلیل سبحان ہبہ نمودند و بندہ در مجلس نفقہ ہبہ قبول
کرد و بموجب آن بر قطعہ مذکور متصرف گشت بہ ہر کس ظاہر و باہر است و بر اینمعنے اطلاع
و آگاہی داشتہ باشد اشتہادے خود ذیل مختصر بنویسد یا بنویسانند کہ عند اللہ ماجور و عند الناس
مشکور خواہد شد و کان ذلک فی التاریخ احد من عشر رمضان المبارک سنۃ الف و سبع ثمانین
من الہجرۃ النبوت وصلعم

گواہ شد

گواہ شد

انچہ در متن مسطور ست بیان واقعہ است بندہ درگاہ — لکمنداس ابن موہنداس چودھری و قانونگو
ریداس لد لکمنداس چودہری و قانونگو دار الخلافہ شاہجہان آباد۔

(۵۵) نقل سند نواب دلیر خان

بنام فرزندان حضرت شیخ محمد مہدی قادری قدس اللہ سرہ العزیز

مہر

جلال داشت نیر روز از مہر ضمیر صدق

دلیر خان شد ز الطاف شاہ عالمگیر

ہو المعز

متصدیان مہمات حال و استقبال شاہ آباد بعنایت امیدوار بودہ بدانند چون موضع جوگی پور و کنھر پور کہ در وجہ نذر و وطن مغفرت پناہ شیخ محمد مہدی مقرر بودہ من ابتدای فصل خریف لوی ئیل سنہ ۱۰۸۴ فصلی بشرافت و حقایق آگاہان نتیجۃ الکرام شیخ محمد مراد و شیخ ہدایت اللہ و شیخ منور پسران آن مرحوم بحال داشتہ شد باید کہ بتعلق و تصرف ایشان واگذارند کہ بخاطر جمع بدستور سابق حاصلات آنرا صرف معیشت خود نمودہ در شاہ آباد سکونت داشتہ باشند و خانہ و زمین زرعی کہ از سابق دران موضع متعلق کسے باشد حقایق آگاہان از انہا مزاحم نشوند کہ ہر کدام بعمل و دخل خود داشتہ باشد درینباب تاکید دانند تحریراً فی التاریخ ہفتدہم شہر رمضان المبارک سنہ ۱۰۸۵ ہجری۔

جانب پشت

ملاحظہ نمایند۔ بتاریخ ۱۷ شہر رمضان سنہ ۱۰۸۵ھ داخل سیاہہ حضور ہر دو موضع بموجب پروانہ فضیلت پناہ پیر خان جیو از ابتدای فصل خریف لوی ئیل سنہ ۱۰۸۴ فصلی بحال داشتہ شد مواضعات

محمد

حافظ لیقی

منعم صدر

ملاحظہ نمایند۔ مقررہ دیہات در وجہ نذر و وطن باسم محمد مراد وغیرہ پسران مغفرت پناہ شیخ محمد مہدی من ابتدای فصل خریف سنہ ۱۰۸۴ ف مقرر شد تعلق کسان آنہا واگذارند شرح دستخط والا پناہ خواجہ مالچند دیوان آنکہ حسب الامر بموجب پروانگی فضیلت پناہ پیر خان من ابتدای فصل خریف لوی ئیل پروانہ قلمی نمایند۔

صالح

حالحاصل زر مال	افزود
[illegible]	[illegible]

جوگی پر تہ شاہ آباد	کنھر پور تہ شاہ آباد
[illegible]	[illegible]

حالحاصل	افزود	حالحاصل	افزود
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

(۵۶) نقلِ فرمان عالمگیر بادشاہ

بنام شیخ ہدایت اللہ صاحب قادری

چوں بعرض مقدس معلےٰ رسید کہ بموجب اسناد حکام موضع کنھر پور وجوگی پور عملہ پرگنہ پالی سرکار خیرآباد مصاف بصوبہ اودہ در وجہ مدد معاش و صرف مایحتاج و بجہتہ سکونت و آبادی و سرائے و باغ و حوض و چاہ و خانقاہ حقایق و معارف آگاہ عارف باللہ شیخ ہدایت اللہ مقرر است و مشارالیہ مواضعان مذکورہ در بست را قابض و متصرف التماس فرمان عالیشان دارد لہذا حکم جہانمطاع عالم مطیع صادر شد کہ مواضعان مذکور در بست در وجہ صرف مایحتاج و برائے سکونت و آبادانی و سرائے و باغ و حوض و چاہ و خانقاہ باوحسب الضمن مقرر باشد کہ بدستور سابق بشرط قبض و تصرف بخاطر جمع در انمعمورہ آباد بودہ و حاصلات آنرا صرف مایحتاج خود نمودہ بدعا ربقاء دولت ابدمدت مواظبت مینمودہ باشد می باید کہ حکام و عمال و جاگیرداران و کروریان حال و استقبال انحکم والا را مستمر دانستہ مواضعات مسطورہ در بست را بتصرف او بازگذارند اصلاً و مطلقاً تغیر و تبدیل بدان راہ ندہند و بعلت مالواجہات و اخراجات مثل بیگار و شیکار و مقدمی و قانونگوئی و ضبط ہر سالہ و کل تکالیف دیوانی و مطالبات سلطانی مزاحم نشوند و در ینباب ہر سالہ سند مجدد نہ طلبند بتاریخ پنجم شہر صفر ۲۰ سنہ ج-

جانب پشت

شرح یادداشت واقعہ بتاریخ روز چہارشنبہ یازدہم شہر شوال سنہ ۲۰ جلوس والا موافق ۱۰۸۸ ہجری
مطابق مہر الہی بر رسالہ سیادت و نقابت پناہ شرافت و نجابت دستگاہ سزاوار عنایت بادشاہی
قابلِ مرحمت خلیقہ الہی صدر رفیع القدر رضویخان و نوبت واقعہ نویسی کمترین بندگان درگاہ
خلایق پناہ حسام الدین حسین قلمی میگردد کہ بعرض مقدس معلے رسید کہ بموجب اسناد حکام موضع
کنہر پور و جوگی پور عملہ پرگنہ پالی سرکار خیرآباد مضاف لکھنو بہ اودہ در وجہ مدد معاش و صرف
مایحتاج و بجہت سکونت و آبادانی و باغ و حوض و چاہ و خانقاہ حقایق و معارف آگاہ عارف
باللہ شیخ ہدایت اللہ مقرر است و مشارالیہ مواضعان مذکور در لیست را قابض و متصرف التماس
فرمان والاشان دارد حکم جہانمطاع عالم مطیع صادر شد کہ مواضعان مسطور در لیست را بدستور
سابق بشرط قبض و تصرف در وجہ مدد معاش و صرف مایحتاج و بجہت سکونت و آبادانی و سرائے
و باغ و چاہ و حوض و خانقاہ باو مرحمت فرمودیم اگر در محلے دیگر چیزے داشتہ باشد آنرا اعتبار
نکنند واقعہ ۱۴ شوال سنہ ۲۰ جلوس والا مطابق تصدیق یادداشت قلمی شد شرح بخط سیادت
و نقابت پناہ شرافت و نجابت دستگاہ صدر رفیع القدر رضویخان آنکہ داخل واقعہ نمایند شرح
بخط واقعہ نویس مطابق واقعست شرح بخط موتمن الدولت العلیہ معتمد السلطنۃ البہیہ عمدہ وزرائے
رفیع الشان زبدہ خوانین بلند مکان ناظم مناظم ملک و مال ناہج مناہج دولت و اقبال شایستہ
انواع عنایت سزاوار اصناف مرحمت خان شجاعت نشان جملۃ الملک مدار المہام آنکہ بعرض
مکرر رساند شرح بخط قابل التربیت لایق الاحسان لطف اللہ خان آنکہ سیوم شہر محرم الحرام
سنہ ۲۰ جلوس میمنت مانوس مکرر بعرض مقدس رسید شرح بخط خان شجاعت نشان جملۃ الملک
مدار المہام آنکہ فرمان عالیشان قلمی نماید۔

مواضعات در لیست بدستور سابق

کنہر پور موضع جوگی پور موضع
موضع موضع
ہفتگہ رقبہ ساحسگہ رقبہ
تماسگہ
ماہ لے ہنائی والی حوض عبداللہ میان والی

حوض باغ نور کل
سالم سگہ لایق زراعت
مورخہ ۱۱۸۲ھ ہجری
موافق ۱۸ سنہ

باغ نور کل
سالم لایق زراعت
مورخہ ۱۱۸۲ھ ہجری
موافق ۱۸ سنہ
سالم

خادم شرع شریف
قاضی
بدیع الزمان
۵۰

(۵۷) نقل سند نواب دلیر خان بنام فتح معمور خان

مہر
جلال داشت لیروزازل چوصدق ضمیر
دلیر خان شدہ زالطاف شاہ عالمگیر
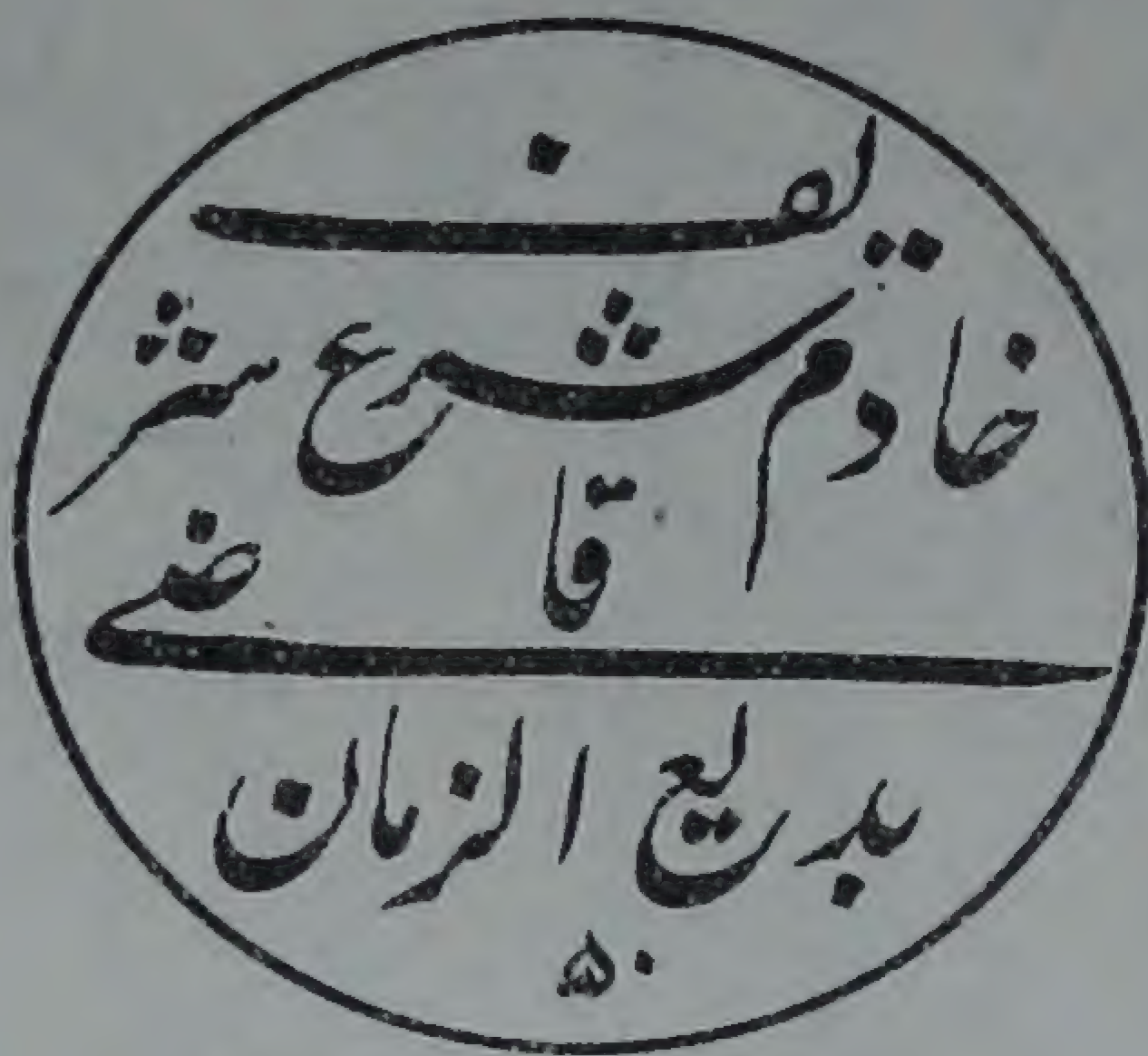
متصدیان مہمات حال واستقبال پرگنہ پالی از تہ شاہ آباد
سرکار خیر آباد صوبہ اودہ بدانند۔
موضع خانپور خاص از تہ شاہ آباد از جملہ دیہات التمغا
عملہ پرگنہ مرقوم در وجہ انعام برخوردار اقبال آثار فتح معمور خان من
ابتداے فصل خریف توی ئیل ۱۰۸۱ ف یکہزار وہشتاد وہفت فصلی حسب الضمن مرحمت
گشتہ شد باید کہ از موضع مسطور متعلق و تصرف کسان برخوردار واگذارند کہ حاصلات آنرا متصرف
بودہ دراز دیاد آبادانی و تکثیر زراعت و عمارت جہد بلیغ بکار برند۔
در ینباب قدغن دانند۔ فی التاریخ نوزدہم شہر رمضان المبارک ۱۰۹۰ھ

جانب پشت

ملاحظہ نمایند

بتاریخ ۲۲ رمضان نوشتہ شد
کلیسا موضع سنہ ۲۶
بتاریخ ۲۲ رمضان ۱۰۹۰ھ
مصحوب خان زادہ

ضمن نویسی

پیشکش

شرح ضمن وروجہ انعام خان زادہ فتح معمور خان از موضع خانپور تہ شاہ آباد از جملہ دیہات التمغا عملہ پرگنہ پالی من ابتدائے فصلخریف قوی ئیل ۱۰۸۷ف مرحمت شد قلمی شاید۔

۱۲ رمضان المبارک ۱۰۹۱ھ ہجری

ایک موضع اصل

۲۰ رمضان المبارک

(۵۸) نقل سند نواب دلیر خان بنام فتح معمور خان

مہر
جلال داشت ز روز ازل چو صدق ضمیر
دلیر خان شدہ ز الطاف شاہ عالمگیر

متصدیاں مہمات حال و استقبال تہ شاہ آباد محال وطن بدانند۔

کہ موضع خانپور عرف اودہر نپور در وجہ انعام برخوردار اقبال مند فتح معمور خان من ابتدائے فصلخریف ۱۰۸۷ف یکہزار و ہشتاد و ہفت فصلی مرحمت گشتہ بود در نیو لاکسان برخوردار مسطور درباب گذر و باغ ولی نعمت مرحوم بعرض رسانیدند کہ عاملان پرگنہ جہت حاصل مزبور مزاحم میشوند لہذا من ابتدائے فصلخریف یحیی ئیل ۱۰۸۸ف حاصلات گذر راہ و باغ حضرت ولی نعمت کہ در موضع مسطور است حسب الضمن مرحمت نمودہ شد باید کہ حاصل گذر و باغ تعلق و تصرف کسان برخوردار واگذارند و از محصول ۱۰۸۷ف مزاحم نشوند دریںباب قدغن دانند۔

تحریر فی التاریخ پنجم شہر رمضان المبارک ۱۰۹۱ھ ایکہزار و نود و یک ہجری

شیخ فتح اللہ ابن عبدالحکیم حسینی

جانب پشت پروانہ
ضمن نویسی

ملاحظہ نمایند
تاریخ ۶ جمادی الاول سنہ ۱۰۹۱ھ

شرح ضمن حاصل گذرراہ موضع خانپور عرف اودھرپور و باغ حضرت ولی نعمت جیو از محال وطن کہ در وجہ انعام برخوردار اقبال مند فتح محمد خان من ابتدای ۱۰۸۶ ف مقرر گشتہ بود عامل محال مرقوم جہت حاصل مذکور مزاحم شدہ بنابران حاصل گذرراہ و باغ مسطور من ابتدای فصل خریف بیجی ئیل ۱۰۸۸ ف مرحمت گشتہ و از محصول ۱۰۸۶ ف مزاحم نشوند و تعلق و تصرف برخوردار اقبال مند واگذارند ضمن قلمی شد۔

۱۰۹۱ھ
بتاریخ رمضان المبارک [illegible]
نقل دفتر دیوان [illegible]
[illegible]
السلام محمد [illegible]
[illegible] نشوند [illegible] اقسام سنہ ۱۰۸۶ ف محصول سنہ ۱۰۸۸ ف بیجی ئیل فصل خریف ابتداے

مہر اہلکار دفتر　حاصل گذرراہ موضع خانپور عرف اودھرپور
باغ مغفورہ مرحومہ حضرت ولی نعمت کہ در موضع مسطور است
۸ رمضان سنہ ۱۰۹۱ [illegible]

(۵۹) نقل فرمان اورنگ زیب

گماشتہای جاگیرداران و کروریان پرگنہ سندیلہ سرکار لکھنؤ مضاف صوبہ اودھ را اعلام آنکہ کہ وکیل مولوی اعظم بدیوان الصدارت العالیہ التماس نمود کہ موضع جھرنیا در بست اصلی یا داخلی پرگنہ مذکور بموجب سند امین اللہ خان صدر جزو در وجہ مدد معاش موکل با فرزندان بلا قید اسامی و قسمت مقرر است امیدوار است پروانہ بحالی عہد معانی تصدیق و یادداشت و فرمان والاشان مرحمت شود حکم شرف نفاذ یافت کہ بہ فصل بقدر یقنع بہ الکفاف حق محتاجین بر سلاطین است ارباب استحقاق کہ بموجب فرمان سعادت عنوان و اسناد حکام مدد معاش

دارند متعرض احوال آنہا نہ شوند لہذا حسب الحکم الاعلے قلمی میگردد کہ موضع مذکورہ را در بست اصلی یا داخلی حسب الضمن در وجہ مدد معاش مشار الیہ با فرزندان معافی و تصدیق و یاد داشت و فرمان والاشان و سند مجدد بلا قید اسامی و قسمت دانستہ تصرف آنہا واگذارند و حاصلات آنرا صرف معیشت خود ہا نمودہ بدعاے دوام دولت ابد مدت اشتغال نمودہ باشند اگر محل دیگر چیزے دیگر باشد آنرا اعتبار نکنند درین باب قدغن دانستہ حسب المسطور بہ عمل آرند۔ بتاریخ چہار دہم شہر رمضان المبارک ۲۴ سنہ جلوس والا قلمی شد۔

(۶۰) نقل فرمان اورنگ زیب بنام شہزادہ خان

سیادت و شجاعت پناہ شہامت و بسالت دستگاہ مورد مراحم بیکران رستم دوران بعنایات بادشاہی مباہی بودہ بدانند کہ چون درین ایام فیروزی آغاز نصرت انجام و ہمگی ہمت والا مصروف تنبیہ را نابود و لشکر ظفر اثر از اطراف و جوانب بملک او درآمدہ او را در میان گرفتہ بودند اکثر بے خبر از راہ بغاوت و سفاہت باغوای نا دولت خواہان تیرہ رای چشم از صلاح خویش پوشیدہ بہ تہیۂ اسباب بغی و طغیان پرداخت و مصدر کردارہاے ناہنجار شد آخر الامر گرفتار اعمال ناشایستہ و افعال قبیحہ خود گشت و طاقت مقاومت از حوصلہ خود فراتر دیدہ فرار گردید چندین از نوکران راجہ جسونت سنگہ متوفی ہمراہ گرفتہ بکمال خواری و سراسیمگی دست ناکامی وادبار بیہودہ بولاے را نا امید نت وازین جہت کہ او بخانہ خرابی خود راضی شد۔ آن راندۂ درگاہ جہان پناہ را در سرزمین خویش جا نداد۔ قرین خیریت و رخت عزیمت جانب دکن کردہ با سپر جہنمی نمک حرام خلق گشتہ وازانجا کہ فرزند برخوردار نامدار عالی نہار غرۂ ناصیۂ عظمت قرۂ باصرۂ خلافت فروغ دودمان ابہت و بختیاری چراغ خاندان شوکت و تاجداری اختر برج حشمت گوہر درج سلطنت نہال بوستان جاہ و جلال بہار چمن عزو اقبال و الانسبت سعادت توام بادشاہ زادۂ جہان و جہانبانیان محمد اعظم مرۃً بعد اخریٰ بر سر رانا رفت بمقتضاے دور بینی و مآل اندیشی طریق عجز و انکسار بملاقات فرزند اقبال مند آمد جمیع احکام پیشگاہ خلافت از جزیہ و جرمانہ قبول نمودہ تعہد نمود کہ باغی و نوکران راجہ متوفی را در تعلقۂ خود راہ ندہد تقصیرات او بعفو و صفح مقرون گردید خاطر او بہاے دولت ابد مدت ازین

طرف بالکل جمع شدہ آن نامدار کامگار بافوج گران وتوپخانۂ فراوان براے استیصال آن خسران مآل وسنوری یافت انشاء اللہ المستعان اوایل شعبان رایات عالمیات نیز بآن سمت نہضت خواہد نمود حکم جہان مطاع عالم مطیع شرف نفاذ می یابد کہ چون براے استخلاص وتسخیر قلاع وبقاع متعلقۂ بیجاپور کہ متصرف کافر حربی رفتہ وقابوے بہتر ازین دست ہم نخواہد داد خاطر خود را بہمہ جہت جمع ومطمئن داشتہ باتفاق سیادت ونقابت پناہ شجاعت وشہامت دستگاہ خلاصۂ فدویان بالاخلاص زبدہ دولتخواہان خاص عمدہ پیش قدمان ہر کہ رزم وپرخاش خان جہان بہادر ظفر جنگ کوکلتاش شروع درین کار نماید وکمر خدمت واجتہاد برمیان جان بستہ در تقدیم این خدمت دقیقہ از دقایق دولتخواہی ودل سوزی مہمل ونامرعی نگذاشتہ این معنی موجب مجرائی عظیم خود شناسید وفراخور فدویت وجان فشانی مید انید مزید مراحم بادشاہانہ باشند بہفتم رجب سال بست وچہارم از جلوس والا نوشتہ شد سنہ ۱۰۹۳ھ

(۶۱) نقل پروانہ شہر بانو بیگم عرف بادشاہ بی

نشان سید شہزرہ خان مشمول مراحم بودہ

سیادت پناہ شجاعت دستگاہ عمدہ مبارزان رستم بداند کہ شکر مراحم بے منتہائی پیشگاہ خلافت کہ بمحض تفضل شامل حال این بیکس غریب از دار و دیار دور افتادہ شدہ کہ سالہا بگویدیکے از ہزار نتواند گفت ازین وجہ خاطر آن بسالت نژاد جمع باشد۔ درینولا کہ رانا مغلوب عساکر گردون مآثر گشتہ بقدم عجز وزاری آمدہ بملازمت بادشاہ زادہ جہان وجہان بانیان نور ناصیۂ دولت ابد اقتران فروغ جبہ ملک وملت قرۃ العین خلافت ودولت محمد اعظم کرد وجزیہ وجریانہ وسائر احکام قدسی قبول نمود درین طرف کارے نماند حکم جہان مطاع عز صدور شد کہ بادشاہزادۂ مذکور متوجہ سمت دکن شوند وغیرت ہمت والا

شوت طلب۔ اورنگ زیب کی پیش قدمی:۔ سیوا جی کی موت نے اورنگ زیب کے لئے دکن کا راستہ کھول دیا۔ اورنگ زیب بڑا اولوالعزم بادشاہ تھا اُس کو سخت ندامت تھی کہ بار بار لشکر کشی کرنے اور باوجود بڑے نامور امراء کے بھیجنے کے بھی ملک دکن قابو میں نہ آیا۔ یہ ساری کم ہمتی اور بزدلی ہمارے امراء کی تھی ورنہ کیا معنی کہ یہ مہم سر نہ ہوئی اور اب جب تک مابدولت بہ نفس نفیس اس مہم پر نہ جائیں کبھی یہ بیل منڈھے چڑھنے والی نہیں۔ چنانچہ حسب بالا فرمان شہزرہ خاں کے نام زیب رقم فرمایا اور اُسی کے ساتھ شہر بانو بیگم عرف بادشاہ بی بی نے بھی ایک پروانہ بھیجا جن کی نقول ہم بجنسہ کرتے ہیں۔ ۱۲

معصم شد که مرکب جہان کشا نیز در اوائل بدان صوب نہضت فرماید تا بسزا دادن آن باغی را در ملک
خود در کنار شفق نہادہ آید باید که این وقت را که بادشاہ روے زمین بنفس نفیس خود متوجه دفع کافر
شده اند غنیمت دانسته و مراسم خدمت اولیا عظمت مغتنم انگاشته مراعات نمکخوارگی خانهٔ عادل
شاہیه نموده و مراسم اخلاص که از آن شہامت و عقیدت دستگاه توقع است بعمل آورده برای
کار ولی نعمت زادهٔ خود به هر طریق که ممکن و مقدور باشد برفاقت سدی مسعود خان و دیگر امرار
و خواتین از صمیم قلب بتقدیم رسانیده نوعے باو شد که کرناٹک و دیگر جاہا که از دست رفته باز
بتصرف دودمان عادل شاه در آید که این معنی پیش خلائق سبب ذکر جمیل و نزد خالق موجب
اجر جزیل خواهد شد و باعث خوشنودی خاطر بادشاه جمجاه که بادنی توجه ذات مقدسش کشورها
کشوده می آید و وثوق بر اخلاص این خاندان ہم خواهد رسید و ماجرائے آن خواهد شد که التماس
امداد و عنایات توانیم کرد و توهمات برطرف خواهد شد و بالتفات خدیو صورت و معنی باز بیجاپور
قرین امن و رفاه خواهد شد مجملاً بتقاضاے نعمت پروردگی آنست که درین هنگام که کافر نجود خواهد
در ماند کوتاهی نورزیده جاہاے موروثی را بگیرند به تعلل و تغافل نگذارند و کوشش بفسون و
افسانه باغی خسر الدنیا والآخرة و کافر فاجر نپرداخته بازی آنها را نخورند و داد مردی و مردانگی
بستانند که الوقت سیف والفوت ضیف دوازدهم رجب سنه بست و چهار جلوس ۲۴
(سنه ۱۰۹۳ھ)

(۶۲) نقل فرمان عالمگیر بادشاہ
بنام دیوان عظمت اللہ خاں باقرزئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مہر
اورنگ زیب عالمگیر

چوں بعرض مقدس معلے رسید کہ بموجب سند
دلیر خان موازی یکصد و بست بیگہ زمین از پرگنہ پالی
سرکار خیرآباد مضاف بصوبہ اودہ از انجملہ بست بیگہ بجہت باغ در سواد قصبہ شاہ آباد
و باقی در وجہ مدد معاش عظمت اللہ مقرر است و مشارالیہ اراضی مذکورہ را قابض و
متصرف التماس فرمان والا شان وارد حکم جہاں مطاع عالم مطیع صادر شد کہ موازی مذکور
از محل قدیم بدستور سابق بشرط قبض و تصرف در وجہ مدد معاش و باغ او حسب الضمن
مقرر باشد کہ حاصلات آنرا فصل بفصل و سال بسال صرف معیشت خود نمودہ بدعاے
بقاے دولت ابد طراز اشتغال میداشتہ باشد بباید کہ حکام و عمال و جاگیرداران وکروریان
حال و استقبال انحکم والا را استمرار دانستہ اراضی مسطورہ را بتصرف او باز گذارند اصلا
و مطلقاً تغیر و تبدیل بدان راہ ندہند و بعلت مالوجہات و اخراجات مثل قتلغہ و پیشکش
و جریبانہ و ضابطانہ و محصلانہ و مہرانہ و داروغگانہ و بیکار و شکار و دہ نیمی مقدمی و صدودی
و قانونگوئی و ضبط ہر سالہ و تکرار زراعت و کل تکالیف دیوانی و مطالبات سلطانی مزاحمت
نرسانند و در ہیچ باب ہر سالہ سند مجدد نہ طلبند و اگر در محلے دیگر چیزے داشتہ باشد
آنرا اعتبار نکنند تاکید دانند۔

بتاریخ بست و دوم شہر رمضان المبارک
سنہ بست و پنجم از جلوس والا تحریر یافت

عبارت بجانب پشت پروانہ

شرح یادداشت واقعہ بتاریخ روز دوشنبہ ہفتدہم شہر سنہ ۲۴ ج والا موافق سنہ ۱۰۹۲ھ مطابق
۱۲ شہر ماہ الٰہی برسالہ سعادت و نجابت پناہ شجاعت و شہامت دستگاہ سزاوار عنایت
بادشاہی قابل مرحمت خلیفہ الٰہی صدر رفیع القدر قلیچ خان۔ و نوبت واقعہ نویسی کمترین
بندگان درگاہ خلایق پناہ نورالدین محمد قلمی میگردد کہ بعرض مقدس معلے رسید کہ بموجب
سند دلیر خان موازی یکصد و بست بیگہ زمین از پرگنہ پالی سرکار خیرآباد مضاف بصوبہ
اودہ از انجملہ بست بیگہ بجہتہ باغ در سواد قصبہ شاہ آباد و باقی در وجہ مدد معاش عظمت اللہ

مقرراست ومشارالیہ اراضی مذکورہ را قابض ومتصرف التماس فرمان والاشان دارد حکم جہانمطاع عالم مطیع صادر شد کہ موازی مذکور از محل قدیم بدستور سابق بشرط قبض وتصرف در وجہ مدد معاش وباغ او مرحمت فرمودیم اگر در محلے دیگر چیزے داشتہ باشد آنرا اعتبار نکنند۔ واقعہ بتاریخ شہر جمادی الاول ۲۴ سنہ مطابق تصدیق یادداشت قلمی شد۔

شرح بخط سیادت ونجابت پناہ شجاعت وشہامت دستگاہ صدر رفیع القدر قلیج خان آنکہ داخل واقعہ نمایند۔

شرح بخط موتمن الدولۃ العلیہ معتمد السلطنۃ الہیہ عمدہ وزراے رفیع الشان زبدہ خوانین بلند مکان ناظم مناظم ملک ومال ناتج مناتج دولت واقبال شایستہ انواع عنایت سزاوار اصناف مرحمت خان شجاعت نشان جمدۃ الملک مدار المہام آنکہ بعرض مکرر رساند۔

شرح بخط خانہ زاد لایق العنایۃ والاحسان قابل المرحمت والامتنان لطف اللہ خان آنکہ دوازدہم شہر شعبان ۲۴ سنہ جلوس میمنت مانوس مکرر بعرض مقدس رسید۔

شرح بخط خان شجاعت نشان جمدۃ الملک مدار المہام آنکہ فرمان عالیشان قلمی نمایند

باعسکر
زمین از محل قدیم

بتاریخ [illegible] شہر [illegible] ۲۸ [illegible]
[illegible] شہر شعبان ۲۴ سنہ [illegible]

بتاریخ ۱۹ شہر شوال ۲۵ جلوس واز موافق ۱۰۹۳ھ مطابق ۱۴ ماہ
الہی نقل بدفتر صاحب الوجہ شد ابوالفتح
بتاریخ ۱۴ ذیقعدہ ۲۵ ج نقل بدفتر استفسار رسید
۱۵ شہر محرم الحرام ۲۵ سنہ داخل سیاہہ حضور شد

(۶۳) نقل پروانۂ نواب دلیر خان

بنام خلفائے شیخ محمد مہدی قادری

قاضی ولی اللہ

منجانب امارت پناہ دلیر خان بہادر از قرار بتاریخ ۱۴ المحرم سنہ ۱۰۹۴ھ آنکہ
متصدیان مہمات حال و استقبال پرگنہ سانڈی محلہ سرکار خیرآباد بدانند
چون موازی دوصد و پنجاہ بیگہ از محال مسطور بموجب اسناد حکام سابق مفصلۂ ضمن در وجہ
مدد معاش فقرا و خلفائے شیخ محمد مہدی قادری مقرر است در ینولا اینجانب نیز بدستور سابق
حسب الضمن مقرر و مسلم داشتیم باید کہ ہیچ وجہ مزاحم احوال این جماعت بعلت اراضی مسطور
نشدہ واگذارند کہ بخاطر جمع حاصلات آن فصل بفصل سال بسال صرف مایحتاج خود نمودہ
باشند و بدعای دولت دوام ابد مدت اشتغال نمایند در ینباب تاکید دانند تحریر
فی التاریخ شہر محرم سنہ الیہ
مقررہ شرح ضمن ــــــ اسامی مقررہ اراضی مالگذاری موازی دوصد و پنجاہ
بیگہ اراضی بگز الٰہی بنجر افتادہ
تفصیل اسمائے خلفائے مذکور الصدر

(۶۴) نقل سند معافی منجانب بادشاہ عالمگیر

بنام پیرزادہ شیخ ہدایت اللہ عرف شیخ مٹھو صاحب قادری ابن شیخ محمد مہدی صاحب قادری

ہو المعز

عالمگیر شاہی
خیر اندیش خان

متصدیان مہمات پالی سرکار خیر آباد مضاف صوبہ اودہ بدانند
چون بموجب اسناد حکام موضع کنھرپور و جوگی پور عملہ پرگنہ مذکور در وجہ مدد
معاش حقایق و معارف آگاہ حق شناس حقیقت اساس شیخ ہدایت اللہ مقرر است و مشار الیہ
مواضعات مذبورہ را قابض و متصرف باید کہ مواضعات در نسبت مسطورہ را بدستور سابق
در وجہ مدد معاش تبصرف موحی الیہ واگذارند کہ حاصلات آنرا صرف معیشت خود نمودہ بدعاگوئی
از دیاد عمر و دولت ابد مدت مشغول باشند۔
تباریخ شہر جمادی الاولی ۲۷ سنہ جلوس والا تحریر یافت۔

جانب پشت

مقررہ ضمن مدد معاش و صرف مایحتاج سکونت و آبادانی و سرائے و باغ و چاہ و خانقاہ و حوض
حقایق و معارف آگاہ حق شناس حقیقت اساس شیخ ہدایت اللہ موضع کنھرپور و جوگی پور
من اعمال پرگنہ پالی سرکار خیر آباد مضاف صوبہ اودہ

کنھرپور۔ موضع جوگی پور۔ موضع
تباریخ ۲۵ جمادی الاول ۲۷ سنہ نقل بدفتر حضور رسید۔ تباریخ ۲۹ جمادی الاول ۲۷ سنہ
نقل بدفتر رسید۔

(۶۵) نقل سند اورنگ زیب

سند افتاء بلدہ اُجّین صوبۂ مالوہ معطیہ عالمگیر بادشاہ بنام بہ شیخ محمد مجید

بخط طغرا

عن دیوان الصدارت العلیۃ العالیہ

عالمگیر بادشاہ
خان میر بلد بادشاہ
سنہ ۱۰۹۶
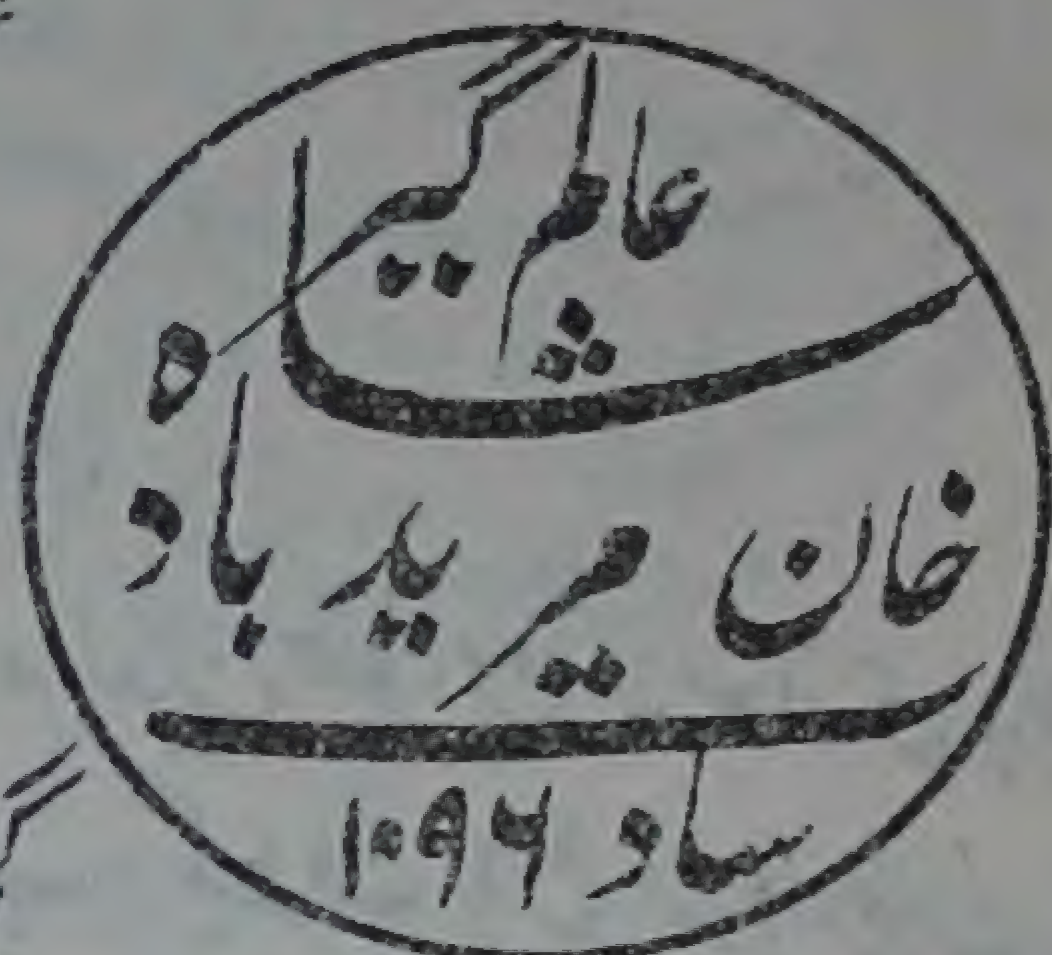
گماشتہائے متصدیان حال واستقبال بلدہ اُوجین صوبہ مالوہ را اعلام آنکہ حسب الحکم جہاں مطاع آفتاب شعاع گردون ارتفاع خدمت افتاء بلدہ مذکور از انتقال شیخ امین الدین بشیخ محمد مجید ولد شیخ محمد فضل اللہ مقرر ومفوض گشتہ باید کہ کما ینبغی لوازم ومراسم خدمت قیام واقتدا اتم نمودہ × درمناقشات ومخاصمات صحیحہ مفتی بہا نوشتہ شد روایات مرجوحہ × احتراز واجتناب مینمودہ باشند باید کہ برطبق حکم فیض شیم عمل نمودہ منشا رالیہ را مفتی بلدہ مذکور دانند × طریقہ جمہور سکنہ وعموم متوطنین بلدہ مزبورہ آنکہ موی الیہ را مفتی آنجا شناختہ مطالبات او × کہ ہر آینہ موافق شرع شریف خواہد بود عمل نمایند دریں باب قدغن دانستہ × حسب المسطور بعمل آرند بتاریخ چہارم از رمضان المبارک جلوس والا قلمی شد بلے

(۶۶) نقل فرمان اورنگ زیب عالمگیر

موسومہ شیخ قیام الدین جیو

از شاہ عالمگیر خورد
بہ یافت زمان ذرہ از راہ صدق
خود کمال الدین جان سید
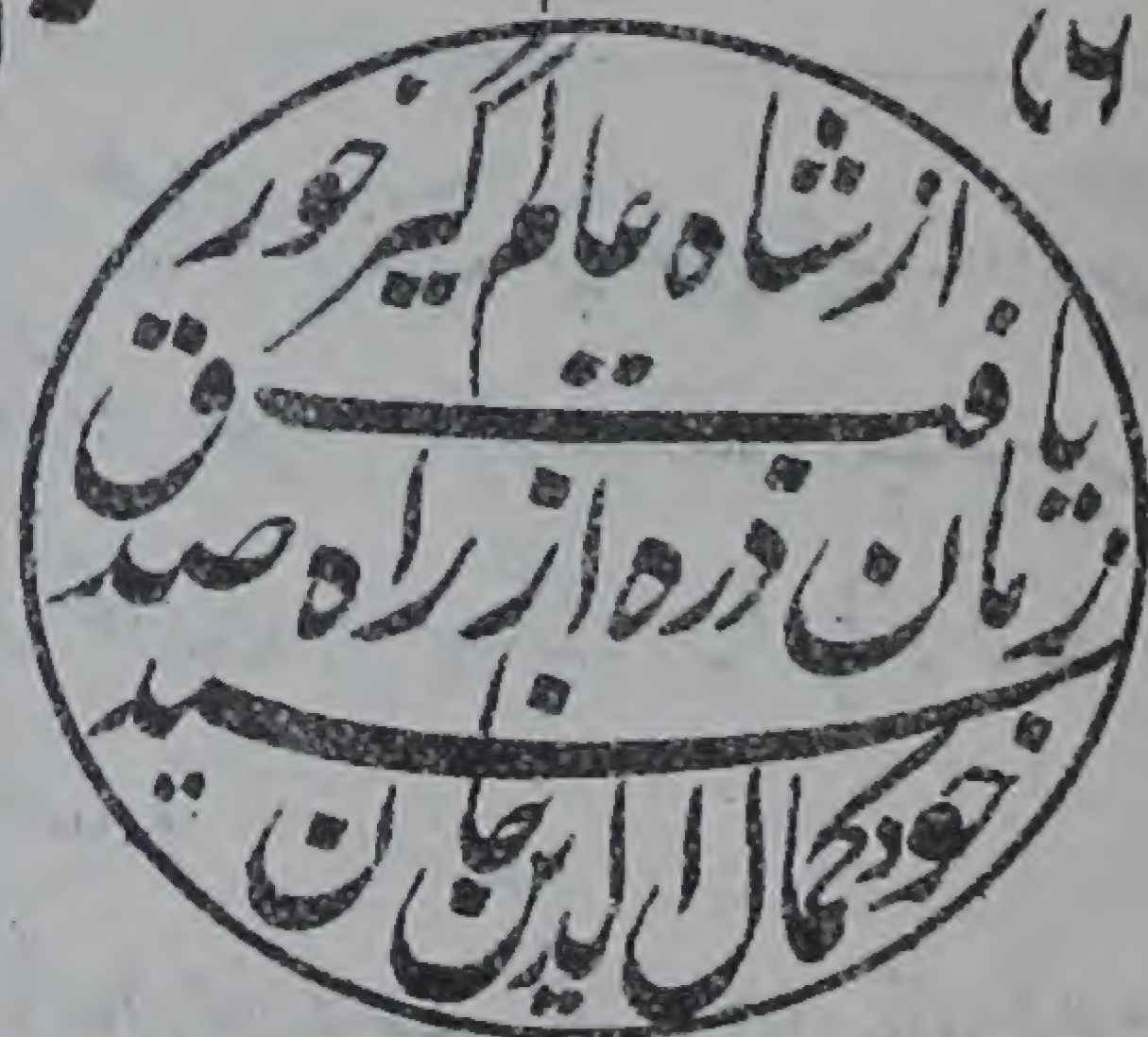
نوٹ ۔ یہ سند ایک فٹ ۲½ × ۹ انچ ہے ۔ بخط شکستہ سنہ جلوس درج نہیں ہے مگر مہر میں ۱۰۹۶ھ صاف ہے
ف میم کا اوپر کا حصہ اڑ گیا ہے ۔ ۱۲

متصدیانِ مہمات پرگنہ شاہ آباد بعنایت امیدوار بودہ بدانند۔ چون موازی پنجاہ بیگہ زمین مزروع بگز الٰہی از جملہ اراضی کہ از یکطرف حد تالاب و یکطرف حد باغ سردارخان و یکطرف حد باغ احداث نمودہ باغ محمود خان درمیان واقع است بحقایق معارف آگاہ نتیجۃ الکرام بجہت باغ مرحمت نمودہ شد باید کہ اراضی مذکور پیمودہ تحدید حدود نمودہ در قبض تصرف مشار الیہ واگذارند کہ درآن باغ احداث کنند باید کہ دریں باب قدغن بلیغ دانستہ حسب المسطور بعمل آرند۔ تحریر فی التاریخ ہفتدہم شہر ذیقعدہ ۱۰۹۶ھ

جانب پشت

شرح مقررہ پروانگی دستخط مشیخت پناہ منشی رحمت اللہ خان

حاصل نمودہ آنکہ حقایق و معارف آگاہ شیخ قیام الدین جیو این کہ موازی پنجاہ بیگہ زمین پولج مزروعہ بگز الٰہی اراضی کہ از یکطرف حد تالاب و یکطرف باغ سردارخان و یکطرف حد باغ احداث نمودہ باغ محمود خان ایں بجہت احداث نمودن باغ بحقایق و معارف آگاہ مذکور مرحمت نمودہ شد باید کہ پروانہ بنام متصدیان پرگنہ شاہ آباد نوشتہ دہند۔ کہ زمین مذکور را بشرح صدر پیمودہ و تحدید حدود بستہ دہند۔

بتاریخ ۱۱ ذی الحجہ ۱۰۹۶ھ
نقل بدفتر دیوان رسید

بتاریخ ۱۸ شہر ذیقعدہ

نوٹ:- شیخ قیام الدین علیہ الرحمۃ محمد واصل صاحب کے فرزند اور شیخ قاسم سلیمانی کے پوتے ہیں آپ کے والد بزرگوار کا لقب بابا صاحب تھا جو ماہ جمادی الاولیٰ ۱۰۶۸ھ میں پیدا ہوئے تھے نواب بہادر خان چنار گڑھ سے بڑے احترام سے لائے اور اپنے شہر شاہجہان پور میں بسایا اور اپنی صاحبزادی خدیجہ بیگم کو عقد میں دیا۔ ۱۱۳۸ھ میں (۷۰) برس کی عمر میں انتقال کیا اور چنار گڈھ میں اپنے والد کے مزار مبارک کے پاس مدفون ہیں تاریخ وفات۔ از جناب محمد مظفر حسین خاں صاحب۔

ولادت حضرت شیخ واصل نمود ✤ خدا کرد او را حقیقت پناہ ✤ مظفر پئے سال چون فکر شد ✤ ندا داد ہاتف شریعت پناہ

شیخ قیام الدین صاحب تیسری بیوی سے پیدا ہوئے۔ ان کو بلحاظ فضیلت خاندانی و تقدس ذاتی کے نواب کمال الدین نہایت اعزاز سے شاہ آباد لائے اور محلہ اللہ پور میں آباد کیا اور بطور مدد معاش کئی زمینات نذر کیں ۱۲

(۶۷) نقل فرمان عالمگیر بادشاہ بنام عبدالرسول خان

ازشاہ عالمگیر خورشید یافت
زمان ذرہ از راہ صدق
خود کمال الدین خان

شیخ قیام الدین جیو

شجاعت دستگاہ عبدالرسول خان را اعزا جیو
آنکہ چون موازی پنجاہ بیگہ زمین مزروع بموجب سند جداگانہ بحقایق و معارف آگاہ شیخ قیام الدین
پختہ بارغ مرحمت نمودہ شد باید کہ آراضی مسطور مطابق سند مذکور پیمودہ و حدحدود نمودہ در تصرف
مومی الیہ واگزارند بعلت مزروع ہیچ وجہ مزاحم نشوند چنانچہ دیدہ و داشتنہ آراضی مزروع مرحمت
شد اگر احیاناً در ہیچ صورت خلاف خواہد ورزید و حقایق آگاہ بحضور خواہند نوشت مصدر انواع
عتاب خواہد افتاد دریں باب تاکید تمام دانستہ حسب المسطور بعمل آرند۔ تحریر فی التاریخ
ہفت ہم ذیقعدہ ۱۰۹۶ھ ہجری۔

(۶۸) نقل فرمان بادشاہ عالمگیر بنام نواب کمال الدین خان

یا فتاح

یا واسع

یا نافع

یا نافع

عالمگیر بادشاہ غازی
ابوالمظفر محی الدین محمد
صاحب قران
بن امیر تیمور
شاہ بن میران
بن سلطان محمد شاہ
بن ابو سعید سلطان
بن بابر بادشاہ
بن ہمایون بادشاہ
بن اکبر بادشاہ
بن جہانگیر بادشاہ
بن شاہجہان بادشاہ

اللہ
اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم

چون بعرضِ اشرف اقدس اعلیٰ رسید کہ شجاعت شعار لائق المرحمۃ والاحسان کمال الدین خان
ولد دلیرخان مرحوم التماس دارد کہ از راہ خانہ زاد پروری مبلغ شش لک دام بر پرگنہ پالی سرکار
خیرآباد متعلق بصوبہ اودھ افزودہ شدہ از موضع تہ شاہا باد عرف انگئی وغیرہ من اعمال
پرگنہ مرقوم بطریق انعام التمغا بنام پیر غلام دلیرخان مرحوم بجہت وطن مرحمت شدہ بود
مطابق آن شہر موسوم بشاہاباد کردہ از کثرت آبادی شہر موازی بست و شش موضع
قلیل الرقبہ مزرعہ دیہات تہ شاہا باد عرف انگئی وغیرہ عملہ پرگنہ مرقوم کہ ویران افتادہ بودند
داخل آبادی و مساجد و مقابر و باغات شاہا باد شدہ اند چنانچہ مردم شرفا کہ آبا و اجداد
آنہا ہمراہ پیر غلام مرحوم در مہمات بادشاہی بکار آمدہ بودند تا ہنوز دران شہر آباد اند درینولا
محمد طاہر متصدی تیول وکلاے شاہزادہ عالمیان از اہل حرفہ سکنہ آنجا و باغات نواح آن
شہر طلب محصول مینماید درینصورت باعث ویرانی وطن خانہ زاد است از فضل وکرم دربارہ
عدم مزاحمت فرمان عالیشان مرحمت شود کہ جمہور سکنہ آنجا بجمعیت خاطر آباد باشند لہذا
حکم جہان مطاع واجب الاتباع شرف صدور عز ورود یافت کہ موازی بست و شش موضع ملتمسہ
عملہ پرگنہ مذکور دیدہ و دانستہ حسب الضمن در تعلق آبادی و مساجد و مقابر و باغات شاہا باد
مرحمت فرمودیم احدی مزاحمت نرساندمی باید کہ حکام و عمال و جاگیرداران وکروریان حال و
استقبال بانحکم والا کوشیدہ موضع ملتمسہ را بتعلق آبادی شاہا باد مرقوم بموجب مذکور الصدر واگذارند
و در ہیچ وقت و زمان تغیر و تبدیل بدان راہ ندہند و از جاگیر وکرور مستثنےٰ شناسند و از جمیع وجوہات

نوٹ نواب کمال الدین خان کا خطابی نام رستم خان تھا یہ نواب دلیرخان کے خلف اکبر اپنے پدر بزرگوار کے قائم مقام
اور جانشین تھے۔ شاہ آباد کی آبادی کی تکمیل انہیں کے عہد میں ہوئی ہے۔ بادشاہی دربار میں تقرب اور حضور رسی کا درجہ تمام وکمال
حاصل کرلیا تھا موروثی جاگیر کے علاوہ سات لاکھ سات ہزار دام کی جاگیر جو کالنجر صوبۂ الہ آباد کی تھی اور سات پرگنے ہنڈون اور
بیانہ متصل اکبرآباد (آگرے) کے ان کو اور زائد ملے تھے۔ ان کو منصب چار ہزاری ذات اور تین ہزار سوار کا تھا۔ بادشاہ کے
جو فرامین ان کے نام آئے تھے اُن میں بہت اعزاز سے ان کو مخاطب کیا جاتا تھا۔ مثلاً
رفعت پناہ شجاعت شعار لایق المرحمۃ والاحسان کمال الدین خان ولد دلیرخان مرحوم۔ آپ کی وفات
۱۱۲۵ھ میں ہوئی ہے۔ آپ کے کارنامے اتنے بہت ہیں کہ یہاں اُن کی گنجایش نہیں اس کی تفصیل جن
کو شوق ہو نامۂ مظفری جلد اول مصنفہ منشی مظفر حسین خان صاحب سلیمانی شاہ آبادی میں
دیکھیں۔ ۱۲

وعوارضات معاف و مرفوع القلم شمارند و درین باب ہر سالہ حکم و سند مجدد نطلبند و از فرمودہ تخلف و انحراف نورزند۔ بتاریخ بست و دوم شہر شوال بست و نہم از جلوس میمنت مانوس نوشتہ شد۔

بجانب پشت فرمان

شرح یادداشت واقعہ بتاریخ روز پنجشنبہ ہفتدہم شہر جمادی الاول ۲۵ سنہ جلوس معلےٰ موافق ۱۰۹۶ سنہ ہجری

برسالہ موتمن الدولۃ العلیہ معتمد السلطنۃ الہیہ عمدہ وزراے رفیع الشان زبدہ خوانین بلند مکان ناظم مناظم ملک و مال ناہج مناہج دولت و اقبال شایستہ انواع عنایت سزاوار اصناف مرحمت جمدۃ الملک مدار المہام اسد خان و نوبت واقعہ نویس کمترین بندگان درگاہ خلایق پناہ محمد شفیع قلمی میگردد کہ بموجب التماس شجاعت شعار لایق المرحمت والاحسان کمال الدین خان ولد دلیر خان مرحوم بعرض مقدس معلےٰ رسید کہ مبلغ شش لک دام بر پرگنہ پالی سرکار خیرآباد متعلق بصوبہ اودھ افزودہ شد از مواضع تہ شاہ آباد عرف انگئی وغیرہ من اعمال پرگنہ مرقوم بطریق انعام التمغا بنام پیر غلام دلیر خان مرحوم بجہت وطن مرحمت شدہ بود ند سابق آن در آنجا شہر موسوم بشاہ آباد آباد کردہ از کثرت آبادی شہر موازی بست و شش موضع قابل الزراعہ مزرعہ دیہات تہ مذکور وغیرہ عملہ پرگنہ مرقوم کہ ویران افتادہ بودند داخل آبادی و مساجد و مقابر و باغات شاہ آباد شدہ اند چنانچہ مردم شرفا کہ آبا و اجداد آنہا ہمراہ پیر غلام مرحوم در مہمات بادشاہی بکار آمدہ بودند تا ہنوز دران شہر آباد اند در ینولا محمد طاہر متصدی تیول وکلاے شاہزادہ عالمیان از اہل حرفہ سکنہ آنجا و باغات آن نواح شہر محصول طلب مینمایند درینصورت باعث ویرانی وطن خانہ زاد است از فضل و کرم دربارہ عدم مزاحمت فرمان عالیشان مرحمت شود کہ جمہور سکنہ آنجا بجمعیت خاطر آباد باشند حکم جہاں مطاع واجب الاتباع صادر شد کہ موازی بست و شش موضع ملتمسہ مزرعہ تہ شاہ آباد عرف انگئی وغیرہ عملہ پرگنہ مرقوم دیدہ و دانستہ و تعلق آبادی و مساجد و مقابر و باغات شاہ آباد مرحمت فرمودیم بموجب تصدیق یادداشت اقلمی شد۔

شرح بخط موتمن الدولۃ العلیہ معتمد السلطنۃ الہیہ عمدہ وزراے رفیع الشان زبدہ خوانین بلند مکان ناظم مناظم ملک و مال ناہج مناہج دولت و اقبال شائستہ انواع عنایت سزاوار اصناف

مرحمت جملۃ الملک مدار المہام اسد خان آنکہ داخل واقعہ نمایند شرح بخط واقعہ نویس آنکہ مطابق واقعہ است شرح بخط موتمن الدولۃ العلیہ معتمد السلطنۃ الہیہ عمدہ وزرائے رفیع الشان زبدہ خوانین بلند مکان ناظم مناظم ملک و مال ناھج و مناھج دولت و اقبال شائستہ انواع عنایت سزاوار اصناف مرحمت جملۃ الملک مدار المہام اسد خان آنکہ بعرض مکرر رساند شرح بخط قابل التربیت والاحسان شریف خان آنکہ بتاریخ بست و ہفتم شہر رمضان المبارک ۲۹ سنہ مکرر بعرض مقدس و معلے باین شرح بخط مدار المہام اسد خان آنکہ فرمان عالیشان قلمی نمایند۔

عہ موضع از اصل بتصدیق منہائی نسخہ دیوان صوبہ اودھ

ازتہ شاہ آباد عرف انکئی				عہ موضع ازاصل	
تھوک داندو	کھانڈی	تودھک پور	شہباز پور	مومن پور	نظام پور
موضع	موضع	موضع	موضع	موضع	موضع
بہادر پور	محی الدین پور	مہیس پور	یوسف پور	چودھری پور	کمال الدین پور
موضع	موضع	موضع	موضع	موضع	موضع
تھوک دھرمکدہ	جالب پور کھوکھل	جوگی پور	کنجر پور	دلیر پور عرف نعمت پور	مہوری
موضع	موضع	موضع	موضع	موضع	موضع
جالب پور ہالس	بی بی پور کھاسی	بی بی پور او دیگر	گگر گھٹہ	ملاک پور	
موضع	موضع	موضع	موضع	موضع	
ازتہ ایگوان				ے موضع ازاصل	
سورا پور	جنک پور	کرم اللہ پور			

برسالہ موتمن الدولۃ العلیہ معتمد السلطنۃ الہیہ عمدہ وزرائے رفیع الشان زبدہ امرائے بلند مکان ناظم مناظم ملک و مال ناہج مناہج دولت و اقبال جملۃ الملک مدار المہام اسد خان و نوبت واقعہ نویسی محمد شفیع۔

عالم گیر بندہ شاہ ۱۰۸۲ موسیٰ اشرف

عالم گیر شاہی ۱۰۸۲ عبد الرحیم

عالم گیر مرید شاہ ۱۰۸۱ اسد خان
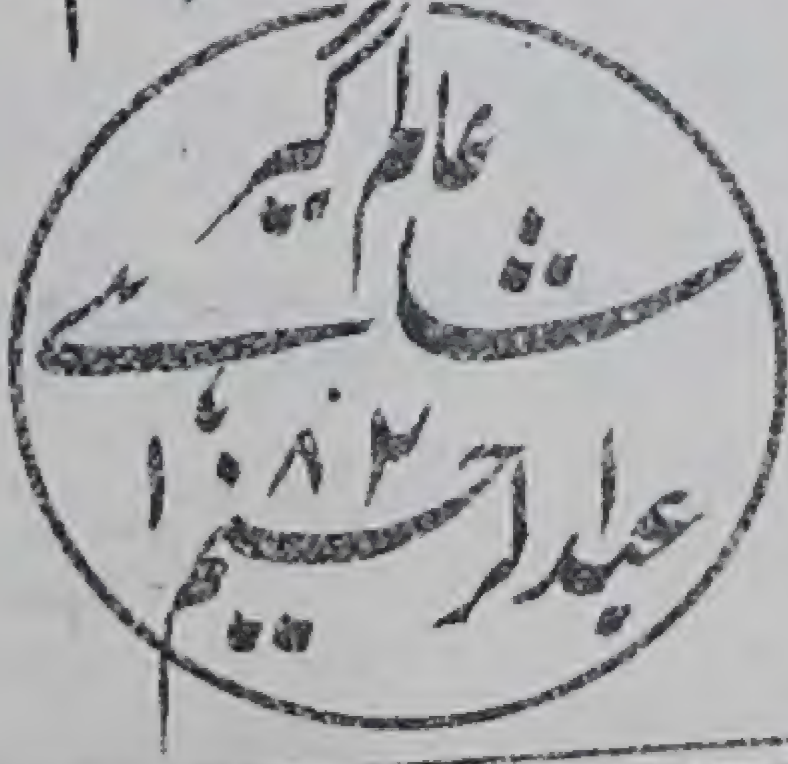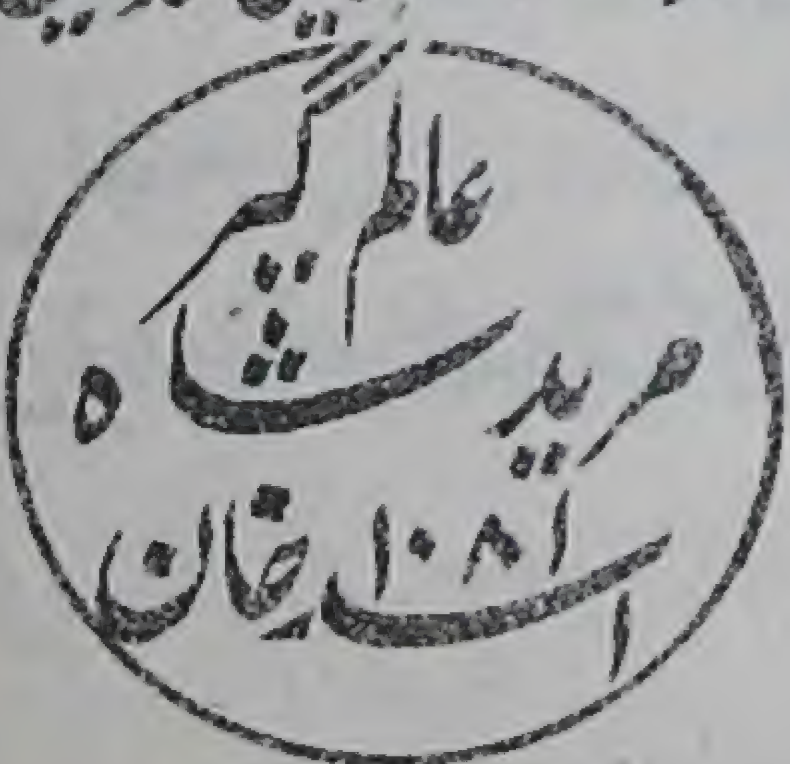
(۶۹) نقل سند منجانب کمال الدین خان

بنام اسمٰعیل خاں مورخہ بست وچہارم شہرِ رمضان المبارک ۱۰۹۷ھ

مطابق سنہ ۳۰ ج والا

متصدیان حال واستقبال پرگنہ شاہ آباد امیدوار بودہ بدانند۔
موازی بست ویک بیگہ بخچتہ اراضی افتادہ لایق آبادی درسواد قصبہ مسطور من ابتدائے فصل خریف سال وسنہ ۱۰۷۹ ف برائے سکونت وآبادی رعایا بنام ملک اسمٰعیل خان قوم افغان امن زی ازسابق تاحال برفاقت ہمراہی اینجانب صبر وتحمل وولاوری بکار بردہ لہٰذا معہ فرزندان منفرر ومعاف نمودہ شد باید کہ اراضی مذکور بپیمودہ وچک بستہ حد حدود جدا ساختہ بقبض وتصرف مشار الیہ واگذارند کہ سکونت وآبادی ورزیدہ درشعار تہورانہ سرگرم وہوشیار باشند بوجہی من الوجوہ معترض ومزاحم نشوند بہر امور مرجوعہ لازمہ غور ورحیمانہ لازم دارند دریںباب تاکید مزید دانستہ حسب المسطور عمل آرند۔

(۷۰) نقل فرمان بادشاہ عالمگیر بنام نواب کمال الدین خان

یا فتاح

یا واسع

عالمگیر بادشاہ غازی
محی الدین محمد سنہ ۱۲
ابو المظفر سنہ ۱۰۸۰

بادشاہ ابن امیر تیمور
شاہ بن میران
شاہ بن شاہجہان باد
شاہ بن جہانگیر باد
شاہ بن اکبر باد
بادشاہ بن ہمایون
شاہ بن بابر باد
بن عمر شیخ
بن سلطان ابوسعید
بن سلطان محمد شاہ

یا رافع

یا نافع

یا ایہا الذین آمنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم

چون بعرض اشرف اقدس اعلی رسید کہ شجاعت شعار لائق الرحمۃ والاحسان کمال الدین خان ولد دلیر خان مرحوم التماس دارد کہ مبلغ شش لک دام از پرگنہ شاہ آباد در بست سرکار خیر آباد متعلق بصوبہ اودھ کہ از راہ خانہ زاد پروری بطریق محال وطن بجاگیر خانہ زاد مرحمت شدہ از وقت آبادی پیر غلام دلیر خان مرحوم احدی از فوجداران سرکار خیر آباد بعلت پیشکش واخذ سرکار وغیرہ ابواب ممنوعہ کہ معفوہ بارگاہ والاست مزاحمت نرساندہ در ینولا نائب فوجدار سرکار خیر آباد مزاحمت میرساند درینصورت باعث ویرانی محال وطن خانہ زاد است از فضل وکرم درباره عدم مزاحمت پیشکش وسائر وغیرہ وتنخواہ پرگنہ مذکور تابحیات بجاگیر خانہ زاد وبعد آن تا بقاے نسل فرزندان خانہ زاد بجاگیر دیگرے تنخواہ نشود فرمان عالیشان مرحمت شود لہذا حکم جہانمطاع واجب الاتباع شرف صدور وعز ورود یافت کہ پرگنہ شاہ آباد مذکور دربست تابحیات بجاگیر خان مشار الیہ وبعد آن تا بقاے نسل فرزندان او بجاگیر دیگرے تنخواہ نشود واحدے بعلت پیشکش واخذ سائر وغیرہ ابواب ممنوعہ کہ معفوہ بارگاہ والاست بوجہ من الوجوہ مزاحمت نرساندمی باید کہ فرزندان کامگار ووزراے صائب راے کفایت شعار وناظمان فوجداران حال واستقبال در استمرار واستقرار اینحکم والا کوشیدہ پرگنہ مذکور تابحیات بجاگیر خان مشار الیہ وبعد آن بجاگیر فرزندان او ظہراً بعد ظہر ونسلاً بعد نسل وبطناً بعد بطن مقرر شناسند ودر ہیچ وقت وزمان تا بقاے نسل او بجاگیر دیگرے تنخواہ ندہند واز جمیع وجوہات وعوارضات معاف ومرفوع القلم شمرند واز فرمودہ تخلف وانحراف نورزند۔ بتاریخ ہفتم شہر ربیع الثانی سال سی ویک از جلوس میمنت مانوس نوشتہ شد۔

جانب پشت فرمان

شرح یادداشت واقعہ بتاریخ روز جمعہ بست وہفتم شہر رمضان المبارک ۳۱ سنہ جلوس مقدس موافق ۱۰۹۸ سنہ ھ مطابق ۱۲ اردی بہشت ماہ الہی۔ برسالہ موتمن الدولۃ العلیہ معتمد السلطنۃ البہیہ عمدہ وزراے رفیع الشان زبدہ خوانین بلند مکان ناظم مناظم ملک ومال ناہج مناہج دولت واقبال شایستہ الواع عنایت سزاوار اصناف مرحمت عمدۃ الملک مدار المہام اسد خان ونوبت واقعہ نویسی کمترین بندگان درگاہ خلایق پناہ غلام علی قلمی میگردد کہ بموجب التماس شجاعت شعار لایق المرحمۃ والاحسان کمال الدین خان ولد دلیر خان مرحوم بعرض مقدس معلی رسید

کہ مبلغ شش لک دام پرگنہ شاہ آباد دربست سرکار خیر آباد متعلق بصوبہ اودھ کہ ازراہ خانہ زاد
پروری بطریق محال وطن بجاگیر خانہ زاد مرحمت شدہ از وقت آبادی پیر غلام دلیر خان مرحوم
احدی از فوجداران سرکار خیر آباد بعلت پیشکش و اخذ سائر وغیرہ ابواب ممنوعہ کہ معفوہ بارگاہ
والاست مزاحمت نرسانندہ دریںولا نائب فوجدار سرکار خیر آباد مزاحمت میرسانند دریںصورت
باعث ویرانی محال وطن خانہ زاد است از فضل و کرم دربارہ عدم مزاحمت پیشکش وسائر
وغیرہ ابواب ممنوعہ وتنخواہ پرگنہ مذکور "تا بحیات بجاگیر خانہ زاد وبعد آن "تا بقاے نسل
فرزندان خانہ زاد بجاگیر دیگرے تنخواہ نشود فرمان عالیشان مرحمت شود حکم جہان مطاع عالم
مطیع صادر شد کہ پرگنہ شاہ آباد مذکور دربست "تا بحیات بجاگیر خان مشار الیہ وبعد آن "تا بقاے
نسل فرزندان وبجاگیر دیگرے تنخواہ نشود و احدے بعلت پیشکش و اخذ سائر وغیرہ کہ
ابواب ممنوعہ معفوہ بارگاہ والاست بوجہ من الوجوہ مزاحمت نرساند۔ بیست و ہفتم شہر
رمضان المبارک سنہ ۱۲۱ ج والاموجب تصدیق یادداشت قلمی شد۔
شرح بخط موتمن الدولۃ العلیہ معتمد السلطنۃ الہیہ عمدہ وزراے رفیع الشان زبدہ خوانین
بلند مکان ناظم مناظم ملک ومال ناہج مناہج دولت و اقبال شایستہ انواع عنایت سزاوار
اصناف مرحمت عمدۃ الملک مدار المہام اسد خان آنکہ داخل واقعہ نمایند۔
شرح بخط واقعہ نویس آنکہ مطابق واقعہ است شرح بخط موتمن الدولۃ العلیہ معتمد السلطنۃ
الہیہ عمدہ وزراے رفیع الشان زبدہ خوانین بلند مکان ناظم مناظم ملک ومال ناہج
مناہج دولت و اقبال شایستہ انواع عنایت سزاوار اصناف مرحمت عمدۃ الملک
مدار المہام اسد خان بعرض مکرر رساند شرح بخط قابل التربیت والاحسان شریف خان
آنکہ بتاریخ بیست و ہفتم شہر محرم الحرام سنہ ۱۱۲ جلوس مبارک مکرر بعرض مقدس ومعلی باین
شرح بخط مدار المہام اسد خان آنکہ فرمان عالیشان قلمی نمایند۔
۶ لک دام پرگنہ شاہ آباد محال وطن دربست۔
برسالہ موتمن الدولۃ العلیہ معتمد السلطنۃ الہیہ عمدہ وزراے رفیع الشان زبدہ خوانین
بلند مکان ناظم مناظم ملک ومال ناہج مناہج دولت و اقبال انواع عنایت
سزاوار اصناف مرحمت عمدۃ الملک مدار المہام اسد خان ونوبت واقعہ نویسی
غلام علی۔

عالم گیر
شاہ
نبل لتہ خانہ زاد باد

عالم گیر
مرید شاہ
علی
۱۰۸۱

مرید عالم گیر
شاہ
اسد خان
۱۰۸۱

(۷۱) نقل فرمان شاہ عالمگیر بنام شیخ قیام الدین جیو

بنا فلک از شاہ عالمگیر زمان ذرہ از راہ صدق مرید خود کمال الدین خان

شیخ قیام الدین جیو

متصدیان مہمات حال و استقبال پرگنہ شاہ آباد
بعنایت امیدوار بودہ بدانند چون موازی یکصد بیگہ اراضی بگز الٰہی مطابق ضمن دروجہ
حقایق و معارف آگاہ من ابتدای فصل خریف ۱۰۹۶ فصلی مرحمت نمودہ شد باید کہ موازی
مذکور درحال نیک ازانجملہ پنجاہ بیگہ مزروعہ و پنجاہ بیگہ بنجر افتادہ خارج جمع بطریق
زراعت پیمودہ وچک لبستہ دہند کہ حاصلات آنرا فصل بفصل سال بسال
متصرف شدہ باشند- دریناب قدغن بلیغ دانستہ حسب المسطور بعمل آرند تحریر فی
التاریخ چہارم جمادی الاول ۱۰۹۹ ہجری

تاریخ جمادی الاول ۱۰۹۹
نقل بدفتر ...

جانب پشت

چون دروجہ حقایق و معارف آگاہ شیخ قیام الدین صاحب جیو ازانجا کہ حسب الام
بہ تفصیل ذیل برمحال پرگنہ شاہ آباد ۱۰۰ بیگہ بگز الٰہی-

درموضع خانپور عملہ پرگنہ مذکور بدہند زمین مزروعہ ۵۰ بیگہ درجبات بیگ زمین بنجر افتادہ خارج جمع ۵۰ بیگہ

(۷۲) نقل سند بنام تاج خان منجانب نواب کمال الدین خان

بادشاہ عالمگیر
خانہ زاد
کمال الدین خان
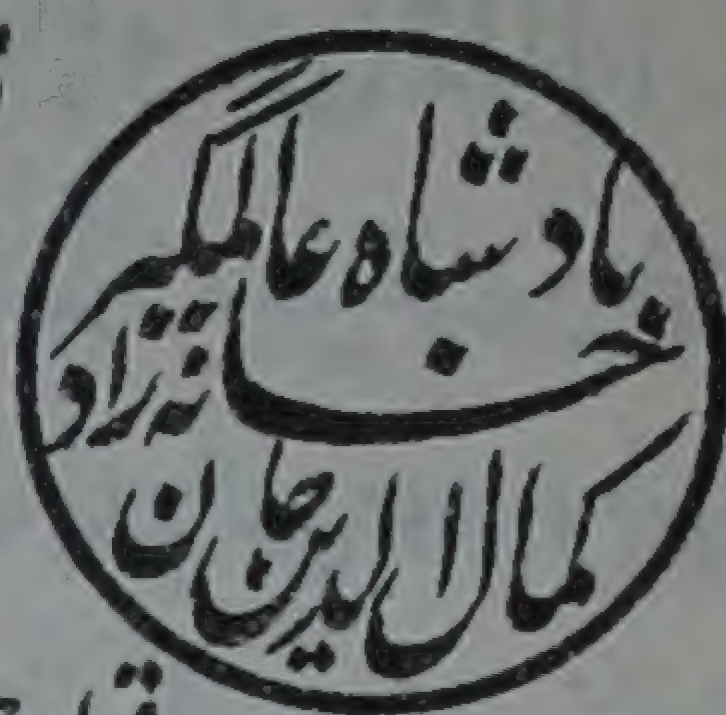
متصدیان مہمات حال و استقبال پرگنہ شاہ آباد امیدوار بودہ بدانند
قطب خان و بارا خان و سلطان خان و تاج خان قوم افغان مہمند
در سرکار آمدہ التماس نمود کہ مایان بموجب ایمای وارشاد نواب صاحب
قبلہ مرحوم مغفور برای سکونت و آبادی جائیکہ تجویز فرمودہ موافق آن در مکان
معہودہ آبادی داریم لیکن از باعث شرکت قصبہ برادران دیگر پروانہ مکان آبادی خود از سرکار
میخواہم الحال موافق اظہار نامبردہ موازی چہل بیگہ اراضی پختہ مع حدود اربعہ موافق آبادی قدیم
از سرکار صادر شدہ باید کہ بخاطر جمع تمام معہ فرزندان در مکان مذکورہ آباد بودہ باشند و گاہے
متصدیان سرکار از اراضی مذکور مزاحم و معترض نشوند درینباب تاکید مزید دانستہ حسب المرقوم
بعمل آرند ـ للعہ بگہ پختہ

شمالی	جنوبی	غربی	شرقی
حد دہورہ محلہ بازید خیلان	حد محلہ بافرزئی مشرقی	حد دہورہ محلہ مقرب خان	حد دہورہ دیوان پاپا خان

تحریر فی التاریخ بست و پنجم شہر صفر

(۷۳) نقل سند چودھریات بنام دیوان امیا برک منجانب نواب کمال الدین خان

متصدیان مہمات حال و استقبال شاہ آباد بعنایت امیدوار بودہ بدانند۔
چون خدمت چودھرائی دلیر گنج و گذرہا از تغیر جمال خان صحیفل بمعتمد الخدمت مبارک مقرر و مفوض
فرمودہ شد باید کہ خدمت ماموره را از حسن سلوک براستی و درستی بتقدیم رسانند تا جمہور انام
و مہاجنان و بیوپاریان کاسبان آنچنان سلوک بکار بردہ کہ روز بروز آبادانی شہر بوقوع
آید و تنخواہ را از خود متنفر و متشکی نگردانند و مطابق معمول از عمل دستور قابض و متصرف بودہ
باشند درینباب تاکید دانستہ حسب المسطور بعمل آرند شہر ربیع الثانی ۱۱۰۰ سنہ ۳۲ جلوس والا عالمگیر شاہ مطابق ۱۱۰۰ھ

(۷۴) نقل پروانہ مُہر نواب کمال الدین خان

از اقرار واقعہ تاریخ غرۂ رجب المرجب سنہ ۲۲ جلوس والا آنکہ

متصدیان مہمات حال واستقبال پرگنہ شاہ آباد امیدوار بودہ بدانند کہ چون حقیقت استحقاق مشیخت پناہ حقایق و معارف آگاہ شیخ عبدالستار بظہور پیوست بنا بران موازی دوصد بیگہ زمین بنجر افتادہ خارج جمع لایق زراعت بگز الہی در وجہ مدد معاش مشیخت پناہ مذکور من ابتدائے فصل خریف سنہ ۱۱۶۹ فصلی بتصدق فرق مبارک بندگان حضرت قدر قدرت حسب الضمن مقرر و مرحمت نمودہ شد باید کہ اراضی مذکورہ از ابتدای مرقوم از دیہات پرگنہ پالی کہ در زمینداری واجارہ اینجانب اند پیمودہ و چک بستہ بمشار الیہ بدہند کہ مزروع کنانیدہ حاصلات آنرا فصل بفصل وسال بسال صرف معیشت خود نمودہ بدعاگوئی دوام دولت ابد موا ظبت اشتغال داشتہ باشند درین باب تاکید دانستہ حسب المسطور بعمل آرند۔ سنہ ۴

بتاریخ ۱۲ رجب المرجب سنہ ۱۱۷۰ھ

(۷۵) نقل سند چودھرائی وقانونگوئی علاقہ

بنام راجہ درگا سہائے منجانب نواب کمال الدین خان

متصدیان مہمات حال واستقبال پرگنہ شاہ آباد تابع سرکار خیرآباد منضاف صوبہ اودہ بدانند چون مہیس رام و اعزائے چودھریان و بیربل ودھرمداس قانونگویان پرگنہ مذکور بغایت مجہول وناکارہ بودند ودر سربراہی کار وامور متعلقہ رسیدن نتوانستند ورعایا و برایا محال مذکور از دست بدسلوکی آنہا ہمیشہ نالش و واویلا میکردند بنابران نظر بر سر آمد کار ورفاہیت رعایا داشتہ مشار الیہما از خدمت چودھرائی وقانونگوئی در محال مسطور برطرف ساختہ راجہ درگا سہائے کہ از سعادت ابدی بشرف اسلام مشرف شدہ باسم محمد حسین موسوم گردیدہ اورا چودھری وقانونگوئی پرگنہ مرقوم نمودہ شد باید کہ مشار الیہ را چودھرائی وقانونگوئی مستقل دانستہ

معاملہ التشخیص وتحصیل باستصواب او بنموده باشند وطریق مومی الیہ اینکہ خدمات متعلقۂ خود را براستی
ودرستی تبقدیم رسانیده وانچہ کفایت سرکار درآبادانی محال وافزونی مال رو بمنصۂ ظہور آید ساعی
ومجتہد باشد ورعایا وبرایا را از معاش حسنہ وحسن سلوک خود راضی وشاکر دارد ودستور عہدۂ خود مواقف
استمرار ازسوائے مال سرکار از رعایا متصرف بوده درلوازم سربراه کاری دود ولتخواہی کوشد دریں باب
تاکید دانستہ حسب المسطور بعمل آرند تحریر فی التاریخ ۹ھم ربیع الثانی ۳۳ سنہ جلوس والا۔
شرح ضمن خدمت چودھرائی وقانونگوئی پرگنہ شاہ آباد سرکار خیرآباد از تغیر مہیس رام ورامرائے
چودھریان وبیربل وددہرداس قانونگویان راجہ درگاسہائے نام کہ از سعادت ابدی بشرف اسلام
مشرف شده باسم محمد حسین موسوم گردید مقرر شد۔

محال	اصلی	داخلی	موضع از اصل در آبادی قصبہ
للعہ موضع ۲ چک	لعہ موضع ۲ چک	لعہ	شاہ آباد
حویلی متعلقہ لعہ موضع ۲ چک	اصلی لعہ داخلی	اگیوان لعہ اصلی سے	داخلی
تھوک واندو	تھوک	تھوک لہرو	اصلی للعہ داخلی
آغاپور	بڑھوان	پوروه	سرائے
تھوک چاند	خان پور	رسولپور	کوئیان
کندھرپور	نگیاوان	نصیرپور	چھٹو
ہرولی	بندہا	اگیوان	سرائے رانک
فتح پور	ہری		

پچھلیا اصلی سے داخلی للعہ
کرنامو بھگایوان روپاپور کچھ خواجہ کلان بیجہا نرسیامئو
بتاریخ ۹ ربیع الثانی سنہ ۱۱۱۱ھ نقل بدفتر رسید۔

کارپردازان ڈیوڑھی نوابصاحب

مہر: جلال الدین

مہر: محمد مراد

(۷۶) نقل فرمان اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ

بنام راجہ جی سنگہ والی اودے پور

باسمہ سبحانہ و تعالےٰ شانہ

ابن امیر صاحب قران
ابن شاہ جہان بادشاہ
ابن میران شاہ
ابن جہانگیر بادشاہ
ابن سلطان محمد شاہ
غازی عالمگیر بادشاہ الدین محمد ابوالمظفر محی ۱۲
ابن اکبر بادشاہ
ابن سلطان ابوسعید شاہ
ابن ہمایوں بادشاہ
ابن عمر شیخ مرزا
ابن بابر بادشاہ

نقل طغرا

فرمان عالی شان ابوالمظفر محی الدین
محمد اورنگ زیب بہادر
عالمگیر بادشاہ غازی
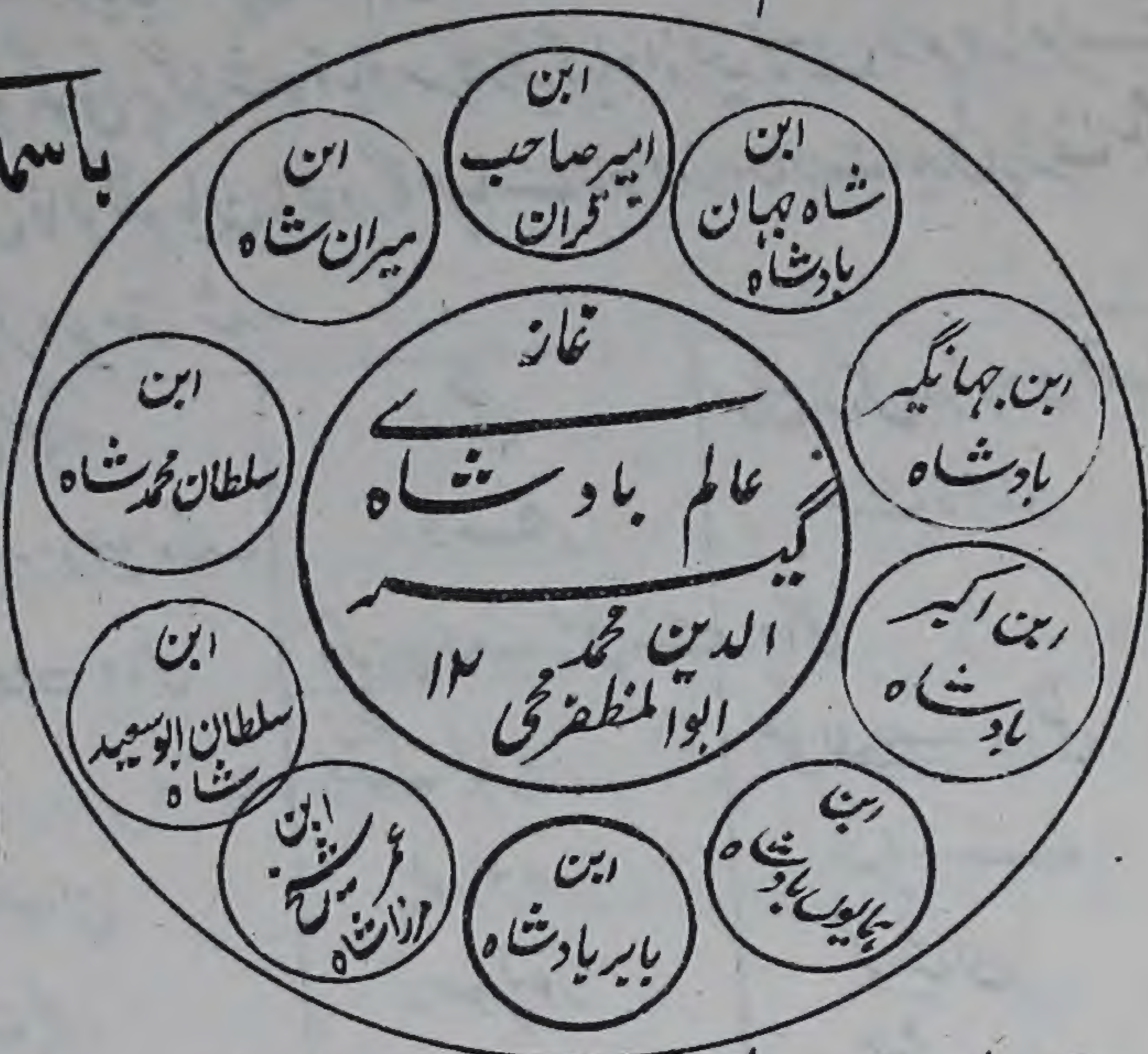
عمدہ راجہ ہائے دولتخواہ زبدہ بہوران بلااشتباہ خلاصۃ الاماثل والاقران نقاوۃ النظائر والاخوان مورد مراحم بیکران سزاوار عنایت واحسان مطیع الاسلام رانا جے سنگہ بہ نوازش بادشاہی مفتخر مباہی بودہ بداند کہ عرضداشتے کہ درین ایام فیروزی انجام بہ عتبہ سپہر احتشام ارسال داشتہ بود از نظر انور اطہر فیض گستر گذشت و در پیشگاہ جہان بانی بہ ظہور پیوست کہ آن زبدۃ الاماثل معہد نمودہ کہ اگر از درگاہ ررفع فضل و کرم پرگنہ پُر و بدحضور بہ او مرحمت شود عوض این دو محال ہر سال مبلغ یک لکھ روپیہ بابت جزیہ بہ چہار قسط عائد خزانہ عامرہ صوبہ دارالخیر اجمیر کند و مال ضامن بدہد بنا برین ازراہ ذرہ پروری و بندہ نوازی ان عمدۃ الاشباہ را بہ موہبت اضافہ ہزار سوار و عنایت ہشتاد لکھہ دام انعام کہ اصل و اضافہ پنج ہزاری ذات و پنج ہزار سوار و ہزار سوار دو اسپہ و دو کرور دام انعام باشد سربلندی بخشیدہ۔ دو محل مسطور در تنخواہ اضافہ و انعام مرحمت فرمودہ بہ عنایت فیل و خلعت بین الاقران سرمایہ امتیاز عطا فرمودیم باید کہ شکر و سپاس عواطف و مراحم فراوان اشرف اعلے بہ تقدیم رسانیدہ مطابق تعہد خویش مال

ضامن دراجمیر بدیوان آنجا وادہ ہرسال مبلغ یک لکھہ روپیہ جزیہ بہ اقساط مقررہ بخزانہ عامرہ صوبہ مذکورہ داخل می نمودہ باشد۔ دریں باب قدغن بلیغ داند ورسوخ ارادت وبندگے را در درگاہ عظمت وجلال مرمزید احسان وافضال وسود وبہبود حال ومال خویش بشناسد۔
نہم شوال سال سی وچہار از جلوس والا نگارش یافت ۱۱۰۱ھ ہجری

عبارت پشت فرمان

بہ رسالہ سیادت ونقابت پناہ شرافت ونجابت دستگاہ عمدہ وزرائے رفیع الشان زبدہ امرائے بلند مکان ناظم مناظم ملک ومال ناہج مناہج دولت واقبال خان شجاعت نشان عمدۃ الملک مدار المہام اسد خان

نقل مہر وزیر

اسد خان
بندہ بادشاہ
عالمگیر غازی

طغرائے شنجرف
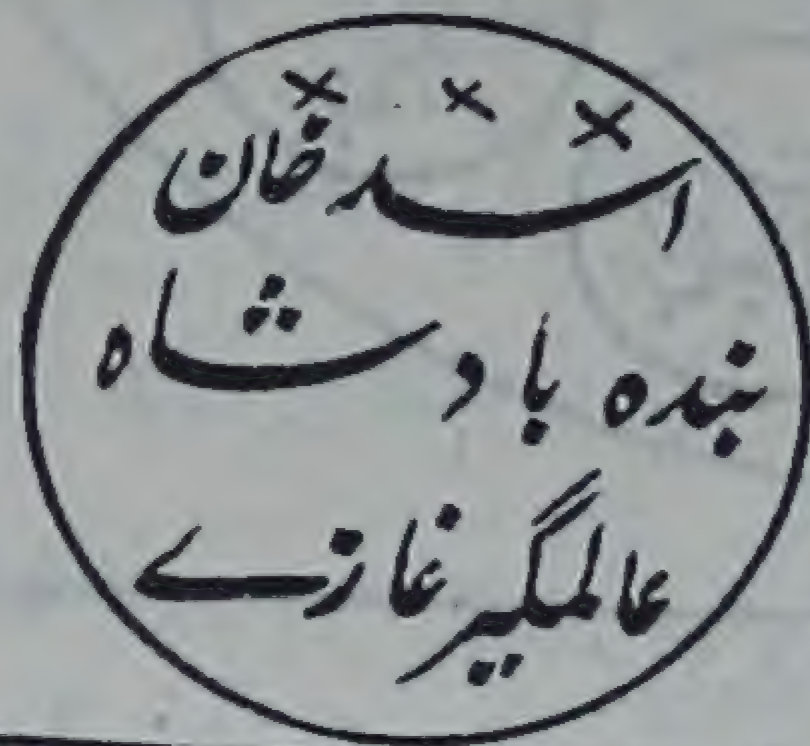
(۷۷) نقل فرمان ابوالمظفر محی الدین اورنگ زیب عالمگیر غازی

اگلے صفحہ کی مہر کے اوپر داہنی طرف طغرائے شاہی شنجرفی ہے جس میں فرمان ابوالمظفر محی الدین اورنگ زیب عالمگیر غازی لکھا ہوا ہے۔

یا فتاح — یا واسع

اورنگ زیب عالمگیر شاہ غازی
محمد محی الدین سنہ ۱۲
ابوالمظفر سنہ ۱۰۸۰

ابن امیر تیمور صاحب قران
ابن میران شاہ
ابن سلطان محمد شاہ
ابن سلطان ابو سعید شاہ
ابن شیخ عمر شاہ
ابن بابر بادشاہ
ابن ہمایوں بادشاہ
ابن اکبر بادشاہ
ابن جہانگیر بادشاہ
بادشاہ ابن قطب خان
ابن عالمگیر بادشاہ
شاہ ابن عالم باد شاہ
ابن جہاندار شاہ

یا رافع — یا نافع
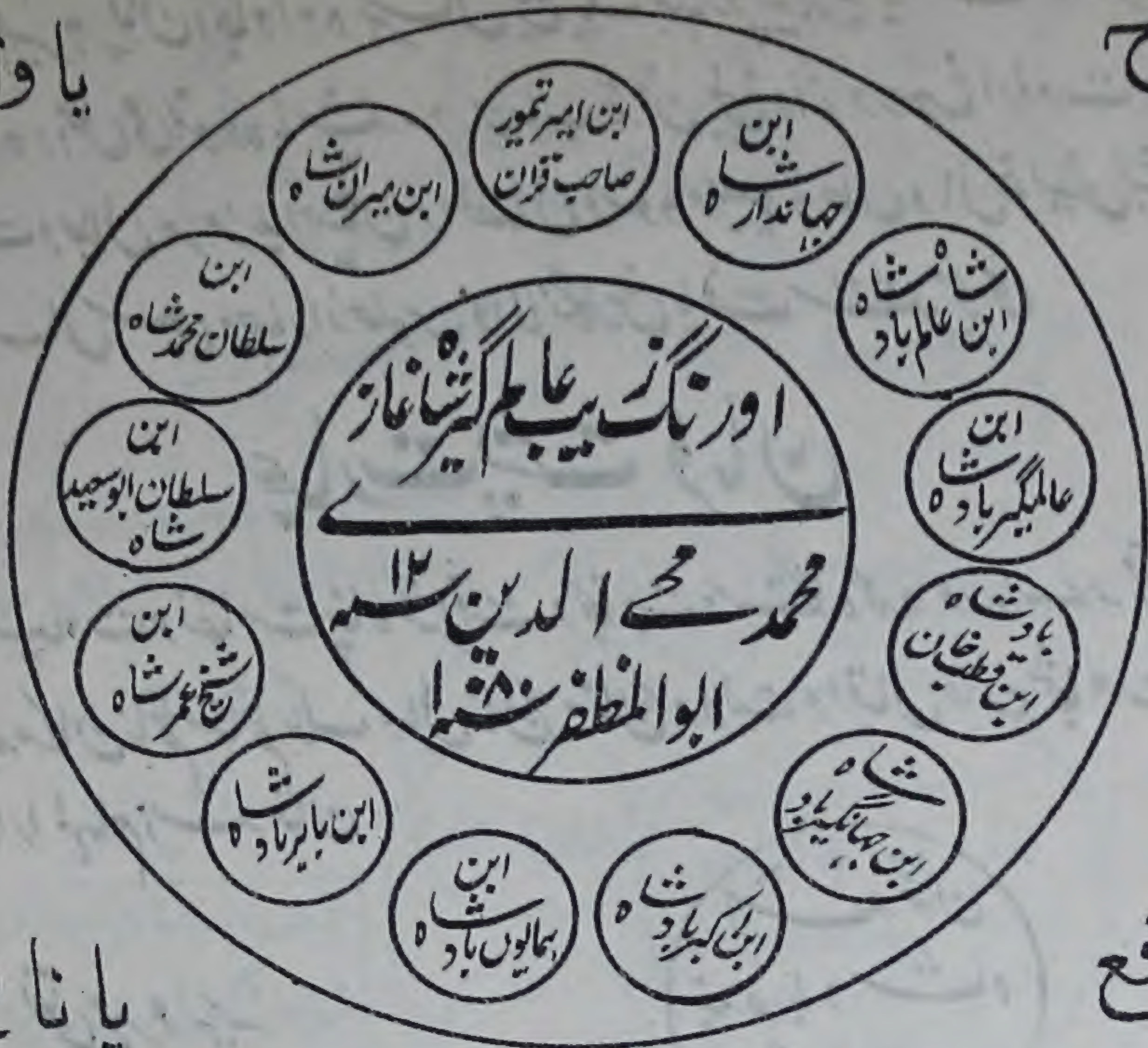
چون بعرض مقدس معلی رسید کہ بموجب فرمانِ والاشان واجب الاذعان
یکروپیہ یومیہ و یکصد بیگہ زمین در وجہ مدد معاش رسید سوندہا با فرزندان مقرر بودہ داو
درگذشتہ سید جمال وغیرہ ورثہ متوفی از فضل وکرم بادشاہانہ امیدوار حکم اشرف واقدس
جہان مطاع + واجب الاتباع صادر شد. کہ یکصد بیگہ زمین از پرگنہ پانی پت مضاف بصوبۂ
دارالخلافہ شاہ جہان آباد از محل قدیم در وجہ مدد معاش + آنہا حسب الضمن مقرر باشد. کہ
حاصل آنرا صرف معیشت نمودہ بدعای بقای دولت افزون اشتغال نمایند کہ حکام + و عمال
و جاگیرداران و کروریان حاصل و استقبال اراضی مزبور را بتصرف آنہا بازگذارند واصلاً و
مطلقاً تغیر + و تبدل بدان راہ ندہند و بعلت مال و جہات و اخراجات مثل قلبہ و پیشکش
و جریبانہ و ضابطانہ و محصلانہ و مہرانہ و + داروغگانہ و بیگار و شکار و مقدمی و قانونگوئی و
و ضبط ہر سالہ و تکرار زراعت و کل مطالبات سلطانی و تکالیف دیوانی × مزاحم نشوند و
درین باب ہر سال تاکید مجدد نطلبند و اگر محل دیگر چیزی داشتہ باشند آنرا اعتبار نکنند
بیست و ہفتم ربیع الآخر سال سی و چہارم از جلوس والا بود۔

(نوٹ) یہ فرمان دو فٹ ۴ ½ انچ لمبا اور گیارہ انچ چوڑا ہے۔ اور مہر بالا بجائے مدوّر کے مربع ہے۔ ۱۲

پشت فرمان

برسالہ سیادت ونجابت پناہ فضیلت وشجاعت دستگاہ قابل المرحمت والاحسان صدر رفیع القدر
سیادتخان در نوبت واقعہ نویسی محمد ساقی ـ شرح یادداشت واقعہ ماے روز چہار شنبہ بیست
وچہارم شہر جمادی الآخر ۳۳ سنہ جلوس مقدس موافق سنہ ۱۱۰۱ہجری مطابق ۱۷ فروردی ماہ برسالہ سیادت
ونجابت مرتبت صدر رفیع القدر سادتخان ونوبت واقعہ نویسی کمترین سلکان درگاہ خلایق پناہ
محمد ساقی قلمی میگردد کہ درباب سید جمال وغیرہ وارثان .... سرکار وصوبہ دار الخلافہ
شاہجہان آباد بعرض والا رسید کہ بموجب فرمانِ والاشان مبلغ بخبر وبیہ بلاقصور از تحویل فوطہ دار
مذکور ویکصد بیگہ زمین از پرگنہ مسطور در وجہ مدد معاش مقرر بودہ شکار خان حکم والا رسانیدہ
کہ او فوت شدہ وسی وشش نفر وشانزدہ اسامی ورثہ متوفی امید دارند لہذا یکصد بیگہ زمین
بانہا عطا گشتہ در بیولا التصدیق + ہر سہ نشان ... حکم والا صادر شد کہ یکصد بیگہ زمین از
محالقدیم در وجہ مدد معاش مشار الیہ وغیرہ شش پسر وچہار دختر .... داشتہ مرحمت فرمودیم
واگر در .... ویومیہ را بطرف شناسند وصدر خرچہا وکور نوشتہ تنخواہ زہد واقعہ ۱۲ صفر
سنہ ۳۳ بموجب تصدیق قلمی شد ـ شرح دستخط سادت ونقابت پناہ شرافت .... عمدہ
وزراء رفیع الشان زبدہ امراء بلند مکان ناظم مناظم ملک ومال باین مباہی دولت اقبال خان
شجاعت نشان جملۃ الملک مدار المہام اسد خان آنکہ در .... فضیلت وشجاعت دستگاہ
قابل المرحمۃ والاحسان صدر رفیع القدر سادتخان آنکہ داخل واقعہ نمایند ـ
شرح خط واقعہ نویس آنکہ مطابق واقعہ است .... امراء بلند مکان جملۃ الملک مدار المہام
آنکہ بعرض مکرر رسانید ـ شرح خط سیادت پناہ خانہ زاد لایق المرحمۃ والاحسان مخلصان آنکہ

بلبیت و ....

شرح خط سادت ونقابت پناہ شجاعت وشہامت دستگاہ خانہ زاد لایق العنایت والاحسان
مختار خان مہابت خان شجاعت نشان جملۃ الملک مدار المہام آنکہ فرمان ....
یومیہ ـــــــــ آراضی بموجب فرمان والاشان مرقوم الاجمادی الآخر
بلاقصور از تحویل فوطہ اسد پرگنہ پانی پت از پرگنہ مذکور شہ جلوس والا در وجہ مدد معاش
با سگہ سید سوندہا مقرر بود او فوت شد
۸ر

ویومیہ مذکور مطرف شد

درنیولا بمشارالیہ وغیرہ مرحمت شد

تاریخ ۱۱ ربیع رمضان ۵۴ھ جلوس ۱۱۱۱ سوانح ۱۱۰۱ھ بحران فصل بمرکز رسید ..... عبد اللطیف

تاریخ ۱۱ رمضان ۵۴ھ نقل بمرکز لوح مصطفیٰ قرأت ح عبد اللطیف

اس کے ذیل میں پسران و دختران کی تقسیم ہے

جلال محمد - بہادر علی - محمود - محمد قاسم - صابر علی

لہ عکہ لہ عکہ لہ عکہ لہ عکہ لہ عکہ

صاحب دولت وغیرہ دختران صالحہ نور بی بی

لہ عکہ

(نوٹ)

اس فرمان کے بعض بعض لفظ باوجود کوشش کے بھی نہیں پڑھے گئے لہذا صورت نویسی کر دی گئی ۔۱۲

(۷۸) نقل فرمان اورنگ زیب موسومہ نواب کمال الدین خان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(بخط طغرا)

الحمد للہ وسلم علی عبادہ الذین اصطفیٰ

(بخط طغرا)

یاایھا الذین آمنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم

ان اللہ یامر بالعدل والاحسان

(نوٹ) اول تو اس فرمان کا دوسرا طغرا ایسا کج پیچ تھا کہ بہت مشکل سے پڑھا گیا ہے اگر کلام مجید کی آیت نہ ہوتی تو پڑھا بھی نہیں جاتا۔ اصل فرمان کی ۱۹ سطریں ہیں جس کا فوٹو نامۂ مظفری مصنفہ جناب محمد مظفر حسین خاں صاحب سلیمانی میں دیا گیا ہے۔ اس فرمان کی سطر بسطر ہو بہو نقل کی گئی ہے کہیں کہیں زائد نقطے ہیں کہیں ندارد۔ خط نستعلیق بہت عمدہ اور واضح ہے۔ خوش نویس گ کا ایک ہی مرکز لگاتے ہیں ۔۱۲

۱۰۷۹ غازی
عالم باد شاہ
الدین محمد محی
ابوالمظفر
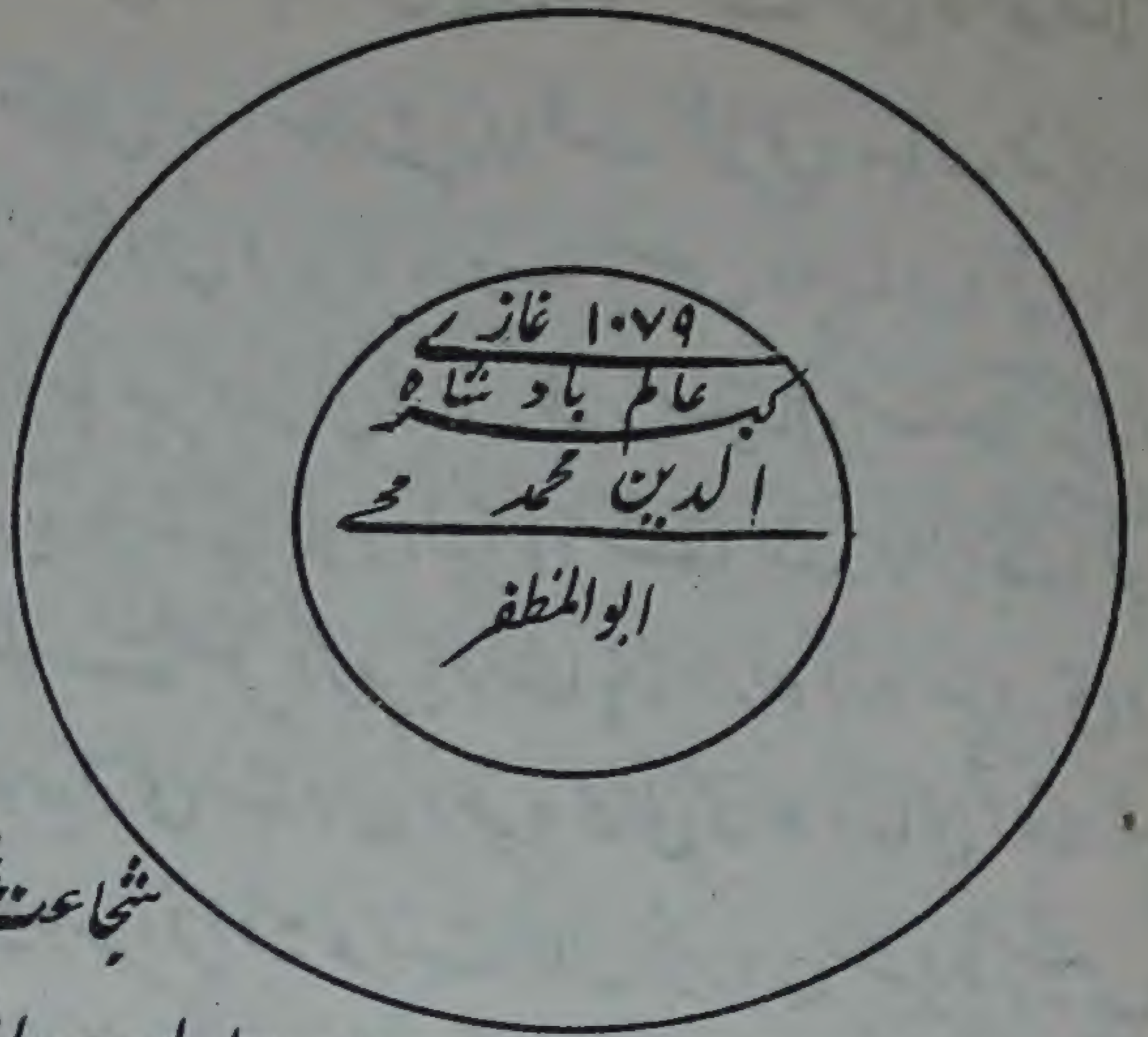
شجاعت شعار لایق المرحمۃ والاحسان کمال الدین خان بنوازش بادشاہ
امیدوار بودہ بداند کہ ہنگامی کہ فروباصرہ دولت غرہ حشمت نوبادہ
حدیقہ خلافت گزیں ثمرہ شجرہ سلطنت فرزند زادہ برخوردار عالی نسب بحرکرم راگرامی در شاہزادہ محمد
بیدار بخت بہادر جاتان بدسگال راسینہ وگماشتال × نمودہ قلیچہ سینسنی را کہ مسکن ومتوطن سر گروہ
جاتان است قہراً وقسراً مفتوح ساخت راجہ بشن سنگھ نبیرہ راجہ راسنگہ متعہد گشت کہ لبقیۃ السیف آنگہ
تبا....را × درعرض شما بقتل واستیصال رسانیدہ سار قبعیہا ، آنہا را لحیطہ قبض وتصرف
درآرد واز جہت انصرام کار مصالح توپخانہ وغیرہ بر طبق التماس و × از سرکار فلک اقتدار

ا؎ تاریخ مخزن اخبار کے صفحہ ۳۱ میں ہے کہ جب فرقہ ست نامی جو بیراگی فقیروں سے تھا اور اُس نے لوٹ مار کا پیشہ اختیار کرکے بادشاہی ملازموں سے مقابلہ کیا ہے تو اورنگ زیب نے کمال الدین خاں کو اُن کی گوشمالی کے لئے بھیجا اور اُنہوں نے وہاں پونہچکر اُن کی تنبیہ و گوشمالی کرکے ان باغیوں پر فتح حاصل کی اس مہم میں ان کے لشکر میں منجملہ دیگر پٹھانوں کے سرمست خاں نے بڑی بہادری کی ہے چنانچہ اسی عہد میں اس مہم کے متعلق ہندی زبان میں کبت بنایا گیا تھا جو کتاب مذکور میں مندرج ہے اور اس کی نقل یہاں پر درج کیجاتی ہے ؎
اورنگ زیب پرتاب بلے جن کوپ کمال دین بول ہکارو + مار پڑی ست نامن کو تھان ہمت کو سبھی ہارو + ٹھان پٹھانو بلے
سرمست خانصاحب کرور گنوار کو دل مارو + دیکھ رہے امراو سبھی جہان یا نو کٹو ٹھان پالونہ ٹارو۔
۲؎ ۳۵ جلوس مطابق ۱۱۰۲ھ ہجری میں جب جاٹوں نے سر اُٹھایا اور منڈون بیانہ جو اکبر آباد کے متصل ہے وہاں آکر لوٹ مار مچائی تو عالمگیر نے شہزادہ بیدار بخت کو مع لشکر کے بھیجا اور شہزادہ نے وہاں جاکر قلعہ سینسنی کو جو اُن سرکشوں کا مسکن تھا برباد کیا اور اس کے بعد شہزادہ نے راجہ بشن سنگھ کو اپنی جگہ پر چھوڑا اور حکم دیا کہ چھ ماہ کے عرصہ میں اس گروہ کو قتل وقید کرکے ان کی گڑھیاں چھین لو اور ان پر اپنا قبضہ کر لو تاکہ ان موذیوں سے جو بے امنی پھیلی ہے وہ سرزمین پاک ہو جائے اور مخلوق کو راحت حاصل ہو چنانچہ راجہ مذکور اس کام میں مصروف ہوا اور جو کچھ اس نے پیشگاہ بادشاہی سے امداد (دیکھو صفحہ ۱۱۲)

(نوٹ) اس مہر کے گرد نیرہ سلاطین ماسبق کے اسمائے گرامی ویسے ہی ہیں جیسے کہ صفحہ (۱۰۸) کی مہر میں ہیں۔ ۱۲

مرحمت شد و ہر چند مشار الیہ قلعہ سوکر را مستخلص گردانید لیکن چون نتوانست آن طائفہ ضلالت قرین را از نسر من برانداختہ بجز فتور و اختلال × اضلاع پرداخت آنفریق بیباک خیرہ سری مانع منازع دست تغلب و تصرف بر پرگنہ منڈون و بیانا وروپ باس وبہسا ور وغیرہ مافیہ غبار جور و بیداد برانگیختند و عمال پادشاہی و جاگیر داران و از رہگذر استیلا و استعلا سرکشان و متمردان مجال استقامت در محال مرقوم ندیدہ بمستقر الخلافہ اکبرآباد شتافتند و از انجاکہ آنشجاعت شعار × بیش منصب و خانہ زاد سپاہی کالطلبست فضل و کرم بادشاہانہ از راہ ذرہ پروری و عاطفت کستری او را بعنایت خدمت فوجداری منڈون وغیرہ محالی کہ × اسامی آنہا در ظہر اینمنشور لامع النور غ نگارش پذیرفتہ نواختہ و سرافراختہ بمرحمت بجال فرمودن مشروط پیشین لشہرط خدمت حال و عطار جاگیر × دران نواحی کامیاب مراحم و مواہب گرداند باید کہ شکر سپاس الطاف قدسی بجا آوردہ و بمجرد وصول انیفرمان والاشان مفترض الاذعان پسر × خویشتن را باجمعی بارسپپدرن نوارشخان کہ از تغیر او بفوجداری دہاموئی وغیرہ سربلندگشتہ در آنجاگذاشتہ خود باجمعیت شایستہ بر جنجاح استعجال چہ ستابتر بخدمت مفوضہ شتابد و دربند وبست

بقیہ نوٹ صفحہ (۱۱۱) - چاہی وہ اس کو پہنچائی گئی توپخانہ حسب التماس اس کے پاس بھیجا گیا راجہ نے ان کے قلع وقمع کرنے کے لیئے بہت کوشش کی بلکہ جاٹوں کا قلعہ سوکر چھین لیا مگر جیسا کہ انصرام اس مہم کے لیئے درکار تھا وہ راجہ سے ظہور میں نہ آسکا یہ جماعت بڑی اور نہایت شورہ پشت تھی اس لیئے اک سخت زبردست ہاتھ کی ضرورت تھی ایسا شخص جو مدبر شجاع ہو اور اُس میں سرداری کے جملہ صفات موجود ہوں مطلوب تھا جب راجہ لبش سنگھ (بش سنگھ کا منصب ہزاری چار سو سوار کا تھا ان کے باپ کے مرنے کے بعد ۱۵ ربیع الاول ۲۵ ج مطابق ۱۰۹۱ھ کو اُن کو خطاب راجگی کا دیا گیا اور دیگر عنایتیں شاہانہ بھی کی گئیں کچھ دنوں یہ راٹھوروں کی گوشمالی پر بھی رہے ہیں اور ایک مدت تک اسلام آباد عرف متھرا کے فوجدار رہے اس کے بعد ان کا بیٹا اجیسنگھ تھا جس کو خطاب راجہ جیسنگھ کا دیا گیا تھا اور اس کا منصب ہزاری دو پانسو سوار کا تھا بش سنگھ کے باپ کا نام کشن سنگھ تھا جو رام سنگھ کے بیٹے تھے رام سنگھ راجہ جیسنگھ جے پوری کے فرزند تھے کشن سنگھ نے اپنے باپ کے عہد میں اچھا منصب پایا تھا اور کابل میں تعینات رہے تھے یہ اپنے میاں کی خانہ جنگی میں زخمی ہوکر ۱۲ ربیع الاول ۱۰۹۳ھ مطابق ۲۵ سنہ جلوس میں کام آئے۔ یہ خاندان مہاراجہ مانسنگھ نورتن دربار اکبری کا ہی) نہ غالب آسکے تو وہ گروہ اور بھی بیباک ہوا اور دست درازی شروع کی پرگنہ منڈون بیانہ روپ باس بہسا ور وغیرہ خوب لوٹے وہاں کے حال اور جاگیردار کوئی مقابلہ کی تاب نہ لائے اور دارالخلافت آگرہ کو بھاگ آئے جب اورنگ زیب کو یہ خبر معلوم ہوئی تو اس مہم کے لئے کمال الدین خان کو انتخاب کیا اور ان کے نام اس مضمون کا فرمان صادر کیا کہ تم شجاعت شعار (دیکھو صفحہ ۱۱۳)

حدود متعلقۂ خویش اہتمام تمام بکار بردہ جاتان فتنہ آنکہ فساد آمیز را اگر از جادہ × اطاعت و انقیاد عدول وانحراف ورزیدہ راہ خلاف وعناد پیمایند بقتل واسیر در آوردہ ساحت آن حدود را از وجود ظلمت آلود کانہ × اہل عصیان وطغیان پاک سازد و آنچنان جد وجہد شایان نمایان معمول دارد کہ احدی از گردنکشان و آشوب منشان شواند پیرامون متعلقۂ او عبور و مرور نمودہ وعمال ملان مندون کہ خالصہ مقرر یست وگماشتہائی جاگیرداران بخاطری مطمئن درمحال متعلقہ خویش متمکن گردند وتولیہ واستمالت × رعایا ر مالگزار ومعموری وآبادی محال وافزایش محصول فصل بفصل وسال بسال وامداد واسناد عمال مساعی محمودہ ومستودہ بر فراز ظہور آرد × درین امور تاکیدات شدید بلیغ داند ودرخور حسن عمل امیدوار نتایج نیک باشد گرز بردار حامل نمثال عظمت وجلال از پیشگاہ عز وجاہ × مامور شدہ کہ آنجانہ زاد را بسبیل تعجیل بی توقف وتاخیر بخدمت مفوضہ برساند نہم محرم الحرام سال سی وپنجم از جلوس معلی تحریر یافت ×

پشت فرمان

رسالہ سیادت ونقابت پناہ شرافت ونجابت دستگاہ عمدہ وزرآ رفیع الشان ..... بلند مکان ناظم مناظم ملک ومال ناہج مناہج دولت واقبال شجاعت نشان جملۃ الملک

بقیہ نوٹ صفحہ (۱۱۲) بیش منصب گرز بردار طلب خانہ زاد باد شاہی ہو تم کو مندون بیانہ اور اس کے محالات کی جاگیر عنایت کی جاتی ہے جس کی تفصیل اس فرمان میں درج ہے اور تم فوجدار وہاں کے کیئے جاتے ہو لہذا نہایت جلد وہاں جاکر مفسدوں کی سرکوبی کرو اور اگر وہ گروہ عدول حکمی کرے تو بہیہ کوئی دقیقہ ان کی بربادی کا اُٹھا نہ رکھنا تاکہ وہ ملک اُن سرکشوں سے بالکل صاف ہوجائے اور عامل وگماشتے مطمئن ہوکر وہاں کے محالات میں قیام رکھیں اور رعایا کی دلجمعی اور مالگزاری کا اضافہ اور وصولیابی کا انتظام خاطرخواہ ہوتا رہے تم کو وہاں جاکر اپنی کارگذاری اور حسن لیاقت کا ثبوت ادا کرنا چاہیئے بوجہ عجلت کے یہ فرمان گرز بردار کے ہاتھ روانہ کیا جاتا ہے چنانچہ حسب الحکم کمال الدین خاں مندون بیانہ تشریف لے گئے اور اپنی ذاتی لیاقت و شجاعت سے اس گروہ باغی کا قلع وقمع کر ڈالا اور باغیوں کے استیصال میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھی سرزمین مندون سے فساد کا غبار بالکل مٹا دیا ہر طرح کا امن پھیل گیا اور بدستور کاروبار جاری ہوگیا بادشاہ نے ان کی کارگذاری وخوش تدبیری پر نہایت تحسین کی اور اُن کے منصب میں جس کا تذکرہ اوپر آچکا ہے اضافہ کیا اس جنگ میں کمال الدین خاں کے لشکر کے بہت پٹھان کام آئے چنانچہ بعض ان کے نامور افغانوں کے وارثوں کو بادشاہ نے جاگیریں دیں اور ان کے نام پروانے عنایت کیئے ایام غدر تک ان جاگیروں کے فرمان جو عالمگیر کی طرف سے مرحمت ہوئے تھے شاہ آباد میں باقی تھے اب نہیں رہے - ۱۲

مدار المہام اسد خان ×

غازی
بادشاہ عالمگیر
بندہ
اسد خان
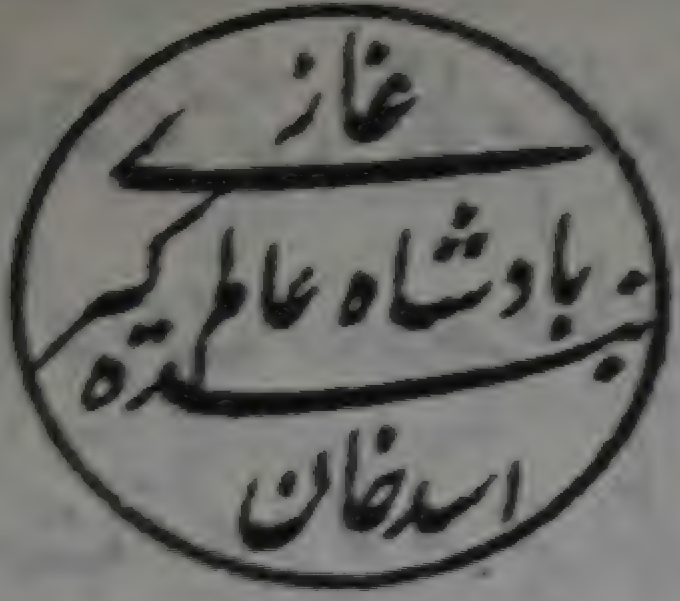
فرمان کی پشت پر کچھ تفصیل ہے جو صاف پڑھی نہیں جاتی جتنی پڑھی جاتی ہے وہ یہ ہے

معہ سال
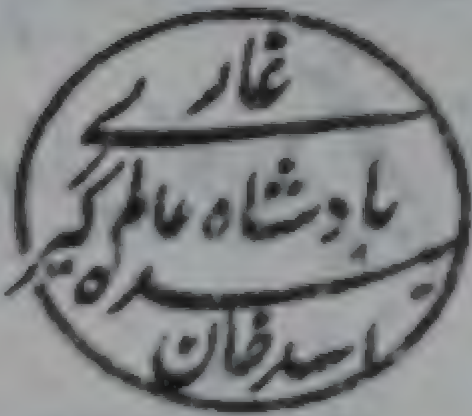
ے پیہ

بدایوں وغیرہ زر بعہ راجہ لسن سنگھ حمہ محال

غازی
بادشاہ عالمگیر
بندہ
اسد خان

لے پیہ

سر سر سر سر

ہنڈون

او محال محال دار کرتور محال

سر سر سر سر

بیانا محال مچوارہ لے پنہ لساور محال

سر

ادب اسس زر بعہ اعتماد خان محال

سر

لود سوں زریعہ اسد محال

(۷۹) نقل فرمان اورنگ زیب ۱۱۰۴ھ ۱۶۹۴ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ھو
القادر
مدد
یا علی
غازی
شاہ

بکار شاہ جہان محمد شاہ
ابوالحسن بود
دولتخواہ

اللہ
محمد ذی القدر
لعلی

الله

پادشاہی

غازی
عالمگیر بادشاہ
محمد
اعظم شاہ بن
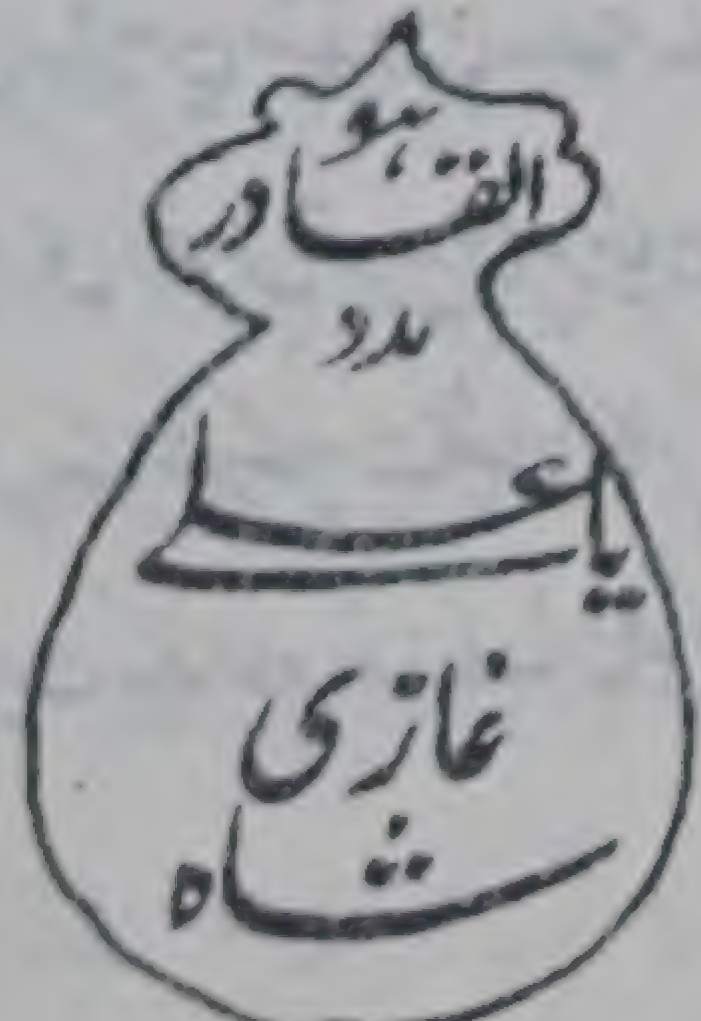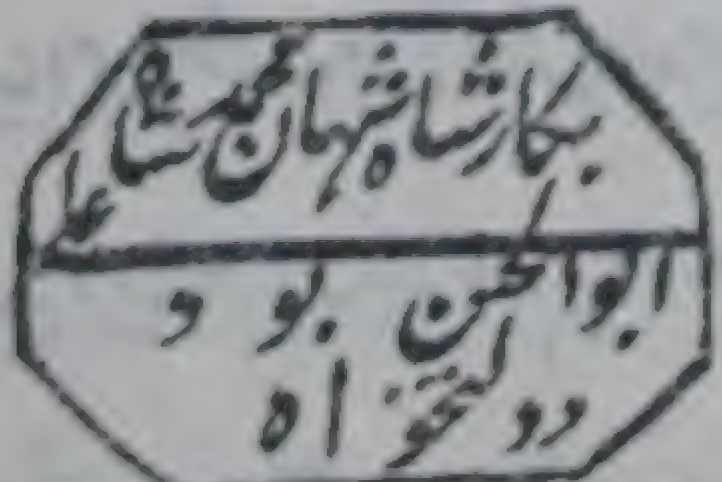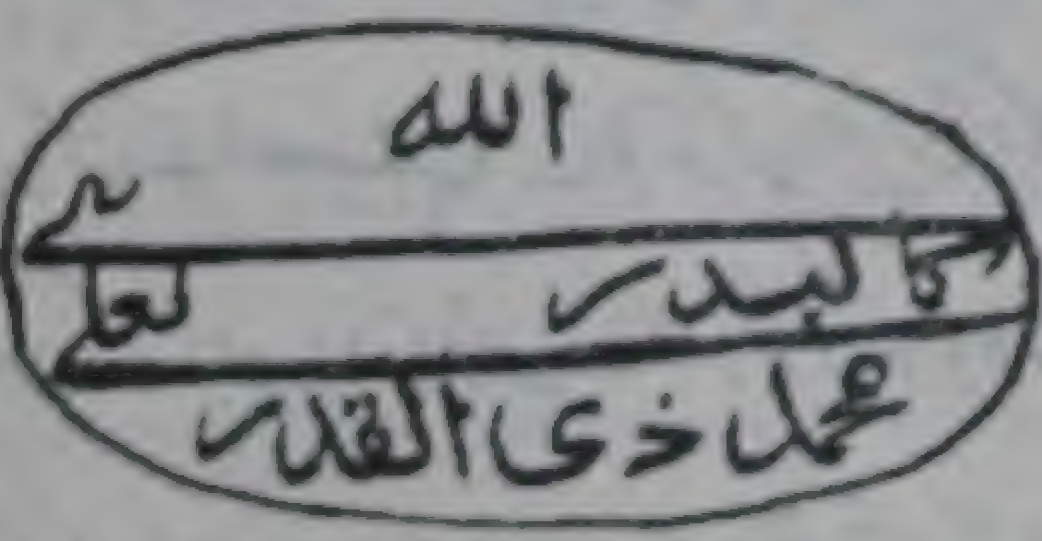
زبدۃ الامثال والاقران والاکفاء والاعیان
چکنا نایک بتوجہات مستظہر ومباہی بودہ بداند

کہ بموجب نوشتہ شجاعت وتہور دستگاہ شمشیر خان معروض دولت اقبال عالی
شاہی گردید کہ از یاوری بخت ومسعودی طالع مآل کار را ملاحظہ نمودہ ارادہ تحصیل
سعادت ملازمت کہ سرمایہ دولت جاودانیست نصب العین خاطر دادہ ونظر
بتقصیرات پی در پی کہ بکرّات درمیان آوردہ نشان قول عفو جرائم میخواہد لہٰذا
ازراہ فضل وکرم رقم صفحے وبخشش بر جریدۂ معاصی او کشیدیم وبعد دریافت سعادت
ملازمت درباب انعام ہشت موضع چیتاپور بحضور پرنور مقدس معلّٰی نوشتہ التماس آن خواہیم نمود
باید کہ بخاطر جمع بلا توقف بملازمت بندگان عالی شتابد کہ انشاء اللہ تعالیٰ بدرجۂ کمال خود رسیدہ
درمیان اقران مایۂ افتخار خواہد اند وخت ہژدہم شہر ربیع الاول سنہ سی وشش
از جلوس والا قلمی شد۔

(۸۰) نقل فرمان اورنگ زیب سنہ ۱۱۰۴ھ / ۱۶۹۴ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ

پادشاہے
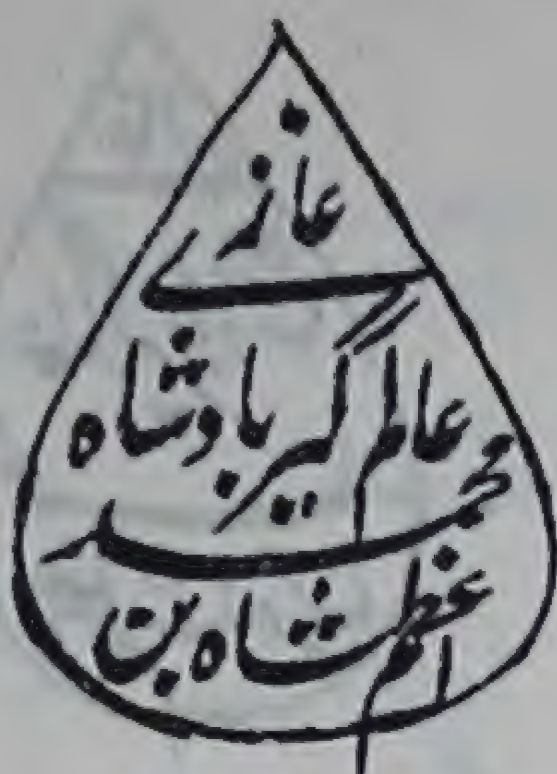
شان عالی متعالی
پادشاہ
جہان شاہ
محمد اعظم شاہ

غازی
عالم گیر بادشاہ
محمد
اعظم شاہ بن

بفرمان ابوالمظفر
محی الدین اورنگ زیب عالم گیر
پادشاہ غازی

زبدۃ الامثال والاقران عمدۃ الاکفاء والاعیان چکنا نایک بتو جہات
مستظہر و مباہی بودہ بداند عرضداشت آن زبدۃ الاقران متضمن ارادہ
آمدن حضور والتماس تعین لچھمی کانت و چنتو چپنا دو نکاسور وارسال نشان عنایت
عنوان رسیدہ بہرہ اندوز مطالعہ عالی گشتہ مومی الیہم را بروفق التماس او پیش الخلاصۃ
الاماثل فرستادیم وازراہ فضل و کرم نشان مرحمت فراوان محلی بہ پنجۂ خاص مرحمت شدہ و
تفاصیل منصب و زمینداری وغیرہ کہ بپیشگاہ خلافت وجہانداری جناب دولت عالی
متعالی درجۂ اجابت و پذیرائی یافتہ درضمن آن ثبت گشتہ باید کہ خاطرخود را من کل
الوجوہ مطمئن داشتہ ہمراہ نام بردہ ہا روانہ بہ رفیعہ منیعہ شود کہ بعد از رسیدن حضور
بعطائے فرمان والاشان واسناد دیگر سربلند خواہد گردید وجمیع ملتمسا تش کہ مقبول
درگاہ آسمان جاہ گردیدہ بادراک آن سرافتخار باوج افلاک خواہد رسانید تاریخ غرۂ
ذی قعدہ سنہ سی و شش از جلوس میمنت مانوس زینت تحریر یافت۔
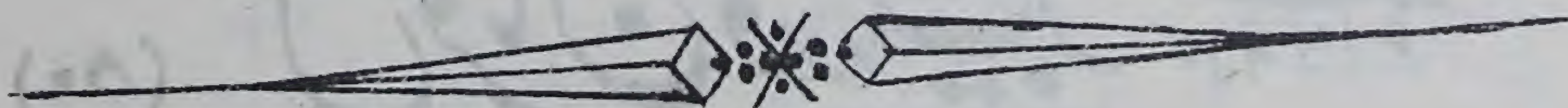
عـــــہ ضمن مقدمات چکنا نایک کہ بجواب با صواب رسیدہ

التماس

آنکہ منصب پنجہزاری ذات پنجہزار سوار
وجاگیر در نصرت آباد سرافراز شود وضامن
اول معاف گردد منظور شد۔

التماس

آنکہ روز ملازمت پنجہزار روپیہ نقد
وخلعت واسپ وزین و پدک
مرحمت شود منظور شد۔

التماس

زاغ وتصیحہ وخوراک و واب
معاف شود منظور شد

التماس

آنکہ زمینداری سرکار نصرت آباد مرحمت
شود درین باب حکم مقدس معلی
صادر شدہ کہ بدستور پام نایک

التماس

درباب دستور نہاری ۱۱۰۰ وغیرہ
ہشت مواضع معمولہ پرگنہ چیتیا پور نمودہ بود
حکم صادر شد کہ بدستور پام نایک و
زمینداری مواضع مذکور نیز بدستور نایک
منظور وآن نقدیات در جاگیر مرحمت خواہد شد

التماس

کہ درباب زمینداری فیروزگڈہ وفیروزنگر
نمودہ بود حکم شد کہ بدستور پام نایک

التماس

کہ درباره زمینداری الملا در نولا از سرکار
نصرت آباد برآمدہ داخل سرکار بیجاپور
گردیدہ نمودہ بود حکم والا صادر شد کہ
بدستور پام نایک

التماس

نمودہ بود کہ بعد از ملازمت فدوی گماشتہا
درمحال زمینداری دخیل شوند وہر کہ از
رفقاے پید یا جدا شدہ پیش فدوی آمدہ
شریک کار بادشاہی شود تقصیر او معاف
گردد اینہا کہ رجوع نشوند مفسدان
مذکور را بندہ تنبیہ خواہد کرد امیدوار
کمک شاہانہ درین باب التماس درجہ پذیرائی
اقتران یافت

التماس

آنکہ بعد ملازمت فدوی افواج قاہرہ
بہ تنبیہ پید یا متوجہ شوند وعرض والتماسے
از و منظور نگردد و وکیل او راہ نیابد
بغز اجابت رسید۔

التماس

نمودہ کہ درباب زمینداری سرکار گلبرگا
بحضور نوشتہ شود منظور شد

التماس

نمودہ کہ بعد از ملازمت فدوی
در سر انجام مطالب برادرزادہ
پاسہ یو نایک بسمع رسید توجہ
مبذول شود منظور شد

التماس

نمودہ کہ فدوی بملازمت سرافراز
میشود سوار و پیادہ کہ رفیق پید یا بودہ
با فدوی نخواہند بود اسپان وشتران
وگاوان از بعض افواج بادشاہی کہ

بذزدی رفتہ بود نزد آن جماعہ خواہد
بود وہرچند لشکریان اہل خود بشناسد تا بہ
پس دادن آن حکم نشود کسے مزاحم
نگردد درین باب دستک مرحمت
شود منظور شد۔

التماس

نموده کہ برائے پانصد سوار دوہزار
پیادہ از قرار بست ویجز وپیہ دربا
سوار وہفت روپیہ درماہہ پیادہ تا
ایام تنخواہ جاگیر بعد داغ اسپان ملاحظہ
موجودات پیادہا بدستور کرناٹکیان
بلا قید چہرہ باسم نویسی چیزے
مرحمت شود امر شد کہ دو ہزار روپیہ
بصیغۂ مساعدہ برائے سواران بدو
دفعہ مرحمت خواہد شد وبعد تنخواہ جاگیر
درسال اول وضع خواہد گشت وپیادہا
درسرکار والا بضابطہ کرناٹکیان نوکر
خواہند گردید

التماس

نموده کہ تا انجام مہم بیدیا فوجداری
نصرت آباد بشخصے کہ دولتخواہ و
دلسوز مقرر شود امر شد کہ در بیاوه
بحضور لامع النور نوشتہ خواہد شد۔

التماس

آنکہ موضع واکن کمیرا کہ وطن قدیم
وزمینداری اوست بعد اخراج بیدیا
شقی برائے اقامت او عنایت شود
درین باب امر شد کہ بعد اخراج شقی
وگرفتن نوپہا وغیرہ سرانجام آنجا
وانہدام قلعۂ موضع مسطور عنایت
خواہد شد۔

درباب فرمان عالیشان وپروانہ مہر
جملۃ الملک ودیوان صوبۂ بیجاپور
متعلقۂ انعام دیہات وزمین ودستور
زمینداری برچندہ کہ تفصیلش درذیل
مندرج است التماس نموده بدرجۂ اجابت
رسیده درین باب بحضور پرنور نوشتہ خواہد شد۔

التماس

فیل درجناب عالی بدرجۂ اجابت
مقرون گشت درین باب نیز بحضور
پر نور نوشته خواهد شد۔

پرگنہ نصرت آباد عرف .... پرگنہ الملا سرو لیسموکہی

پرگنہ حویلی کندوره
سرولیسموکہی

پرگنہ تالی کوٹہ
سرولیسموکہی وناڑ گوڑگی

پرگنہ فیروزگڑہ عرف ... کر
سرولیسموکہی

پرگنہ چیتاپور سرولیسموکہی
متعلقہ انعام مواضع ... پورو ...
وغیرہ ہشت و یہ علاقہ پرگنہ مذکور

فیروزآباد عرف ...
سرولیسموکہی

... درملک تلنگانہ ....
و..... و..... درتنخواه
حصۂ ذات
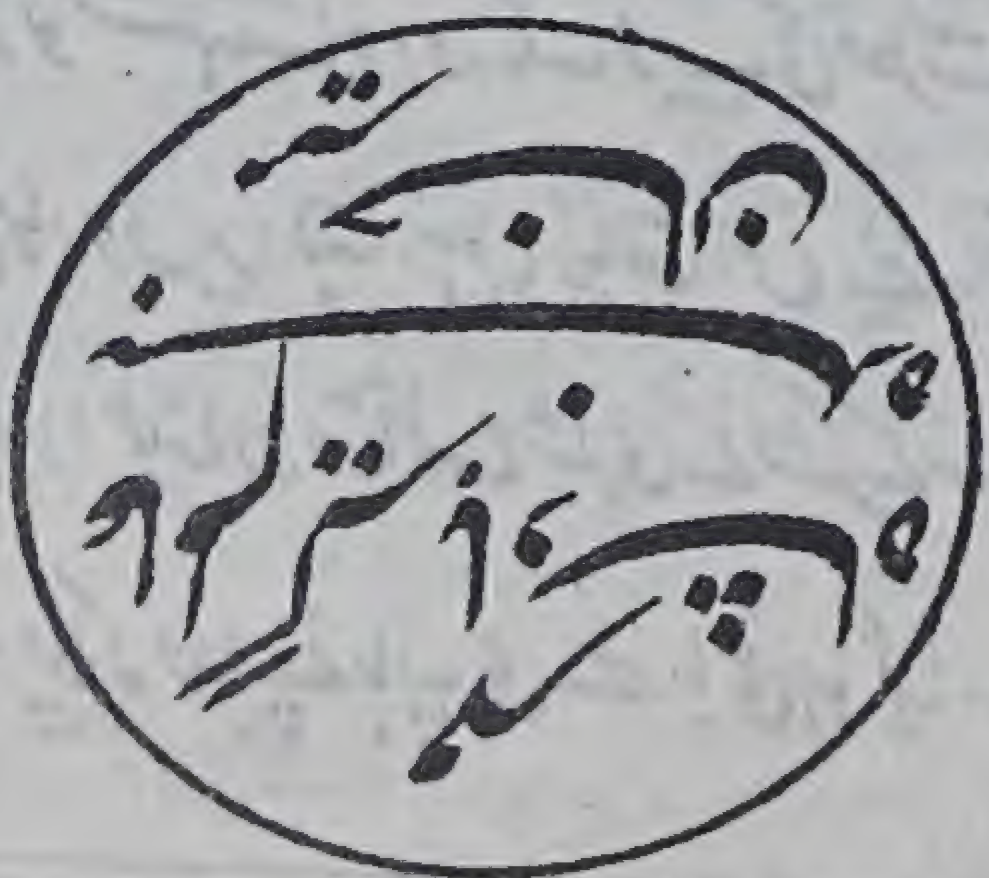
(۸۱) نقل فرمان بادشاہ عالمگیر بنام نواب کمال الدین خان
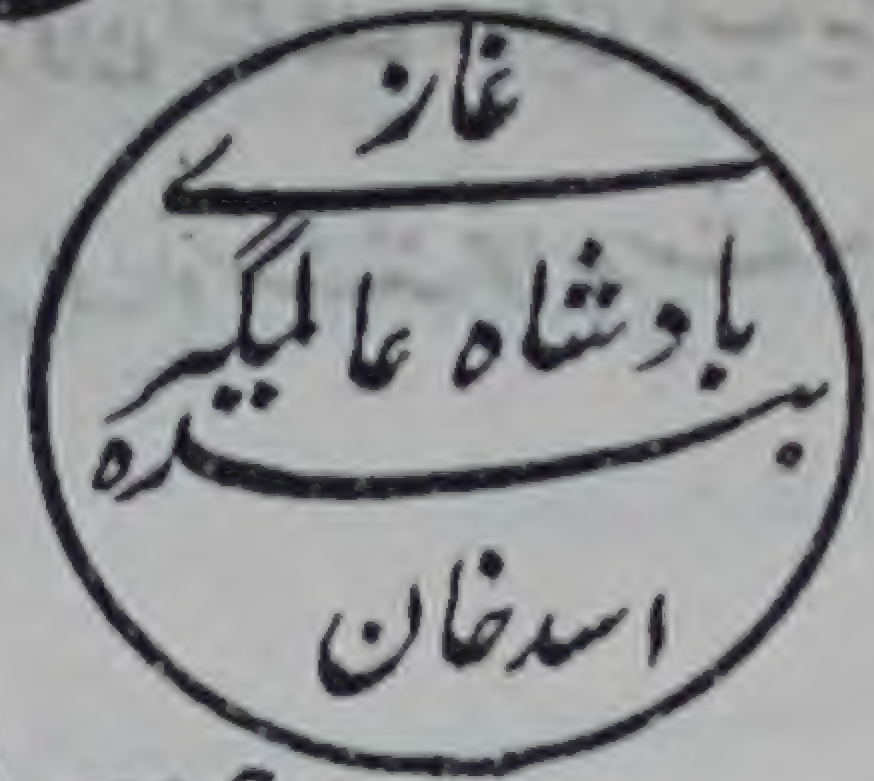
غازی
بادشاہ عالمگیر
بندہ
اسد خان

چودھریان وقانونگویان و مقدمان و رعایا و مزارعان پرگنہ ہٹدسر کار کالنجر صوبہ الہ آباد بدانند کہ

چون مبلغ ہفت لک وشصت ہزار دام از پرگنہ مذکور از تغیر چاندمن ابتدائے خریف بجاقوی ئیل مطابق ضمن بجاگیر رفعت وشجاعت پناہ کمال الدین خان مقرر گشتہ باید کہ بالواجب و حقوق دیوانی را از قرار واقع دراین موافق جہان و معمول بخان مشار الیہ جواب میگفتہ باشند و از ہیچ حسابے وصلاح و صوابدید خان مومی الیہ بیرون نروند بتاریخ ۲۵ ربیع الاول ۳۷ سنہ جلوس اقبال مانوس قلمی گشت۔

جانب پشت فرمان

مقررہ ضمن باسم کمال الدین خان از پرگنہ سہدہ سرکار سرکار کالنجر صوبہ الہ آباد از تغیر چاندکہ از ثلث ربیع بجاقوی ئل تاایلیاق
ابتدائے فصل خریف بجاقوی ئل مرحمت شد

(۸۲) نقل تحریر دستِ قلم خاص عالمگیر کہ بشاہزادہ محمد اکبر بقلم آمد

فرزند دلبند نور البصر لخت جگر بجان برابر بلکہ ازجان عزیز عزیزتر بتوجہات خاص الخاص مستظہر بودہ بداند۔ خدا گواہ است کہ مایہ دولت اقبال آن فرزند را زیادہ از ہمہ فرزندان

(نوٹ) کچھ تو شہنشاہ اورنگ زیب کی فطرت ہی بدگمانی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی اور کچھ راٹھوروں کا انتظام نہ ہونے سے اکثر امرا و اہل کاروں پر اعتبار نہیں رہا تھا اس لئے بالآخر اس نے شاہزادہ محمد اکبر کو جسے وہ بہت عزیز رکھتا تھا اور جس کے قول و فعل پہ اُسے پورا اطمینان تھا فوج شاہی کے لشکر کے ساتھ راٹھوڑوں کی بغاوت کی انسداد کے لئے مارواڑ روانہ کیا لیکن راجپوتوں نے کچھ ایسا جادو چلا کہ وہ اپنے باپ ہی سے باغی ہو گیا۔ بادشاہ کو شاہزادے کی نادانی اور کوتاہ اندیشی پر افسوس (دیکھو صفحہ ۱۲۱)

عزیز ترمی داشتیم در رفاہیت و آسودگی حال و مآل او ہمہ وقت پیش نہاد خاطر فیض مآثر بود۔ اما آوازِ بے سعادتی
خود بحبلیہ بازی راجپوتان اہبیں کردار آدم صفت از بہشت آغوش و کنار مادر و پدر در کنار و بدر شدہ
آوارہ کوہ و دشت ادبار گردید تا چہ تدبیر کنم و چہ چارہ سازم۔ از استماع احوال کثیر الاختلال
پریشانی و سرگردانی و فلاکت و ہلاکت او نہایت غم و غصہ سراپائے خاطر میگیرد و بلکہ لذات
جسمانی ہم تلخ شد۔

واأسفا قطع نظر از عزت و شان و شوکت سلطانی و شاہزادگی ہزار افسوس کہ آنفرزند سادہ لوح را
بر جوانی خود ہم رحم نیامد و بر اہل و اطفال خود مہر نکردہ خود را بہ بدترین حالت در قید و حبس
راجپوتان بد نہاد و بہائم صورت سباع سیرت در انداختہ ہمچو گوے بچوگان اختیار گواران افغان
و خیزان و گریزان ہر طرف چرخ میزند از آنجا کہ عاطفت پدری نسبت بحال فرزندان ازلی است ہر چند
ازان فرزند تقصیرات عظیم سرزدہ نمیخواہم کہ در خور کردار بسزا رسد ؎

گرچہ پسر تودہ خاکستر است ✿ بر چشم پدر و مادر ست

گزشت آنچہ گزشت الحال ہم اگر بر ہمنوئی بخت از کردار ناہموار خود پشیمان گردیدہ بملازمت
مشرف شود فا بر صفحہ زلات و تقصیرات او قلم عفو کشیدہ آید و عنایات و نوازشات کہ در خیال
نگنجد آئندہ باشد و ربارہ او جلوہ ظہور گیرد۔ ہر چند ظہور عنایت را شرط حضوری لازم نیست

بقیہ نوٹ (صفحہ ۱۲۰) بھی ہوا اور غصہ بھی آیا مگر ساتھ ہی اس کے مقابلے میں فوج کشی یا معرکہ آرائی کرنا بھی کسر شان تھا اس لیے
حکمت عملی سے کام لیا اور ایسی تدبیر نکالی کہ راجپوتوں کی فتنہ پردازیوں اور شاہزادے کی ابلہانہ غرور و نخوت کا دفعۃً خاتمہ ہوگیا اور چونکہ
اس موقعہ پر شہنشاہ کے منشیانہ قلم نے پولیٹیکل تلوار سے زیادہ کام کیا تھا اور صرف ایک پرچہ کاغذ نے راجپوتوں اور شاہزادہ محمد اکبر کی امیدوں
پر پانی پھیر دیا تھا اس لیے مناسب معلوم ہوا کہ شہنشاہ اور شاہزادے کی اس دلچسپ مراسلت کو بلفظہ درج کر دیا جائے۔ یہ مراسلت
ظہیر الانشا صفحہ (۵۴ تا ۶۰) اور تاریخ پالن پور مصنفہ سید گلاب خان صاحب جلد اول صفحہ ۱۸۵ تا ۱۹۲ پر مندرج ہے۔ یہ اخیر جواب
اورنگ زیب نے اس طریقے سے روانہ کیا کہ
براہ راست راٹھوروں کے ہاتھ میں پہنچا وہ سب اس مضمون سے واقف ہوتے ہی گھبرا گئے اور اُن کے دلوں میں شاہزادے کی
طرف سے ایسی بدگمانیاں پیدا ہوگئیں کہ اس کو اپنے ساتھ رکھنا یا اس کا ساتھ دینا خلاف مصلحت سمجھ کر کسی حیلہ سے سنبھاجی راؤ والی ستارا
کے پاس بھیج دیا۔ شاہزادہ چند روز وہاں رہا لیکن آخر کار مرہٹوں کی طرف سے مایوس ہو کر شاہ ایران کی حمایت کے بھروسے پر سیستان چلا گیا
اور وہیں مر گیا۔ مفتاح التواریخ میں لکھا ہے کہ شاہزادہ اکبر کی لوح مزار پر یہ حسرتناک شعر کندہ ہے۔ ؎

از جفائے چرخ وازبے مہری اورنگ زیب ✿ برد اکبر آرزوئے تخت ہندستان بگور

یہ واقعہ قریب ۱۱۰۷ھ / ۱۶۹۵ء کا معلوم ہوتا ہے۔ یہ مراسلت بھی اس سے کچھ پہلے کی ہوگی ۱۲

اما چون طشت رسوائی آن فرزند از بام افتاد و صدایش بگوش خاص و عام رسید انسب آنست که یکبارگی خود را بحضور رسانیده ننگ این بدنامی از سر خود ساقط سازد و جمعیتی که سر کردۂ آن جماعت بود رفاقت و همراهی که با دارا شکوه نموده از غایت اشتهار محتاج بیان نیست آن فرزند با اعتقاد و گفتار آنها هر سودای خام که بخته باشد جز پشیمانی نتیجه دیگر نخواهد دید یقین داند زیاده توفیق رفیق و راه راست نصیب باد۔

(۸۳) نقل عرضداشت شاہزادہ محمد اکبر

در جواب ہمیں فرمان بپادشاہ اورنگ زیب عالمگیر نوشتہ

حضرت قبلۂ کونین و کعبۂ دارین۔

عرضداشت

اصغر ترین فرزندان محمد اکبر لوازم عبودیت بتقدیم رسانیده بموقف عرض می رساند

فرمان والا شان که نامزد اصغر ترین فرزندان گردیده بود در خوشترین زمان و نکوترین اوان پرتو ورود فرمود آداب فرمانبرداری بجا آورده سوادش را چون سرمه در بصر بصیرت کشیده و از مضمون عنایت مشحونش مطلع گردیده دیدۂ دل را نورانی ساخته آنچه بقلم نصائح رقم مرحمت شیم بهندے چند ترداشش یافته بود در جواب هر باب شرحی مختصر معروض میدارد۔

چون نفس الامر است اگر بانصاف نزدیک شود دور نخواهد بود۔ مرقوم شده بود که باید دولت و اقبال او را از همه فرزندان عزیز میداشتم و از راه بے سعادتی خود از این نعمت عظمیٰ بے نصیب بوده خود را در طوفان بے تمیزی افگنده۔ خدیو صورت و معنوی سلامت چنانچه رضا جوئی و خدمت پژوهی پدر بر ذمۂ پسر لازم است پرورش و تربیت و خیر خواهی حال و مآل و حقوق چند بر ذمۂ پدر هم از پسر است المنت لله که تا این زمان از لوازم عبودیت و اطاعت منقصر نگشته و عنایات آنحضرت را تا کجا شت بحد هر از هزار یکے و از بسیار اندکے گزارش میدهد که رعایت و حمایت فرزند کوچک پیش نهاد پدر بزرگوار همیشه و همه جا مقدم است و حضرت که بر خلاف این بجانب همه فرزندان بے التفاتی فرموده پسر کلان را بخطاب شاهی نامزد فرموده ولیعهد خود گردانیدند

این معنی از کدام عدالت و انصاف توان شمرد۔
درمال پدر حقِ فرزندان مساوی است یکے را برافراختن و دیگرے را برانداختن کدام شرط دین و
آئین است آن بادشاہ حقیقی حکیمِ مطلق دیگر است کہ در کارخانہ قدرتش و حکمتش چون و چرا را راہ
نیست نواختن و برانداختن وابستۂ حکیم اوست کہ لا یخلو عن الحکمۃ[1] لیکن سبحان اللہ شریعت
منشی و حقیقت گزینی و معرفت بینیِ حضرت بر عالم و عالمیان ظاہر است۔ ؏ "تا دوست کرا
خواہد و میلش بکہ باشد۔ در حقیقت مرشد و ہادی این راہ حضرت اند۔ راہے کہ حضرت خود
بدولت پیمودہ باشند چگونہ بے سعادتی توان گفت۔ ؎

پدرم روضۂ رضوان بدو گندم بفروخت | ناخلف باشم اگر من بجوے نفروشم

فرزند خلف آنست کہ قدم بقدم بر طریقۂ پدر باشد۔ وَاَنَا عَلٰی اٰثَارِہِم مُّھْتَدُوْن[2]۔
؏ میراث پدر خواہی علم پدر آموز۔ حضرت سلامت مردان رنج و محنت بر خود پسندیدہ
اند و پادشاہان پیشین مثل حضرت صاحبقران عرش آشیانی محنت ہا انگیختہ بمقاصد مانی
الضمیر کامیاب گردیدہ اند ؏ براحتے نرسید آن کہ محنتے نہ کشید۔ از جرائد تواریخ مبرہن است تا
کہ رنج ظلمات نکشد لذت آب حیات نچشد۔ آنکہ محنت نبرد ثمرۂ راحت نخورد کہ گل بے خار و گنج
بے مار نباشد۔ ؎

عروس ملک کسے در کنار گیرد چست | کہ بوسہ بر لب شمشیر آبدار زند

از آن جا کہ در پئے ہر رنج راحت است بیقین عنایت کارساز بندہ نواز امید واثق دارد کہ
قریب الایام صورت مراد بوجہ احسن جلوۂ ظہور گیرد و پریشانی و سرگردانی بکامرانی و
شادمانی مبدل گردد۔ رقم پذیرفتہ بود کہ جسونت کہ سرگروہ الجماعت بود رفافت
و ہمراہی کہ با دارا شکوہ نمودہ بر عالم ظاہر است قول این جماعت اعتبار را نشاید الخ
حضرت بجا می فرمایند اما مغز سخن نمی رسند کہ خود مغز ندارند۔ در اصل دارا شکوہ باین جماعت
عناد داشت از نتائج آن دید آنچہ دید اگر از اول با اینہا می ساخت ہرگز کارش باین غایت
نمی کشید حضرت آشیانی باین جماعت رابطہ خویشی مؤکد کردہ بتقویت اینہا ملک ہندوستان
بضبط و ربط در آوردہ اند و این جماعت آنست کہ مہابت خان باعانت اینہا حضرت جنت مکانی را

---

[1] پوری عبارت یوں ہے فِعْلُ الْحَکِیْمِ لَا یَخْلُوْ عَنِ الْحِکْمَۃِ۔ حکیم کا (کوئی) فعل حکمت سے خالی نہیں ہوتا ۱۲

[2] اور میں تو ان ہی کے آثار سے ہدایت یاب ہوتا ہوں ۱۲۔

درحیطہ اختیار خود درآوردہ واز شجاعت اینہا ظاہر است کہ حضرت خود بدولت در دار الخلافت زینت بخش تاج وتخت بودند وراجپوتان سیصد کس کہ کار رستمانہ بہادرانہ از دست اینہا بوقوع آمدہ برہمگنان ظاہر وہویداست وہمان جسونت بود کہ درین موکہ نسبت بجناب سلطنت مآب مصدر بے ادبی ہا شدہ وحضرت دیدہ ودانستہ چون تاب مقاومت ندیدند اغماض فرمودند وہمین جسونت بود کہ حضرت بچندین فسون وفسانہ دلداری نمودہ از رفاقت داراشکوہ بازداشتند کہ فتح ونصرت نصیب اولیاے دولت شد رحمت برغمخواری اینہا کہ از براے صاحبزادہ خود سر خود را فدای کنند ودر جانسپاریہا بجان دریغ نمی کنند بادشاہ ہندوستان وشاہزادہ ہائے عالی قدر وامراے والا تبار مدتہا ست کہ در تلاش سیواے مقہور اند ہنوز روز اول است وچرا چنین نباشد کہ درعہد حضرت وزرابے اختیار وامرا۔ بے اعتبار وسپاہی خوار ونویسندہ بیکار وسوداگر بے مال ورعیت پائمال۔ ہمچو ملک دکن کہ ولا یتیست بہشت آئین برروئے زمین چون کوہ وبیابان خراب وویران ودار السرور برہان پور کہ خال رخسارہ عالم است تلف وتاراج واورنگ آباد کہ بسبب ہمنامی حضرت ممتاز از ہمہ شہرہاست از آسیب وصدمات لشکر غنیم چون سیماب دراضطراب عامل درخانہ غنیم برسر رعیت۔ جائیکہ چنین ستم باشد درد عاگوئی وثناخوانی خلیفہ خود چگونہ مقصر نخواہند بود۔ مردم اصیل ونجیب از خاندان قدیم گمنام وسررشتہ کارخانہ سلطنت ومصلحت آموز دولت درکف اختیار مردم ارازل واسافل انام جولاہہ وبافندہ وصابون فروش وجاروب کش خیرہ گردد وپیراہن فراخ وخرقہ دغل دربغل ودام شیطان بنام تسبیح دردست گرفتہ مسائل چند برزبان می رانند وحضرت آنہا را مصاحبان ومقربان ودمسازان وہمرازان چون جبرئیل ومیکائیل واسرافیل اعتبار نمودہ اختیار خود را باعتبار آنہا میاندازند وآن گندم نمایان جو فروش باین وسیلہ قابو جستہ کبوتر را پرسرخاب وکاہ را کوہ مینمایند۔ نظم

بدور شاہ عالمگیر غازی	شدہ صابون فروشان صدر وقاضی
بود جولاہہ ہم بافندہ را ناز	کہ در بزم ملک ہستند ہمراز
ارازل راشدہ آن دستگاہے	کہ فاضل بردرش جوید پناہے
بدست جاہلان آن دستمایہ	کہ ہرگز عالمان را نیست پایہ
معاذ اللہ ازین دور پرآشوب	کہ تازی از خران باشد لگدکوب

حکم والا باد رہوا الصاف وتمیز خود عنقا متصدیان سرکار تجارت وسوداگری اختیار نمودہ کہ خدمات بزر

میخرند و بغرض فاحش میفروشند و ہر کہ نمک می خورد نمکدان را می شکنند نزدیک ہست کہ در بنیان سلطنت رخنہ راہ یابد۔ چون صورت حال بدینمنوال بنظر درآمد و اصلاح مزاج مقدس را علاج پذیر ندید لاجرم عزم سلطانی برین آورد کہ ملک ہندوستان را از خار و خس ارباب تمرد و فساد مصفا ساختہ اہل علم و فضل را پیش آوردہ بنیانِ ظلم را منہدم سازد و تا خلق اللہ آسودہ حال و فارغ البال بودہ بجمعیت خاطر در کسب کار خود باشند و نیکنامی کہ عمر ثانی و حیات جاودانی عبارت از انست بر صفحۂ روزگار یادگار ماند چہ خوش باشد کہ توفیق رفیق شود و حضرت اختیار این کار بعہدہ اصغر ترین فرزندان گزاشتہ خود بدولت متوجہ طوافِ سعادت مآب حرمین شریفین معظم و مکرم شوند و خلق عالم را ثناخوان و دعاگوئے خود سازند انیہمہ عمر را کہ حضرت در تحصیل دنیا کہ از خواب بے اعتبار تر و از سایہ ناپایدار تر است صرف نمودہ اند اکنون وقت آنست کہ توشۂ عاقبت بہم رسانند تا کہ کفارۂ کردار سابقہ کہ بطمع این دنیاے ناپایدار با پدر بزرگوار و برادران کامگار در عالم جوانی واقع شدہ دافع شود۔

ای کہ ہشتاد رفت و در خوابی　　مگر این پنج روز دریابی

وانچہ از مواعظ و نصائح خامۂ مبارک را تکلیف شدہ ہست نازم برین جرأت اَتَأْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَکُمْ

رباعی

تو بجائے پدر چہ کردی خیر　　تا ہمان چشم داری از پسرت
ای کہ دانش بمردم آموزی　　انچہ گوئی بخلق خود بنیوش
خویشتن را علاج می نہ کنی　　بارے از پندِ دیگران خاموش

وآنکہ درباب آمدن مرقوم بود ہر چند در آمدن سراسر سعادت خود دانست لیکن بمقتضائے خوردسالی و تصور اولوالعزمی ہائے حضرت کہ با پدر و برادران چہ معاملہ ہا بعمل آمدہ اند البتہ توہمات این معتوب بے سبب بجائے خود تواند بود اگر خود حضرت اقدس و اعلیٰ مع الخیر قدم رنجہ فرمایند آنہمہ توہمات باطمینان بدل و اطمینان بدل خواہد شد۔

ما بدان عتبہ عالی نہ توانیم رسید　　ہاں مگر لطف شما پیش نہد گامے چند

بعد تشریف آوری کہ اطمینان دلی حاصل خواہد شد بامتثال اوامر شاہنشاہی بجان منت خواہد بود تا دران حال۔

گر کشی ور جرم بخشی روے بر آستانم
بندہ را فرمان چہ باشد ہر چہ فرمائی بر آنم

زیادہ حدِ ادب آفتاب سلطنت تابان باد فقط

(۸۴) نقل تحریر دستخطی بمہرِ دستی و دو قلم عالمگیر بنام شاہزادہ محمد اکبر

فرزند دلبند لخت جگر بجان برابر با لقائے مواعید مخفیہ مستظہر بودہ بداند
آنچہ عذرات مصر وضات جلی در عریضہ خفی بقلم سپردہ بودند چون بمصلحت و اجازت ما بود معاف
و برائے آیندہ اجازت الامر فوق الادب[1] افعل ما تؤمر آنچہ بترغیب منہم[2] بود بحکم مصلحت بود
در آنہم عذر در داشتیم کہ برائے غافل کردن آن وحوش بیابان ہمین مناسب و مصلحت بود و بارے الحمد للہ
کہ آن مضمون تفہیم سفینہ کہ در تسبیح خانہ بدر کہ سپردہ بودم بخوبی ادا کردند آنچہ درباب ولیعہدی بجلدوے
آن وعدہ بود ان شاء اللہ تعالیٰ بعد رسیدن کار بجا بوقا خواہد رسید مگر از کم عمری و ناتجربہ کاری
آن لخت جگر ہر دم در خوف و رجا و دست بدعا ہستم نشود کہ صید بدام افتادہ وم خوردہ تا رسیدن
افواج اطراف و دیگر برادران خود در ہمین مغالطہ غافل باید داشت تا وحشیان صحرائی دم نخورند
کہ انجام عزیمت خود مع برادران و والدۂ شما و اہل و عیال شما بتمنائے دیدار این لخت جگر
مشہور کردہ شد و معنا رسیدن آنجا با تمام فوج ہمراہی برادران شما ہمان مصلحت است کہ آن
نور چشم نوشتہ بودند و آنچہ دیگر افسران معہود و ہمی را گرفتہ بیک این مشورہ بودہ اند بوعدہ ہائے
ما بیشتر مستظہر نمودہ اند آنہمہ وعدہ ہائے آن نور چشم ہمین از زبان ماست و استعفائے سوء ادبی
قلمی و زبانی و استجازت آیندہ کہ نمودند چون محض مصلحت است بخوبی اجازت و معاف است و عذرے
کہ درباب وصلتِ ناجنس نوشتہ اند اگرچہ نادرست است الا بشرط رضائے والدۂ جلیلہ

---

[1] حکم کے آگے ادب کا پاس نہیں کیا جاتا تم کو جو ہم کہتے ہیں وہ کرنا چاہیئے ۱۲

[2] انہیں لوگوں (کی ترغیب) سے ۱۲

منکوحہ شما تلافی این امر ستگ پذیرا میتواند شد مگر این نفس قطعی ہم پیش نظر باشد وَاِنْ لَّا تَعْدِلُوا فَوَاحِدَةً وابنہم در خاطر باشد کہ ؎

آب چون در روغن افگند نالہ خیزد از چراغ
صحبت ناجنس باشد ثمرہ آزارہا

مگر اینکہ بالفعل اگر بنظر غفلت وہی آن زہرہ ندرہ و منفر لتتش مصلحت کار افزودہ اند رواداشتہ شد بر وقت فہمیدہ خواہد شد۔

(۸۵) نقل سند منجانب نواب کمال الدین خان صاحب

بنام اہلیہ سید صاحب گیلانی

بادشاہ غازی
خانہ زاد عالمگیر
کمال الدین خان

ہوالغنی متصدیان مہمات حال و استقبال پرگنہ شاہ آباد محال جاگیر بعنایت ایزد واز نود بدانند
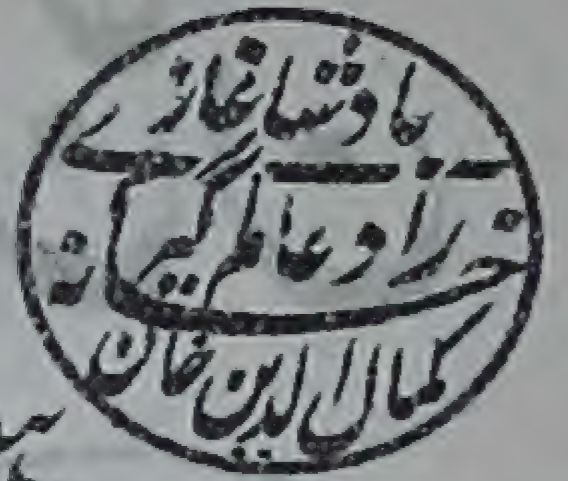
چون موازی پنجاہ بیگہ زمین پختہ بگز الہی در سواد موضع جمور اعلٰہ پرگنہ مذکور از ابتدای فصل ربیع ۱۱۰۳ھ یکہزار یکصد و سہ ہجری بنام قدوۃ العارفین زبدۃ الواصلین میر سید احمد گیلانی حسب ضمن مرحمت شد باید کہ آراضی مرقوم را جدود مفصلۂ ذیل تبصرف مشار الیہ واگذارند بوجہی من الوجوہ مانع و مزاحم نشوند در ینباب تاکید تمام دانستہ حسب المسطور بعمل آرند تحریر فی التاریخ چہاردہم ۱۴ شہر رجب المرجب ۱۱۰۳ھ ہجری مصہ

(نوٹ) حضرت شہاب الدین سید احمد صاحب گیلانی شاہ آبادی بڑے بزرگ تھے آپ کا سلسلہ نسب چودہ واسطوں سے حضرت غوث الثقلین تک پہنچتا ہے آپ بہت بڑے ادیب تھے آپکے بزرگوار سید ابو اسحق ابراہیم شہر حامہ ملک عرب سے ہندوستان تشریف لائے یہ زمانہ شاہجہاں بادشاہ کا تھا۔ بادشاہ بڑی عزت و احترام سے پیش آیا۔ غرض کہ آپ شاہی دربار میں نہایت سربلند ہوئے شہزادہ محمد شجاع آپ کا بہت معتقد تھا۔ دس برس آپ ہندوستان میں رہے مگر آب و ہوا ناموافق ہونے سے اپنے وطن کو چلے گئے اور ۱۰۸۰ھ تک وہیں رہے پھر دوبارہ آپ ہندوستان آئے تو شاہجہاں کا عہد ختم ہو چکا تھا اور اورنگ زیب تخت نشین تھا آپ اورنگ آباد دکن تشریف لے گئے اور بالآخر وہیں آپ نے ۱۰۸۶ھ میں انتقال فرمایا اور محلہ بیگم پورہ مشہور بہ دار الشفا میں آسودہ ہیں۔ سید ابو اسحق کے انتقال کے بعد آپکے فرزند شہاب الدین سید احمد صاحب ۱۰۹۰ھ میں حماۃ سے اپنے چچا ابو الحسن سید علی کے ساتھ ہندوستان آئے نواب لیر خاں کے انتقال کے بعد جب نواب کمال الدین خاں کو شاہ آباد کی آبادی منظور ہوئی تو خدمات سابقہ کے صلے میں نواب صاحب نے بادشاہ سے سید صاحب اور قدم مبارک ملنے کی استدعا کی بادشاہ نے سید صاحب کو نواب صاحب کے ساتھ جانے اور وہاں جاکر آباد ہونے کی اجازت دی چنانچہ آپ کا ورود مسعود شاہ آباد میں (دیکھو صفحہ ۱۲۸)

جانب پشت

موجب ضمن موازی پنجاہ بیگہ زمین پختہ از سواد موضع جمورا پرگنہ شاہ آباد بنام اہلیہ قدوۃ العارفین زبدۃ الواصلین میر سید احمد گیلانی مرحمت شد ۵۰ بگہ پختہ

حد شرقی — غربی — جنوبی — شمالی

حد وہورہ موضع کمال الدین پور — حد وہورہ موضع لاڈپور — حد وہورہ موضع جمورا — وہورہ موضع بلبیا تالاب بدہا

بتاریخ ۱۴ رجب المرجب ۱۰۸۱ ہجری نقل بدفتر رسید — ۲ رجب المرجب ۱۰۸۱ داخل سیاہہ مقرر شد

(۸۶) نقل فرمان عالمگیر بادشاہ بنام کمال الدین خان

ابو المظفر محی الدین محمد ۱۰۶۹ اسمہ عالمگیر بادشاہ غازی
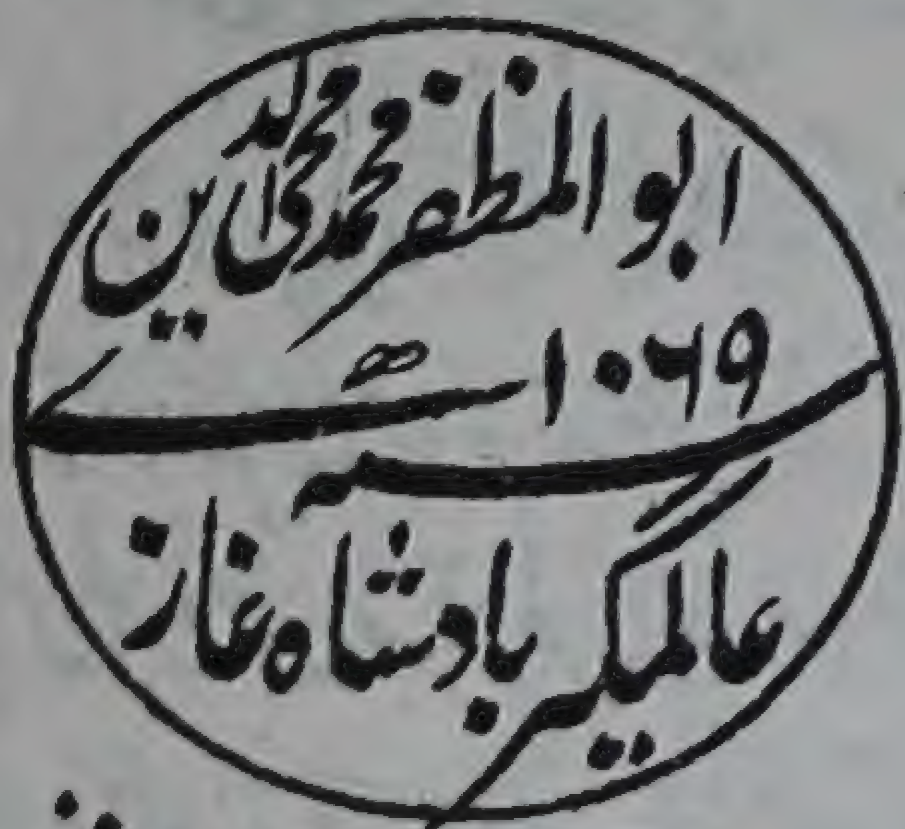
بموجب مسطور عمل نشور مطاع عمل نمایند

خانہ زاد شجاعت شعار لایق المرحمت والاحسان کمال الدین خان نوازش بادشاہی امیدوار بودہ بدانند از انجا کہ قبل ازیں خدمت متعلقہ او بشیر افگن خان مرحمت شدہ حکم گیتی منقاد لازم الانقیاد نفاذ می یابد کہ بعد رسیدن ابطالی خانہ کور باید کہ آن خانہ زاد بر سبیل استعجال بخدمت فرزند بجان پیوند برخوردار نامدار اعز ارشد کامگار عالی نسب والاتبار منظور نظر حضرت آفرید گار غرہ ناصیہ دین و دولت قرہ باصرہ ملک وملت مہبط انظار عنایت مطلع انوار مرحمت ظل جلیل القدر منیع الشان عظیم المنزلت رفیع المکان المحفوظ بہ حفظ بہ الحافظ الکلام المتمسک بہ سنن محمد معظم بہادر شاہ کہ بہ رفتن دار السلطنت لاہور مامور شدہ بہ شتابد وچیسے کہ آن قابل الاحسان بہ آورداد

بقیہ نوٹ صفحہ ۱۲۷: — ۱۰۹۶ھ میں ہوا۔ نواب صاحب نے کمال عقیدت کی وجہ سے اپنی صاحبزادی گل بیگم کا عقد سید صاحب سے کر دیا اور نکاح کے وقت عرض کیا کہ یہ خادمہ حضرت کے وضو کرانے کے واسطے حاضر کی گئی ہے اس سے سید صاحب کی عظمت اور نواب صاحب کی عقیدت کا پتہ چلتا ہے۔ ۱۲

نشان آستان فلک نشان ملک پاسبان براہ بندگی درگاہ آسمانجاہ مامور بود آن فرزند اعز ارشد تجویز مناصب درخور حالت ورتبت آنہا خواہد نمود بر طبق آن معروض مقدس اقدس خواہد گردید۔ نوزدہم ذی القعدہ سال چہلم از جلوس والا تحریر یافت

بندہ اسد خان عالمگیر بادشاہ غازی سنہ ۱۱۰۲ھ

برسالہ کمترین فدویان

(۸۷) نقل سند معافی بنابر مصارف درگاہ شیخ محمد مہدی قادری شاہ آبادی

محمد خان شیروانی بندۂ درگاہ رحمانی ۱۱۰۷

ہوالغنی

شیخ محمد مہدی قادری

چون حقیقت استحقاق وکثرت اخراجات فقرا ودرگاہ غوث الثقلین قطب الدارین بظہور پیوست لہذا موضع املیانہ کرکا خاص عملہ پرگنہ مہرآباد سرکار بدایون من ابتدائے فصل خریف ۱۱۰۹ھ در وجہ نذر درگاہ مقرر نمودہ شد باید کہ فقرا درگاہ حاصلات آنرا فصل بفصل سال بسال صرف مایحتاج خود ہا نمودہ بدعائے دوام دولت ابد مدت اشتغال مینمودہ باشند تحریر فی التاریخ بست ودوم شہر رمضان المبارک سنہ ۲۵ جلوس معلی۔

نوٹ:- آپ کی درگاہ پر حسب ذیل کتبہ نصب ہے۔ درسال نیک میمون در روز سعد حسن ؛ غوث الزمان مہدی سوئے بہشت شد ؛

سنہ ۱۰۸۷ھ - خلیفہ شعیب - عہد عالمگیر بادشاہ غازی ۱۱ سنہ جلوس — دوسرا شعر بھی اس بیت کے نیچے پتھر پر کندہ ہے گر مندرس ہونے سے پڑھا نہیں جاتا صرف ایک مصرعہ پڑھا جاتا ہے اور وہ یہ ہے۔ ہمچو ارم تازہ بہ تاریخ سعید ؛

یہ سند ہم نے نامۂ مظفری حصہ دوم صفحہ ۱۴۵ سے نقل کی ہے متن سند میں ۱۱۰۹ھ درج ہے اور سنہ ۲۵ جلوس عالمگیر ۱۰۶۸ھ میں تخت نشین ہوا اس میں (۲۵) ملائیں تو ۱۰۹۳ھ ہوتے ہیں نہ کہ ۱۱۰۹ھ اگر سنہ جلوس (۴۱) فرض کریں تب البتہ ۱۱۰۹ھ ٹھیک بیٹھتا ہے اسی طرح شیخ کے وصال کا سال عالمگیری (۱۱) لکھا ہے جس کے ۱۰۷۹ھ ہوتے ہیں نہ کہ ۱۰۸۷ھ ہاں اگر سنہ جلوس (۱۹) ہو تو ۱۰۸۷ھ ہوگا ضرور سنہ جلوس کے لکھنے میں سہو ہوا ہے - ۱۲

(۸۸) نقل سند معافی منجانب نواب کمال الدین خان

بنام سید شہاب الدین سید احمد گیلانی

مہر — ہو الغنی

(مہر): یافت از شاہ عالمگیر خور زمان از راہ صدق — نور کمال الدین خان

متصدیان مہمات حال و استقبال پرگنہ شاہ آباد محال جاگیر بعنایت امیدوار بودہ بدانند۔ چون موازی یکصد و پنج بیگہ زمین پختہ بگز الٰہی در سواد موضع ہری عملہ پرگنہ مذکور از ابتدای فصل خریف ۹۶ سنہ یکہزار نود و شش در وجہ نذرانہ قدوۃ العارفین زبدۃ الواصلین میر سید احمد گیلانی حسب الضمن مرحمت شد باید کہ اراضی مرقوم را بجدود مفصل ذیل بتصرف میر معز الیہ واگذارند و بوجہی من الوجوہ مانع و مزاحم نشوند دریںباب تاکید تمام دانستہ حسب المسطور بعمل آرند تحریر فی التاریخ یازدہم ربیع الاول سنہ ۱۱۱۱ ہجری مص

جانب پشت

بموجب ضمن موازی یکصد و پنج بیگہ اراضی زمین از سواد موضع ہری عملہ پرگنہ شاہ آباد در وجہ نذرانہ قدوۃ العارفین زبدۃ الواصلین میر سید احمد گیلانی مرحمت شد ما ۱۰۵ سکہ پختہ

شرقی	غربی	جنوبی	شمالی
حد ہورہ موضع	حد ہورہ موضع ہری	حد ہورہ موضع حسن پور	حد ہورہ موضع اختیارپور

بتاریخ اربع الاول ۱۱۱۱ ہجری نقل بنقیہ ... ص

(۸۹) نقل سند شیخ عبد الستار جیو

شاہزادہ رفیع القدر ۱۲ ھ ۱۴ ی دلاور قدو

چون موضع بجولا و موضع اہلیاتہ کر کا عملہ پرگنہ مہر آباد سرکار بدایون دار الخلافت شاہجہان آباد بموجب اسناد حکام مذ حقایق و معارف آگاہ سابق در وجہ مقرر است بر طبق آن در ینولا نیز مواضعان مذکور بدستور سابق از ابتداے ۱۱۱۱ فصلی مطابق ۴۷ جلوس والا بحال داشتہ شد کہ حاصلات آنرا فصل بفصل سال بسال صرف معیشت خود نمودہ بدعاے دولت ابد پیوند اشتغال مینمودہ باشند۔ نوزدہم ماہ ربیع الاول ۱۱۱۵ھ

(۹۰) نقل سند نواب کمال الدین خان عرف رستم خان بنام ہمشیرہ خود

ہو الغنی

عالمگیر بادشاہ خانہ زاد محمد رستم

متصدیان مہمات حال و استقبال پرگنہ شاہ آباد محال جاگیر بعنایت امید وار بودہ بدانند

چون باغ موضع مریدا پور عملہ پرگنہ مذکور از ابتداے فصل خریف ۱۱۱۳ف یکہزار و یکصد و دوازدہ فصلی بنام ہمشیرہ مقررہ دادہ باید کہ باغ مذکور بتصرف مشار الیہا واگذارند کہ محصول آنرا سال بسال در قبض و تصرف خود بیاید بوجہے من الوجوہ مانع و مزاحم نشوند در ینباب تاکید تمام دانستہ حسب السطور بعمل آرند۔

تحریر فی التاریخ چہار دہم شہر ربیع الثانی ۱۱۱۶ھ

نقل بدفتر رسید۔

نوٹ:۔ شیخ عبد الستار صاحب بھی عظمت مآب اور ذی توقیر پیرزادے تھے دوسو بیگہ زمین کا پروانہ نواب کمال الدین خاں نے آپ کے نام لکھا ہے اور آپ کی مقدرت کا یہ حال تھا کہ نواب محمور خاں اکثر آپ سے قرض منگوالیا کرتے تھے چنانچہ ایک بار سات ہزار روپئے جو آپ کے یہاں سے منگوائے تھے اُن کے متعلق ایک رسید موجود ہے۔ ۱۲

(۹۱) نقل فرمان بادشاہ اورنگ زیب عالمگیر بنام محمد تراب ولد جلال الدین

مہر بادشاہ اورنگ زیب

مہر میں معمولی نام سلاطین سابق کے ہیں جو کئی فرمانوں میں لکھے جا چکے ہیں۔

دریں وقت میمنت عنوان فرمان والاشان واجب الاذعان صادر شد که خدمت چودر پرگنه منوی سرکار لکھنؤ مضاف بصوبه اوده به محمد تراب ولد جلال الدین که از ابا عن جد خدمت مذکور سرانجام می نماید برطبق پیشکش من ابتدای فصل خریف تخاقوی ئیل حسب الضمن مقرر گشته باید که اوراچودری درنسبت پرگنه مذبور گرم کارگردانند و دست تصدی مشار الیه درامور مضافه این خدمت قوی مطلق شناسند که کما ینبغی بلوازم و مراسم آن خدمت قیام واقتدام نموده دولت خواهی وآباد انکاری واستمالت رعایا وافزونی زراعت مساعی جمیله بکار برده دقیقه از دقایق آن نامرعی نگذارد و محال را موافق تشخیص این قبولیت رعایا فصل بفصل سال به سال بیباق ساخته بگماشته جاگیرداران و کروریان وغیره حکام پرگنه مذبور رجوع بوده بدعتے احداث نه نماید ورعایا وبرایا دیگرے را ازحسن سلوک راضی داشته پیرامون تغلب وتعدی نگردد و سوای رسوم مقرری چیزے ازمال سرکار متصرف نشود واز کسے طمع وتوقع نکنند ومثل قانونگویان وزمینداران و مقدمان ومزارعان رعایا وغیره ان محال آنکه سخن حسابی وصلاح وصواب دید او بیرون نروند۔ چهاردهم شهر رجب سال چهل ونهم از جلوس والا واشرف تحریر یافت۔

مہر امیر الامراء بندۂ عالمگیر بادشاہ

تاریخ بست ونهم شهر شعبان سنه ۴۹ جلوس موافق سنه ۱۱۱۷ هجری داخل دفتر نمایند

خطِ شاہ ایران

(۹۲)

بادشاہ ایران کا آفسوں الزامی خط

نامہ سلیمان بادشاہ ایران کہ بہ عالم گیر اورنگ زیب فرمان روائے ہندوستان نوشتہ :- ستایش آفرین جہان آفرینے راکہ از یک سخن گل نہ فلک را باانجمن انجم بچرخ آوردہ ہفت طبق زمین را به این ہمہ وقار و تمکین برروے آب ساکن گردانیدہ و از قطرۂ آبی صورت انسان راکہ اشرف المخلوقات است از نہاں خانۂ بطون بشہرستان ظہور جلوہ گر ساختہ و بہ محض عنایت بے غایت خلعت فاخرۂ خلافت را در بر سعادت پرور ما پوشانیدہ زمام الیتام و انتظام طبقات انام بدست اختیار و قبضۂ اقتدار ما سپردہ پس انصاف آن ست کہ ما نیز قدر این عنایت خاص دانستہ بمصداق اَحْسِنْ کَمَا اَحْسَنَ اللّٰہُ اِلَیْکَ با خلق خدا بہ اخلاص سلوک نمائیم و ہرگاہ ستم رسیدگی و شکستگی احوال مغلوبان و مظلومان ظاہر شود تعلل و تغافل را بر کنار نہادہ بر اینست و پرداخت قلوب دردمندان شرائط مساعی بتقدیم رسانیم درین ایام از تقریر صادر و وارد بظہور پیوستہ کہ در ممالکِ ہندوستان اکثر جا مفسدان سرکش آن سلیمان وش را ناتوان و بے سرانجام پنداشتہ غبار آشوب بلند ساختہ اند و بعضے از ممالک را در تصرف آوردہ متوطنین و مترددین آن ولایت را تصدیعہ می دہند سر کردۂ آنہا سیوا نام کافر پست کہ ہیچ کس شناسائے نام و نشان او نبودہ الحال بے سرانجامی سامی باعث سرانجام آن گمنام شدہ خروج نمودہ اکثر قلعہ جات کوہ شکوہ بہ تصرف خود آوردہ سپاہ آن سلطنت پناہ را زیر تیغ بے دریغ کشیدہ بسیارے را اسیر نمودہ ملک را تاراج کردہ دعوی ہمسری بہ آن والا دودمان دارد و آن خلافت مآب پدر گیری را عالمگیری نام نہادہ از کشتن برادران کہ وارث ملک بودند خاطر جمع کردہ سر رشتۂ قدر دانی و جہانبانی و داد و دہش را از دست دادہ بصحبت جماعتے کہ افسون خوانی و وسوسۂ شیطانی را شیوہ حق دانی می پندارند مشغول اند اہدا در ہر کار نبرد نا باختہ بحیلہ و فریب بازی بردہ اند الحال کہ معرکۂ مردانگی پیش آمد ششدر و مضطر گشتہ تنبیہ مفسدان و ضبط ہندوستان از احاطۂ مقدور ایشان بیرون است از انجا کہ بعنایت الٰہی و امداد دائمۂ معصومین نوازش درماندگان شیوۂ دودمان ماست اعانت آن سلطنت پناہ منظور است چنانچہ از اداد جد ما ہمایون بادشاہ بازیہ

(نوٹ) یہ مراسلت راقم کو ایک پرانی قلمی کتاب سے ملی ہے۔ ۱۲

ہندوستان مسلط شدہ بودند وندر محمد خان والی توران چراغ دولت خودرا از فروغ کوکب
بخت ما باز روشن ساختہ درین ولا کہ آن وارث تخت ہمایون را در ماندگی رو آوردہ ہمت
وغیرت سلطنت چنان اقتضای کند کہ ما خود بنفس نفیس باسپاہ ظفر پناہ بیاوری وارث
آن سروری متوجہ شویم وبملاقات یکدگر کہ آرزوی دیرینہ است محظوظ گردیم وآن اشرار
غریب آزار را بشمشیر ذوالفقار کردار سزا دادہ رعایا را از مفسدان نجات بخشیدہ دعاگوئے
خود گردانیم اللہ تعالی از ناہمواری روزگار در امان داراد والسلام۔

(۹۳) جواب خط اورنگ زیب کی طرف سے

اورنگ زیب کا
ڈلیفنسو (تردیدی) جواب

جواب نامۂ مسطور کہ اورنگ زیب نوشتہ

سبحان اللہ قدرتیکہ جمیع ذرات ہستی وموجودات بلند وپستی
پرتو آفتاب عالمتاب ذات اوست ونقش ونگار صفحۂ روزگار
امواج دریائے بیکنار صفات اوست **بیت**

خود از درون وبرون جلوہ کرد ومن بمیان ✤ چو سایہ محو شدم گرد و سو چراغ آمد

اما از انجا کہ کارخانۂ حکمت بہ مصلحت متضمن است حجاب روابط واسباب برچشم عالمیان انداختہ
خودرا از نظر ظاہر بینان محجوب ساختہ وبرگزیدگان خودرا در خلوت سرائے خود راہ دادہ
دیدۂ دل ایشان را از جمال خود روشن می سازد وصفحۂ خاطر عاطر آنہا از التفات بسوے اغیار
پاک گرداند تا سخنان رد وقبول وآفرین ونفرین عوام کالانعام گردیدہ خرد از نور تحقیق
بے نصیب است مستغنی وبے پروا می سازد ع چراغ مہر را غم نیست از باد۔ الحمدللہ کہ از
آغاز صبح شعور تا این ایام کہ غایت ارتفاع آفتاب رشد است در باطن حق مواطن ما غیر از
حق شناسی ورعایت ارباب اسلام وہدم بنیان کفر وظلام دیگر نگذشتہ ومدام از لذات نفسانی
احتراز داشتہ بادشاہی را با سبانی خلایق کہ امانت خالق اند دانستیم وبمقتضائے رعیت پروری
وعدالت گستری محصول مبلغے کہ مقدار آن از اندازۂ شمار بیرون نیست واز قدیم الایام در ممالک
محروسہ بصیغۂ زکوۃ وراہداری ونگاہبانی وغیرہ کہ در ہر کار مواخذ می شد وباین علت تکلیفات
کلی بحال سوداگران ومحابران واہل حرفہ می رسید یک قلم معاف فرمودیم اکنون جماعت مذکور

آسوده خاطر بوده زبان خود را بدعاے دولت سرگرم می دارند و از برکت این نیت ہر اراده که مکنون خاطر بود بوجه احسن جلوه ظهور نمود و ہر کس جانب دولت خداداد ما بد دید نقش ہستی او از صفحۂ روزگار زود زایل گردید شاہد حال این معنی حرکت پدر شماست که قدر عافیت ندانسته گامے چند برافراشته بود که خار ناکامی در پاے او شکست و از عمر و جوانی بے بہره رفت احسانہا حضرت صاحبقرانی درباره بزرگان شما بر پیش طاق روزگار ثبت است راه ناشکری رفتن در راه چاه کندن ست چون نتائج حسن نیت را پایان نیست اکنون بمطلب گرائیده می شود مکتوب مرسله که نگاشتۂ دبیران تنگ حوصله و منشیان کم ظرف بود ورود نمود ہمان وقت بخاطر رسیده بود که چندے از پر دلان را برباد پایان اندیشه رفتار صرصر کردار که از سرعت سیر چون آفتاب در نیم روز بشام می رسند سوار کرده با جمعے از تیراندازان که پیوسته پیغام قضا در ترکش نشان آرام گزین و پیک اجل در خانه کمان آنہا گوشه نشین است بسوئے آن والا دودمان رخصت فرمائیم تا جواب مکتوب بد اسلوب بزبان شمشیر تیز خون ریز ادا نمایند اما رعایت خاندان نبوی و مروت موروثی و توجہات صاحبقرآنی نگذاشت که بمحض لغزش زبانی که نتیجه خوردسالی و نادانی است یک بار سررشتۂ روابط قدیم گسیخته شود لہذا در جواب نامه فہرستے از وقائع احوال خود نوشته می شود این که از کشتن برادران و بے دخلی اعلی حضرت مغفرت مرتبت رقم پذیر خامه ساخته بود بر ہمگنان ظاہر و باہر است که داراشکوه پاس دین مبین نکرده آوارۂ بادیه گمراہی بود و ہمیشه کمر عداوت با اہل اسلام و امراے عظام بتخصیص با برادران حقیقی بستہ می داشت و ہمچنین شجاع از غرور در حضور پدر ہوس تخت نشینی کرده بقصد برادران لشکر کشی نموده مراد بخش از بادۂ غفلت مدہوش بوده ہنگامۂ ظلم و بیداد گرم می داشت ما بتوفیقات ربانی بچندین جنگ و جدل که کارنامۂ اولو العزم تواند بود ہر متعدی را بمقتضاے شریعت غرا سزاے واجبی دادیم و اعلی حضرت از مہر پدری روادار کردار ناہموار آنہا بوده آخر الامر از مشاہدۂ حال نکبت مآل آنہا تارک السلطنت شده اورنگ سلطنت را که بعنایت الہی از روز ازل بنام نامی ما زینت یافته بود ما را خلف الصدق دانسته بخشیدند خدا شاہد حال این معنی است وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا این ہمه محض براے رضاے خدا و ہدم بناے جفا کردیم اگر چه متوسمان روزگار که دیدۂ ظاہر و باطن آنہا از فروغ

خرد و وراست سخنان بے اصل شہرت دہند چہ توان کرد ؎

بعذر و توبہ توان رستن از عذاب خدائے ✤ ولیک می نتوان از زبان مردم رست

و این کہ از شورش سیوا قلمی بود عجب است کہ این قسم مقدمات در مجلس آن خجستہ خاندان مذکور می شود قطع نظر ازان کہ ایشان از صغر سن و خورد سالی کہ موسم نادانی است بہرۂ از دانش و بینش نداشتہ باشند دران ولایت قحط دانش مندان واقع است و پیش ایشان کسے نیست کہ نظر بر حالت و منزلت داشتہ بسخن معقول پردازد ہرگاہ لشکر ایران و توران را یارائے آن نباشد کہ با فواج بحر امواج دم مساوات تواند زد سیوا و سوائے او داخل کدام حساب است واگر دزدان موش پیشہ در سوراخ بیابان و کوہستان جائے گرفتہ پیشہ دزدی پیش گرفتہ باشند چہ عجب ؎

گرچہ مگس زور و بازو نمود ✤ طعمۂ سیمرغ نخواہند بود

لایق آنست کہ در آغاز و انجام ہر کار لوازم ہوشیاری و دور اندیشی بظہور آورند در خاطر دریا مقاطر می رسد کہ شور بختان فرنگ کہ باعث آزار رہ نوردان ایران می شوند کشتی سکونت آن گروہ را در گرداب ہلاکت اندازیم و پرتو رایات ظفر طراز بر ساحت آن دیار انداختہ بہ ملاقات یکدگر خوش وقت گشتہ متوجہ مقصود شویم ہمیشہ در خور نیست کامیاب باشند ۔[۱]
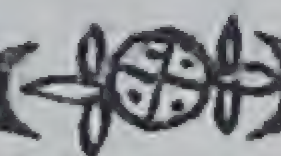
---

[۱] ان دونوں خطوں میں کوئی تاریخ درج نہیں ہے ۔ ۱۲

(۹۷) سند محمد معظم شاہ مہری شاہ عالم بہادر بادشاہ

سند محمد معظم شاہ سنہ ۱۱۲۱ھ

بنام باسدیو نایک

باسمہ سبحانہ وتعالی شانہ

محمد معظم
شاہ ابوالنصر سید قطب الدین
عالم بہادر بادشاہ
غازی

صاحب قران بن امیر تیمور
جہان بادشاہ بن شاہ
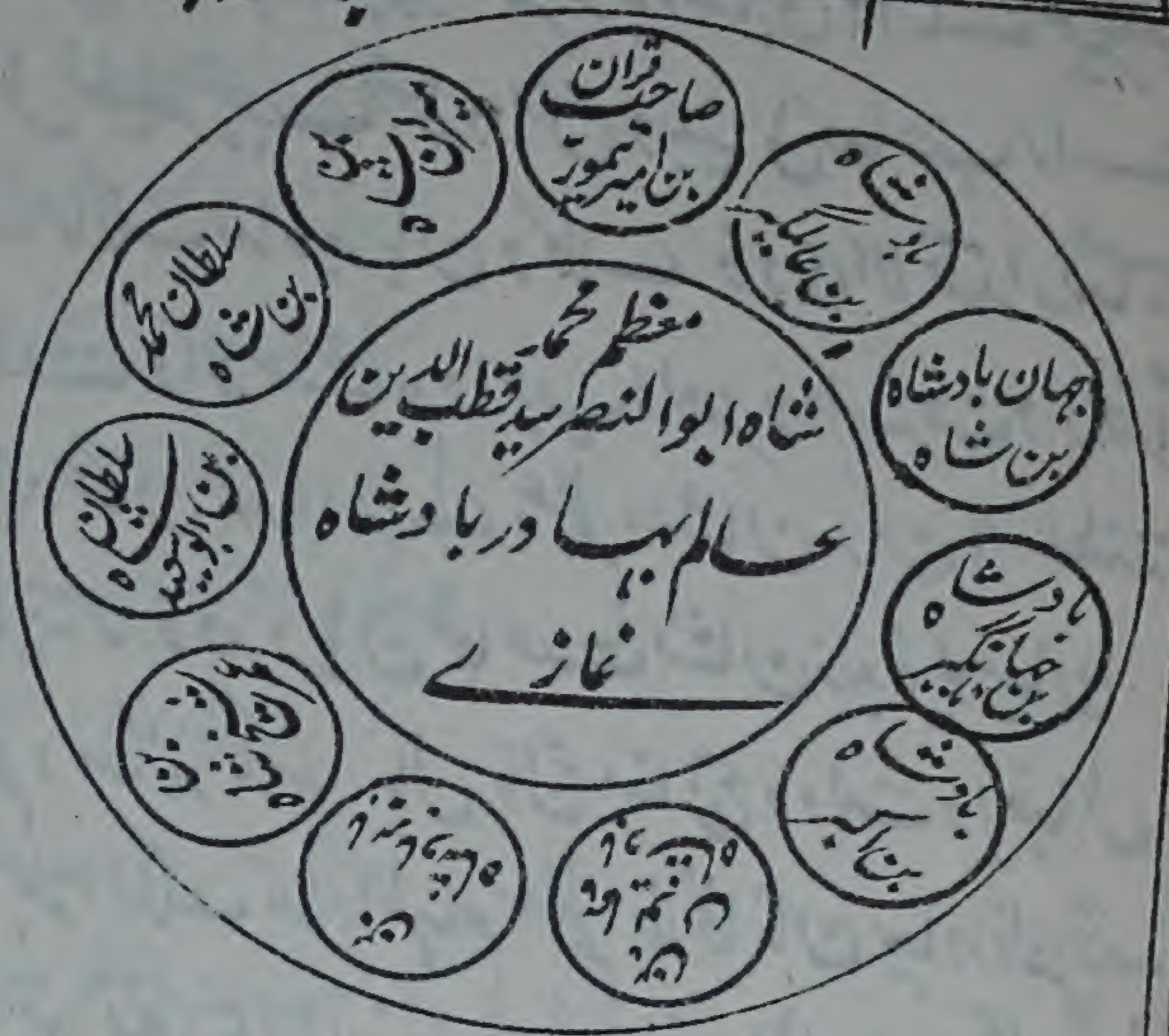
سید قطب الدین
بہادر
شاہ عالم ہ زی
فرمان ابوالنصر بادشا غا

درین وقت میمنت اقتران فرمان والاشان لازم الاذعان صادر شد کہ خدمت سردیسمکہ و سرد یسمکی پرگنۂ حویلی فیروزنگر وغیرہ عرف رایچور صوبۂ دارالظفر بیجاپور و مظفرنگر مارند بور با رسوم و انعام دیہات دربست و لوازم حسب الضمن بنام باسد یو نایک زمیندار کہ بلوازم و مراسم آن خدمات کما ینبغی پرداختہ دقیقہ از دقایق نیکو خدماتی نامرعی نگزارد و آباد داشتہ پیرامون اخذ ابواب ممنوعہ نگردد و زیادہ بر رسوم و انعام و لوازم کہ مقرر شدہ باید کہ حکام و متصدیان مہمات و مشرفان وجاگیرداران وکروڑیان حال و استقبال او سردیسمکہ و سرسردیسمکی محالات مسطور مستقل دانستہ رسوم و انعام و لوازم باز دارند وجمیع الوجوہ عوارض سلطانی و تکالیف دیوانی معاف دریں باب ہر سال سند مجدد نطلبند اندرین باب قدغن بلیغ دانند سال سوم از جلوس مبارک تحریر یافت۔

(بر پشت سند مذکور)

شرح یادداشت واقعہ بتاریخ روز دوشنبہ ۲۷ ربیع الاول سنہ ۳ جلوس مبارک موافق سنہ ۱۱۲۱ ہجری مطابق ۱۹ خورداد ماہ بہر سالہ امارت و ایالت پناہ و شہامت و ستگاہ عہدۂ فدویان عقیدت نہاد زبدۂ مخلصان باعتقاد منظور نظر بادشاہی مورد الطاف نامتناہی جہبط

اعطاف بیکران خانہ زاد شجاعت نشان صمصام الدولہ باقر بیگ
بخشی الملک امیر الامرا بہادر نصیر جنگ سرسردار نایب اعتقاد
خلافت و فرمانروای اعتماد سلطنت و کشورکشائی مہد قواعد
معدلت منتظم امور خلافت عقدہ کشائے معاقدین و دولت سپہ
آرائے معارک فتح و نصرت گنجور اسرار بادشاہی دانائے ضمیر طلب
انجمن سرائے محفل خلیفہ منہجب منسخہ دانش و بینائی صاحب رائے
عالم آرائے دستور وزرائے ممالک مدار برہان وکلائے ذوی الاقتدار صاحب
الشوکت والعظمت والاحتشام واجب العز والشرف والاحترام
قدوۂ خوانین بلند مکان عمدہ امرائے اعظم الشان رکن السلطنۃ
العلیہ معتمد السلطانیہ عمدۂ فدویان شجاعت نشان زبدۂ یومیان
رفیع الشان ناظم و منازم مالک مال ناہج مناہج دولت و اقبال
اسوۂ اعاظم وزراجملۃ الملک مدار المہام معظم خانخانان بہادر ظفر جنگ
وفادار نوبت واقعہ نگاری خانہ زاد درگاہ آسمانجاہ محمد میر قلی بیگ
فرد از دفتر تقسیم رسید کہ بعرض مقدس رسید کہ باسدیو نایک زمیندار
چیندن کیر او غیرہ با جمعیت شایستہ با فواج بادشاہی در جنگ مفاہیر
و مفسدان پرگنات سرکار فیروز نگر و غیرہ بقا در زمینداری با وجداران
و زمیندار مذکور ہمیشہ جنگ و جدال مینماید و اُستاد عادل خان
بدست دارد امیدوار است سر دیسکھی و سر سر دیسکھی محالات دربست
سرکار فیروز نگر عرف رایچور من صوبۂ دار الظفر بیجاپور و منظفر نگر عرف
الی کھیڑ صوبۂ محمد آباد با رسوم و انعام دیہات و لوازم آن موی الیہ
سرفراز گردد تا بہ جمعیت خاطر مفسدان را تنبیہ واقعی نمودہ بندوبست
آنجا از قرار واقعی نماید حکم والا صادر شد کہ بدستور عہد حضرت ہر کہ دیدہ
و دانستہ حکم آن صادر شود سند فرمان والا دیہہ و الا سند دیوانی کافی
است موی الیہ مدائے خدمات جانفشانی نمودہ از دست مفاہیر
و مفسدان آن ضلع بندوبست و آباد داشتہ و مصدر خدمات نمودہ

بموجب یادداشت واقعہ فرمان والاشان نوشتہ شد

واقعہ اوارجہ نمودہ شد بموجب غلام محمد

وا نقل مقابلہ شد واقعہ روزنامچہ ... ۲۱ تاریخ ... ربیع الثانی ...

درباب عظام فرمان والاصادرشدہ اول حکم جہان مطاع
آفتاب شعاع شرف اصدار یافت کہ دیدہ و دانستہ باو
فرمان والاعطا نماید کہ باو ممنون برالطاف شاہی بخاطر جمع
بندوبست محالات بواقعی نماید واقع ۱۲ صفر ۳۲ سنہ جلوس۔
بموجب یادداشت قلمی شد شرح خط واقعہ نویس آنکہ مطابق
واقعی است
شرح خط امارت وایالت پناہ بسالت وشہامت دستگاہ
عمدۂ فدویان عقیدت نہاد زبدۂ مخلصان بااعتقاد منظور
نظر بادشاہی مورد الطاف نامتناہی مہبط اعطاف بیکران
خانہ زاد شجاعت نشان صمصام الدولہ باقر بیگ بختی الملک
امیرالامرا بہادر نصیر جنگ سرسردار نایب اعتقاد خلافت
وفرمانروائے اعتقاد سلطنت وکشور کشائے مہد قواعد
معدلت منتظم امور خلافت عقدہ کشائے معاقد دین دولت
سپہ آرائے معارک فتح و نصرت گنجور اسرار بادشاہی دانائے
ضمیر طلب انجمن سرائے محفل خلیفہ منہجب بنسخہٗ دانش وبینائی
صاحب رائے عالم آرائے دستور وزرائے ممالک مدار برہان
وکلائے ذی الاقتدار صاحب الشوکت والعظمت والاحتشام
واجب العز والشرف والاحترام قدوۂ خوانین بلند مکان
عمدہ امرائے اعظم الشان رکن السلطنۃ العلیہ نظام الملک
آصف الدولہ آنکہ صاد شرح خط سیادت ونقابت پناہ
شرافت ونجابت دستگاہ موتمن الدولۃ العلیہ معتمد السلطنۃ
عمدۂ فدویان شجاعت نشان زبدۂ یومیان رفیع الشان
ناظم مناظم ملک ومال ناہج مناہج دولت واقبال اسوۂ
اعاظم وزرا جملۃ الملک مدارالمہام معظم خان خانخانان بہادر
ظفر جنگ وفادار آنکہ بعرض کہ رسانید شرح خط رفعت و

واقعہ بیست و ششم جمادی الاول ۳۲ سنہ جلوس والا
موافق ۱۱۴۲ ہجری تقلیب انشائم
سلخ ماہ

عوالی پناہ لایق العنایتہ والاحسان اخلاص خان آنکہ بتاریخ ۱۱ ر
جمادی الاول ۱۱۳۱ھ بخشی الملک امیر الامراء بہادر نصیر جنگ سپہ سردار
نایب اعتقاد خلافت و فرمان روائی اعتماد سلطنت وکشور کشائی۔

بتاریخ ۲۶ ر جمادی الاول سنہ
تقلید فرمودہ مفصلے برسید
غلام محمد

فرد این بدستخط خاص ملفوف بہ مہر خواص خان بدفتر معلی رسید
بموجب فرد بہ مہر بخشی الملک بعرض مقدس گردید کہ
باسدیو نایک زمیندار چیدن کیرہ وغیرہ با جمعیت شایستہ
بافوج بادشاہی شامل شدہ در جنگ مقاہیر و مفسدان
واکنکرا۔

محال در لبست

محالات فیروز نگر عرف رایچور — محالات معہ

برسے ۔ برسے ۔ برسے ۔ برسے ۔ برسے

حویلی فیروز نگر بیناؤگے گنٹگی بھنٹو کوتال

محال محال محال محال محال

برسے برسے برسے برسے برسے

جالی ہال انکوڑ درور ھرور ۲ رسوم

محال محال محال محال بدستور

بادشاہ غازی
بندہ شاہ عالم
اخلاص خان

۲

دیکھان

ونار گونڈا محالات مذکور — انعام — بانعام
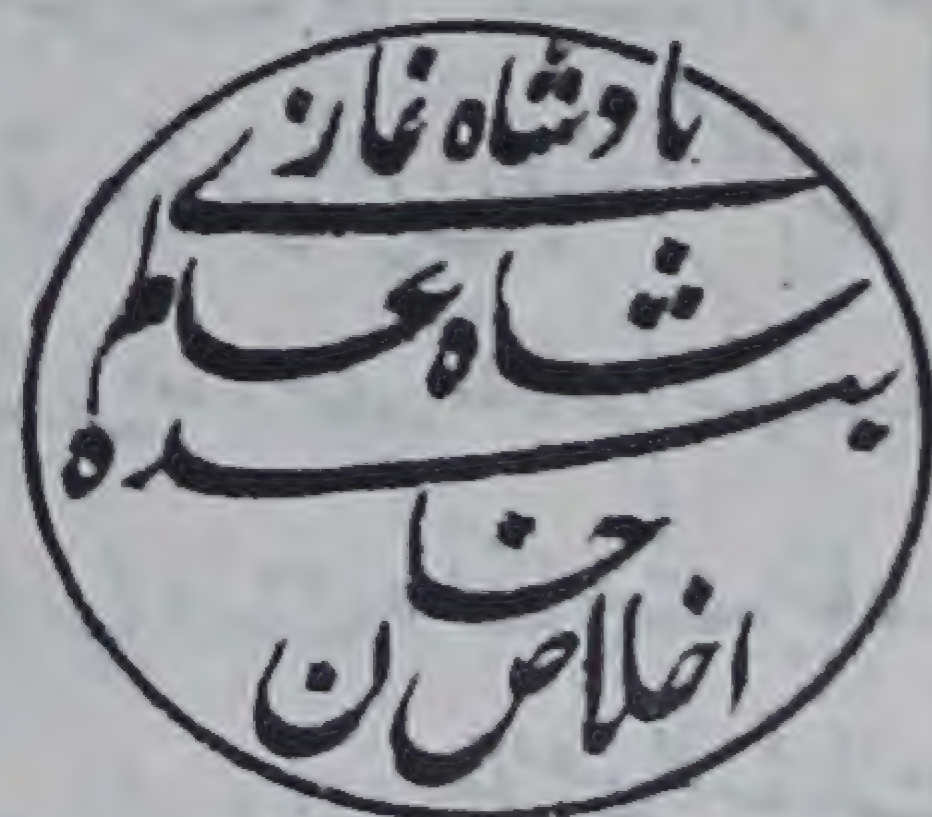
کہاتاپور کوتال دیہی ہسرناپور تاڈگری مورٹ نول کوکل میگرفتہ باد۔

موضع درلبست ۔ موضع درلبست ۔ موضع درلبست ۔ موضع درلبست ۔ موضع درلبست ۔ موضع درلبست ۔ موضع درلبست ۔ این خط بدست برید باشد

باعث کاغذ نیک نوشتہ شد

شاہ غازی
شاہ عالم بادشاہ
ظفر جنگ وفادار فدوی
بہادر
منظفر خان خانخانان

بواقعہ امارت وایالت پناہ وشہامت دستگاہ عمدۂ یافدویان عقیدت
پناہ زبدۂ مخلصان با اعتقاد منظور نظر بادشاہی مورد الطاف
نا متناہی مہبط اعطاف بیکران خانہ زاد شجاعت نشان
صمصام الدولہ باقر بیگ بخشی الملک امیر الامراء بہادر
نصیر جنگ سر سردار نایب اعتقاد خلافت و فرمان روائے
اعتقاد سلطنت و کشور کشائی مہد قواعد معدلت منتظم
امور خلافت عقدہ کشائے معاقد دین و دولت گنجور

۲۶ر جمادی الاول

بادشاہی میگردد
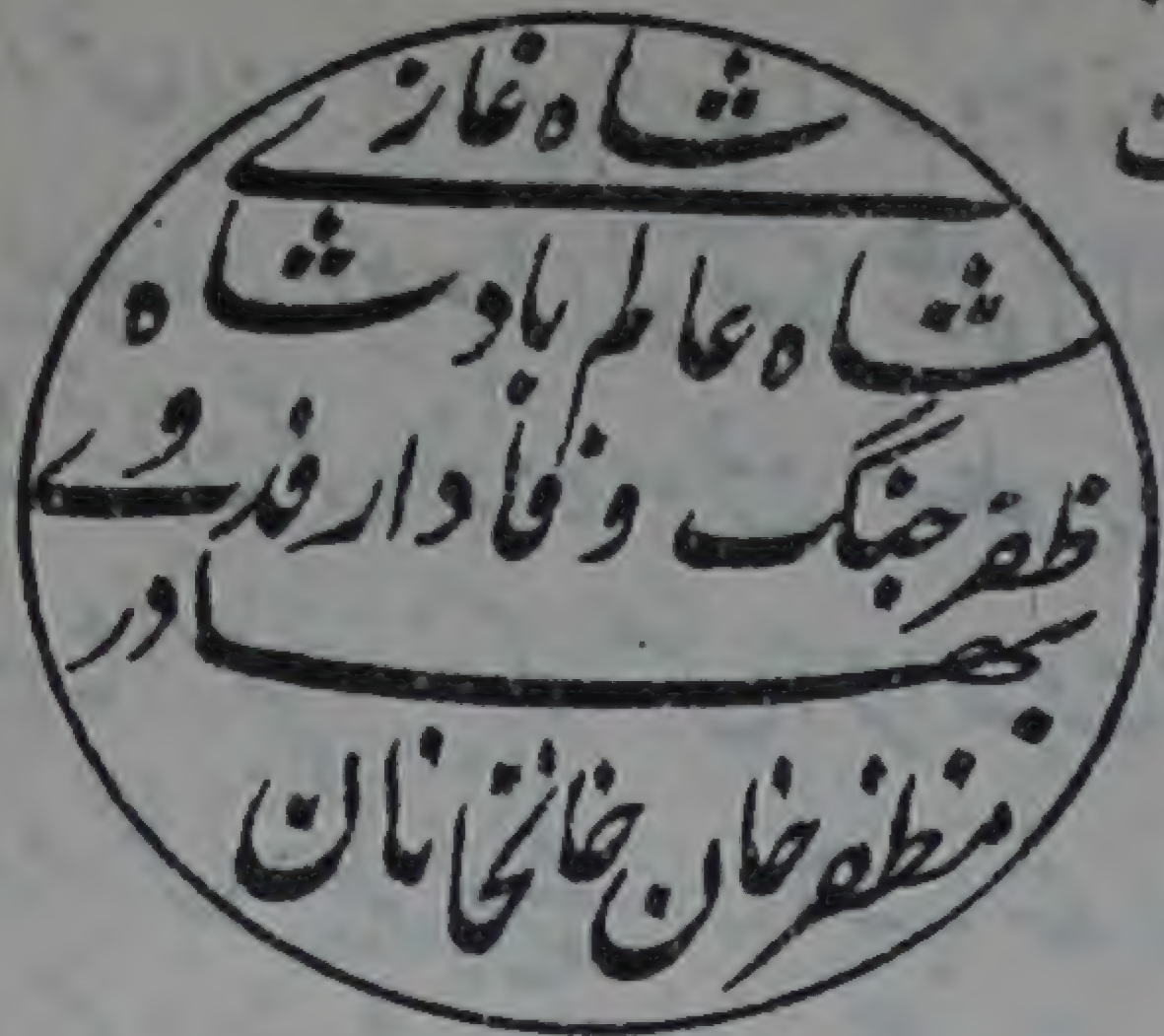
نوٹ:- یہ معظم شاہ فرزند اورنگ زیب بادشاہ کی سند کی نقل ہے۔ عبارت ظہری سند سے ظاہر ہے کہ باسدیو نایک زمیندار چندن کیرہ (یہ موضع دیو درگ تحصیل سے ایک میل ہے) مفسدان واکنگرہ دیڈر شوراپور سے چھ میل ہے جو قدیم مستقر راجگان شوراپور کا تھا) کی جنگ میں افواج شاہی کے ساتھ رہا ہے۔ ۱۲

(۹۵) نقل فرمان شاہ عالم بہادر بادشاہ غازی

معافی موضع جمالپور بنابر جامع مسجد شاہ آباد منجانب شاہ عالم بن عالمگیر بادشاہ دہلی

شاہ عالم بادشاہ غازی
امجد خان صدر جہان
سنہ ۲
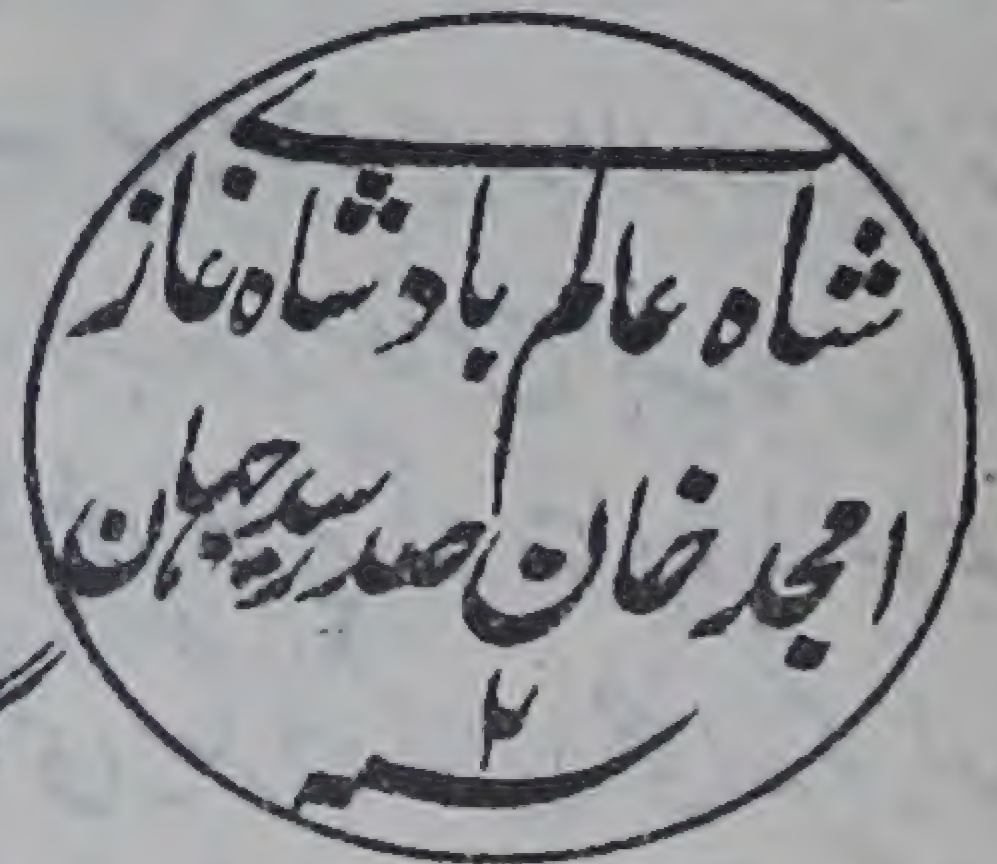
گماشتہائے جاگیرداران وکروریان حال واستقبال پرگنہ پالی سرکار
خیر آباد مضاف بصوبۂ اودہ بدانند۔
بموجب فرمان عالیشان بندگان حضرت بادشاہ زمین وزمان خلیفہ معدلت نشان ذریعہ
امن وامان سبب آرامش عالمیان ظل ظلیل ایزد متعال سربلند داد ارپہال مظہر اتم پروردگار
رحمت اتم آفریدگار بانی مبانی جہانبانی مشید قوانین گیتی ستانی خلافت پناہ ظل مرقوم

بست ونہم جمادی الثانی سنہ جلوس والا موضع جالپور تہ شاہ آباد عملہ پرگنہ مذکور از ثلث خریف پارس... دروجہ خرچ امام وموذن وخطیب وصادر ووارد ومرمت وغیرہ جامع مسجد بناکردہ دلیر خان مرحوم واقعہ قصبۂ شاہ آباد عملہ پرگنہ مسطور حسب الضمن مقرر گشتہ۔ باید کہ مطابق فرمان عالیشان عمل نمودہ موضع مسطور را بتصرف آنہا باز گذارند واز جمیع وجوہ وعوارض معاف مرفوع القلم شمارند کہ حاصل آنرا صرف معیشت نمودہ بوظائف دعاگوئی مواظبت بینمودہ باشند واگر در عمل دیگر چیزے داشتہ باشد آنرا اعتبار نکنند دریںباب قدغن والنتہ حسب السطور بعمل آرند نہم شعبان سنہ قلمی شدند

کیفیت بر پشت

شرح ضمن دروجہ خرچ امام وموذن وصادر ووارد ومرمت وغیرہ لوازمہ جامع مسجد بناکردہ دلیر خان مرحوم واقعہ قصبۂ شاہ آباد موضع جالپور کوہیہ شاہ آباد پرگنہ پالی سرکار خیرآباد مضاف بصوبۂ اودہ از ثلث خریف بتاریخ یازدہم شعبان سنہ نقل بدفتر رسید۔ محمد صادق۔

نقل سند معافی منجانب نواب سردار خان جسمیں (۹۶) محمد مبارک مخاطب کیئے گئے

محمد فرخ سیر ۱۱۲۵
بادشاہ غازی
خانہ زاد
سردار سنہ احد

شجاعت وعقیدت نشان محمد مبارک بعنایت امیدوار بودہ بدانند بظہور پیوست کہ چند بیگہ اراضی دروجہ مدد معاش اہلیہ جمال الدین ولد حسین خان صنیل در سواد موضع خانپور عملہ پرگنہ شاہ آباد بموجب پروانہ خانصاحب مرحوم مقرراست بنابران قلمی میگردد کہ اراضی مذکور بعد ملاحظہ سنہ بمہر خانصاحب مرحوم بشرط قبض وتصرف مطابق معمول بتصرف اہلیہ مرقوم واگذارند ومزاحمت نرسانند کہ بفراغ خاطر کشتکار نمودہ بدعاے ترقی ودولت اینجانب مواظبت دارد دریںباب تاکید اکید والنتہ حسب السطور بعمل آرند۔ بتاریخ دہم رجب المرجب ۲ سنہ جلوس والا مطابق ۱۱۲۵ھ ہجری قلمی رفت۔
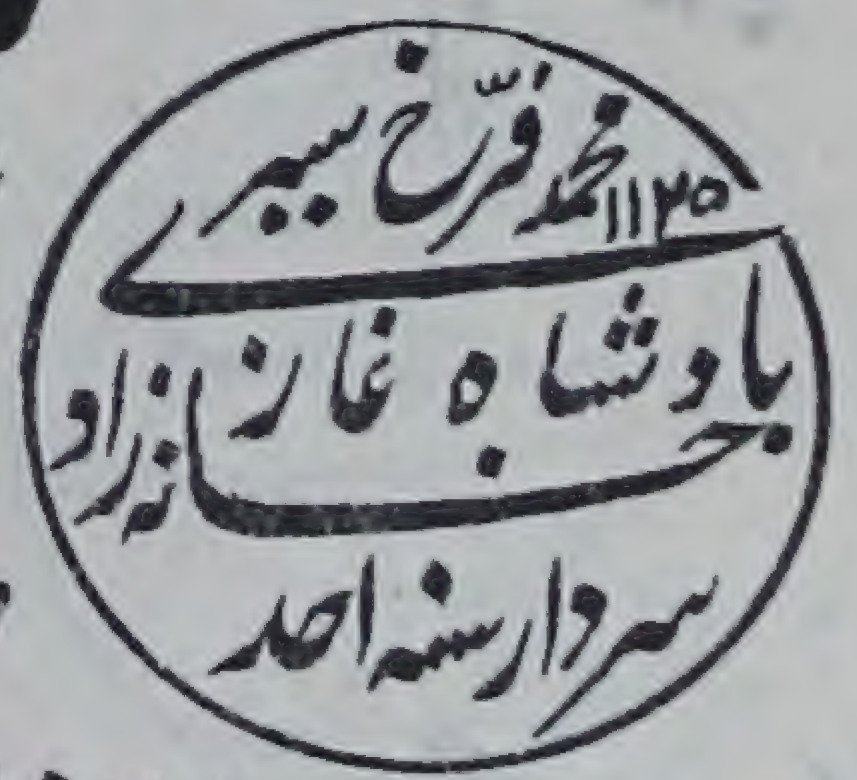
(۹۷) نقل فرمان شاہی بنام نواب محمد سردار خان

اللہ جہان شاہ بادشاہ غازی
سپہ سالار یار وفادار فدوی
قطب الملک یمین الدولہ
سید عبید خان بہادر ظفر جنگ
سنہ احد
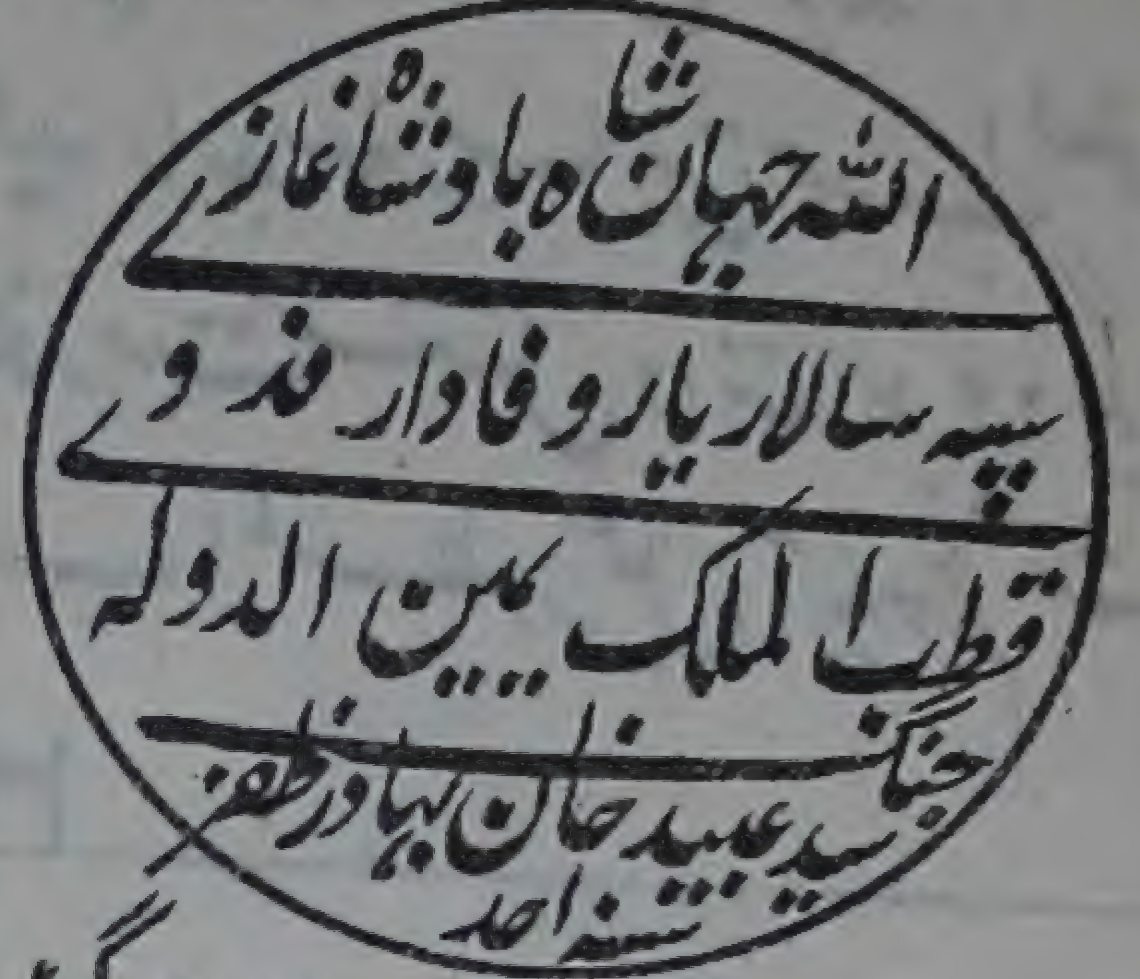
باشند
محفوظ
ہاشم خان

رفعت پناہ وزارت وکفایت دستگاہ

چون پرگنہ شاہ آباد دربست من اعمال سرکار خیرآباد مضاف
صوبہ اودہ بجمع مبلغ ہفت لک دام بجاگیر محمد سردار ولد کمال الدین خان مرحوم
بدستور سابق بحال و برقرار است لہذا نوشتہ میشود کہ پرگنہ مذبور دربست بجمعدام مذکور
حسب الضمن بجاگیر موی الیہ بحال دانستہ بر بندار ان آنجا قدغن نمایند کہ مالواجب را
بحال مشار الیہ جواب میگفتہ باشند بتاریخ ۲ شعبان سنہ احد قلمی شد۔

مضمون پشت پروانہ

مقررہ ضمن باسم محمد سردار ولد کمال الدین خان مرحوم پرگنہ شاہ آباد سرکار خیرآباد صوبہ
اودہ کہ بدستور سابق بحال و برقرار است معہ لک دام دربست۔

نوٹ:۔ اس فرمان نے عجیب خلجان میں ڈالا ہے سنہ احد جلوس لکھا ہے نواب کمال الدین خان کی وفات ۱۱۲۴ھ کے آخر یا
اوائل ۱۱۲۵ھ میں ہوئی ہے یہ زمانہ فرخ سیر بادشاہ کا ہے۔ مگر مہر سید عبید اللہ خان بہادر ظفر جنگ قطب الملک یمین الدولہ کی ہے اور بادشاہ
کا نام شاہ جہان ہے۔ دوسری خرابی یہ ہے کہ اسی کے اوپر کے فرمان میں سنہ جلوس (۲) مطابق ۱۱۲۵ ہجری لکھا ہے۔ ۱۲

(۹۸) نقل سند مطلا و مہری محمد شاہ بادشاہ بخط شفیعہ

مشعر سرفرازی برعہدہ قضارت پرگنہ جلیسر صوبہ اکبر آباد بنام شیخ محمد رضا سنہ جلوس (۱)
علیین [1] آشیان

گماشتہای جاگیرداران وکروریان وجمہور سکنہ پرگنہ جلیسر وغیرہ سرکار

[1] فرامین واحکام میں بہ پاس ادب سطر میں جگہ چھوڑ کر نام بادشاہ کا پیشانی پر لکھ دیتے ہیں۔ ۱۲

وصوبۂ اکبرآباد را اعلام آنکہ × وکیل شیخ محمد رضا ولد شیخ محمد عوض التماس نمود کہ مؤکل بموجب پروانہ عہد مرقوم بست ہفت رجب سنہ الیہ × منصب قضای پرگنہ مذکورہ وغیرہ سرفرازی وار وامید وار است کہ پروانہ مطابق عہد مرحمت شود حسب الحکم اعلے قلمی میگردد کہ مشار الیہ را بدستور سابق حسب الضمن دانستہ دست تصدی[۵۲] موی الیہ در امور متعلقہ انخدمت مستقل دانند × و دیگر را سہیم و شریک او نداانند درینباب قدغن دانستہ حسب المسطور بعمل آید پنجم شہر ربیع الثانی لصہ ستہ[۵۳]

۵۲ بجنبسہ ایسا ہی لکھا ہوا ہے۔ ۱۲

۵۳ فرامین پر بجائے دستخط کے صاد بنا دیتے تھے یا بعض کر دیتے تھے۔ ۱۲

(۹۹) نقل فرمان محمد شاہ بادشاہ

سید محمد وارث ساکن امروہہ کے نام ایک ہزار منصب اور سات سو سواروں کی سرفرازی کا ۲۰ جلوس ۱۱۳۳ھ

واللہ الٰہی

بتاریخ روز یکشنبہ بست وسیوم ذی الحجہ سنہ ۳ جلوس مبارک موافق سنہ ۱۱۳۳ ہجری.... برسالہ امارت وایالت مرتبت بسالت وشہامت منزلت زبدۃ السادات مجمع السعادات نقاوہ × مقربان درگاہ عضادہ محرمان ہواخواہ مطرح عنایات بادشاہی مورد الطاف ظل........ × سپہ سالار یار باوفا قطب الملک یمین الدولہ سید عبد اللہ خان بہادر ظفر جنگ × ونوبت واقعہ نگاری کمترین فدویان درگاہ ملایک پناہ لکھینسرام قلمی میگردد حکم صادر شد کہ سید محمد وارث ولد سید غضنفر مرحوم سادات امروہا

نوٹ:۔ یہ فرمان جناب سید خواجہ حسن صاحب نظامی کا عطیہ ہے۔ کاغذ بہت بوسیدہ ہو گیا ہے اور جا بجا سے کرم خوردہ ہے اگر خواجہ صاحب چوکھٹے میں لگا کر محفوظ نہ کرتے تو بے کار ہو جاتا فرمان کا طول وعرض ۱۔ ۸ ½ × ۲ ¾ ہے خط نہایت واضح نستعلیق ہے۔ ۱۲

از اصل و اضافہ بمنصب یکہزاری بذات × ہفصد سوار سرافراز باشد واقعہ بست و سویم ذیحجہ سنہ ۳ جلوس بموجب تصدیق یادداشت قلمی شد ×

شرح دستخط + ایالت و ایالت مرتبت ایالت ×

ربعیہ است منزلت زبدۃ السادات نجیب السعادات × نقاوہ

مقربان درگاہ عظمت و خواہان ہواخواہ مطرح عنایات بادشاہانہ × مورد

الطاف نامتناہی سپہ سالار یار وفادار قطب الملک یمین الدولہ + سید عبداللہ خان

بہادر ظفر جنگ انکه داخل واقعہ ثنا نمود

بہ ۲۱ ربیع سنہ

مشار الیہ از فضل و کرم امید وار است کہ از اصل و اضافہ بمنصب یکہزاری بذات × ہفصد سوار سرافراز شود شرح دستخط

بخشی الملک حکم شد منظور لہا

یکہزاری بذات

ہفصد سوار

اصل	ہفصد بذات پانصد سوار	اضافہ	سیصد بذات دوصد سوار

تحریر فی التاریخ شہر حصہ در سنہ الیہ جلوس والا مص

(۱۰۰) نقل فرمان شاہی محمد شاہ بادشاہ بنام شیخ میان داد صاحب

محمد شاہ بادشاہ غازی
مرید باد فلک قمر ادا آصف جاہ
سنہ ۱۱۲۳ نظام الملک
سالار
فتح جنگ سپہ

معلی

گماشتہای جاگیرداران وکروریان حال و استقبال پرگنہ بھولی سرکار چنار صوبہ الہ آباد بدانند کہ بموجب فرمان عالی شان بندگان حضرت خدیو جہان خداوند زمان باعث امن وامان ظل ظلیل ایزد متعال نائب مناب دادار بے ہمال مظہر اتم پروردگار رحمت اعم افریدگار مستقن قوانین جہانداری محمد مہاد کرم گستری خلافت پناہ ظل مرقوم ہفتم شعبان سنہ جلوس مبارک موضع مخدوم پور وغیرہ در بست من اعمال پرگنہ و سرکار مذکور از خریف پارس ئیل برای خرچ فقرا و خانقاہ در وجہ مدد معاش حقایق و معارف آگاہ شیخ میان داد وغیرہ دیدہ و دانستہ حسب الضمن مقرر گشتہ باید کہ مطابق فرمان والا شان بعمل آوردہ مواضع مسطور را در بست بتصرف مشار الیہما بازگذارند و اصلاً مطلقاً تغیر و تبدیل بدان راہ ندہند و بوجہ من الوجوہ طلب و طمع نہ نمایند کہ حاصل آنرا صرف معیشت نمودہ بدعا ر بقاء دولت ابد طراز اشتغال نمایند واگر در محل دیگر چیزی داشتہ باشند آنرا اعتبار نکنند دریں باب قدغن دانند بست و ششم شہر ذی الحجہ سنہ جلوس قلمی شد سنہ

جانب پشت

مقررہ ضمن در وجہ مدد معاش حقایق و معارف آگاہ شیخ میان داد وغیرہ بموجب فرمان عالی شان عہد مرقوم صدر از پرگنہ بھولی سرکار چنار صوبہ الہ آباد از خریف پارس ئیل۔

فرمان خان

نقل ... سجع مہر (بخط شکستہ، ناخوانا)

الـ ... ر
ہفتدہ
ـــے موضع درلبست
ـــــ ـــ
مذکور درلبست عـ ق امدا کنورہ
صما ... صما ...

خرچ خانقاہ فقرا جست الله خرچ خانقاہ فقرا جست الله
اما ... مار اما ... ما ...

جمری درلبست
صما ...

خرچ خانقاہ و فقرا جست الله
اما ... ما ...

فردے مزین بصاد خاص ملفوف بمہر صمصام الدولہ امیر الامرا خاندوران بہادر منصور جنگ بدفتر رسید کہ شیخ میان داد وغیرہ نبیرہ قدوۃ العارفین زبدۃ الواصلین مستحق و کثیر العیال و وابسگان وخرچ خانقاہ و فقرا وصادر و وارد بسیار دارد و ہمیشہ بیاد حق مشغول انداز فضل و کرم امیدوار است کہ موضع مخدوم پور عرف آمدہا وغیرہ ۳ موضع درلبست پرگنہ بھولی سرکار چنار صوبہ الہ آباد در وجہ مدد معاش این دعاگوے مرحمت شود بعرض اقدس رسید مفرح صدر حکم شد

(۱۰۱) نقل فرمان محمد شاہ بادشاہ

مشعر عطاے خدمت داروغگی عدالت بنام سید محمد مراد ۱۱۳۵ھ ۱۷۲۲ع

محمد شاہ بادشاہ غازی
ترخان خانہ زاد
جنگ بہادر مظفر احد
الملک
معتمد میر جملہ معظم خان خانخانان

طغراے عن الدیوان الصدارۃ العالیۃ العلیۃ

نوٹ:۔ یہ فرمان جناب سید خواجہ حسن صاحب جہا نظامی کا عطیہ ہے جو بہت بوسیدہ اور کرم خوردہ ہے خواجہ صاحب نے بڑی احتیاط سے فریم میں لگا کر رکھا ہے۔ طول وعرض ہیں ا- ۶ ۱/۲ ۳ × ۲/۱ ہے خط شکستہ مگر واضح اور با تقریبی ہے۔ نقطے بہت کم لگائے ہیں۔ کثرت سے الفاظ مقرا ہیں۔ ۱۲-

گماشتہا جاگیرداران وکروریان وجمہور سکنہ مرکنہ وغیرہ سرکار سنبھل مضاف صوبہ
دارالخلافہ شاہجہان آباد را اعلام آنکہ + حسب الحکم جہانمطاع آفتاب
شعاع گردوں ارتفاع منصب داروغگی عدالت پرگنہ مذکور
وغیرہ از تغیر امان اللہ بسید محمد مراد × وسید یار محمد ضمیمہ خدمات
سابق حسب الضمن مقرر ومفوض گشتہ کہ کما ینبغی بلوازم منصب
مسطور قیام نمودہ در تحقیق معاملات × وخصومات موافق شرع
شریف جہد بلیغ بکار بردہ دقیقہ از دقایق حزم واحتیاط نامرعی
نگذارد باید کہ برطبق حکم × فیض شیم عملنمودہ مشارالیہ را داروغہ
عدالت آنجا دانستہ دست تصدی مومی الیہ در امور متعلقۂ الخدمت
مستقل دانند ودیگر را سہیم وشریک اوندانند × طریق جمہور
سکنہ وعموم متوطین پرگنہ مسطور وغیرہ آنکہ مومی الیہ را داروغہ
عدالت آنجا شناختہ از سخن صلاح وصوابدید او بیرون نروند ×
دریں باب قدغن دانستہ حسب المسطور بعمل آید بتاریخ بست ویکم
شہر رمضان سنہ ۵ قلمی شد مصہ

پشت فرمان

مرد راضمن باسم سید محمد مراد ولد سید یار محمد منصب داروغگی
عدالت پرگنہ حویلی وغیرہ سرکار سنبھل مضاف ×
صوبہ دارالخلافہ شاہجہان آباد از تغیر امان اللہ ضمیمہ
خدمات سابق

بے محال

... مذکور بابت محال | بابت محال

امروہہ

مصہ

بابت محال

نگینہ

…ت ...
مصہ
الملک
…وا

بتاریخ بست ویکم شہر رمضان ۵ جلوس
بتاریخ بست ویکم شہر رمضان المبارک سنہ ۵ جلوس
… واقعہ … ●
… ثبت …

(۱۰۳) نقل فرمان محمد شاہ بادشاہ بنام کریم داد خان لوہانی نجط شکستہ

۱۱۳۴ محمد شاہ
بادشاہ غازی
سید معز خان فدوی
سنہ ۵

طغرا عن الدیوان صدارۃ العلیہ العالیہ

شجاعت و حقیقت اشعار عزت و رفعت آثار معتمد خاص مخلص با اخلاص کریم داد خان لوہانی بمورد مراحم خسروانی
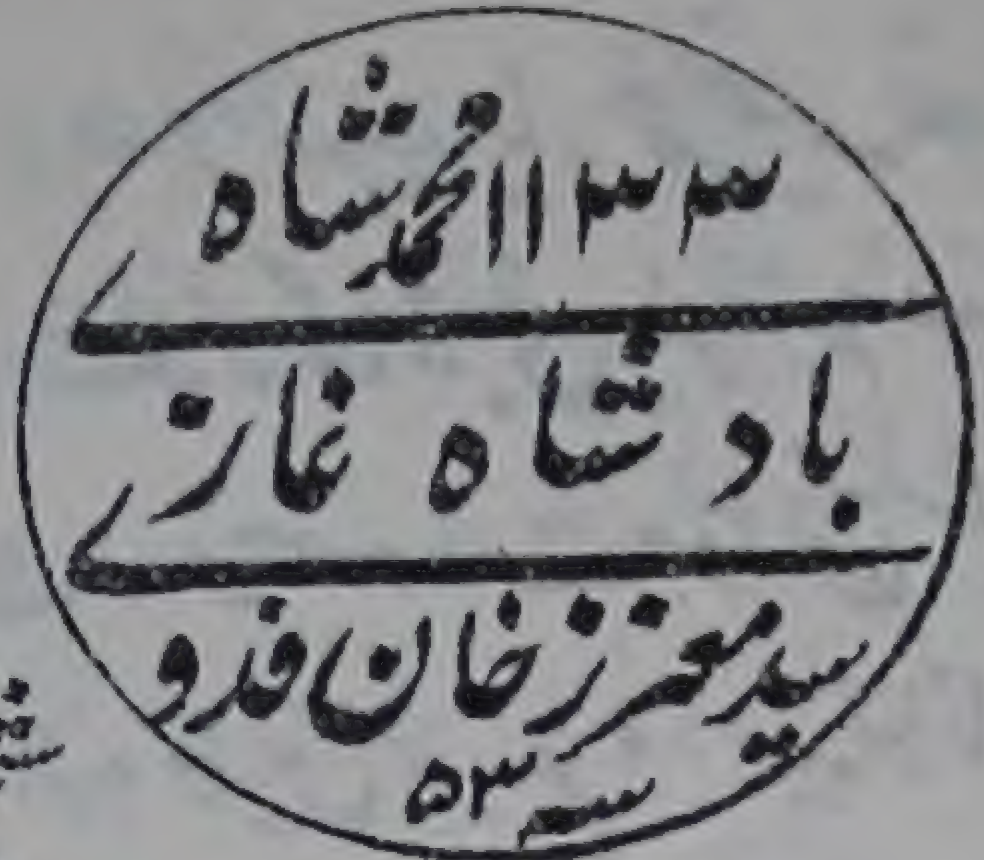
بودہ بداند کہ معروض بارگاہ عظمت و جلال گردید کہ درین ایام ظفر انتظام آن مخلص بے ریو و ریا مع غازیان دین و مجاہدان اسلام بحول و قوت کار ساز مطلق و بتائید خلیفہ برحق بر قدم دلیری و دلاوری بر آمدہ لوائے غلبہ و استیلاء و علم و استیلاء و علم تسلط و استعلا برافراختہ جمعے کثیر از باغیان ناہنجار و مفسدان نابکار و کفار سیہ روزگار برخاک مذلت و ہلاکت انداختند۔ موجب خوشنودی خاطر اشرف و اقدس گشت اعلام آنکہ حضرت خلیفہ رحمان ظل سبحان از راہ لطف و کرم گستری و حوصلہ افزائی خلعت خاصہ شمشیر و خنجر مرصع و مالائے مرواریدی و آب تارے باسازِ طلائی بدست سید برکت اللہ خان مرتضوی ارزانی فرمودہ اند و حکم اقدس کرامت صدور گرفت کہ آن مخلص با صدق و صفا خود را ببارگاہ معلے حاضر آوردہ از آل تمغا و سند جاگیر مزید سر فراز شدہ براہل اقران خود برتری و تفوق حاصل نماید و پیوستہ خود را باطاعت حضرت ہمایونے ظل سبحانے خلیفہ رحمانے بداند و لا یزال شمشیر آبدار برائے باغیان ناہنجار و مفسدان روزگار آن دیار بے نیام دارند ہر آئینہ درین باب قدغن بلیغ دانستہ حسب المسطور بعمل آرند بتاریخ چہارم شہر رجب المرجب سنہ ۱۱۳۴ جلوس والا قلمے شدہ۔

بص

تاریخ چہارم شہر شعبان المعظم سنہ ۱۱۳۴ جلوس والا داخل رسالہ حضور اشرف عرض مکرر

بتاریخ چہارم شہر رمضان المبارک سنہ ۱۱۳۴ جلوس نقل در دیوان الصدارت ثبت

[illegible]

(غالباً یہ مطلع شدہ ہی)

مطلع

(۱۰۳) نقل بخشش نامہ موضع بھداسی منجانب نواب سردار خان

بنام محمد جعفر نبیرۂ دیوان محمد مبارک

محمد فرخ سیر ۱۱۲۵ بادشاہ غازی خانہ زاد سردار سنہ احد

متصدیان مہمات حال و استقبال سرکار اینجانب بدانند
چون موازی بست بسوہ زمینداری موضع بھداسی متعلقہ شاہ آباد پرگنہ
پالی سرکار خیر آباد صوبہ اختر نگر اودہ زر خرید و موروثی سرکار اینجانب بطوع و
رغبت خود بجمیع حدود و حقوق و مرافق و منافع آن اشجار و اثمار و ابار و انہار و حیاض
وارتکاب و خاکدان جداول از قلیل و کثیر و مایضاف و ینیب الیھا خارج از مساجد
و مقابر و طرق عامہ و اوقاف بہ محمد جعفر ولد محمد اعظم ابن محمد مبارک بخشیدم و تملیک بلاعوض
نمودم باید کہ بست بسوہ زمینداری موضع مذکور بقبض و تصرف مشار الیہ واگذارند کہ
حاصلات آنرا از رسومات زمینداری موضع مسطور صرف احتیاج خود نمودہ بدعائے
ترقی عمر و دولت مشغول باشد درینباب تاکید مزید دانستہ حسب المسطور بعمل آرند

شمالی
جنوبی
غربی
شرقی

حد و شورہ منکاپور بیباری — حد و شورہ موضع رامان پور رنڑ ہائی — حد و شورہ موضع بیجہا — و شورہ موضع پیرہائی

بتاریخ ہفتدہم شہر جمادی الاول ۱۱۴۵ھ تحریر یافت۔

(۱۰۴) وکالت نامہ مہری

حاجی محمود خان قاضی القضاۃ موسوسہ سید محمد مراد

بعہد محمد شاہ بادشاہ ۱۱۴۸ھ ۱۷۳۵ء

ابو الفتح ناصر الدین محمد شاہ بادشاہ غازی خلد اللہ ملکہ و سلطانہ

الله
حسن
من الاکرم
الملک الوہاب قا
الفضی
حاجی محمود خان

مظہر کرم اتم منبع فیض اتم مشید قواعد اسلام مؤید شرائع واحکام
محی السنۃ ماحی البدعۃ بادشاہ دین پناہ حضرت اشرف × الوراظہر ارفع اعلی..
فضیلت پناہ سید محمد مراد بن سید یار محمد بن × سید عبد الرسول را برای دعوی و
جواب دعوی و قبول کفالہ و قبض حق × اموال و بیت مال لاوارث سرکار
سنبھل صوبہ دار الخلافہ شاہجہان آباد × از طرف خود وکیل و مجاز بتوکیل
من یشاء فرمودہ وکان ذلک فی تاریخ ہفتم شہر شوال المکرم سنہ ۱۸
جلوس مبارک مطابق سنہ ۱۱۴۸ ہجری مقارسہ

نوٹ:- یہ فرمان جناب خواجہ حسن نظامی کا عطیہ ہے۔ کاغذ کہنہ اور فرسودہ ہے مگر بہت احتیاط سے آئینے دار چوکھٹے میں محفوظ ہے۔ طول و عرض ۱ فٹ ۱½ انچ × ½ فٹ ہے۔ خط نستعلیق معمولی ہے۔ ۱۲

(۱۰۵) نقل سند محمد شاہ بادشاہ بنام شیخ عنایت اللہ عرف شیخ بھکاری وغیرہ

۱۱۴۷ ہجری
محمد شاہ بادشاہ غازی
عباد خان فدوی
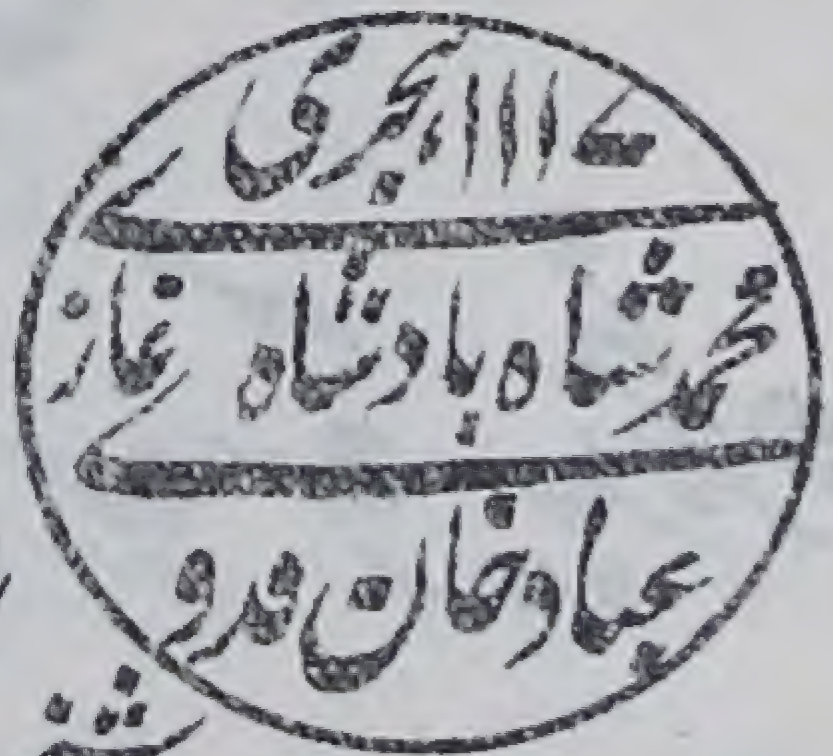
متصدیان عمال و استقبال پرگنہ پالی سرکار خیرآباد مضاف صوبہ
اختر نگر اودھ بدانند موضع کنھر پور و جوگی پور عملہ پرگنہ مذکور وجہ
زمینداری ڈھیوڑی سردار خان تعلق محال وطن کہ در آبادی و باغات
شیخ عنایت اللہ عرف شیخ بھکاری و شیخ محمد علی و شیخ غلام علی پیرزادہ
بموجب اسناد پیشین از کاغذ حشو منہا است از ابتدای عمل بندگان عالی بہمہ وجوہ معاف
است از سنہ ۱۱۴۷ فصلی دستور سابق معاف نمودہ شد باید کہ بوجہی من الوجوہ مزاحمت نرسانند

دریں باب قدغن دانستہ حسب المسطور بعمل آرند. بتاریخ ہفتدہم شہر رمضان المبارک سنہ ۱۹ جلوس والا نوشتہ شد۔

(۱۰۶) نقل پروانہ

۱۱۴۳ محمد شاہ
بادشاہ غازی
جنگ صفدر فدوی سنہ ۱۴
ابو المنصور خان بہادر
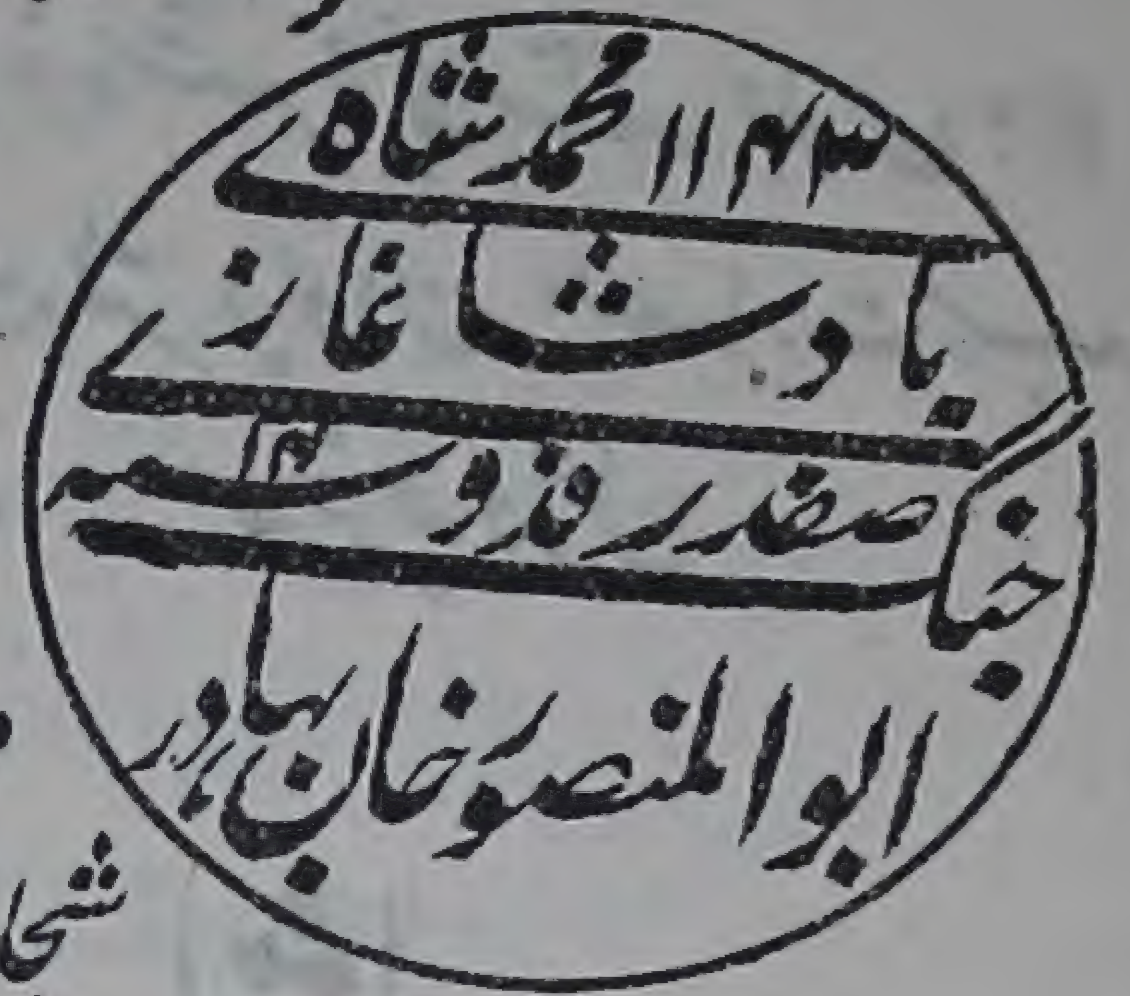
رفعت وشجاعت دستگاہ یعقوب علیخان محفوظ باشند
رفعت پناہ محمد روشن خان ولد فتحمعمور خان مرحوم التماس نمود کہ درباب معافی باغات وبازار وکٹرہ مشار الیہ واقع شاہ آباد شجاعت دستگاہ نوشتہ شود لہذا نگارش میرود کہ بدستور قدیم الحال ہم معاف دانند ومتعرض نشوند بست وچہارم شہر شعبان سنہ ۲۲ جلوس والا مطابق سنہ ۱۱۵۲ھ۔

(۱۰۷) نقل سند قضات محمد شاہ بادشاہ مہری خان ترخان

عن الديوان الصدارة العالية العلية

اللہ محمد شاہ
خانہ زاد بادشاہ غازی
شرعت خان ترخان ۱۱۴۰
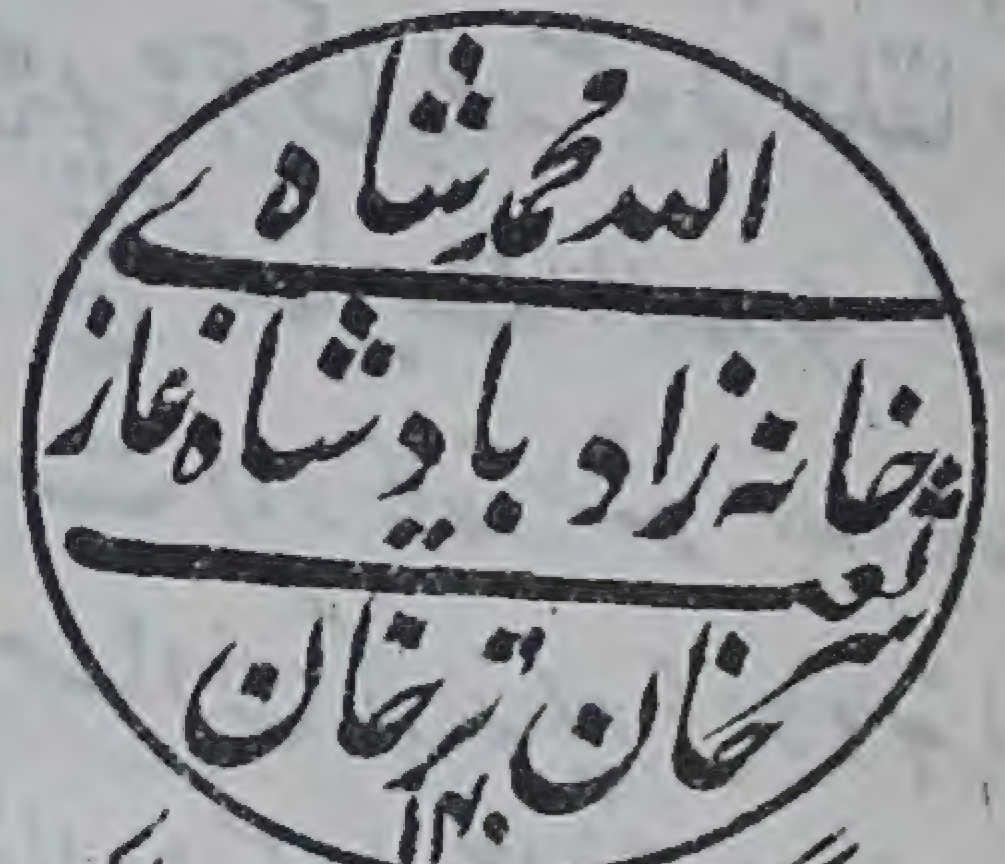
گماشتہائے جاگیرداراں وکروریان وجمہور سکنہ پرگنہ دیوبند سرکار سہارنپور
حسب الحکم جہانمطاع آفتاب شعاع گردون ارتفاع منصب قضائے پرگنہ مسطور معہ سواد قصبہ ودہات متعلقہ است × از مغز سید ابرار اللہ بحمایت اللہ ولد فضل اللہ مقرر ومفوض گشتہ فرمان والاشان درست میشود باید کہ برطبق حکم فیض شیم ..... مشار الیہ را قاضی آنجا دانستہ دست تصدی مومی الیہ درامور متعلقہ الخدمت مستقل دانند ودیگرے را سہیم و شریک اوندانند و..... کہ بمہر او..... بشمارند کہ کمایلنبغی بلوازم منصب مزبور قیام نمودہ درفصل قضایا وخصومات واجرائے حدود وتعزیرات واقامت جمعہ و..... تجاویز

نوٹ:- یہ سند بہت بوسیدہ ہے اس کے کاغذ پر سنہری پھول بنے ہوئے ہیں طول وعرض ۱ فٹ ۴/۱ × ۹ انچ –۱۲۔

..... فیصلہ .... والنکاح من لاولی لہ × وقسمت متبرکات وحفظ اموال غیب واہتمام وتعیین اوصاد نصب قوام مساعی موفورہ .... دریںباب مرعی داشتہ حسب المسطور بعمل آرند بتاریخ غرہ شہر ذی حجہ سنہ ۲۳ جلوس والا قلمے شد سنہ

پشت

تبارخ .... ذوحجہ سنہ ۲۳ جلوس والا داخل سیاہہ شد۔

تبارخ غرہ شہر ذیحجہ سنہ ۲۳ جلوس والا نقل بدفتر دیوان الصدارت رسید معہ خرچہ دلیل

نوٹ:- (تیسرا اور چوتھا اندراج بالکل مٹ گیا ہی۔ ۱۲)

(۱۰۸) نقل سند معافی منجانب عامل بادشاہی

بنام شیخ عنایت اللہ صاحب قادری

حاجی علیخان ۱۱۲۰

متصدیان مہمات حال واستقبال تعلقات شاہ آباد پرگنہ پالی سرکار خیرآباد مضاف صوبہ اودھ بدانند موضع کنہرپور وجوگی پور معمولہ تعلقات بذیور منجملہ بست وشش دیھہ کہ درآبادی وباغات شیخ عنایت اللہ عرف شیخ بھکاری وغیرہ پیرزادہای از قدیم الایام مقرراست واز کاغذ حشو منہا لہذا بدستور تسلیمی می گردد کہ وجہی من الوجوہ بعلت بھنٹ وحساون کہ از بہری دو ہزار روپیہ تعلق بمواضعات نہ دارد متعرض ومزاحم نشوند وخلاف معمول بعمل نہ آرند زیادہ درین باب تاکید دانند۔ دوازدہم شہر صفر سنہ ۲۴ جلوس وسنہ ملاحظہ شد۔

نوٹ:- سند معافی میں سنہ (۲۴) جلوس درج ہی سنہ ہجری ندارد قیاس چاہتا ہی کہ یہ سند محمد شاہ بادشاہ کے عہد کی ہوگی کہ پہلی سنہ (۱۹) جلوس کی محمد شاہ کے عہد کی ہی۔ محمد شاہ ۱۱۳۱ھ میں تخت نشین ہوا۔ سنہ (۲۴) جلوس مطابق ہوتا ہی ۱۱۵۵ھ کے۔ ۱۲

(۱۰۹) نقل فرمان محمد شاہی

بنام قاضی رضاء اللہ خان شاہ آبادی

عبید خان پیر خان
صدر الصدور فدوی راسخ الاعتقاد
محمد شاہ بادشاہ غازی

گماشتہای جاگیرداران وکروریان وجمہور سکنہ پرگنۂ سونی پت وغیرہ سرکار وصوبہ دار الخلافۃ شاہجہان آباد در اعلام آنکہ حسب الحکم جہان مطاع آفتاب شعاع گردون ارتفاع منصب احتساب وغیرہ پرگنۂ مسطور از تغیر محمد رؤف وغیرہ برضاء اللہ ولد ناصر الزمان حسب الضمن مقرر ومفوض گشتہ باید کہ کما ینبغی بلوازم مناصب مذکور قیام نمودہ در تادیب اوقات مسکرات وزجر اصحاب مسکرات وتعدیل اوزان وذراع ومکیال ومایکون من ہذا المثل مساعی موفورہ بتقدیم رسانیدہ ودقیقہ از دقایق واحتیاط غیر مرعی نگذارد وخطابت را از قرار واقع بجا آرد باید کہ برطبق حکم فیض شیم عمل نمودہ مشار الیہ را محتسب وغیرہ دانستہ دست اندازی مومی الیہ در امور متعلقۃ الخدمت مستقل دانند ودیگری را سہیم وشریک او ندانند درین باب قدغن دانستہ حسب المسطور بعمل آرند۔ بتاریخ غرہ شہر صفر المظفر سنہ ۲۹ جلوس والا قلمی شد۔

(۱۱۰) نقل سند قضات محمد شاہ بادشاہ مہری خان ترخان

الہ احمد شاہ بہادر
راسخ الاعتقاد بادشاہ غازی
صدر الصدور فدوی
عبید خان ترخان سنہ احد ۱۱۶۱

فردوس آرامگاہ
طغرائے سبحانہ اسمہ
ج

طغرا عن الدیوان
عن الصدارۃ العالیۃ العلیہ ۱۱۶۱ سنہ
سنہ احد ج

کماشتہائے جاگیرداران وکروریان وجمہور سکنہ پرگنہ پانی پت وغیرہ سرکار وصوبہ دارالخلافہ
شاہجہان اباد را اعلام آنکہ

وکیل محمد فضل اللہ ولد حبیب اللہ التماس نمود کہ موکل بمنصب قضائے پرگنہ مسطور وغیرہ +
سرافرازی دارد امیدوار است کہ پروانہ مطابق مرحمت شود ازانجاکہ ازروے سررشتہ
دفتر بظہور پیوست کہ بموجب پروانہ عہد حضرت مرقوم ہفدہم شہر رجب ۱۵ سنہ
منصب مزبور بمشارالیہ مقرراست + لہذا حسب الحکم الاعلیٰ قلمی میگردد کہ مشارالیہ را
بدستور سابق حسب الضمن بحال داشتہ ... تصدیق مومی الیہ + درامور متعلقہ خدمت
مستقل دانند ودیگرے راسہیم وشریک او ندانند + دریںباب قدغن داشتہ حسب المسطور
بعمل آید بتاریخ پنجم شہر شوال المکرم سنہ احد جلوس والا۔

پشت

ضمن نویسند

بندہ خاص باسم محمد فضل اللہ ولد حبیب اللہ منصب قضائے پرگنہ پانی پت وغیرہ سرکار وصوبہ
دارالخلافہ شاہجہان آباد بموجب پروانہ حضرت فردوس آرامگاہ
مرقوم ہفدہم شہر رجب المرجب ۱۵ سنہ

دو محال

مذکور	کرنال	
حاشیہ پر بپنجم شوال سنہ احد جلوس والا	بتاریخ پنجم شوال سنہ احد جلوس والا	بتاریخ پنجم شہر شوال المکرم سنہ احد جلوس والا
نقل بدفتر حضور رسید	داخل سیاہہ حضور اعلیٰ	نقل بدفتر دیوان الصدارت العالیہ رسید
داخل سیاہہ نمودہ شد	داخل فہرست الخدمات نمودہ شد	معہ آدم مشارالیہ
		موافق فہرست است

نوٹ:- اس فرمان کا کاغذ پھول دار ہے اور اس پر سنہری ٹکلیاں بنی ہوئی ہیں ایک فٹ ۹½ انچ لمبا
اور پونے نو انچ چوڑا ہے۔ خط شکستہ ہے۔ ۱۲

(۱۱۱) نقل فرمان احمد شاہی بنام قاضی رضا اللہ خان

عبید خان پیر خان
صدر الصدور فدوی راسخ الاعتقاد احمد شاہ بادشاہ غازی

گماشتہای جاگیرداران وکروریان وجمہور سکنہ پرگنہ کنور سرکار و صوبہ دار الخلافہ شاہجہان آباد را اعلام آنکہ وکیل رضاء اللہ ولد ناصر الزمان التماس نمود کہ موکل منصب قضای وخطابت پرگنہ مسطور سرفرازی دار دامیدوار ہست پروانہ مطابق بیشود از انجا کہ ازروے سررشتہ دفتر بظہور پیوست کہ بموجب پروانہ حضرت مرقوم ششم شہر ذی الحجہ سنہ مناصب مزبورہ بمشار الیہ مقرر است لہذا حسب الحکم الاعلی قلمی میگردد کہ مشار الیہ را بدستور سابق بحال داشتہ دست اندازی موی الیہ درامور متعلقۃ الخدمت مستقل دانند ودیگری را سہیم وشریک اوندانند درین باب قدغن دانستہ حسب المسطور بعمل آرند۔ بتاریخ پنجم شہر ذیقعدہ سنہ احد جلوس والاقلمی شد۔

(۱۱۲) نقل فرمان احمد شاہی بنام قاضی رضا اللہ خان

عبید خان پیر خان
صدر الصدور فدوی راسخ الاعتقاد احمد شاہ بادشاہ غازی

گماشتہای جاگیرداران وکروریان وجمہور سکنہ پرگنہ سونی پت سرکار وصوبہ دار الخلافہ شاہجہان آباد را اعلام آنکہ حسب الحکم جہان مطاع وآفتاب شعاع گردون ارتفاع منصب قضاے پرگنہ مسطور معہ سواد وقریات متعلقہ آن از انتقال ناصر الزمان برضاء اللہ پسرش مقرر ومفوض گشتہ کہ کما ینبغی بلوازم منصب مذبور قیام نمودہ در فصل قضایا وخصومات واجراے حدود ولغو برات واقامت جمعہ وجماعات وترغیب مردم بطاعات والنکاح من الی ولہ وقسمت ترکات وحفظ اموال غائب وایتام وتعین اوصیاء ونصب قوام مساعی موفورہ تبقدیم رساند باید کہ برطبق حکم فیض شیم عمل نمودہ مشار الیہ را آنجا دانستہ دست اندازی موی الیہ درامور متعلقۃ الخدمات مستقل دانند ودیگرے را سہیم وشریک اوندانند ومحلوک ومخالف بمہر اومہر شمارند درین باب قدغن دانستہ حسب المسطور بعمل آرند

بتاریخ بست ونہم شہر شوال سنہ ۲ والاقلمی شد۔

(۱۳۱) نقل فرمان مجاہد الدین ابو النصر بادشاہ

باسمہٖ سبحانہٗ وتعالیٰ شانہٗ

ہو الغالب

احمد شاہ بہادر بن محمد شاہ بن جہاں شاہ بن جہاندار شاہ بن شاہ عالم بادشاہ بن عالمگیر بادشاہ بن شاہجہان بادشاہ بن جہانگیر بادشاہ بن اکبر بادشاہ بن ہمایون بادشاہ بن بابر بادشاہ بن عمر شیخ بن سلطان ابوسعید بن سلطان محمد بن میران شاہ ابن امیر تیمور صاحبقران

ابو النصر مجاہد الدین صاحب قران ثانی بادشاہ غازی

ابو النصر مجاہد الدین احمد شاہ بہادر بادشاہ

فرمان بادشاہ غازی

درینوقت میمنت اقتران فرمان والاشان واجب الاذعان صادر شد که دولک هشتاد هزار دام از پرگنہ ملانواه

سرکار لکھنؤ صوبہ اوده کہ یکہزار و ہفتصد و ہفتاد و شش روپیہ کسرے حاصل آنست و بنا بر

وطن بجاگیر پنڈت رائے عرف بنی سکھ منجم تنخواه بود در وجہ انعام فرزندان و متعلقان منجم مذکور بطریق

التمغا بلا قید اسامی و قسمت بہ معافی توفیر وانچہ از حسن تردد بر جمع بیفزاید از ابتدائے رہیع تخاقوئے

ییل حسب الضمن مقرر باشد باید کہ فرزندان نامدار کامگار والا تبار و وزرائے ذوی

الاقتدار و امرائے عالی مقدار و حکام کرام و عمال کفایت فرجام و متصدیان مہمات دیوانی

و متکفلان معاملات سلطانی و جاگیرداران و کروریان زمان حال و استقبال ابداً و موبداً

در استقرار و استمرار این حکم مقدس معلے کوشیده و اجہائے مذکور را بطناً بعد بطنٍ و

نسلاً بعد نسلٍ خالداً و مخلداً بتصرف آنہا باز گذارند و از صوادم تغیر و تبدیل مصؤن و محروس
دانستہ بعلت پیشکش صوبہ داری و فوجداری و مالوجہات و اخراجات مثل قتلغہ و محصلانہ
و داروغگانہ و بیگار و شکار و دہ نیمی مقدمی و صدی و وی قانونگوئی مزاحم و متعرض نشوند
و توفیر و کل تکالیف دیوانی و مطالبات سلطانی و آنچہ از حسن تردد رعیت جمع بیفزاید معاف
و مرفوع القلم شناسند درین باب تاکید اکید و قدغن بلیغ دانستہ هر سال سند مجدد
نطلبند. و از بیرلیغ کرامت تبلیغ و الا تخلف و انحراف نورزند۔ چہار دہم محرم الحرام سال ششم
از جلوس والا تحریر یافت۔

پشت فرمان

فدوی احمد شاہ بادشاہ غازی
سپہ سالار یار وفادار نصرت جنگ
اعتماد الدولہ خانخانان قمر الدین خان
وزیر الممالک مدار المہام

۱۴ ربیع الثانی
فی التاریخ

بر رسالہ ابو المنصور خان

احمد شاہ بادشاہ غازی
بھیم سنگھ سنہ ۱۱۶۱
فدوی

احمد شاہ بادشاہ غازی
عبد الحمید خانہ زاد

سنہ ۶ جلوس والا
چہاردہم ربیع الثانی

شرح یادداشت واقعہ بتاریخ روز شنبہ ہفتم جمادی الثانی سنہ ۶ جلوس موافق سنہ ۱۱۶۶
ہجری مطابق ۲۰ اسفندار ماہ بر رسالہ سیادت و نجابت مرتبت امارت و ایالت منزلت
دانائے مدارج دین و دولت شناسائے مراتب ملک و ملت فرازندہ لوائے شوکت و حشمت طرازندہ
بساط ابہت و عظمت ظفر پیرائے معارک جہانستانی عیش آرائے محافل کامرانی اعتضاد
خلافت و فرمانروائی اعتماد سلطنت و کشورکشائی ناظم مناظم ملک و منال ناہج مناہج دولت
و اقبال جوہر مرات حقیقت و وفا فروغ شمع یکرنگی و صفا کار فرمائے سیف و قلم مدبر امور
عالم عمدہ وزرائے بلند الشان زبدہ امرائے بلند مکان وزیر صائب تدبیر ممالک مدار امشیر
روشن ضمیر عالیمقدار لازم الاختصاص والاعزاز واجب الاحترام والامتیاز مخلص با وفا یکرنگ
وزیر الممالک یار وفادار سپہ سالار جملۃ الملک مدار المہام برہان الملک ابوالمنصور خان بہادر
صفدر جنگ و نوبت واقعہ نگاری کمترین بندہ ہائے درگاہ آسمان جاہ دھنے سنگھ
ظلمی میگردد حکم صادر شد کہ دو لک ہشتاد ہزار دام از پرگنہ ملاّنوہ سرکار لکھنو

صوبہ اودہ بنابر محال وطن بجاگیر پنڈت رائے سوف زین سکھ منجم تنخواہ بود در وجہ انعام التمغا و فرزندان و متعلقان مشارالیہ بلا قید اسامی و قسمت معافی توفیر حاصل کہ از حسن تپردد برجمع بیفزاید مرحمت فرمودیم واقعہ بست ۲۹ و نہم ربیع الاول سنہ بموجب تفصیل یادداشت قلمی شد شرح دستخط ابوالمنصور خان آنکہ داخل واقعہ نماید شرح دستخط واقعہ نگار کل آنکہ مطابق واقعہ کل است شرح دستخط ابوالمنصور خان آنکہ بعرض مکرر رساند دستخط جلال الدین حیدر خان آنکہ بست ۲۱ و یکم جمادی الاول سنہ جلوس والا مکرر بعرض مقدس معلی رسید شرح دستخط ابوالمنصور خان فرمان والاشان قلمی نماید۔

سنجر پور مقیم پور کمال الدین نگر علاء الدین پور قایم پور خواجگی پور دھرم دمودر پور وغیرہ

(۱۴۲) نقل فرمان احمد شاہ بن محمد شاہ بادشاہ

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ شانہ

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ شانہ

ھو

الله اکبر

احمد شاہ بہادر ابن محمد شاہ

ابوالنصر مجاہد الدین صاحب قران

بادشاہ غازی

ابن جہاندار شاہ · ابن شاہ عالم بادشاہ · ابن عالمگیر بادشاہ · شاہجہان بادشاہ · ابن جہانگیر بادشاہ · ابن اکبر بادشاہ · ابن ہمایوں بادشاہ · ابن بابر بادشاہ · ابن عمر شیخ · ابن سلطان سعید · ابن سلطان محمد · ابن میران شاہ · ابن امیر تیمور صاحب قران

احمد	ابو النصر مجاہد	شاہ	لا الدین بہادر	ے

فرمان دا باشاہ غازی

۵ بہادر خان

صوبہ دار گجرات بنجے ماخوذ از تاریخ پالن پور صفحہ ۵۴۲ جلد دوم مصنفہ سید گلاب میاں صاحب میر منشی ریاست مطبوعہ ۱۹۱۴ء

درین وقت میمنت اقترانِ فرمان والاشان واجب الاذعان صادر شد کہ
عرض گزرانیدہ امارت و ایالت مرتبت احمد خان بہادر بنگش بنظرِ اقدس اعلیٰ گزشت کہ بہادر خان
ولد فیروز خان لہانی جالوری مرد سپاہی نفس و کار آمدنی پرگنہ تھراؤ سرکار ٹپن مضاف
صوبۂ احمد آباد کہ متصل زمینداری پرگنۂ پالن پور کہ از قدیم ارث خان موصوف است واقعہ
مفسدان کولیان شدہ قطاع الطریقان در ہر تان جمیع شہر و مسافرین را لخت و تاراج مینمایند
امیدوار است کہ فوجداری و زمینداری و وطن داری پرگنۂ تھراؤ بنام خان مزبور مرحمت
نمود بنا بران فرمان جہان مطاع عالم مطیع شرف صدور می یابد کہ از راہ فضل و کرم بادشاہانہ
زمینداری وطن داری پرگنۂ مسطور بنام بہادر خان مرحمت فرمودیم باید کہ متصدیان حال
و استقبال و کروریان و جاگیرداران و چودھریان و قانونگویان و مقدمان و رعایا و
ساکنان آنجا خان مشار الیہ را زمیندار و وطن دار پرگنہ مزبور مستقل دانستہ در لوازم
لواحق آن بکوشند کہ مفسدان و کولیان و قطاع الطریقان و راہزنان را اخراج نمایند
کہ مردمان مسافرین بخاطر جمع طمانیت باطن آمد و رفت می نمودہ باشند درین باب تاکید
اکید دانند و ہر سال سند مجدد نطلبند۔ تحریر پانزدہم شہر جمادی الثانی ہفتم جلوس
والا قلمی شد۔

(۱۱۵) نقل فرمان ابو العدل عزیز الدین محمد عالمگیر ثانی

مشعر عطائے جاگیرات بہ سید محب علی ۱۱۶۹ھ ۱۷۵۵ء
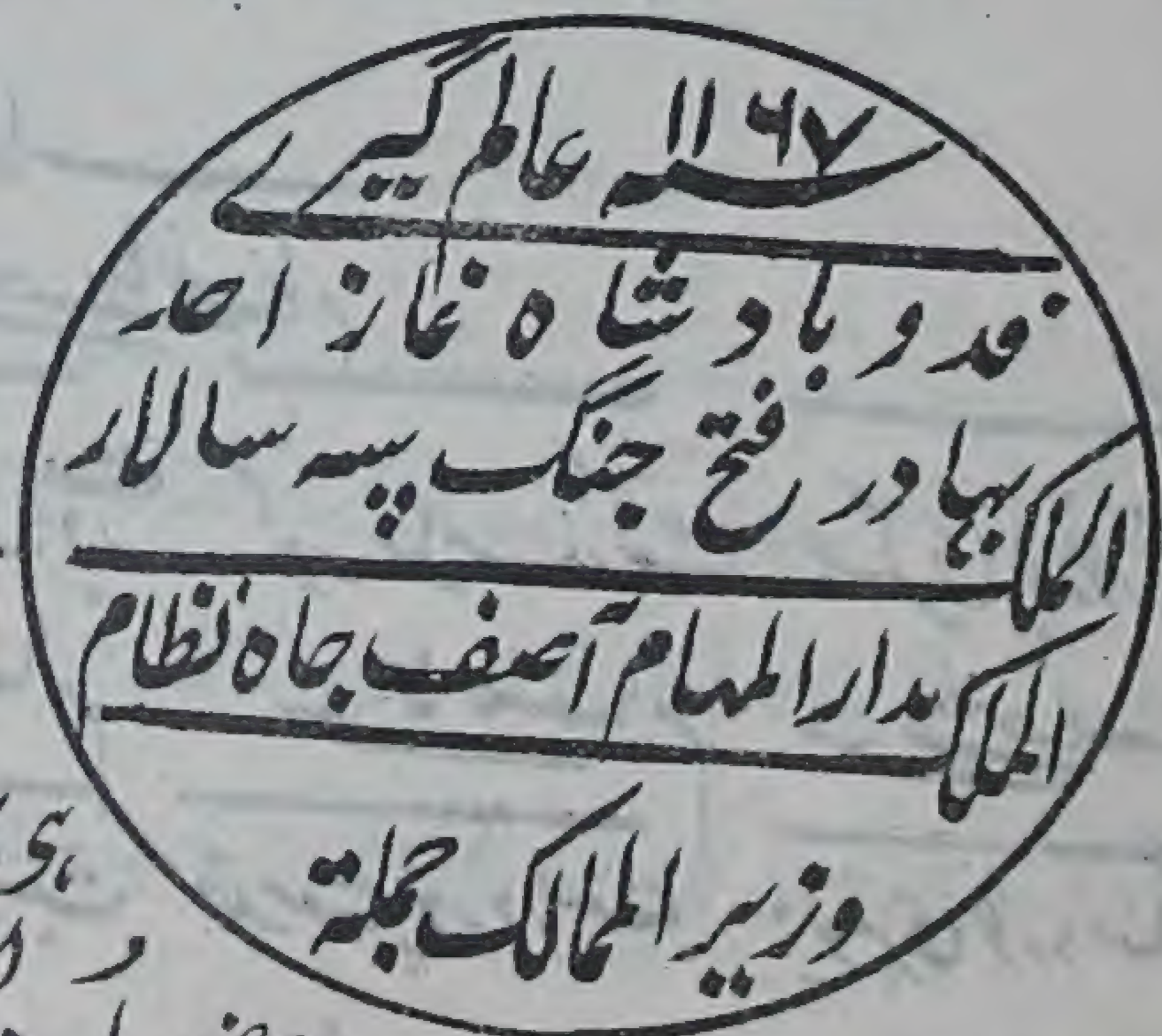
سنہ ۱۱۶۷ عالمگیری
فدوی بادشاہ غازی احمد
بہادر فتح جنگ سپہ سالار
الملک مدار المہام آصف جاہ نظام
الملک
وزیر الممالک جملۃ

نوٹ:- یہ فرمان جناب سید خواجہ حسن صاحب نظامی کا عطیہ ہے۔ کاغذ دھوا ہوا ہے خط شکستہ بہایت پختہ ہے۔ نقطے ندارد طول وعرض ۱ - ۵ × ۶ ۱/۲ انچہ ہے یہ فرمان فریم میں جڑا ہوا ہے۔ ۱۲

نوزدہم ذی الحجہ ۲ سنہ جمال الدین پور مشارکت عدلپور عزرعہ مشارکت باردپور مشارکت وحیادہ مشارکت
بمہر سبیار ۱۸۱ سمہ ۱۸ ام ال دام سمہ ام سہ ام

بہادر پور راجپوت ے مشارکت اللہ داد پور خورد مشارکت مص
لہ ام ام سمہ ام

(۱۱۶) نقل پروانہ عہد عزیز الدین محمد عالمگیر ثانی

مہر: صدر خان بکرم خان الولد

متصدیان حال واستقبال پرگنہ پالی وتعلقات شاہ آباد سرکار خیر آباد صوبہ اختر نگر اودھ بدانند۔ چون موضع جوگی پور وکنھر پور وچند قطعات زمین ودیگر از آبادی باغات از قدیم ایام از حضور حضرت خدایگانی ونائبان صوبہ خصوص از اعمال نواب وزیر الممالک بہادر مرحوم بنام شیخ عنایت اللہ وبرادر زادگان شیخ محمد علی وغلام علی وشیخ عبد الرؤف و شیخ عبد الغفور وبیوہ ہای شیخ عبد ہادی باشیخ جدہ صاحبہ نبیرزادگان مقرر است لہذا نگاشتہ میرود کہ بدستور پروانہ سابق بنام مشار الیہا واگذارند و بوجہی من الوجوہ مزاحمت نرسانند دریں باب تاکید اکید دانستہ حسب المسطور بعمل آرند۔ بست وپنجم شہر رجب المرجب ۳ سنہ جلوس نوشتہ شد۔

نوٹ:۔ اس پروانے میں جو نامہ مظفری جلد دوم صفحہ ۴۷ سے نقل کیا جاتا ہے بجز (۳) سنہ جلوس کے سنہ ہجری یا بادشاہ کا نام نہیں مگر مہر میں ۱۱۷۰ھ ہے یہ زمانہ عزیز الدین محمد عالمگیر ثانی بادشاہ کا ہوتا ہے جو ۱۱۶۷ سے ۱۱۷۳ھ تک حکمران رہا۔ اس حساب سے سنہ جلوس (۳) مطابق ہوتا ہے ۱۱۷۰ھ کے۔ ۱۲۔
واللہ اعلم بالصواب۔ ۱۲۔

(۱۱۷) نقل فرمان شاہ عالم بادشاہ غازی حفیظ اللہ ولد اسد اللہ

ہو العزیز بتاریخ روز جمعہ سوم شہر ذیقعدہ سنہ ۳ جلوس مبارک معلی موافق سنہ ۱۱۷۵ ہجری مطابق ۲۰ ماہ خورداد برسالہ امارت و ایالت منزلت شجاعت و شہامت مرتبت مورد مراحم بیکران بادشاہی مہبط عطاف نمایان خلیفۂ الٰہی استظہار مجاہدان باعزم افتخار دلیران معرکہ رزم زبدہ فدویان ہوا خواہ عمدہ نوا بینان بارگاہ خانہ زاد لایق العنایت والاحسان بخشی الملک مظہر علیخان بہادر و نوبت واقعہ نگاری کمترین بندہ یان عقیدت آہنگ راے رتن سنگھ قلمی میگردد حکم صادر شد کہ حفیظ اللہ ولد اسد اللہ بمنصب یکہزاری ذات دو صد سوار و خطاب اسد علیخان سرفراز باشد۔ واقعہ پانزدہم شوال سنہ ۳ بموجب تصدیق یادداشت قلمی شد۔

شرح دستخط ابہت و حشمت پناہ شجاعت و شہامت دستگاہ مطرح الطاف بادشاہی مورد اعطاف نامتناہی خانہ زاد فدویت نشان ابوالقاسم خان بہادر نائب امارت و ایالت منزلت شجاعت و شہامت مرتبت مورد مراحم بیکران بادشاہی مہبط اعطاف نمایان خلیفۂ الٰہی استظہار مجاہدان باعزم افتخار دلیران معرکہ رزم زبدہ فدویان ہوا خواہ عمدہ نوا بینان بارگاہ خانہ زاد لایق العنایت والاحسان بخشی الملک مظہر علیخان بہادر آنکہ داخل واقعہ نماید۔ مشار الیہ از فضل و کرم امید وار است بمنصب ہزار ذات دو صد سوار و خطاب اسد علیخان سرفراز شود شرح دستخط نائب بخشی الملک آنکہ حکم شد منظور۔

ہزار ذات و خطاب ۲۰۰ سوار تحریر فی التاریخ شہر صدر سنہ الیہ جلوس مبارک۔ مطابق واقعہ

نوٹ:۔ سنہ ۱۷۵۹ء سے سنہ ۱۸۵۸ء تک جو ایک صدی کا زمانہ ہوتا ہے کہنے کو یکے با دیگرے برائے نام بادشاہ ہوتے رہے شاہ عالم۔ اکبر ثانی۔ بہادر شاہ ثانی شاہجہان ثانی بیدار بخت سب کے سب نام کے بادشاہ تھے۔ شاہ عالم سنہ ۱۷۶۵-۱۷۷۱ء تک الہ آباد میں برٹش گورمنٹ کی طرف سے پنشن پاتے رہے۔ سنہ ۱۸۰۳ء تک مرہٹوں کے زیر اثر رہے لیکن سنہ ۱۷۸۸ء میں غلام قادر افغان نے نہایت بے رحمی سے اندھا کرڈالا ستمبر سنہ ۱۸۰۳ء میں لارڈ لیک نے دہلی پر تسلط کیا تب سے پھر انگریزوں کی طرف سے پنشن ملنے لگی اس کے بعد جو اور بادشاہ ہوئے وہ بھی برٹش گورمنٹ کی پنشن خوار رہے۔ ۱۲

کل است ہشت و یکم ذیقعدہ سنہ جلوس معلی والا مکرر بعرضِ مقدس رسیدہ

احمد علیخان بہادر سوفدوی شاہ عالم بادشاہ غازی	مہر	رائے رتن سنگھ فدوی شاہ عالم بادشاہ غازی سنہ ۲	مہر	منظہر علیخان بہادر فدوی محمد شاہ عالم بادشاہ غازی سنہ ۲

(۱۱۸) نقل سند مطلا بنام نجیب الدولہ

جن کو منصب سہ ہزاری اور غیاث الدین حیدر کا خطاب ملا مورخہ ۳ محرم ۱۱۸۲ھ ۱۷۶۸ء

بتاریخ چہارشنبہ سوم شہر محرم الحرام سنہ ۱۰ جلوس میمنت مانوس موافق سنہ ۱۱۸۲ ہجری مطابق ماہ

تباریخ بیست و پنجم شہر محرم سنہ جلوس والا مکرر بعرض مقدس و معلی رسید

برسالہ امارت و نجابت و مرتبت و شہامت

وایالت منزلت × دانای مدارج دین و دولت شناسای مراتب ملک و ملت فرازندہ لوای شوکت و حشمت طرازندہ بساط ابہت و عظمت اعتضاد خلافت و فرمان روای × اعتماد سلطنت کشورکشای ظفر پیرای معارک جہانستانی عیش آرای محافل کامرانی ناہج مناہج ملک و مال بانی مبانی دولت و اقبال دقیقہ یاب سرائر سلطانی رمز شناس × عالم مزاجدانی جوہر مرات حقیقت دودافروغ شمع یکرنگی و صفا ہمدم دلکشای مجلس خاص محرم خلوت سرای صدق و اخلاص کار فرمای سیف و قلم مدبر امور عالم × قدوہ خوانین بلند مکان عمدہ امرای عظیم الشان مرید مرشد پرست بی ریو رنگ نقاوہ فدویان بافرہنگ استظہار مجاہدان

بخشی عمده ثبت

[illegible]

باعظم افتخار دلیران معرکۂ ارم × امیر صیانت تدبیر ممالک مدار مشیر روشن ضمیر عالی مقدار
لازم الاختصاص والاعزاز واجب الاحترام والامتیاز رکن السلطنة پادشاہ سلیمان اقتدار
بخشی الممالک × امیر الامرا ناصر الملک نجیب الدولہ نجیب خان بہادر ثابت جنگ سپہ
سردار نوبت واقعہ نگاری کمترین خانہ زادان درگاہ آسمان جاہ عقیدت التیام
اندراج قلمی میگردد و حکم جہان مطاع آفتاب شعاع شرف نفاذ یافت کہ غاز(ی) الدین
حیدر بہ منصب سہ ہزاری ذات و دو ہزار سوار و خطاب خانی و بہادری × سرفراز
باشد واقعہ بتاریخ دوم محرم الحرام سنہ بموجب تصدیق یادداشت قلمی شد۔

شرح دستخط × امارت و
نجابت مرتبت × شہامت و ایالت منزلت
دانائی مدارج × دین و دولت شناسای مراتب ملک و
ملت فرازندہ لواے × شوکت و حشمت طراز بساط ابہت و عظمت
اختصاص و خلافت و × فرمان روائی اعتماد سلطنة و کشورکشائی ظفر پیرای معارک جہان دقیقہ یاب [illegible]
بانی عیش آرای × محافل کامرانی نتائج مناہج ملک و مال بانی مبانی دولت و اقبال
سرانجام سلطانی رمز شناس عالم مراصدائی جوہر مرات حقیقت و وفا فروغ شمع یکرنگی
و صفا ہمدم و دل کشای مجلس خاص محرم خلوت سمای صدق و اخلاص کار فرمای سیف و قلم
مدبر امور عالم قدوہ خوانین بلند مکان عمدہ امرای عظیم الشان مرید و مرشد پرست بی ریو
رنگ نقاوہ خدویان با فرہنگ استظہار مجاہدان باعزم افتخار دلیران معرکۂ رزم
امیر صیانت تدبیر ممالک مدار مشیر روشن ضمیر عالی مقدار لازم الاختصاص
والاعزاز واجب الاحترام والا معیار × رکن السلطنة پادشاہ
سلیمان اقتدار بخشی الممالک امیر الامرا ناصر الملک
نجیب الدولہ نجیب خان بہادر ثابت جنگ
سپہ سالار سردار آنکہ دخل
واقعہ نمایند ×

نقل خط انور صاد

فرو هرین صاد خاص بدفتر رسید که غازی الدین حیدر را
پیشگاه خلافت وجهان بانی امیدوار تفضلات خاقانیست
که بمنصب سه هزار ذات و دو هزار خطاب خانی وبهادری
سرافراز شود شرح دستخط
بخشی الممالک آنکه مطابق صاد خاص بعمل آرند

سه هزار ذات
ا عــ سوار
تحریر فی التاریخ شهر صد ره سنه الیه

(۱۱۹) نقل فرمان شاہ عالم ثانی

متضمن عطائے جاگیر مالیتی ایک لاکھ دام جس کی آمدنی نو سو روپیہ تھی مورخہ
۱۷ ربیع الاول سنہ ۲۲ جلوس مطابق ۱۱۹۵ھ ۱۷۸۱ء

در ینوقت میمنت اقتران فرمان والا شان واجب الاذعان صادر شد که
مبلغ یک لک وہفتاد و پنج ہزار ہشتصد و شصت و پنجدام موضع کولیہ وغیرہ
عملہ پرگنہ شکرپور وغیرہ سرکار صوبہ دار الخلافہ شاہجہان آباد کہ مبلغ نہصد روپیہ
حاصل آنست بابت محال جاگیر محمدی خان عرف بہچو خواص در وجہ × النعام التمغائی
حسین بخش وغیرہ متعلقان خان مشار الیہ با فرزندان تصدیق و یادداشت
و نو فیر آنچہ از حسن تردد بر جمع آن بیفزاید از ابتدای ربیع اودئیل حسب الضمن
مقرر باشد باید کہ فرزندان نامدار کامگار و الا تبار و وزرای ذوی الاقتدار و امرای

عالی مقدار و حکام کرام و عمال کفایت فرجام و متصدیان مہمات دیوانی و متکفلان معاملات × سلطانی و جاگیرداران و کروریان حال و استقبال ابداً و موبداً در استقرار و استمرار این حکم مقدس معلّٰی کوشیده واضحای مرقومہ را نسلاً بعد نسلٍ و بطناً بعد بطنٍ خالداً و مخلداً بتصرف آنہا واگزارند و از صواد م تغیر و تبدیل مصئون و محروس دانستہ بعلت پیشکش صوبہ داری و فوجداری و مال وجہات و سائر اخراجات مثل قتلغہ و محصلانہ و داروغانہ × و ضابطانہ و شکار و بیگار و دہ نیمی مقدمہ و صدد وی و قانونگوئی مزاحم و متعرض نشوند و از کل تکالیف دیوانی و مطالبات خاقانی معاف و مرفوع القلم شمارند درین باب تاکید اکید × و قدغن مزید دانستہ ہر سال سند مجدد نطلبند و از یرلیغ کرامت تبلیغ والا تخلف و انحراف نتوازند بتاریخ ہفدہم شہر ربیع الاول سال بیست و دوم از جلوس ابد مانوس معلّٰی زیب تحریر یافت

(۱۲۰) حکمنامہ مہری سعادت علی خاں بہادر وزیر الممالک شاہ عالم بادشاہ

باسم سیادت پناہ میر نظام الدین آنکہ بجلدوے حسن و دولتخواہی سرکار دولتمدار قطعات و باغات و اراضیات و گنج و مکانات واقع قصبہ شاہ آباد در سرکار ابد قرار مملوکہ و مقبوضہ سید شاہ مدن ضبط نمودند بان سیادت پناہ بلا شرکت غیرے نسلاً بعد نسلٍ و بطناً بعد بطنٍ عطا و معاف فرمودیم باید کہ املاک مذکورہ را در تصرف خود داشتہ خود را مورد الطاف سرکار دولتمدار شناسند تاکید دانند المرقوم یازدہم شہر جمادی الثانی ۱۲۱۹ھ۔

مہر
وزیر الممالک مدار المہام جمدۃ الملک[1] اعتماد الدولہ
آصفجاہ برہان الملک ابو المنصور خان صفدر جنگ شجاع الدولہ
یمین الدولہ ناظم الملک سعادت علیخان بہادر یار وفادار
سپہ سالار رستم ہند فدوی شاہ عالم بادشاہ
غازی ۱۲ - ۱۲ھ

نوٹ:۔ سید شاہ مدن صاحب کے ایک بھائی سید طاہر عرف فدن صاحب تھے ان کے صاحبزادے سید لال علی تھے جن کے فرزند سید نظام الدین عرف مولوی نظامی تھے مولوی نظامی نے عبد الرحمٰن خان قندھاری رسالہ دار کے ذریعے سے سعادت علی خاں والی اودھ کی خدمت میں رسوخ حاصل کیا اور نواب صاحب کی رفاقت میں بنارس سے لکھنؤ تک آئے اور نواب سعادت علی خاں ۱۲۱۲ھ میں مسند نشین لکھنؤ ہوئے تب تئیس سال کے بصلہ حسن خدمات ۱۲۱۹ھ میں شاہ مدن صاحب کی بعض املاک جن میں مکانات و باغات و چکات و گنج وغیرہ جو ضبطی میں تھے مولوی نظامی کی عنایت ہوئے۔ ۱۲۔

[1] فرامین میں کہیں عمدۃ الملک ہے کہیں جملۃ الملک اور کہیں جمدۃ الملک۔ جمدۃ الملک کے معنی میری سمجھ میں نہیں آئے۔ ۱۲

(۱۲۱) خط فارسی من جانب لارڈ منٹو

موسومہ مہاراجہ رنجیت سنگھ پنجاب مورخہ ۳۱ ؍ اکتوبر ۱۸۰۸ء مع لفافہ طلائی ٹکلیاں اور افشاں کیا ہوا بخط شکستہ جس کی پشت پر مہر گورنر جنرل بہادر کے دفتر کی ہے۔

مہاراجہ صاحب بسیار مہربان شفیق دوستان استظہار مخلصان سلامت

بعد اشتیاق دریافت مواصلت موفور المسرت کہ متجاوز التحریر × والتقریر است مشہود
خاطر مہربانی مظاہر میدارد و سوال وجواب × مطارحاتیکہ از وقت ورود شہامت
وعوالی مرتبت × ابہت ومعالے منزلت متکف صاحب بہادر بدربار آنمشفق × بعمل آمدہ بود
کیفیت آن مفصل ازارقام صاحب موصوف بدریافت مخلص رسید بعض مراتبیکہ دراثنای
این گفتگوہا × بروی بظہور آوردہ موجب تحیر و تاسف خاطر اتحاد مأثر شد × مقتضی برین گشت
کہ مخلص بذریعہ قطعہ محبت نامہ کیفیت × مافی الضمیر و مکنونات خاطر خود بحیطہ بیان درآرد ×
مشفقا مقصود ارتیجنانی صاحب موصوف بدربار آنمشفق × ہمین بودہ کہ معنی الیہ
از کماہی خاطر اینکہ عابارشدن آن × بمرور ایام نسبت بممالک آنمشفق متصور است
بخدمت اطلاع دادہ × جہت اندفاع آن طرح انداز مصلحت و موافقت ہر دو سرکار شود
چنانچہ صاحب موصوف تفصیل این اجمال را نصر بحانہ × درخدمت آن شفیق بمعرض اظہار
در آوردہ اند واگرچہ درحقیقت نظر رابچنین سررشتہ موافقت خالی از انتفاع × این
سرکار ہم نیست زیراکہ گروہ خذلان پژوہ ہیکہ تبع زبان رسانے نسبت بممالک سرکار
آنمشفق است × از معاندان این سرکار نیز متصور لیکن درصورت پیشقدمی × آن
گروہ محفوظ ومصئون بودن ملک آنمشفق از آسیب و تعدی آنہا × بلا اعانت و
امداد اہالی سرکار کہ بفضل الہی نظر برمراتب قدرت وفرط استعداد واقتدار خودہا ×
اسباب حفاظت وحراست ممالک محروسہ بجمیع وجوہ × حاصل و واصل دارد امر محال
است از انجاکہ بظاہر اسباب × صداقت این مقال بروجہ احسن وروش مستحسن
منقوش (حاشیہ پر آڑی سطروں سے) خاطر آنمشفق گردیدہ بود ×
درینصورت بالفعل دریافت این معنے کہ × آنمشفق اقبال سوال مزبور را کہ کمال

منفعت × بل قیام سرکار آنمشفق دران متضمن است منحصر و مشروط برین داشته بودند×
که سرداران سکھان اینطرف رود ستلج که از متوسلان و زیر سایه × بحفاظت این سرکار
هستند اهالی این سرکار روا دار دست درازی آنمشفق زیر تعلقات انها شود موجب×
استنجاب خاطر اتحاد مآثر گردیده معهذا هرگاه اینهم بظهور پیوست × که آنمشفق با وجود
معقول و مسطور داشتن اینمعنے که در مقدمه × سرداران مزبور از مخلص استصواب
واستصلاح بعمل آید × خود مع فوج رود ستلج را عبور ساخته در ممالک آنها × در آمده بتسخیر
قلعه جات اقدام نموده بودند مکان استنجاب × زیاده از سابق لاحق خاطر مودت ذخائر
گردید مشفقا مدارج وفا پرستی واعتدال پژوهی اهالی سرکار × انگریز بهادر برآنمشفق
و جمیع رؤسا و سرداران ایندیار × بخوبی واضح ولائح است × چنانچه قوم مرہٹه درایام
تسلط خود × بممالک سمت شمال هندوستان از سرداران سکھان × پیشکش و
خراج میگرفتند و دست اختیار از سر انها × دراز و آنهارا زیر اطاعت خود هامیداشتند×
بعد ازان وقتیکه اهالی این سرکار محض جهت صیانت × ممالک محروسه از دست
پیش قدمی و زبردستی قوم مزبور × مجبور از ارتکاب محاربه پرداخته بر ممالک هندوستان×
مسلط شدند × ائتلاف و انجذاب قلوب سرداران سکھان بذریعه تمثیت
سررشته فلاح و بهبود آنها پیش نهاد و خاطر خواطر داشته از اخذ پیشکش و خراج مال
از هر گونه مطالبه و × مزاحمت اجتناب ورزیده سرداران مذکورین را بلا قید × و حصر
درمیان تعلقات انها مختار گردانیده پس هرگاه × اهالی موصوف محض نظر بر رفاه
احوال و استقرار اختیار × سرداران مذکور درمیان تعلقات مفوضه انها × از اجرای
حکومت واجبی نسبت با نها دست بردار شدند × چه جائے امکان باشد که اهالی
موصوف روادار تحکم × سرکاری و گریز سرداران سکھان مذکورین توانند گردید×
ازانجا که اینمعنی بررای زرین آنمشفق نیکو ظاهر خواهد بود × درینصورت مخلص رایقین
حاصل که آنمشفق از تقدیم اراده خود × نسبت سرداران مزبورین معطوف العنان
خواهند گشت مشفقا بزودی بعضے مراتب ۔[۱]

(منٹو)

[۱] عبارت نامکمل ہونے سے یہ خط ناتمام معلوم ہوتا ہے مگر اختتام عبارت پر لاٹ صاحب کے دستخط خاتمہ کی دلیل
ہیں یہ بھی ممکن ہے اور کچھ عبارت رہی ہو۔ ۱۲

نقل لفافہ بمطالعہ ساطعہ مہاراجہ صاحب بسیار مہربان شفیق دوستان استظہار مخلصان مہاراجہ رنجیت سنگھ بہادر سلمہ اللہ تعالےٰ موصول باد۔
لفافے کے عرض پر۔ مرقومہ سی ویکم ماہ اکتوبر ۱۸۰۸ء عیسوی مطابق دہم رمضان ۱۲۲۳ ہجری

(۱۲۲) نقل فرمان مطلا اکبر شاہ ثانی موسومہ کرنل اسکنر ۳۰ جلوس

جس پر د و طغرے طلائی اور شاہی مہر ہے اور مہر پر چتر شاہی کی شکل بھی بنی ہوئی ہے۔

فو لقرار استمرار پٹہ باسم ناصر الدولہ کرنیل جمیس اسکنر بہادر عالیجنگ
آنعقیدت نہاد خانزادہ قدیم الخاندان والاعرضی بامضمون گذرانیدہ کہ ٹھیکہ پتہ ربو پورہ از ابتدای ۱۲۳۵ فصلی لغایتہ ۱۲۵۰ واجب شانزدہ سالہ بنام فدویزادہ از حضور مقرر است درانمیان ہفت سال منقضی گردیدہ ونہ سال باقیست ازانجا کہ رعایا سقیم × وادہ آباد نمود از قلت پیداواری تکیہ از تقاوی بوصول نیامدہ وزر مشخصۂ حضور والا سال بسال وفصل بفصل بلا توقف و بلاعذر از قرضوام ادا نمودہ زیر باری کثیر برداشتہ ام و آیندہ تبصرف × سی چہلہزار روپیہ در آبادی و تعمیر چاہ ہای پختہ صورت فواید ومحاصل و گذارہ انیفدوی غیر ممکن باستحقاق خانہ زادگی قدیم امیدوارم کہ پتہ مذکور بجمیع زر مشخصہ شانزدہ ہزار روپیہ سالیانہ مساوی بطور استمرار نسلاً بعد نسلٍ و بطناً بعد بطنٍ بنام انیفدوی مقرر گردد کہ باطمینان خاطر بصرف زر دیگر از قرضوام پرداختہ این فدوی و فرزندان انیفدوی جمیع زر مشخصۂ حضور انور سال بسال و × فصل بفصل داخل خزانۂ عامرہ کردہ باشد لہذا بمد نظر اینکہ آن عقیدت کیش خانہ زاد این خاندان علیا است و در ادای زر مشخصہ و صرف نمودن زر خطیر وجہ تقاوی وخانہ آبادی مقروض × و زیر بار گردیدہ بمورد تفضلات و پرورش قدیمانہ پتہ ربو پورہ تیولخاص از ابتدائی ۱۲۴۳ بجمع شانزدہ ہزار روپیہ سکہ کلدار سالیانہ مساوی بطور استمرار نسلاً بعد نسل و بطناً بعد بطن بنام × ایشان مقرر کردہ شد باید کہ آن فدوی با فرزندان پتہ مذکور را استمرار نسلاً بعد نسلٍ و بطناً بعد بطنٍ بتحکیم محکم و مستقل برای علی الدوام بذمہ خود دانستہ بخاطر جمع تمام بصرف زر دیگر پتہ مذکور

را آباد ساختہ × جمع استمرار سال بسال و فصل بفصل داخل خزانہ عامرہ حضور والا کردہ باشند کمی و بیشی پیداوار ذمہ خود شناسند و اگر خدانخواستہ تصرف و پایمالی زبردست رود بموجب تحقیقات × این حضور انور مجرائی خواہد یافت باید کہ فرزندان نامدار کامگار عالی نسبت والا تبار و وزرای ذوالاقتدار و امرای عالیمقدار و حکام کرام و عمال کفایت فرجام و متصدیان و مہمات × دیوانی و متکفلان معاملات سلطانی و جاگیرداران و کروریان حال و استقبال ابداً و مویداً در استقرار این حکم مقدس معلی بکوشند و بوجہی من الوجوہ سوای از زر مشخصہ × طلب نسازند و لوازمہ عہدہ داران و زمینداران و مقدمان پتہ مذکور آنچنان کہ ہر آئینہ در اطاعت و فرمانبرداری اہلکاران آنعقیدت کیش پرداختہ پیداوار سال × بسال و فصل بفصل ادا میکردہ باشند نوعی تخلف و انحراف نورزند بتاریخ بست و ہفتم شہر شوال میمنت اشتمال سنہ ۳۱ام از جلوس معلی زیب تحریر یافت ×

(۱۲۳) سر چارلس مٹکاف کا خط تعزیت مورخہ ۴ر اکتوبر ۱۸۳۷ء

موسومہ ابوالمظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ ثانی جو حضرت ممدوح کے والد کی وفات پر لکھا گیا۔

To,

His Majesty
Abool Mozaffar Surajooddeen
Mohumud
Buhadur Shah Badshah Ghazi,

May it please your Majesty,
I have received with the
deepest sorrow the mournful intelligence
communicated to me by Mr Metcalfe of the de-
-mise of His Majesty on this melancholy occasion

with sentiments of sincere and respectful con-dolence. I fervently Pray that your Majesty may be supported and comforted by the reflection that all things proceed from the Will of the Creator, and that it has pleased Al-mighty Providence to take unto himself your Majesty's venerable Father after a long and happy reign.

When time shall have mellowed re-collections of a dear Parent, your Majesty will call up with pleasure to the remembrance of the amiable qualities which distinguished His late Majesty, and by which he will ever live in the memory of those who had the honor of approaching him.

I now beg leave respectfully to offer my sincere and heartfelt congratulations on your majesty's succession to the Throne your ancestors.

May you be blessed with a long life, Health, Happiness and Prosperity.

Your Majesty's
Faithful Servant

Agra
The 4th October 1837

C. T. Metcalfe

(ترجمہ) بحضور ابوالمظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ بادشاہ غازی

التماس آنکہ میں نے اُس اندوہ ناک خبر کو جو مسٹر مٹکاف نے حضور کی رحلت کے متعلق دی ہے نہایت افسوس اور اس الم ناک واقعہ کو مخلصانہ و مؤدبانہ خیالات تعزیت کے ساتھ سنا میں گرمجوشی سے دعا کرتا ہوں کہ حضور کو اس امر کے تصور سے سہارا اور تسلی ہو کہ تمامی امور خلاق عالم کی مرضی سے وقوع پذیر ہوتے ہیں اور یہ کہ قادر مطلق کی اسی میں خوشی تھی کہ حضور کے والد ماجد کو ایک طویل اور خوش گوار مدت سلطنت کے بعد اپنے نزدیک بلالے۔ جب وقت حضور کے غم (والم) کے اشتداد کو اپنے پیارے والد کی مقدس یاد سے نرم کردے گا تو حضور کو حضور مرحوم کی اُن صفات پسندیدہ کی یادگاری سے جس کے سبب سے وہ ممتاز تھے مسرت ہوگی اور یہی صفات ایسی ہیں جن کی یاد ہمیشہ کے لیئے اُن لوگوں کے دلوں میں تازہ رہے گی جن کو (حضور ممدوح) کی خدمت میں باریابی کی عزت حاصل تھی اب میں ادب سے اپنی مخلصانہ اور دلی مبارک باد حضور کی اپنے آباؤ اجداد کے تخت پر جلوس فرمانے کی پیش کرنے کی اجازت چاہتا ہوں۔ خداوند تعالیٰ آپ کو عمر درازی۔ تن درستی اور اقبال مندی نصیب فرمائے۔ حضور کا وفادار خادم۔ سی۔ ٹی۔ مٹکاف۔ مقام آگرہ۔

۴ر اکتوبر ۱۸۳۷ء

(۱۲۴) خط[۱] مطلّا العبارت فارسی بخط شکستہ لارڈ ایلن برا

موسومہ بہادر شاہ ثانی بادشاہ۔ مشعر اطلاع اخذ جائزہ عہدۂ جلیلہ گورنر جنرل در ۱۸۴۲ء

درۃ التاج افسر سلطنت و شہریاری زیب افزائے اورنگ خلافت وجہانداری

[۱] یہ خط غور اور توجہ سے پڑھنے کے قابل ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ گورنر جنرل بہادر سلاطین مغلیہ کو کس طرح مخاطب کرتے تھے۔ اس خط کے نیچے صرف لاٹ صاحب کے دستخط انگریزی ہیں اور بس۔ ۱۲

خدیو مملکت عدل و رافت شہریار کشور داد و نصفت خلد اللہ ملکہ و سلطانہ۔
بر لوح ضمیر منیر مہر تنویر مبرہن و منکشف میگرداند خبر معین و مامور شدن ارادتمند × درعہد ریاست ممالک محروسہ سرکار کمپنی انگریز بہادر متعلقہ کشور ہند بے شبہہ بذریعہ × و واسطۂ معمولی واضح خاطر عاطر شدہ باشد بالفعل بپاس اطلاع بجانۂ اخلاص نگار × می درآرد کہ عقیدت اشتمال بتاریخ بست و ہشتم ماہ فروری ۱۸۴۲ء مطابق × شانزدہم شہر محرم الحرام ۱۲۵۸ ہجری بدارالامارۃ کلکتہ داخل گردیدہ انجام و اہتمام امور متعلقہ عہدہ مزبورہ برخود لازم گرفتہ ویقین خاطر خطیر شفقت نظیر × باشد کہ مدارج کمال اکرام واحترام نسبت مرتبہ خلافت منزلت و مراتب خلوص × عقیدت نسبت بذات ستودہ صفات آنخدیو مملکت عدل و رافت و آنخاندان × سلطنت بنیان و تمنائے ابراز آن ہموارہ بپاس لوازم آسایش و × آرایش منسبان آن دودمان قیمتی کہ از طرف گورنر جنرل بہادر × سابق سمت وضوح یافتہ از تہ دل عقیدت منزل منقش و منطبع خاطر ارادت مظاہر است و خواہد بود حق سبحانہ و تعالیٰ تا دوام × ماہ و مہر و قیام سپہر آن درۃ التاج افسر سلطنت و شہریاران را بتائیدات غیب الغیب موید و مشید داراد۔

(البنرا) Ellenborough

نقلِ خط (۱۲۵)

یہ خط[۱] جو ایک بہت بڑے مطلا و مذہب کاغذ پر نہایت خوش خط لکھا ہوا ہے بہادر شاہ ثانی بادشاہ کا ہے جو ۹ رشوال ۱۳ سنہ جلوس (۱۸۴۹ء) کو ملکۂ معظمہ کوئین وکٹوریا کے نام لکھا گیا۔

۱؎ یہ مطول اور مفصل خط بلحاظ عبارت آرائی کے بہت غور سے پڑھنے کے قابل ہے۔ چوں کہ بہت بڑے کاغذ پر لکھا گیا ہے قلعہ کے عجائب خانے میں تین حصے کرکے آئینہ دار چوکھٹوں میں جڑا گیا ہے۔ لفافہ ایک علیحدہ فریم میں ہے۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ بادشاہ کس خیال کے تھے کہ ولی عہد کی چندروزہ جدائی کی تصور رہی سے پیچھے ہٹ گئے برخلاف اس کے ملکہ معظمہ کو دیکھیے کہ ان کے تینوں صاحب زادے یکے بعد دیگرے ملک ہند میں تشریف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جواہر زواہر ہزاران ستایش وثنا نثار پایۂ عرش عظمت واجلال وقدیمی کہ اوراق متفرق افراد عالم × حدوث را بشیرازہ بندی جہان آرائی شاہنشاہان والا اقتدار وخواقین نصفت شعار مجلد ومجموع ساختہ ومظلومان کائنات وملہوفان موجودات را بداد رسی وحق پژوہی × فرمانروایان نصفت پرور وخسروان معدلت گستر از نہای کامیابی حقوق واجب نواختہ والٓی سلالی فراوان نیالیش واغنیا ایثار جناب تقدس نصاب قادر قدیر یکہ از اتحاد وائتلاف سلاطین دادگر وبادشاہان والا گہر بہ تشیدہ تر صیص اساس آسایش × وآرامش خلایق پرداختہ وبار تباط وروابط محبت وانضباط ضوابط مودت سروران عظام وحکام عالیمقام طرح انفتاح امن وامان زمان وزمانیان انداختہ پاسداری عہود ومعہد مواثیق موثق بمقتضائے ایۂ کریمہ اوفوا بالعہود وخمیر مایۂ ذات بابرکات × ملوک ملکی صفات از تائید حکمت بالغہ اوست تا گروہ تابعین ولاحقین بمضمون الناس علی دین ملوکہم ایں طریقہ انیقہ را پیش گیرند وانتزاع نقض عہد وارتکاب خلاف بموادی عظیمہ الذین ینقضون العہد من بعد میثاقہ از تہدید قدرت کاملہ

(بقیہ نوٹ صفحہ ۱۷۵) شہر لیف لاٹ اور نہ صرف بیٹے بلکہ بہویں اور پوتے تک آئے اور خود بادشاہ سلامت مع ملکہ معظمہ کے اروق افروز ہوئے اور اب پھر پرنس آف ویلز ولی عہد بہادر کی تشریف آوری کی خبر مسرت اثر گرم ہے۔ یہ فرق ہے عزم واستقلال آرائے ہمارے اور انگریزوں کے۔ ہمارے شاہزادے بھونروں کے پلے بھلا کیسے وطن چھوڑ کر باہر نکلتے اس خط میں بات تو صرف اتنی ہی ہے کہ میں شہزادے کو آپ کی خدمت میں بھیجتا مگر اس کی جدائی اور دوری گوارا نہ ہوئی۔ یہ بھی صرف کہنے کی بات ہے اور نری سخن سازی ہے ورنہ در اصل بادشاہ کو ایسا خیال بھی تو نہ آیا ہوگا۔ اپنے پندار میں ملکہ سے اظہار خلوص وعقیدت کا یہ ایک ذریعہ ٹھیرایا ہے جسے بے انتہا لمبی چوڑی تمہید اور عبارت آرائی کے علاوہ گہرے سنہری کام سے لیپ دیا ہے۔ اس خط کی انشا پردازی اور عبارت آرائی کی قدر لندن میں کس نے کی ہوگی اور اس کی نفیس مقفیٰ اور مسجع عبارت کی داد کس نے دی ہوگی اور جب اصل مطلب کی طرف غور کیا ہوگا تو بادشاہ کی اولوالعزمی استقلال ہمت وجرأت ملک داری کی نسبت دانایان فرنگ کا کیا خیال ہوا ہوگا ظاہر وباہر ہے۔ اگر اسی مطلب کو سیدھی سادی انگریزی میں لکھوا دیتے تو شاید اس تمام کھکھیڑے اور کھٹراگ سے زیادہ موثر اور مفید ہوتا اس میں کلام نہیں کہ یہ خط وضع الشئ فی غیر محلہ ضرور تھا مگر ہر کسے مصلحت خویش نکو می داند۔

گدائے گوشہ نشینی تو حافظا مخروش + رموز مصلحت خویش خسرواں دانند (من المصنف) ۱۲

او تا عموم عوام مرتکب این حرکت × ذمیم و بادی این فعل وخیم نشوند و در غر

درر نامعدود و نقود
محمود و صلوة غیر محدود و هدیه بارگاه ملایک پناه حضرت احمد مجتبی محمد مصطفی سلطان العرب والعجم
فخر الانام کهف الامم آفتاب جهانتاب سپهر نبوت سپهر آفتاب علو و عظمت گوهر آبدار
صدف هدایت × (حصهٔ دوم) صدف گوهر شهوار شفاعت سید الثقلین سرور
خافقین مسند آرای مقام قاب قوسین شهسوار مضمار لیلة الاسری عارج معارج اقصی صلوات
الله علیه علی نبینا و عموماً علی سائر الانبیاء خصوصاً علی مسیح ابن مریم و علی آله الاطهار و اصحاب
الکبار اجمعین × اما بعد تحمید حامد حضرت کردگار و اهدای هدایای سرور روزگار بر مرآت
ضمیر قدسی تخمیر اعلی حضرت کیوان منزلت سپهر جناب رخشنده کوکب آسمان سلطنت
جهانداری دری سماء خلافت و شهریاری محمود اکاسره و رشک افزای قیاصره ×
شاه جمجاه فلک بارگاه خورشید کلاه ستاره سپاه محی مراسم مسیحیه مکرم مکارم انگلشیه
آنکه آوازهٔ کمال معدلتش سرتاسر آفاق فرا گرفته و صیت عنایت مکرمتش باطراف و
اکناف عالم وا رسیده از هیبت داور عدلش فلک کجرفتار سرنگون × و از خوف
شحنهٔ سیاستش برق آتشبار بار نفته درون در مصاف معرکه شجاعتش رستم
دوران ترسان و در میدان نبرد شهامتش مریخ فلک بر خود لرزان باتباع احکام
مطاعش سروران نامدار غاشیه اطاعت بر دوش و × بامتثال فرمان واجب
الاذعانش ملوک عالیمقدار حلقهٔ فرمانبرداران انگلستان خلد الله ملکها و سلطانها
و افاض علی العالمین برها و احسانها منطبع و منقش می گرداند که نظر بسوابق اتحاد این
دودمانها از زمان حضرت خاقان گیتی ستان امیر تیمور گورکان صاحبقران و جد والا از زمان
حضرت جلال الدین عرش آشیان انار الله برهانه بآن خاندان عالیشان و الفای آن
یگانگت و اتحاد تا این زمان و ظهور اتحاد و عنایت و امداد از ان دولت ابد بنیاد نسبت
باین خاندان عظمت نشان که شمه از کیفیت باین داستان در سابق آوان بذریعهٔ
مکتوب و سفیر بمسامع و مجامع آن سر دفتر شاهان ذی شان رسیده است و
احتمال اضاعت اوقات معدلت گستری و رعایا پروری آن کهف امن و امان × از
تکرار آن نکاران بالغ است از سالها ارادهٔ ارسال نور حدقهٔ سلطنت و نور حدیقهٔ حشمت
برخوردار کامگار سعادت اطوار رشید دثار فرزند ارجمند مرزا محمد جوانبخت بهادر که باوجود

صغر سن آثار[۱] بزرگی از ناصیه اش پیداست و آثار رات بختیاری از چهره اش × هویدا
درینعمر بیکه شعور کامل نمیباشد اکثر اوقاتش بطلب مرضیات خالق و رضاجوی خلق
وخدمت والدین ورحم براہل قرابت واحقاق حق وابطال باطل وشوق کسب کمال و
اجتناب از خصائل اراذل بدرجۀ کمال مصروف اند و × دیدن همین خصال با شرافت
جوهر ذاتی خاطر بادولت را درگرو محبت آن نونهال و همیشه جویای ترقی مدارجش در حال
ومآل میدارد بخدمت سراپا معدلت مکنون بود تا ملاحظۀ حال آن ستوده خصال
باعث وفور توجه معدلت × پژوه بر حالش شود ولنیت فرزندی که سبب برادرزادگی
هست وعمه را برادرزاده بپاسخاطر برادر شفقتهابیشتر از مادری باشد. افزایش یابد
ودر زمرۀ فرزندان دست گرفته که شاهان باشکوه را پاسداری این بیشتر می یشود
نسلک گردد حصۀ سوم - وہمین حفظ وحمایت آن معدن جود و عدالت از شر حسودان
مصئون و مامون ماند لاکن وفور محبت وعدم تحمل کلفت مفارقت ازین اراده مانع آمد
درینحال همین مناسب منصور شد که نقش مقصود را بارقام مختصری از احوال این نونهال
وارسال نقش دست این خوشخصال ارتسام یابد یقین است که هرگاه این نقش
بدست آنشاه قوی بازو رسید پاس دست گرفتگی بر ذمت همت والانهمت متحتم وواجب
خواهد گردید وشاهد مقصود از جلباب خفا سر بعرصۀ ظهور خواهد کشید × توقع از آن
سر گردۀ سلاطین والاشکوه انیست که بعد در نامۀ نامی حادی منظوری وقبول این
مامول آگاه فرموده درین عالم ناتوانی و پیرانه سالی از دست بیخ این فکر طمانیت افزای
خاطر فاتر وممنون هزاران هزار شادکامی خواهند گردانید × او سبحانه تعالی شانه که ثمرات
حسنات برکافۀ روزگار فواید دادپروری ونتائج عدل گستری مخصوص بملوک عدالت شعار
منقسم ومرتسم ساخته از زور بازوی اقبال آن انجم سپاه سینه دشمنان پر غم و
آرزومندان استعانت را خوش و × خورم وشاداب داشته همواره بآبیاری افضال
لایزال گلستان دولت وسلطنت روزافزون سرسبز و ریان چمنستان عدل و
معدلت شگفته وخندان داراد الی یوم التناد - لفافه - .... دولت سپهر جناب
ثریا قباب رخشنده کوکب آسمان جهانداری ودری سمار خلافت وشهریاری

[۱] هر کس عقل خود بکمال دفرزند خود بجمال - ۱۲۰

محمود اکاسرہ رشک افزائے قیاصرہ شاہ جہاہ فلک بارگاہ خورشید کلاہ محی مراسم مسیحیہ مکرم مکارم انگلشیہ جمشید حشمت فریدون شوکت نوشیروان عدالت حاتم ہمت معدن مروت بیکران منبع الطاف بی پایان ہشت رہ صاحبہ مشفقہ بسیار مہربان ملکہ معظمہ وکٹوریا صاحبہ خلد اللہ ملکہا وسلطانہا شرف بادلہ +

(۱۲۶) ترجمۂ خطِ انگریزی لارڈ کالون صاحب

موسومہ ابوظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ بادشاہ دہلی مورخہ ۲۲ر اگست ۱۸۵۴ء متعلق بہ انسداد گاؤکشی

(ترجمہ) بہ حضور ابوظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ بادشاہ غازی۔
میرے محترم اور شاہی دوست۔ حضور کا وثیقہ مشعر اُن قیود کے جو شہر دہلی میں گاؤکشی کے عمل درآمد کے متعلق عاید کی گئی ہیں مع ملفوفات کے پوہنچا جسے میں نے بغور ملاحظہ کیا۔ میرے شاہی دوست جس شرط پر میں نے اعتراض کیا تھا جو مقامی عہدداروں نے عائد کی تھیں اور جس کی بڑی غرض شہر کا امن قایم رکھنے کی تھی۔ و یقین جو اس معاملے کو پیش کرنا چاہیں۔ اُن کو چاہیئے کہ اس معاملے کو اُن عہدہ داروں کے سامنے پیش کریں جن کو اس کی تحقیقات اور تصفیہ کا پورا اختیار حاصل ہو۔

مقام مستقر
۲۲ر اگست ۱۸۵۴ء
اس۔ آر۔ کالون۔

لہ دراصل یہ خط مرزا جواں بخت کی ولی عہدی کی منظوری کے متعلق ہی۔ خدا جانے جواب بھی کچھ ملا یا نہیں اور ملا تو کیا ملا ع۔ اے بسا آرزو کہ خاک شدہ۔ وہ بساط ہی اُلٹ گئی بادشاہت ہی نہ رہی تو ولی عہدی کیسی اور کس کی؟۔ یہ بھی عجیب بات سوجھی کہ شاہزادے کے بھیجنے کی عوض پنجہ کا چربہ اُتروا کر بھیج کر دستگیری کی درخواست کی۔ وقت ہی ایسا ٹیڑھا آن پڑا تھا یہ نہ کرتے تو اور کیا کرتے؟ ؎

آن کہ شیران را کند روبہ مزاج　　احتیاج است احتیاج است احتیاج ۔۱۲

(۱۲۷) نقل فرمانِ شاہی میگنا چارٹا مرتبہ یکم نومبر ۱۸۵۸ء

وکٹوریا بہ فضلِ خدا وارث سلطنت متحدہ گریٹ برٹین و آئرلینڈ مع مضافات و متعلقات جو یورپ ایشیا۔ افریقہ۔ امریکہ۔ اور آسٹریلیشیہ میں واقع ہیں حامی دین۔ ہر گاہ کہ ہم نے بباعث چند در چند قوی وجوہ کے باصلاح و رضامندی علما و فضلائے دین و عمائد و اکابران مملکت و وکلائے رعایا جو مجلس پارلیمنٹ میں فراہم ہوتے ہیں۔ ممالک ہندوستان کی حکومت جو اب تک ہماری طرف سے امانۃً زیر اختیار دی آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی کے تھی اپنے قبضۂ تسلط میں لینے کا مصمم ارادہ کیا ہے اس واسطے اب بذریعۂ اعلان ہذا مشتہر و اظہار کیا جاتا ہے کہ باصلاح و رضامندی مذکورۃ الصدر ممالک مذکورہ کی عنان حکومت ہم نے اپنے دست قدرت میں لے لی ہے اور ممالک مذکورہ میں ہماری رعایا کو یہ ارشاد ہے کہ وہ سچی وفادار اور صادق مطیع ہماری اور ہمارے جانشین اور وارثان کی بنی رہے اور جن اشخاص کو ہم وقتاً فوقتاً ممالک مذکورہ کے انتظام و انصرام کے واسطے اپنی طرف سے اور اپنے نام سے مقرر کریں اُن کے اختیار حکومت کو تسلیم کریں چنانچہ ہمنے اپنے معتمد عزیز بھائی اور مشیر چارلس جان وائی کونٹ کیننگ کی فراست اور لیاقت و خیر سگالی پر خاص یقین و اعتبار کر کے موصی الیہ کو ممالک متذکرہ پر عموماً ہمارے نام سے اور ہماری طرف سے حکومت اور فرماں دہی کے واسطے زیر اطاعت اُن احکام و قواعد کے جو وقتاً فوقتاً اُس کو ہماری طرف سے کسی ایک وزیر سلطنت کی معرفت پہونچتے رہیں گے اپنا اول نائب السلطنت اور گورنر جنرل مقرر کرتے ہیں اور تمام اُن عہدہ داران اور افسران جنگی اور ملکی جو اب تک دی انریبل ایسٹ انڈیا کمپنی کی ملازمت میں تھے زیر اطاعت ہماری آئندہ خوشنودی اور قواعد اور قوانین کے جو آئندہ نافذ ہوں مقرر کرتے ہیں اور تمام رؤسائے ہند کو اعلان کرتے ہیں کہ تمام عہد ناجات و معاہدات جو مابین اُن کے اور ایسٹ انڈیا کمپنی کے یا اُن کے زیر اقتدار ہوئے ہیں ہم مقبول و منظور کرتے ہیں اور (نہایت) احتیاط سے اُن کی پابندی کی جائے گی۔ اور اسی طرح اُن کی جانب سے (بھی) اُن کی تکمیل و تعمیل کی

ہم کو ممالک مقبوضۂ موجودہ کو وسعت دینے کی خواہش نہیں ہی اور درحالیکہ ہم کو امید ہی۔ ہم کو ممالک پر کسی طرح کی دست درازی ناسزا اور بد انتظامی مرکوز نہیں اپنے حقوق اور ممالک پر کسی طرح کا تجاوز نہ رکھیں گے۔ رئیسانِ ہند کے حقوق ہی تو دوسروں کے حقوق پر بھی کسی طرح کا تجاوز نہ رکھیں گے۔ رئیسانِ ہند کے حقوق دولت و توقیر و منزلت کا ہم ایسا ہی لحاظ رکھیں گے جیسا کہ خاص اپنا اور ہماری یہی خواہش ہی کہ وہ اور نیز ہماری رعایا بڑایا اس خوش حالی اور تمدنی ترقی کا حظ اٹھائیں جو صرف اندرونی امن اور حسن انتظام سلطنت سے میسر آسکتی ہی۔ ممالک ہندوستان کے باشندگان کی نسبت ہم اپنے تئیں انھیں فرائض کا پابند کرتے ہیں جیسا کہ ہم اپنی دیگر رعایا کی نسبت پابند ہیں اور اُن فرائض کو بہ یمن خداوند تعالی ہم ایمان داری اور دیانت داری سے پورا کریں گے۔ ہم کو اپنی ذات سے دین عیسوی کا یقین واثق ہی اور مذہبی تشفی کے ہم شکر گذاری کے ساتھ مقر ہیں۔ مگر ہمارا حق اور ہمارا منشا یہ نہیں کہ ہم اپنے یقین کو اپنی کسی رعیت سے منظور کرائیں۔ لہٰذا ہم یہ ظاہر کرتے ہیں کہ ہماری شاہانہ خوشنودی اور مرضی یہ ہے کہ مذہبی رسوم اور دینی عقائد ہیں بلکہ تمام اشخاص مساوی قانونی حفاظت سے متمتع ہوں گے اور جو اشخاص ہمارے ماتحت اور صاحب اختیار ہوں گے اُن کو یہ ہمارا سخت حکم ہی کہ وہ ہماری کسی رعایا کی مذہبی رسوم و پرستش میں کسی طرح کی دست اندازی سے باز رہیں ورنہ نہایت ناخوشنودی کا مستوجب اور مورد عتاب ہوں گے۔ مزید براں ہماری مرضی ہی کہ جہاں تک ممکن ہو ہماری رعایا بلالحاظ نسل و قوم آزادانہ ہماری ملازمت میں وہ عہدے پائیں جن کے فرائض وہ اپنی علمیت لیاقت و دیانت سے باحسن الوجوہ ادا کرسکیں۔ جو محبت باشندگان ہند کو اپنے ملک سے ہی جو آبا و اجداد سے متوارث ہی اُس کو ہم بخوبی جانتے ہیں اور ملحوظ رکھتے ہیں پس اُن کے تمام حقوق بہ پابندی اس کار کے مطالبات جائز کے جو اُس کے متعلق ہیں ہم محفوظ رکھیں گے اور نیز ہمارا یہ منشا ہی کہ عموماً تجاویز و نفاذ قانون میں قدیم حقوق رسم و رواج ہندوستان کا بخوبی لحاظ رکھا جائے۔

ہم اُن خرابیوں اور مصیبتوں کا جو ہندوستان پر من چلے لوگوں کے افعال کی بدولت آئیں اور جنھوں نے جھوٹی خبروں سے اپنے ابنائے وطن کو دھوکا دے کر کھلی بغاوت پر اُبھارا کمال افسوس کرتے ہیں۔ میدان جنگ میں اس بغاوت کے فرو کرنے میں

ہماری طاقت کا اظہار ہو چکا ہے۔ مگر اب ہم اُن لوگوں کے جرائم جو دھوکے میں پڑ گئے تھے اور اب اپنے فرائض کے راست پر آنے کے متمنی ہیں معاف کر کے اپنے رحم دوکرم) کا اظہار کرتے ہیں۔

اب بھی ایک صوبہ (اودھ) میں اس خیال سے کہ مزید خون ریزی کا سدّباب ہو اور ہماری مملکت ہند میں جلد امن وامان قائم ہو جائے ہمارے نائب السلطنت گورنر جنرل نے اُن اشخاص میں سے اکثروں کو جو گزشتہ ناگوار فسادات میں بخلاف ہماری گورمنٹ کے مرتکب جرائم ہوئے تھے خاص خاص شرائط سے وعدہ معافی دیا ہے اور اُن اشخاص کی نسبت کسی شخص سے کسی طرح کی رورعایت یا مزاحمت نہ کی جائے نہ (کسی قسم کی) بے اطمینانی عائد کی جائے جن کے جرائم معافی کی دسترس سے باہر ہیں وہ سزا تجویز کر دی جو اُن پر عائد کی جائے گی ہم اپنے نائب السلطنت اور گورنر جنرل کے مذکورہ بالا فعل کو نظر استحسان سے ملاحظہ فرمانے اور منظور کرتے ہیں۔ مزید براں ہمارا ارشاد اور اعلان حسب ذیل ہے۔

ہماری مراعات کو تمامی مجرمین تک توسیع دی جائے گی بجز اُن مجرموں کے جنکی براہ راست شرکت انگریزی رعایا کے قتل میں ثابت ہو چکی ہے یا آئندہ ہو۔ ایسے اشخاص کی نسبت مقتضائے انصاف ترحم سے مانع ہے جن اشخاص نے دیدہ ودانستہ بطیب خاطر قاتلوں کو قاتل جان کر پناہ دی یا جو اس بغاوت میں سرغنہ اور بانی مفسدہ تھے اُن کی صرف جان بخشی کی کفالت ہو سکتی ہے بلکہ ایسے اشخاص کی نسبت سزا تجویز کرتے وقت اُن حالات کا جن کے باعث وہ حلقۂ اطاعت وانقیاد اُتار پھینکنے پر آمادہ ہوئے تھے بخوبی لحاظ کیا جائے گا اور اُن اشخاص کی نسبت جن کے جرائم بسبب سریع الاعتقادی ایسی جھوٹی خبروں کے مان لینے کے لئے جو مفسدہ پرداز لوگوں نے پھیلائیں۔ واقع ہوئے بڑی رعایت اور فراخ دلی کی جائے گی۔ تمام دوسرے اشخاص کو جنھوں نے سرکار کے خلاف میں ہتیار باندھے تھے ہم بذریعہ اعلان ہذا تمام جرائم سے جو اُن سے برخلاف ما بدولت۔ ہمارے تاج (وتخت) اور ہماری قدر ومنزلت کے سرزد ہوئے اپنے اپنے گھروں کو واپس چلے آنے اور باامن اشتغال میں مشغول ہونے پر بلاشرائط معافی۔ جان بخشی اور عفو تقصیر کا اقرار فرماتے ہیں۔ ہماری شاہانہ خوشنودی یہ ہے

کہ رحم وکرم اور جان بخشی کی شرائط اُن تمام لوگوں تک وسیع کی جائیں جو آئندہ پہلی
جنوری سے پہلے پہلے ان شرائط پر کاربند ہو جائیں۔ جب خدا کے فضل سے اندرونی
امن چین پھر قایم ہو جائے گا اُس وقت ہندوستان کی صنعت وحرفت اور دستکاری
کو ترقی اور عامۂ خلائق کے رفاہ اور فلاح کے کاموں کو وسعت دینے اور اُس کے
باشندگان کی منفعت کے لیئے انتظام وحکمرانی کرنے کی ہماری دلی خواہش ہی
اُن کی مرفہ الحالی میں ہماری قوت ہی۔ اُن کی خوشنودی اور رضامندی میں ہمارا
استحکام اور اُن کی احسان مندی اور شکر گذاری ہمارا بہترین معاوضہ ہی۔ خدائے قادر
مطلق ہم کو اور ہمارے ماتحت ذی اقتداروں کو ہماری رعایا کی بہبودی کی ہماری
ان خواہشوں کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔"

(۱۲۸) نقلِ اعلان حضور ملکۂ معظمہ وکٹوریا[1]

چوں کہ پارلیمنٹ کے حال کے اجلاس سے ایک ایکٹ اس نام کا کہ ایکٹ بمراد اس
بات کے کہ جناب مرحمت مآب ملکہ معظمہ اُس خطاب و القاب شاہی میں جو سلطنت
متحدہ اور اُس کے تابع ملکوں کی بادشاہت سے متعلق ہیں ایک اور لقب اضافہ
کر سکیں۔ صادر ہوا ہی اور اس ایکٹ میں لکھا ہی کہ از روئے ایکٹ بابت متحد کرنے ممالک
برطانیہ کلاں وآیرلینڈ کے یہ حکم ہوا تھا کہ بعد ایسے متحد ہونے کے سلطنت متحدہ اور
اُس کے تابع ملکوں کی بادشاہی کے متعلق خطاب والقاب وہی ہوا کریں گے
جو بادشاہ اپنے اشتہار شاہی کے ذریعہ سے جو سلطنت متحدہ کی مہر اعظم سے مزین ہو
مقرر فرمائیں اور اس ایکٹ میں یہ بھی لکھا ہی کہ حسب منشائے ایکٹ مذکور اور اشتہار شاہی
کے جو مزین بہ مہر اعظم اور مورخہ یکم جنوری ۱۸۰۱ء تا بدولت کے حال کے خطاب
والقاب یہ ہیں وکٹوریا بالفضل خدا سلطنت متحدہ برطانیہ کلاں اور آیرلینڈ
کی ملکہ حامی دینِ عیسائی۔ اور اس ایکٹ میں یہ بھی لکھا ہی کہ ایکٹ بابت
حسن انتظام گورنمنٹ ہند کے بموجب یہ حکم نفاذ پایا ہی کہ گورنمنٹ ہند جو اس وقت
تک تا بدولت کی طرف سے سرکار ایسٹ انڈیا کمپنی بہادر کے تفویض میں بطور

[1] دربار قیصری کا اعلان یکم جنوری ۱۸۷۷ء۔ ۱۲

امانت تھی مابدولت کی تفویض ہو جائے اور یہ کہ آیندہ کے لیئے اور قرین مصلحت یہ ہے کہ نقل وتحویل گورمنٹ جو حسب مذکورہ کی گئی اُس کی تسلیم و پذیرائی اس نہج پر ظاہر کی جائے کہ مابدولت کے خطاب اور القاب میں ایک اور لقب اضافہ کیا جائے اور اس ایکٹ میں امور مذکور کی تحریر کے بعد یہ حکم ہوا ہے کہ مابدولت کو جائز ہوگا کہ نقل وتحویل گورنمنٹ ہند کی تسلیم و پذیرائی مذکورۂ بالا کی لحاظ سے اس خطاب والقاب میں جو سلطنت متحدہ اور اُس کے تابع ملکوں کی بادشاہی سے بالفعل متعلق ہیں بذریعہ اشتہار مشتہرہ مابدولت قرین بہ مہر اعظم سلطنت متحدہ ایسا لقب اضافہ کریں جو مابدولت کو مناسب معلوم ہو۔ لہذا مابدولت نے حسب صلاح مشیران پریوی کونسل کے یہ مناسب سمجھا تھا کہ یہ تعیین و اعلان کردیں (اور اس صلاح سے اور اس صلاح کے بموجب اس اشتہار کی روسے یہ تعیین و اعلان کیا جاتا ہے کہ) آیندہ جہاں تک یہ سہولت ہو سکے تمام موقعوں اور تمام دستاویزوں میں جن میں مابدولت کے خطاب والقاب مستعمل ہوں بجز اور بہ استثنائے جملہ چارٹر و معاہدات ملکی اور کمیشن (فرامین مناصب) اور لٹرز پیٹینٹ (مکاتیب عامہ) اور گرانٹ (مواہب وعطیات) اور ریٹ (پروانجات) اور اپائنٹمنٹ (تقررات) اور اسی طرح کی اور جملہ دستاویزات کے جو سلطنت متحدہ کے باہر اثر پذیر نہ ہوں اس خطاب والقاب میں جو سلطنت متحدہ اور اُس کے تابع ملکوں کی بادشاہت سے بالفعل متعلق ہیں زبان لاطینی میں یہ الفاظ انڈے امپراٹرکس اور زبان انگریزی میں یہ الفاظ امپرس آف انڈیا (قیصر ہند) اضافہ کیئے جائیں۔ اس کے سوا مابدولت کی مرضی اور خوشی یہ ہے کہ کمیشن چارٹر۔ لٹرز پیٹینٹ۔ گرانٹ ریٹ اور اپائنٹمنٹ اور اسی طرح کی اور دستاویزات میں جو اوپر بالخصوص مستثنی کی گئی ہیں وہ اضافہ نہ کیا جائے اور سوا اس کے مابدولت کی مرضی اور خوشی یہ ہے کہ جملہ سونے چاندی اور تانبے کے نقود جو سلطنت متحدہ کے سکہ جات رائج الوقت اور جائز الرواج ہیں اور جملہ سونے چاندی اور تانبے کے نقود جو آج یا آج کے بعد مابدولت کے حکم سے اسی طرح کے نقوش سے مسکوک ہوں بلا لحاظ اُس اضافے کے جو مابدولت کے خطاب اور القاب میں کیا گیا ہے سلطنت متحدہ مذکورہ کے سکہ جات رائج الوقت اور جائز الرواج متصور ہوں اور سمجھے جائیں اور سوائے اس کے یہ کہ جملہ سکے جو سلطنت

متحدہ کے تابع ملکوں میں سے کسی کے لئے اور کسی میں مسکوک اور جاری ہوئے ہیں اور مابدولت کے اشتہار کی رو سے اُن تابع ملکوں کے سکہ جات رائج الوقت اور جائز الرواج قرار دیئے گئے ہیں اُن پر مابدولت کے خطاب والقاب یا اُن میں سے کوئی جزو یا اجزاء منقوش ہوئے ہیں اور جملہ نقود جو مطابق اشتہار مذکور کے بعد ازیں مسکوک اور جاری ہوں بلا لحاظ ویسے اضافے کے اُن تابع ملکوں کے سکہ جات جائز الرواج اور رائج الوقت رہا کریں تا وقتیکہ مابدولت کی اور کوئی مرضی اُس کی نسبت ظاہر نہ کی جائے۔ مابدولت کے محکمہ واقع مقام ونڈسر سے ۱۸۷۶ء کی ۲۸ راپریل کو مابدولت کے جلوس کے (۳۹) سال میں صادر ہوا"۔

"خداوند کریم جناب ملکہ معظمہ کو سلامت با کرامت رکھے"

(۱۲۹) پیام شاہی شاہنشاہ معظم ایڈورڈ ہفتم

من مقام قلعہ ونڈزر۔ تاریخ ۴ ر فروری ۱۹۰۱ء

مابدولت کی والدۂ محترمہ کی وفات حسرت آیات کی وجہ سے مابدولت تخت کے وارث قرار پائے جو بسلسلۂ نسب قدیم و ممتد مابدولت تک پوہنچا ہے۔ مابدولت ہندوستانی روسائے با اقتدار اور اپنی سلطنت کی رعایا کو اس بات کا یقین دلانے کی غرض سے کہ ہماری شفقت اور عنایت اُن کے شامل حال ہو اور نیز اُن کی خیر و خوبی ہماری دلی خواہش ہے بذریعہ تار چاہتے ہیں کہ ہماری طرف سے پیام بعافیت باشند اُن کو پوہنچا دیا جائے۔ ہماری نامور اور مرحومہ مورثہ اس ملک کی پہلی ملکہ تھیں جنھوں نے زمام سلطنت ہند اپنے دست خاص میں لی اور اس برّاعظم کی سلطنت کے ساتھ اپنا قوی تعلق ظاہر کرنے کے لئے قیصر ہند کا خطاب اختیار کیا۔ ملکہ معظمہ تمام امور متعلقۂ ہندوستان کے ساتھ یکساں طور پر ذاتی دلچسپی ظاہر فرمایا کرتی تھیں اور مابدولت اُس گرویدگی اور ارادت سے بھی بخوبی واقف آگاہ ہیں جو اس ملک کی کرور ہا رعایا کی طرف سے اُن کی ذات والا صفات اور اُن کے تخت کے ساتھ ظاہر کی جاتی تھی۔ ملکہ معظمہ کی باشوکت اور ممتد العہد سلطنت کے اخیر سال جو شریفانہ اور حامیانہ مدد روسائے با اقتدار نے

جنوبی افریقہ کی جنگ میں اُن کو دی اور جن بہادرانہ خدمات کی بجاآوری اپنے ملک کی حدود کے باہر ہندوستانی فوج کی طرف سے ہوئی ان سے اُس گرویدگی اور ارادت کا اظہار کافی طور پر کیا گیا ہے۔ ملکہ کی مرضی اور اجازت سے بادولت ہندوستان تشریف لے گئے اور اُس قدیم اور مشہور سلطنت کے روسائے با اقتدار اور رعایا اور بلاد و امصار سے ذاتی آگاہی حاصل کی جو قومی اثر اُس وقت ہمارے دل پر ہوا بادولت ہرگز اُس کو فراموش نہیں کریں گے اور ضرور اس بات کی کوشش کریں گے کہ ہر طبقے کی تمام ہندوستانی رعایا کی بہبود کے لیئے ملکہ معظمہ کے عمدہ نمونے کی پیروی کرتے رہیں اور جیساکہ ملکہ معظمہ نے کیا تھا بادولت بھی اپنے تیئں رعایا کی لازوال خیرخواہی اور ارادت کا مستحق ثابت کریں۔ شرح دستخط ایڈورڈ آر۔ آئی۔" ۱۸۵۸ء کی پہلی نومبر کو تاج انگلستان نے ہندوستان کی زمام حکومت خود اپنے دست خاص میں لی اور اُس موقع پر کوئین وکٹوریا نے جو اعلان فرمایا تھا اُس کا جزو ضروری جیساکہ معلوم ہے ملکہ کے دست خاص کا لکھا ہوا تھا اُس میں اُنھوں نے ایسے لفظوں میں جو ہمیشہ یادرہیں گے اُن اصولوں کی صراحت فرمادی تھی جن پر اُن کو ہندوستان کی حکمرانی میں کاربند ہونا مرکوز خاطر تھا اور نیز اُن باہمی تعلقات کی ذمہ داریوں کو جو تاج انگلستان اور رؤسائے با اقتدار اور رعایائے ہندوستان کو وابستہ یک دگر کرتی ہیں سترہ برس لارڈ بیکنسفیلڈ کے ذہن وقاد نے شاہی ربط وضبط کی طرف مزید رہنمائی کی اور پارلیمنٹ کا ایکٹ یعنی توقیع جو لوگوں میں "شاہی خطابات کے بل" کے لقب سے مشہور ہے نافذ ہوا جس کی رو سے گریٹ برٹین اور آیرلینڈ کی سلطنت متحدہ کی ملکہ ہندوستان کی پہلی قیصرہ بھی قرار پائیں۔ کوئین وکٹوریا نے بذریعہ ایک شاہی اعلان کے جو ۲۸ اپریل ۱۸۷۶ء کو ایوان ونڈزر میں پڑھا گیا۔ قیصر ہند کا خطاب اختیار کیا۔ ۸ اگست ۱۸۷۶ء کو لارڈ لٹن وائسرائے وگورنر جنرل نے اس اعلان کو مشتہر کیا اشتہار دیتے وقت ہز اکسلنسی نے اس کا بھی اعلان کیا کہ سال جدید کے پہلے دن اُن کا ارادہ دہلی میں ایک شاہی مجمع کرنے کا ہے تاکہ تمام ہندوستان میں ملکہ کی رعایا پر اُن شاہانہ خیالات کا اعلان کردیا جائے جو علیا حضرت ملکہ معظمہ کو اس کے محرک ہوئے ہیں کہ اپنے شاہی القاب وخطابات میں مزید اضافہ کریں اور مقصود اس اضافے سے یہ ہے کہ اُن کے تاج کے مضافات میں جو ہندوستان کا بڑا علاقہ ہے اور علیا حضرت کو اس علاقے کے ساتھ تعلق خاص کے علاوہ

ہندوستانی روسائے باقتدار اور رعایا کی خیر اندیشی اور ارادت پر بھی اُن کا شاہانہ اعتماد ہے
یہ باتیں عامۂ خلائق کے ذہن نشین کردی جائیں۔ اس مجمع میں تمام اقطاع ہندوستان سے
گورنر اور لفٹنٹ گورنر اور ہر ایک دار الحکومت کے افسران بالادست مدعو کیے گئے اور اُن
کے علاوہ وہ عمائد اور اراکین بھی جن میں بقول لارڈ لٹن گزشتہ زمانے کی قدامت اور زمانۂ
حال کی مرفہ الحالی دونوں چیزیں جمع ہیں اور جن سے اس بڑی سلطنت کی شان و شوکت
اور پائداری کی بیش بہا تائید ہوتی ہے۔ شہنشاہی مجمع جو جنوری ۱۸۷۷ء کو بمقام دہلی منعقد
ہوا اگرچہ اس دربار کی شان و شوکت کے مقابلے میں ماند پڑ گیا تاہم وہ اس حیثیت سے
یادگار رہے گا کہ اُس میں پولٹیکل مصلحت مضمر تھی اور وہ صاف دلالت کرتا ہے کہ اُس سے
برٹش انڈیا کی تاریخ میں ایک نئے باب کا آغاز ہوا اور جو تعلق "تاج انگلستان کو اپنے مضافات
میں سے ہندوستان کے اس بڑے علاقے کے ساتھ ہے آخرکار اُس کی بنیاد صاف و صریح
اور مستحکم قاعدے پر رکھی گئی۔ اگرچہ دربار گزشتہ کے انتظامات میں سے اُس مجمع پر بہت
سے اعتراض ہوئے مگر حقیقت میں وہ مجمع لارڈ بیکنسفیلڈ کا عقلی اور تاریخی نتیجہ تھا اور اُس
نے ایسی اچھی طرح کہ صرف تحریر ہرگز اُس سے عہدہ برآنہ ہوسکتی ہندوستان کے لوگوں کے
ذہن نشین کردیا کہ جس عملی طور سے ہندوستان انگریزی حکومت کے اور علاقوں کے ساتھ
گھل مل کر جزو سلطنت قرار پاگیا ہے۔ اور جس نے اس منفرد بادشاہ کی عہد سلطنت میں ہندوستانی
رعایا کی کایا پلٹ کردی کہ یا تو وہ تنہا اور نیم آزاد حکومتیں تھیں یا اب ایک مشترک بادشاہ
کے طاقت ور اور خوش دل اعوان و انصار قرار پاگئے ہیں آخر اس عملی طور کی اصلیت
اور حقیقت کیا ہے۔ آپ نے سلطنت کے پہلے ہی برس میں ملک معظم نے شاہی آداب و القاب
میں ایک اور اضافہ کیا۔ چوں کہ یہ اضافہ جیسا ہندوستان کے علاوہ حضور عالی کی اور سلطنتوں
میں جاری ہے ویسا ہی ہندوستان کی سلطنت میں نافذ ہے لہٰذا اس محل پر اُس کا تحریر
کردینا بھی ضرور ہے۔ ۴ر نومبر ۱۹۰۱ء کو ایک شاہی اعلان مشتہر ہوا کہ شاہی خطابات
کے بارے میں جو ایک ایکٹ پچھلے اجلاس میں نافذ ہوا تھا اُس کے مطابق آئندہ کو
شاہی القاب و خطاب حسب ذیل ہوں گے:-

"ایڈورڈ ہفتم بفضل خدا سلطنت متحدہ برطانیہ عظمیٰ و آیرلینڈ و دیگر
سلطنت ہائے آں سوئے بحار و حامی دین و قیصر ہندوستان"

(۱۳۰) درباری اسپیچ[۱] ایڈورڈ ہفتم

اے شاہزادگان والا تبار و سردار عالی وقار و متوطنان مملکت ہند! پانچ ماہ کا عرصہ ہوا کہ بادشاہ انگلستان وشہنشاہ ہند ایڈورڈ ہفتم نے لندن میں انگلستان کا تاج شاہانہ سر پر رکھا اور عصار حکومت کو دست مبارک میں لیا۔ اُس وقت مملکت ہند کے صرف چند ہی وکیل اپنی خوش قسمتی سے حاضر تھے لیکن آج شہنشاہ معظم نے اپنے الطاف خسروانہ سے تمام اہل ہند کو یہ موقع دیا ہے کہ ایک ویسی ہی خوشی میں شریک ہوں اور آج یہاں یا ہند کے دیگر حصص میں اس عالی شان تقریب کی خوشی میں کل رؤسا و امرا و سردار جو عمائد سلطنت ہیں اور تمام دیسی و یورپین حکام جن کے ہاتھ میں زمام حکومت ہے اور جو ایسی دانائی اور جاں فشانی سے کام کر رہے ہیں جس کی نظیر نہیں مل سکتی اور کل انگریزی اور دیسی فوج جو ایسی نہایت اعلی درجے کی بہادری سے سرحد کی حفاظت کرتی ہے اور لڑائیوں میں اپنا خون بہاتی ہے اور تمام باشندگان ہند بلا امتیاز ملت اپنے رسوم و رواج کے جو باوجود لاکھوں طرح کے جھگڑوں کے سلطنت برطانیہ کی اطاعت کے اظہار میں ایک زبان ہیں جمع ہیں۔ صرف اس غرض سے کہ میں اعلی حضرت کی رسومات تاج پوشی کو ہندوستان میں ادا کروں حضور ملک معظم نے مجھ کو بہ حیثیت وائسرائے کے اس دربار کے منعقد کرنے کا حکم دیا ہے اور صرف اس امر کے اظہار کے لئے کہ اعلی حضرت کی نظروں میں اس دربار کی بڑی وقعت ہے اُنھوں نے اپنے برادر حقیقی ہز رائل ہائینس ڈیوک آف کناٹ کو اس جلسے میں شریک ہونے کی غرض سے روانہ فرما کر ہم کو عزت بخشی ہے۔

چھبیس سال ہوئے کہ آج کے دن اور اسی شہر میں جو ہمیشہ سے شاہانہ جلسوں اور دیگر رسوم کا مرکز رہا ہے اور اسی مقام پر ملکہ وکٹوریا مرحومہ مغفورہ کے خطاب قیصر ہند اختیار فرمانے کا اعلان کیا گیا تھا۔ اس دربار سے ملکہ آنجہانی کو ہندوستان کی رعایا کے ساتھ اپنی گہری محبت کا اظہار مقصود تھا اور ساتھ ہی یہ بھی جتلانا تھا کہ اب سلطنت انگریزی کے سایے میں ان کے باہمی نفاق فرو ہو گئے اور وہ سب یک جہت ہیں ہم آج خدا کے فضل سے ایک چوتھائی صدی کے بعد بھی پہلے سے کہیں زیادہ متفق ہیں

[۱] دربار تاج پوشی منعقدہ یکم جنوری ۱۹۰۳ء میں یہ اسپیچ لارڈ کرزن وائسرائے ہند نے ارشاد فرمائی۔ ۱۲

یہ شہنشاہ جس کے اظہار اطاعت کے لیئے آج ہم سب جمع ہوئے ہیں اہل ہند کی نظروں
میں کچھ کم عزیز نہیں ہے۔ کیوں کہ اُنھوں نے اپنی آنکھوں سے انھیں دیکھا ہے اور اپنے
کانوں سے اُن کی آواز سنی ہے وہ اب اس تخت پر جلوہ افروز ہوئے ہیں جو صرف شاندار
ہی نہیں بلکہ دنیا میں سب سے زیادہ دیر پا ہے اور وہ حقیقت میں انگریزی سلطنت
ہے جس کی بڑی قوت ہندوستان کی مقبوضات رعایا کی جاں نثاری حضور ملک معظم کی
اطاعت پر مبنی ہے اور جو معترض اس سے منکر ہے وہ بالکل نادان ہے۔ جیسا کہ ہندوستان
اپنے قدیم افسانوں سے مالا مال ہے خصلت و فاداری پر نازاں ہے جس کو مغرب نے
از سر نو مستقل کر دیا ہے مختلف صدیوں میں ہزار ہا لوگوں نے ہندوستان کی خواستگاری
کی مگر اس نے اپنے تئیں ایسی سلطنت کے حوالے کیا جس کو اس کی وفاداری پر پورا اعتماد
تھا تماشہ جو آج ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں دنیا میں ایسا اور کہیں ہونا ممکن
نہیں معلوم ہوتا۔ میرا مطلب اس وقت اس عظیم الشان ازدحام سے نہیں جس کو میں بے نظیر
خیال کرتا ہوں بلکہ میری مراد اس مجمع کی غرض اصلی سے ہے اور اُن اصحاب سے جن
کے دلی ولولوں کا یہ اظہار کر رہا ہے۔ سو سے زیادہ مختلف ریاستوں کے حکمران جن
کی رعایا کی کل آبادی باسٹھ کروڑ سے کم نہیں اور جن کی عمل داری کی حدود طول بلد
کے (۵۵) درجوں پر پھیلی ہوئی ہیں۔ اس وقت اپنے ایک بادشاہ کی اطاعت کی
توفیق کے لیئے حاضر ہیں۔ ہم ان کے اس وفادارانہ جوش کی جس نے ان کو ہزاروں کوس
سے باوجود بڑے بڑے فاصلوں کے دہلی کھینچ بلایا ہے بڑی قدر کرتے ہیں اور مجھ کو تھوڑی
دیر میں بہت فخر حاصل ہوگا جب کہ میں خود اُن کی زبان سے شہنشاہ ہند کی تہنیت کا
پیغام سنوں گا۔ جو فوجی افسر اس وقت موجود ہیں یہ ہندوستان کی دو لاکھ تیس ہزار
فوج سے انتخاب کیئے گئے ہیں جنھیں اس بات پر ناز ہے کہ وہ شہنشاہ کی فوج ہیں۔ دیسی
امرا عہدہ دار یا غیر عہدہ دار جو اس وقت موجود ہیں نہ (۲۴) کروڑ سے زیادہ آبادی
کے قائم مقام ہیں اس حساب سے میرے خیال میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس وقت دربار میں
دنیا کی آبادی کا پانچواں حصہ کچھ بذات خود اور کچھ بذریعہ وکیلوں اور اپنے حکمرانوں کی
جمع ہے سب کے دل میں ایک ہی جوش ہے اور سب کے سر تسلیم سریر السلطنت کے
سامنے خم ہیں۔ اگر یہ سوال کیا جائے کہ آخر کون سی بات ہے جس نے اس جم غفیر کو کھینچ بلایا

ہے تو جواب دیا جائے گا۔ بادشاہ کے ساتھ وفاداری۔ یعنی اُن کی عطوفت اور انصاف پر اعتماد اور اُن کا یہ بھروسہ ایک خیالی بات نہیں بلکہ اُن کے ذاتی تجربے کا نتیجہ ہے اور اُن کے دلی یقین کا اظہار ہے۔ کیوں کہ ملک معظم کی گورنمنٹ نے اس وسیع آبادی کے اکثر حصوں کو حملوں اور بدامنی سے آزادی دے دی ہے۔ سیکڑوں کے حقوق کی وہ حفاظت کرتی ہے اور سیکڑوں کے واسطے معزز روزگار کے فراخ راستے کھول دیئے ہیں اور تمام کے واسطے یکساں انصاف کرنے۔ ظلم سے بچانے اور تہذیب اور امن کی برکتوں کے پھیلانے میں کوشش کرتی ہے اور ایسی سلطنت پر قابض ہونا اول تو آسان کام نہیں پھر اُس کو ایماندارانہ اور منصفانہ طور سے سنبھالنا اور بھی مشکل کام ہے اور سب میں اہم یہ امر ہے کہ سب کو مدبرانہ سیاست سے شیر و شکر کردے۔ یہی مقاصد اور اغراض مدنظر ہیں جس لیئے آج یہ دربار کیا گیا ہے۔ اب میرا یہ فرض ہے کہ آپ کے روبرو حضور ملک معظم کا وہ شفقت آمیز پیغام پڑھوں جس کی بابت اُن حضرت نے آپ کو سنانے کے لیئے ارشاد فرمایا ہے۔ وہو ہذا۔ "مابدولت کو اس بات سے نہایت مسرت ہے کہ ہم اپنی ہندوستانی رعایا کو ایسے موقع پر جب کہ وہ مابدولت کی رسم تاج پوشی ادا کر رہے ہیں پیغام تہنیت بھیجیں۔ لندن کی تاج پوشی کے جلسے میں ہندوستانی رؤسائ اور قائم مقاموں کی ایک نہایت ہی قلیل تعداد شریک ہوئی تھی اس لیئے مابدولت نے وایسرائے اور گورنر جنرل کو اس امر کی ہدایت کی کہ دہلی میں ایک بہت بڑا دربار منعقد کیا جائے تاکہ تمام دیسی رؤسا۔ امرا۔ حکام گورنمنٹ اور اہل ہند کو اس مبارک رسم کے ادا کرنے کا موقعہ ملے جس وقت مابدولت ۱۸۷۵ء میں ہندوستان تشریف لے گئے اُس زمانے سے ہند اور اہل ہند کی محبت ہمارے دل میں جاگزیں ہے۔ مابدولت کے خاندان اور تاج و تخت کے ساتھ ان کو جو دلی اور سچی محبت ہے وہ بھی مابدولت پر خوب روشن ہے گزشتہ چند سال کے عرصے میں ان کی محبت اور جاں نثاری کی بہت سی شہادتیں مابدولت کے سامنے گزر چکی ہیں اور مختلف معرکوں میں ہماری ہندوستانی افواج نے جو کارہائے نمایاں کیئے ہیں اُن سے مابدولت بخوبی واقف ہیں۔ مابدولت نہایت وثوق سے امید کرتے ہیں کہ تھوڑے عرصے میں ہمارے فرزند دلبند شہزادۂ ویلز اور اُن کی بیگم صاحبہ پرنسس آف ویلز ہندوستان میں رونق افروز ہوں گے اور ایسے ملک سے ذاتی واقفیت پیدا کریں گے جس کی بابت مابدولت کی یہ تمنا رہی ہے کہ وہ اُس کو جا کر دیکھیں اور

خود اُن کو بھی اس کی بہت بڑا اشتیاق ہے۔ اگر ماید ولت کا تشریف لانا ہندوستان میں ممکن
ہوتا تو نہایت خوشی سے آتے مگر چونکہ یہ بات نہ ہوسکی اس لیئے ماید ولت اپنے برادرِ عزیز
ڈیوک آف کناٹ جن کو ہندوستان کا بچّہ بچّہ جانتا ہے روانہ فرماتے ہیں تاکہ جلسہ تاجپوشی
میں شاہی خاندان کے قائم مقام بن کر شریک ہوں۔ جب سے کہ ماید ولت اپنی والدہ
مکرمہ معظمہ ملکہ وکٹوریا مرحومہ مغفورہ اول قیصر ہند کے تخت پر جانشین ہوئے ہیں
ہماری یہ تمنا رہتی ہے کہ ہم انصاف اور انسانیت کے وہی اصول برتیں جن سے حکومت
کر کے ہماری مادر مشفقہ نے اپنی رعایا کے قلوب میں اپنی بزرگی اور عزت پیدا کرلی تھی۔ ماید ولت
اپنے تمام باج گزاروں اور اہل ہند کے ساتھ یہ وعدہ یہ تجدید کرتے ہیں کہ اُن کی آزادی کو
قائم رکھیں گے۔ اُن کے مراتب اور حقوق کی پاسداری کریں گے اور اُن کی بہبودی
کی کوشش میں کوئی دقیقہ باقی نہ چھوڑیں گے۔ یہی اصول اور اغراض ماید ولت کے مدنظر
ہیں اور خداوند عالم کے فضل و کرم سے امید ہے کہ ان سے قلمرو ہند کو سرسبزی حاصل ہوگی
اور ہندوستانی رعایا خوش و خرم رہے گی۔" ای شہزادگان والا تبار و ای اہل ہند یہ الفاظ
اُس ملک معظم کے ہیں جس کی رسم تاجپوشی کے ادا کرنے کے لیئے آج ہم سب جمع ہوئے ہیں
اُن کا حرف حرف اُن افسروں کے قلوب میں جو اُن کے خدمت گذار ہیں محرک یا الہام کا اثر
کرتا ہے اور ہر نکتہ خاص و عام کو بلند حوصلگی اور نیک نیتی کا سبق پڑھاتا ہے یہ الفاظ اُن
صاحبان کے لیئے جو میرے یا میرے پیشکار کی طرح شہنشاہ معظم کی گورنمنٹ کے بالاصالۃ آلات
ہیں وسیع اخلاق اور توسیع مملکت کے رہنما ہیں ہندوستان کا انتظام نرمی اور فیاضی سے
کرنے کا خیال جیسا کہ آج کل عروج پر ہے ایسا کبھی نہیں ہوا اور وہ لوگ جنھوں نے زیادہ
تکالیف برداشت کی ہیں وہ حقیقت میں زیادہ مستحق آفریں ہیں اور جنھوں نے عمدہ کارنمایاں
کیئے ہیں اُن کے حقوق بھی بڑے بڑے ہیں۔ ہندوستان کے رؤسا نے مملکت کی گزشتہ
لڑائیوں میں اپنے سپاہی اور تلواریں ہمارے نذر کیں اور دیگر مصائب میں بھی مثل قحط و
خشک سالی وغیرہ میں اُنھوں نے بڑی اولوالعزمی اور بلند ہمتی ظاہر کی۔ اب جو کچھ اُن کو
حاصل ہے اس سے زیادہ اور کیا دیا جا سکتا ہے۔ یہ بات بلا تردید کہی جاسکتی ہے کہ جو امن و عافیت
اُن کو حاصل ہے اس میں کبھی کسی طرح کا خلل نہیں آسکتا تاہم یہ بات ہمارے لیئے نہایت
باعث مسرت ہے کہ سرکار عالیہ اُن قرضوں کا جو دیسی ریاستوں کو گزشتہ قحط کے موقع پر

دیئے گئے ہیں یا سرکار اُن کی کفیل ہوئی ہے تین سال تک سود نہیں لے گی اور ہم کو امید ہے کہ وہ لوگ جن سے ایسی فیاضی کا سلوک کیا گیا ہے اس بات کو بخوشی منظور کریں گے ۔ اس عظیم الشان ملک میں اور جو کثیر التعداد جماعتیں اور فریق ہیں اور جن کی ترقی اور بہبودگی ہماری دلی تمنا ہے اُن کو بھی ہم بہت جلد کسی ٹیکس کی کمی کا مژدہ سنائیں گے ۔ سال حسابی کے وسط میں اعلان کرنا مناسب نہیں کیوں کہ ایسے موقعہ پر تخمینہ کرنا بڑا دشوار کام ہے ۔ تاہم اگر موجودہ حالت قائم رہی اور جیسا کہ ہم اُمید کرتے ہیں ۔ ہندوستان کی مالی بہبودی کا زمانہ شروع ہو گیا تو ہم کو اعتماد کامل ہے کہ ملک معظم کی عہد سلطنت کے اول ہی زمانے میں سرکار عالیہ رعایائے ہند کے ساتھ کسی ٹیکس کی تخفیف کرکے ہمدردی اور شفقت کے خیالات ظاہر کرے گی اور جب وقت کہ مجھ کو ان کا مصیبت کا زمانہ اور اس موقع پر ان کا صبر اور ان کی نمک حلالی یاد آتی ہے تو تخفیف ٹیکس کی تدابیر سوچنے میں مجھے نہایت خوشی ہوتی ہے ۔ یہاں اُن رعایتوں اور مہربانیوں کے بیان کرنے کی چنداں ضرورت نہیں جن کا دربار سے خاص تعلق ہے وہ کہیں اور درج ہیں تاہم فوجی افسروں سے میں اتنا کہنے کا مجاز ہوں کہ آج سے انڈین سٹاف کور کا نام موقوف ہو گیا اور آپ سب ملک معظم کی ہندوستانی افواج سے متعلق ہیں ۔ اے امرا عالی وقار و متوطنان ہند جب ہم ہندوستان کے مستقبل پر نظر ڈالتے ہیں تو بلا خطر خزاں اس ملک کی ترقی کا باغ سدا بہار نظر آتا ہے ۔ ہندوستان کے متعلق کوئی ایسا مسئلہ نہیں خواہ وہ آبادی کا ہو یا تعلیم کا ہو یا معاش کا جس کو موجودہ تدابیر نے حل نہ کیا ہو بہت سے مسائل کا حل تو اب ہماری آنکھوں کے سامنے ہو رہا ہے ۔ اگر برطانیہ اور ہند کی متفق افواج سرحد پر مسلسل امن قائم رکھ سکتی ہیں اور اگر ہند کے فرماں رواؤں اور رعایا یورپین ہندوستانیوں حاکموں اور محکوموں میں اتحاد رہے اور موسم اپنی فیاضی میں مضائقہ نہ کرے تو دیکھیں بھلا ہندوستان کی ترقی کس طرح رُک سکتی ہے ۔ ہندوستان بفضل کردگار ایک مستقل قحط ناک ۔ بدبخت اور نفاق سے بھرا ہوا ہندوستان نہیں ہوگا بلکہ اس کی تجارت کے چشمے جاری ہو جائیں گے اس کے باشندوں کی عقلیں بیدار ہو جائیں گی ۔ اس کی بہبودی روز افزوں ہوگی اور آرام اور دولت کی ہر طرف ریل پیل ہو جائے گی ۔ میں اپنے ضمیر اور اپنے ملک کے مقاصد پر بھروسہ کرتا ہوں اور ساتھ ہی مجھ کو اس ملک کے بے انتہا ترقی کے سامان

دیکھ کر یقین ہے کہ ترقی ضرور ہوگی لیکن یہ یاد رہے کہ یہ مستقبل کبھی بہ صورت حال نہیں ہوسکتا جب تک کہ کسی بے نظیر حکومت کی عظمت نہ تسلیم کرلی جائے اور یہ بات صرف زیر سایۂ سلطنت برطانیہ ہی ممکن ہے۔ اور اب میں اس تقریر کو اختتام پر لانا چاہتا ہوں۔ میں امید کرتا ہوں کہ اہل ہند کو یہ مجمع عظیم مدت دراز تک یاد رہے گا اس اعتبار سے کہ یہاں ان کو بڑی تقریب کے موقع پر اپنے شہنشاہ کی ذات اور اُن کے خیالات سے معرفت تامہ ہوئی۔ میں امید کرتا ہوں کہ لوگ جب اس تقریر کو یاد کریں گے اُن کو فرحت اور مسرت ہوگی اور زمانہ شاہ ایڈورڈ ہفتم کا عہد جس کا آغاز ایسا مسعود ہے تواریخ ہند اور سینۂ اہل ہند میں محفوظ رہے۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ فرماں روا عالم اور قادر مطلق کی عنایت سے ان کی شہنشاہی اور قوت سالہائے دراز تک قائم رہے۔ ان کی رعایا کی بہبودی روز بروز ترقی کرے۔ ان کے افسروں کے انتظام پر عقل اور نیکی کی مہر ثبت ہو اور اُن کی سلطنت کا استحفاظ و بہبود ہمیشہ برقرار رہے۔"

خدا کرے ہمارا بادشاہ زندہ سلامت رہے"

نوٹ:۔ انگریزی اسپیچ کا یہ ترجمہ شمس العلماء ڈاکٹر مولوی نذیر احمد صاحب دہلوی کا ہے ۱۲

(۱۳۱) شاہی اسپیچ[1]

نہایت شکر اور خوشی کا مقام ہے کہ ما بدولت و اقبال آج آپ لوگوں کے درمیان یہاں رونق افروز ہیں۔ یہ سال علیا حضرت اقدس قیصرہ ہند اور ما بدولت و اقبال کے لئے بہت سی بڑی رسومات مسعود اور غیر معمولی مگر خوشگوار مصروفیت کا رہا ہے لیکن باوجود عدیم الفرصتی اور فاصلے کے ہماری گزشتہ تشریف آوری ہندوستان کی با مسرت یادگاریں پھر ہمیں اس سرزمین کی طرف کھینچ لائی ہیں جس سے ہم کو اُس وقت دلی اُلفت ہوگئی تھی لہذا ہم نہایت اشتیاق سے اتنے لمبے سفر پر اُس ملک کو دوبارہ دیکھنے کے لئے روانہ ہوئے جہاں پہلے بھی اپنے گھر کی طرح ہماری خاطر و مدارات ہوئی تھی۔ اس اقدام میں ما بدولت و اقبال نے اپنے اُس ارادۂ سینہ کو پورا کیا ہے جو گزشتہ ماہ جولائی کے شاہی اعلان میں ہم نے ظاہر فرمایا تھا کہ بذات اقدس خود آپ لوگوں کو مطلع فرمائیں گے کہ ہماری تاج پوشی کی رسم مبارک وسٹ منسٹر ایبی بائیس جون

[1] بدربار تاج پوشی منعقدہ ۱۲ دسمبر سنہ ۱۹۱۱ء - ۱۲

کو عمل میں آئی جب خدائے تعالیٰ کے فضل وکرم سے ہمارے بزرگوں کا تاج قدیمی اور مقدس رسوم کے ساتھ ہمارے سرِ مبارک پر رکھا گیا تھا۔ علیا حضرت قیصرہ ہند کے ہمراہ ہماری تشریف آوری سے ظاہر ہے کہ مابدولت واقبال کو وفادار والیانِ ریاست اور فرماں بردار رعایائے ہندوستان سے کس قدر محبت ہے اور مملکت ہندوستان کی بہبودی اور خوش حالی ہماری خاطر مبارک کو کس قدر منظور ہے۔ علاوہ بریں ہماری یہ بھی خواہش ہے کہ جو لوگ تاج پوشی کی رسم مبارک ادا ہونے کے وقت حاضر نہ ہو سکتے تھے اُن کو دہلی میں تاج پوشی کے اعلان کے دربار میں شریک ہونے کا موقع ملے۔ مابدولت واقبال اور علیا حضرت قیصرہ ہند کو یہ مجمع عظیم اور اُس میں اپنے گورنر معتمد اولیائے دولت و اولیائے معظم۔ لوگوں کے عمائدین اور اپنی مملکت ہندوستان کی جنگی افواج کے چیدہ اشخاص کو دیکھ کر مسرت اور خوشنودی حاصل ہوئی ہے۔ مابدولت کو قلبی خوشی حاصل ہو گئی کہ وہ ہماری ذات اقدس کے قدوم میمنت لزوم میں اطاعت اور بیعت کا اظہار کریں جو وہ وفاداری سے کرنا چاہتے ہیں اس احساس سے ہماری خاطر مبارک پر نہایت اثر ہوا ہے کہ اس تاریخی موقعہ پر والیان ریاست اور رعایا کے خلوص کے جذبات اور با محبت صادقانہ اظہارات کو ہمارے ساتھ متحد کرتے ہیں۔ اُن اظہارات کی قدردانی کے لیئے مابدولت واقبال کی رائے مبارک قرار پائی ہے کہ اپنی تاج پوشی کے جشن مبارک کی یادگار اپنی مرحمت مخصوص اور الطاف شاہانہ کے بعض علامات سے قائم فرمائیں اور ہم فرمائیں گے کہ ہمارے گورنر جنرل آج موقع مناسب پر اس مجمع کے حضور میں اُن کا اعلان کریں۔ آخر الامر مابدولت واقبال اس موقع پر نہایت مسرت سے بذات اقدس خود اُن عہود کی تجدید فرماتے ہیں جن کی بابت ہمارے معظم اسلاف آپ لوگوں کو مطمئن کر گئے ہیں کہ آپ کے حقوق اور اختیارات برقرار رکھے جائیں گے اور آپ کی بہبودی۔ رفاہیت اور خوش حالی ہمیشہ ہمارے مد نظر رہے گی۔ دعا ہے کہ فضل الٰہی ہماری رعایا کے شامل رہے اور ہم کو توفیق عطا کرے کہ اُن کی خوش حالی اور اقبال مندی کی ترقی کے لیئے اپنی سعی بلیغ میں ہم کامیاب ہوں۔ مابدولت واقبال تمام حاضرین اور اپنے زیر حمایت رؤسا اور رعایا کو مرحمت آمیز شاہانہ سلام پہنچاتے ہیں"

(۱۳۲) اعلانِ مراعات شاہی از طرف لارڈ منٹو گورنر جنرل ہند ۱۲ دسمبر ۱۹۱۱ء

تمام اُن لوگوں کو جن سے یہ احکام تعلق رکھتے ہیں واضح اور لائح ہو کہ حسب الحکم
ہز موسٹ ایکسلنٹ میجسٹی جارج پنجم بفضل ایزدی بادشاہ ممالک متحدہ برطانیہ اعظم و
آیرلینڈ و برٹش ممالک بحری و محافظ دین و قیصر ہند میں اعلیٰ حضرت کا گورنر جنرل اس اعلان
کے ذریعے سے اُن عطایا و مراعات معافیات اور عنایات کا اظہار کرتا اور اُس کی اطلاع
دیتا ہوں جو ہز امپیریل میجسٹی نے براہ نوازش خسروانہ اس عالی شان اور قابل یاد موقع
پر عطا فرمائے ہیں:۔ تعلیم۔ گورنمنٹ ہند نے جو مودبانہ طور پر ملک معظم کی مرضی اور خوشی پر
عمل کرتی ہے بہ اجازت سکریٹری آف سٹیٹ ہند یہ تجویز کی ہے کہ سلطنت ہند کے سرمایہ پر
تعلیمی ترقی ہند کے حقوق تسلیم کرے اور واجبی تعلیمی مطالبات کے لحاظ سے یہ فیصلہ کیا ہے کہ
کوشش کر کے ہند میں تعلیم کو جس قدر ممکن ہو وسیع اور لوگوں کے لئے آسانی سے حاصل ہونے
کے قابل کر دے۔ اس مقصد کے لیے اس کا ارادہ ہے کہ فوراً سچی عام تعلیم کی ترقی کے لئے
پچاس لاکھ روپئے کا صرفہ برداشت کرے اور گورنمنٹ کا یہ مستحکم ارادہ ہے کہ اس وقت کی
اعلان کردہ رقم میں آیندہ سالوں میں فیاضانہ طور پر مزید اضافہ کرے۔ فوج ملک معظم نے
اپنی بحری و بری افواج کی وفادارانہ خدمات کو مہربانی کے ساتھ تسلیم کر کے مجھے حکم دیا ہے
کہ میں اعلان کروں کہ نصف ماہ کی تنخواہ ایسے کل نان کمیشنڈ افسران و ہند کی برٹش افواج
کے کل درجے کے محکمجات کے مستقل ملازمین کو جن میں بحساب فوجی تخمینہ جات کے تنخواہ ملتی
ہے اور جن کی تنخواہ پچاس روپیئے ماہوار سے زائد نہیں۔ عطا ہو۔ مزید براں ملک ممدوح نے
براہ مہربانی خوشی سے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اس وقت سے افواج ہند کے کل وفادار ہندوستانی
افسران وزیر و فوج کے کل افسران و ملازمین میدان جنگ میں دلیری ظاہر کرنے کے
تمغہ وکٹوریا کراس پانے کے مستحق قرار دیئے جائیں اور اس دربار کے دس سال کے
اندر آرڈر آف برٹش انڈیا کے ممبران میں اس طرح اضافہ کیا جائے کہ اول درجے
میں (۵۲) تقررات ہوں اور ان تواریخی رسومات کی یادگار میں اول درجے میں وہ
۲۱ جدید تقرر اور درجۂ دوم میں اُنیس نئے تقرر اس وقت کیئے جائیں اور اس وقت
سے ہندوستانی افسران سرحدی فوج کو اور فوجی پولیس کو مذکورۂ بالا آرڈر میں داخل

ہونے کے قابل سمجھا جائے اور یہ کہ جس حالت میں جیسا مناسب ہو خاص عطیہ جات اراضی یا معافی لگان اُن چند ہندوستانی افسران فوج ملک معظم کو دیئے جائیں گے جنھوں نے طویل اور قابل عزت خدمات کی شہرت حاصل کی ہو اور وہ خاص پنشن جواب صرف تین سال کے لیئے انڈین آرڈر آف مرٹ کے متوفی ممبران کی بیوگان کو دی جاتی ہے۔ اس دربار کی تاریخ سے اُن بیوگان کو تا بعمر یا جس وقت تک وہ دوسری شادی نہ کرلیں عطا کی جائے۔

سول سروس۔ مہربانی کے ساتھ اپنے سول ملازمین کی کامیابی اور محنت کے ساتھ انجام دہی خدمات کو قبول کرتے ہوئے ملک معظم نے مجھے حکم دیا ہے کہ ظاہر کروں کہ اُن سول ملازمین گورنمنٹ کو جن کی تنخواہ پچاس روپیئے ماہوار سے زیادہ نہ ہو نصف ماہ کی تنخواہ عطا کی جائے۔

ہندوستانی خطابات کے تمغے۔ مزید براں ملک معظم براہ عنایت خسروانہ یہ حکم دیتے ہیں کہ کل اصحاب کو جنھیں خطابات دیوان بہادر۔ سردار بہادر۔ رائے بہادر خان صاحب۔ رائے صاحب۔ یا راؤ صاحب عطا ہوئے ہوں یا آئندہ عطا ہوں بطور نشان اعزاز و تکریم اُن کو بیج عطا کیئے جائیں۔

مذہبی و علمی خطابات کی پنشن۔ اور یہ کہ اُن کل معزز اصحاب کو جنھیں مہامہو پادھیا و شمس العلماء کے معزز خطابات عطا ہوئے ہیں یا آئندہ عطا ہوں قدیم ہندوستانی تعلیم کی عمدہ رپورٹ ہونے پر کچھ رقم بطور سالانہ پنشن[1] کے عطا کی جائے۔

پبلک سروس مزید براں بیادگار اس دربار کے اور نمایاں پبلک سروس کے صلہ میں کچھ اراضیات عطا کی جائیں اور یہ بطور معافی کے پانے والے کی حین حیات تک کے لیئے ہوں۔ یا حسب تجویز لوکل گورنمنٹ شمالی و مغربی سرحدی صوبجات و بلوچستان میں پانے والے کی اولاد تک کی حین حیات تک کے لیئے عطا کی جائیں گی۔

والیانِ ریاستِ ہند۔ اپنے والیانِ ریاست ہند کی بہبودی کے لیئے ملک معظم نے مجھے براہ عنایت حکم دیا ہے کہ یہ اعلان کروں کہ اس وقت سے ریاستوں سے گدّی نشینی کے موقع پر نذرانہ نہ لیا جائے اور متفرق قرضے جو ریاست ہائے کاٹھیاوار و گجرات و بھومیان و والیانِ ریاست میواڑ کی جانب سے گورنمنٹ کو واجب الادا ہیں پورے

[1] چنانچہ بعد میں ان دونوں خطابوں کے لیئے سو سو روپیہ ماہانہ مقرر کیا گیا۔ ۱۲

طور پر یا ان کا کچھ حصہ بحکم گورنمنٹ ہند معاف کر دیا جائے یا چھوڑ دیا جائے۔

افواج امپیریل سروس۔ افواج امپیریل سروس میں ازراہ قدردانی چند تقررات کا آرڈر آف برٹش انڈیا کے مطابق اضافہ کیا جائے۔

قیدیوں کی رہائی۔ اپنے شاہی ترحم سے ملک معظم نے براہ مہربانی مجھے حکم دیا ہے کہ بعض قیدیوں کو جو اس وقت بباعث جرائم یا بدچلنی کے سزا بھگت رہے ہیں رہائی دی جائے اور جو کل سول قرضہ داران جو جیل خانوں میں ہیں اور جن کے قرضے کم ہوں اور بوجہ فریب کے قید میں نہ ہوں بلکہ بباعث اصلی مفلسی کے ہوں۔ رہا کر دیئے جائیں اور اُن کے قرضے گورنمنٹ کی طرف سے ادا کر دیئے جائیں۔ اُن اشخاص کے نام جو ان عطیات رعایات معافیات اور عنایات سے مستفیض ہوں گے مع تفصیل اور شرائط متعلقہ کے بعد ازیں شائع کیئے جائیں گے۔ خدا ملک معظم کو سلامت رکھے"۔ اس کے بعد اُسی جلوس سے ہز میجسٹی نے دربار ہال کے اندرونی پویلین میں نزول اجلال فرمایا اور تخت پر جلوہ افروز ہوئے اور لوگوں کا یہ خیال تھا کہ اب دربار ختم ہو گیا لیکن جب حاضرین نے دیکھا کہ ہز میجسٹیز کھڑے ہو گئے اور حضور ملک معظم نے گورنر جنرل سے ایک کاغذ لے کر پڑھنا شروع فرمایا تو لوگ ہمہ تن گوش ہو گئے کہ خدا معلوم زبان فیض ترجمان سے اب کس نئی بات کا ظہور ہوتا ہے اور وہ حسب ذیل

دہلی کو پایۂ تخت بنائے جانے اور تقسیم بنگال کی منسوخی کا اعلان

تھا۔ "ہم خوشی کے ساتھ اپنی رعایا کو اعلان کرتے ہیں کہ بصلاح اپنے وزرا کے جو بعد گورنر جنرل باجلاس کونسل سے مشورہ لینے کے کی گئی ہم نے فیصلہ کر لیا ہے کہ گورنمنٹ ہند کا دارالسلطنت اب بجائے کلکتہ کے دہلی قرار دیا جائے جو زمانہ قدیم میں رہا ہے۔ اور بباعث اس تبدیلی کے جس قدر جلد ممکن ہو صوبہ بنگال کے لیئے ایک گورنری قائم کی جائے اور علاقہ ہائے بہار۔ چھوٹا ناگپور واڑیسہ کے لیئے نئی لفٹنٹ گورنری اور آسام کے لیئے چیف کمشنری قائم ہو اور ان صوبہ جات کی حلقہ بندی از سر نو اس طرح پر اور ایسے تغیرات کے ساتھ کی جائے جیسا کہ گورنر جنرل باجلاس کونسل بہ پسندیدگی وزیر ہند باجلاس کونسل بعد ازاں قطعی طور پر طے کریں۔ ہماری یہ دلی خواہش ہے کہ ان تغیرات کے باعث ہند کا انتظام بہتر طریق پر کر دیا جائے گا اور ہماری عزیز رعایا کی سر سبزی

۱؎ اس فرمان کی روسے (۱۱۷۶۳) قیدی رہا ہوئے اور نیک رویہ قیدیوں کی میعاد فی سال ایک ماہ کی تخفیف کی گئی اور سو روپیے سے کم قرضہ کے دیوانی کے قیدی بھی چھوڑ دیئے گئے جن کا قرضہ گورنمنٹ نے ادا کیا۔ ۱۲

اور راحت بڑھ جائے گی۔"

سنہ ۱۹۱۴ء کا پیغام شاہی من جانب ملک معظم جارج پنجم (۱۳۳۳ھ)

حضرت ممدوح کی بالذات حکمراں گورنمنٹوں ورعایا کے نام

گزشتہ چند ہفتوں سے ما بدولت کی سلطنت کے کل لوگ خواہ وہ ہوم سلطنت کے ہوں یا وراء البحر کے یک دل اور یک جہت ہوکر اُس حملے کی مقاومت اور انسداد کے لیئے جو قیام سولیزیشن اور امن انسانی پر کیا گیا ہے ایسے آمادہ ہوگئے ہیں کہ جس کی نظیر نہیں ہے۔ یہ مصیبت ناک معرکہ میرا برپا کیا ہوا نہیں ہے۔ میری ساری پکار امن کی طرف تھی۔ میرے وزراء نے ایسے جھگڑے کو جس کو میری سلطنت سے تعلق نہ تھا ٹھنڈا کرنے اور اختلاف مٹانے کی سرتوڑ کوشش کی اگر میں اُن معاہدات سے علی الرغم علیحدہ کھڑا ہوجاتا جس کی ایک فریق میری سلطنت تھی۔ تو سرزمین بلجیم ویران ہوجاتی اور اُس کے شہر اُجڑ جاتے جب کہ فرنچ قوم کا وجود خود عین معرض خطر میں تھا تو میں گویا اپنی وقعت کو بٹہ لگاتا اور اپنی سلطنت اور نسل انسانی کی آزادی کو تباہ کرتا۔ میں خوش ہوں کہ میری سلطنت کا ہر حصہ اس فیصلے میں میرے ہم خیال ہے۔ معاہدات کی اہمیت حکمرانوں اور لوگوں کے مواثیق کا سب سے مقدم خیال رکھنا برطانیۂ اعظم اور اُس کی سلطنت کی ہمیشہ سے میراث رہی ہے۔ میری خود حکمراں سلطنتوں کی رعایا نے بلاشائبہ شک ظاہر کردیا ہے کہ وہ دل وجان سے اس اہم فیصلے سے ہم زبان ہیں جس کے اختیار کرنے کی ضرورت داعی تھی۔ ماوراء البحر کی سلطنتوں کی وفاداری اور جاں نثاری کے متعلق میرے ذاتی علم نے مجھے اس امید پر آمادہ کردیا ہے کہ وہ بطیب خاطر بڑی کوششیں کریں گے اور بڑے نقصانات برداشت کریں گے جو معرکۂ حالیہ کے ساتھ متلازم ہیں جس طرح پورے طور پر انھوں نے اپنی خدمات اور ذرائع آمدنی ما بدولت کے اختیار میں دے دیئے ہیں اس نے مجھے احسان مندی سے مملو کردیا ہے اور مجھے فخر ہے کہ میں دنیا پر اس امر کے اظہار کے قابل ہوا ہوں کہ میرے ماوراء البحر کے لوگ بھی اس حق بہ جانب معاملے کو کامیاب انجام پر پہونچانے کے لیئے ہی تُلے ہوئے ہیں جیسے کہ ممالک متحدہ کے لوگ۔

کینیڈا کی سلطنت۔ آسٹریلیا کی جمہوری سلطنت۔ اور نیوزیلینڈ کی سلطنت نے اپنی بحری افواج مابدولت کے اختیار میں تفویض کردی ہیں جو سلطنت کے لیے اب تک بھی اچھی خدمات کرتے رہے ہیں۔
کینیڈا، آسٹریلیا اور نیوزیلینڈ میں زبردست حملہ آور لشکر محاذ کی خدمات کے لیے تیار کئے جارہے ہیں اور جنوبی افریقہ کی یونین نے تمام انگریزی افواج کو سبکدوش کرکے تمام اہم فوجی ذمہ واریاں اپنے ذمے لے لی ہیں جن کا انصرام سلطنت کے لیے بے انتہا قیمتی ہوگا۔
نیوفئونڈلینڈ نے اپنی بحری شاہی رزرو فوج کی شاخ کی تعداد کو المضاعف کردیا ہی اور محاذ کی عملی کارروائی میں حصہ لینے کے لیے ایک (معقول) تعداد سپاہیوں کی بھیج رہے ہیں۔
کینیڈا کی سلطنت اور پراونشل گورنمنٹوں کی جانب سے سامان رسد کے کثیر التعداد اور قابل قدر تحائف میرے بحری اور فوجی دونوں لشکروں اور ممالک متحدہ کی مصائب کی تخفیف کے لیے روانہ ہوچکے ہیں جن کا لڑائی کی ہلچل میں ہونا لازمی ہی۔
اس طریقے سے میری سلطنت کے ماورا البحر کے تمام حصص نے باوجودیکہ اُن کے حالات اور مواقع مختلف ہیں اصول اتحاد سلطنت کو یقینی طور پر ثابت کردیا ہی۔

ہندوستانی رؤسا اور رعایا کے نام

اُن بہت سے واقعات میں جن کے سبب سے مابدولت کی سلطنت کے باشندے ایک دم اتحاد اور راست بازی کی محافظت کے لیے اُٹھ کھڑے ہوئے ہیں۔ کسی چیز نے میرے دل پر اس سے زیادہ اثر نہیں کیا ہی جتنا کہ اُس ولولۂ جاں نثاری نے جو میرے تخت کے ساتھ رعایا اور باج گزار رؤسا والیان ہند دونوں نے ظاہر کیا ہی (اور نیز) اُن کے جان و مال کے فیاضانہ پیشکش نے جو اُنھوں نے سلطنت کے معرکے میں کیا ہی۔
اس معرکے میں پیش قدمی کے لیے اُن کے ہم آہنگ مطالبے نے میرے دل پر خاص اثر کیا ہی اور اُس محبت اور خلوص کو اعلیٰ ترین درجے پر پونہچا دیا ہی جس کو میں بخوبی جانتا

ہوں کہ ہمیشہ سے ہندوستانی رعایا کو اور مابدولت کو وابستہ کر دیا ہے۔
ہندوستان کا وہ قابل قدر پیغام خیر سگالی اور یگانگت جو انگریزی قوم کو فروری ۱۹۱۲ء
میں میری واپسی کے وقت دہلی میں میرے دربار تاجپوشی کے سنجیدہ مراسم کے بعد پیش
کیا تھا مجھے یاد ہے اور اس آزمایش کی گھڑی میں ایک بھرپور ثمرہ اور ایک شریفانہ
ایفاء اُس اطمینان کا جو آپ نے دلایا تھا کہ برطانیۂ اعظم اور ہندوستان کا سنجوگ
ناقابل انفکاک طور پر جوڑا گیا ہے پاتا ہوں۔

(۱۳۴) اعلانِ شاہی

(۱۲ ردسمبر ۱۹۱۹ء)

جارج پنجم بفضل ایزدی تاجدار دولتہائے متحدہ برطانیہ عظمےٰ و آیرلینڈ و مفبوضات
برطانوی ناورائے بحر، شاہ دین پناہ شہنشاہ ہند کی طرف سے مابدولت کے
وائسرائے اور گورنر جنرل ہندوستانی والیان ریاست اور مابدولت کی تمام رعایائے
ہند بلا امتیاز نسل و مذہب کو بعد از سلام واضح ہو۔ کہ

(۱) ہندوستان کی تواریخ میں آج سے ایک نیا دور شروع ہوتا ہے۔ مابدولت نے
ایک ایسے قانون کی شاہی منظوری عطا کی ہے جو اُن عظیم تواریخی تدابیر میں شامل ہوگا
جو اس سلطنت کی پارلیمنٹ نے ہندوستان کے نظام حکومت کی بہتری اور اُس کے
باشندگان کے اطمینان کی افزونی کے لیئے وقتاً فوقتاً منظور کی ہیں ۱۷۷۳ء کے
ایکٹ آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی بہادر کے زیر تحت باقاعدہ نظم و نسق اور عدل و انصاف
کے انتظام کی غرض سے وضع کیئے گئے تھے ۱۸۳۳ء کے ایکٹ نے ہندوستانیوں کے
لیئے سرکاری عہدوں اور ملازمت کے دروازے کھول دیئے تھے ۱۸۵۸ء کے ایکٹ
کی رو سے عنانِ حکومت کمپنی بہادر کے ہاتھ سے نکلکر تاج برطانیہ کی طرف منتقل کردی
گئی اور ہندوستان کی موجودہ پبلک زندگی کی بنیاد پڑی ۱۸۶۱ء کے ایکٹ نے
ہندوستان میں نیابتی مجالس کا بیج بویا اور اُس بیج نے ۱۹۰۹ء کے ایکٹ سے
نشو و نما حاصل کی۔ جو ایکٹ اب قانون کی صورت میں منظور کیا گیا ہے۔ اُس کے
زیر اثر باشندگان کے منتخب شدہ نمائندوں کو حکومت میں مخصوص حصہ تفویض کیا جاتا

ہے۔ اور یہ ایکٹ بعد میں مکمل ذمہ وارانہ حکومت کا راستہ بنتا ہے۔ اگر جیسا کہ مابدولت
کو کامل امید ہے۔ وہ پالیسی جو اس ایکٹ کی رو سے اختیار کی جاتی ہے۔ اپنے مقصد میں
کامیاب ہوئی تو اس کے نتائج انسانی ترقی کی تاریخ میں نہایت اہم ہوں گے
اور اس وقت مناسب اور برمحل ہے کہ مابدولت تمھیں آج اس امر کی دعوت دیں
کہ ماضی پر غور کرو اور ہمارے ساتھ آئندہ کی امیدوں میں شریک ہو۔

(۲) جب سے ہندوستان کی خیر و فلاح ہمیں تفویض کی گئی ہے۔ ہمارے شہنشاہی گھرانے
اور ہمارے خاندان نے اس کو ایک مقدس امانت تصور کیا ہے۔ ۱۸۵۸ء میں ملکۂ معظمہ
وکٹوریا آنجہانی نے باضابطہ طور پر اپنے آپ کو اپنی ہندوستانی رعایا کے ساتھ انہیں
فرائض کے احساسات سے وابستہ کیا۔ جن سے وہ اپنی دوسری رعایا سے وابستہ تھیں
اور ان کو ان کی مذہبی آزادی اور قانون کی مساوی اور غیر جانبدار حفاظت کا یقین
دلایا اُس پیغام میں جو ہمارے پیارے والد معظم شاہ ایڈورڈ ہفتم نے ۱۹۰۳ء میں ہندوستانیوں
کے نام ارسال فرمایا تھا۔ اعلان کے ساتھ کہ ان کا مصمم ارادہ ہے کہ اپنی ہمدردانہ اور
منصفانہ انتظام حکومت کے اصولوں کو غیر متغیر انداز سے برقرار رکھا جائے۔ پھر ۱۹۰۸ء
کے اعلان میں اعلیحضرت آنجہانی نے گزشتہ پچاس سال کے وعدوں کی تجدید کی۔
اور اس ترقی پر ایک نظر بازگشت ڈالی۔ جو ان ہی کی وجہ سے ظہور میں آئی تھی۔
۱۹۱۰ء میں تخت نشین ہونے پر خود مابدولت نے ہندوستان کے والیان ریاست
اور باشندگان کے نام ایک پیغام بھیجا تھا جس میں مابدولت نے ان کی وفاداری اور
مطابعت کا اعتراف کیا تھا کہ ہندوستان کی خوشحالی اور شادمانی ہمارے لیے ہمیشہ
انتہائی دلچسپی اور وابستگی کا موجب ہوگی۔ ایک سال مابدولت نے علیاحضرت
شہنشاہ بیگم کی معیت میں ہندوستان کا سفر کیا۔ اور اپنی اس ہمدردی کا جو مابدولت
کو اس کے باشندوں کے ساتھ ہے اور اپنی اس آرزو کا جو مابدولت کے دل میں ان کی
بہتری کے لئے ہے۔ ثبوت دیا۔

(۳) یہ وہ جذبات محبت و شفقت ہیں۔ جن سے مابدولت اور ہمارے پیشرو متاثر
ہوتے رہے ہیں۔ ساتھ ہی پارلیمنٹ اور اس قلمرو کے باشندگان اور ہمارے جو عہدہ دار
ہندوستان میں ہیں۔ ہندوستان کی اخلاقی اور مادی ترقی کے لئے یکساں سرگرمی

سے مستفید رہے ہیں۔ ہم نے ہندوستان کے لوگوں کو ان کثیر التعداد برکات سے مستفیض کرنے کی کوشش کی ہے۔ جو خدائے تعالیٰ نے ہمیں عطا کی ہیں۔ لیکن ابھی تک ایک عطیہ باقی ہے جس کے بغیر کسی ملک کی ترقی مکمل نہیں ہو سکتی۔ اس عطیہ سے ملک کے باشندگان کا اپنے معاملات کا انتظام اور اپنے مفاد کی حفاظت کرنے کا حق مراد ہے۔ بیرونی حملوں کے خلاف ہندوستانی مدافعت کا کام تو امپیریل مفاد اور افتخار کا مشترکہ فرض ہے۔ مگر اس کے اندرونی معاملات کا انصرام ایک ایسا بوجھ ہے جو ہندوستان جائز طور پر اپنے کندھوں پر اُٹھانے کی تمنا کر سکتا ہے یہ بار گران تمام و کمال حیثیت سے اُس وقت تک نہیں اُٹھایا جا سکتا جب تک کہ وقت کے گذرنے اور تجربہ کے حاصل ہونے سے لوگوں میں اس کے اُٹھانے کی طاقت پیدا نہ ہو جائے لیکن اب ان کو تجربہ کی ترقی اور انجام دہی کی قابلیت کے ساتھ ساتھ ذمہ داری کی زیادتی کا موقع دیا جائے گا۔

(۴) بادولت کی نیابتی مجالس کے حصول کے واسطے اپنے باشندگان ہند کی روز افزوں تمنا کو سمجھتے ہیں۔ اور اُسے ہمدردی سے ملاحظہ کرتے رہے ہیں یہ تمنا قلیل ابتدا سے شروع ہو کر ملک کے سمجھدار طبقے میں اپنے اثر کو رفتہ رفتہ مضبوط کرتی گئی ہے۔ تحریک ہند آئینی حدود کے اندر رہ کر اخلاص اور جرأت سے ترقی کرتی گئی ہے + اور اس بدنامی کو مٹا کر زندہ رہی ہے۔ جو مختلف اوقات اور مختلف مقامات پہ نافرمان لوگوں کے رویہ سے جو حب الوطنی کے بھیس میں سرکشانہ افعال کا ارتکاب کرتے رہے ہیں۔ اس خواہش پر عائد ہوئی ہے۔ اس آرزو کو اسی نصب العین سے جن کے لیئے برطانوی اقوام کی دولت مشترکہ جنگ عظیم میں لڑتی رہی ہے اور زیادہ تقویت پہنچی ہے۔ اور اس حصہ سے جو ہندوستان نے ہماری مشترکہ جدوجہد اندیشوں اور فتوحات میں لیا ہے۔ اسے اپنے دعوے میں تائید حاصل ہوتی ہے حقیقت میں سیاسی ذمہ داری کی خواہش کا سرچشمہ ہندوستان کے ساتھ برطانوی تعلق کی بنیاد میں موجود ہے۔ انسانی تواریخ اور خیالات کے زیادہ گہرے اور زیادہ وسیع مطالبے نے جس کا موقعہ اس تعلق سے ہندوستانی لوگوں کو حاصل ہوا ہے۔ لازمی طور پر اس آرزو کو پیدا کر دیا ہے۔ اس کے بغیر ہندوستان میں اہل برطانیہ کا کام نامکمل رہ جاتا ہے۔ اس لیئے وہ تدابیر دانشمندانہ تھیں۔ جن سے کئی سال پہلے نیابتی مجالس کا آغاز کر دیا گیا تھا۔ آئیکے حلقۂ اثر کو منزل بہ منزل وسیع

کیا گیا۔ تا اینکہ اب ہمیں نظر آرہا ہے کہ ذمہ دارانہ حکومت کی راہ میں ایک اور قدم بڑھایا گیا ہے۔

(۵) اسی ہمدردی اور بیش از بیش دلچسپی کے ساتھ مابدولت اس راہ پر ترقی کے متمنی ہوں گے یہ راستہ آسان نہیں اور منزل مقصود کی جانب قدم زن ہونے میں مابدولت کی رعایائے ہند کے تمام طبقوں اور قوموں کو اس میں بردباری اور استقلال کی ضرورت ہوگی۔ مابدولت کو اعتماد ہے کہ یہ اعلیٰ صفات یقینی طور پر پیدا ہو جائیں گی۔ ہم نئی مجالس عامہ پر اعتماد کرتے ہیں۔ کہ وہ ان لوگوں کی خواہشات کی دانشمندی سے ترجمانی کریں گی۔ جن کے وہ نمایندے ہیں اور ان عوام کے مفاد کو بھول نہ جائیں گی جنھیں ابھی حقوقِ انتخاب نہیں دیئے جاسکتے مابدولت لوگوں کے لیڈروں یعنی آئندہ کے وزراء پر اعتماد کرتے ہیں کہ وہ اس ذمہ داری کے لیئے تیار ہوں گے غلط فہمیوں کو برداشت کریں گے اور سلطنت کے مشترکہ مفاد کی خاطر بہت ایثار سے کام لیں گے۔ اور اس امر کو یاد رکھیں گے کہ صحیح حب الوطنی فرقہ بندی اور جماعت وار حدود کی پابندیوں سے بالاتر ہے۔ اور مجلس قانونی کا اعتماد قایم رکھ کر غیر ضروری اختلاف کو دور کرنے اور عادل اور مہربان حکومت کے ضروری معیار کو قائم رکھنے کے لیئے مابدولت کے عہدہ داروں کے ساتھ مشترکہ بہبودی کی خاطر شریک کار رہوں گے اس کے ساتھ ہی مابدولت اپنے عہدہ داروں سے متوقع ہیں کہ وہ اپنے نئے شرکائے کار کا احترام کریں گے۔ اور اُن کے ساتھ مل کر مروت اور ہم آہنگی سے کام کریں گے۔ باشندوں اور اُن کے نمایندوں کو آزادانہ مجالس کی جانب پُرامن پیش قدمی میں امداد دیں گے۔ اور ان نئے کاموں میں زمانۂ ماضی کی طرح مابدولت کی رعایا کی ایماندارانہ خدمت کے اعلیٰ ترین مقصد پورا کرنے کا تازہ موقع پائیں گے۔

(۶) اس موقع پر ہماری یہ صادق آرزو ہے۔ کہ جہاں تک ممکن ہو۔ ہماری اور اُن لوگوں کے درمیان جو ہماری طرف سے حکومت کے ذمہ دار ہیں۔ رنجش کے تمام نشانات محو کر دیئے جائیں جو لوگ زمانۂ ماضی میں سیاسی ترقی کی سرگرمی میں قانون کی خلاف ورزی کر چکے ہیں اُن کو چاہیئے کہ مستقبل میں قانون کا احترام کریں۔ اور جو باامن اور باقاعدہ حکومت رکھنے کے لیئے ذمہ دار ہیں۔ ان کے لیئے یہ ممکن ہونا چاہیئے کہ ان ناجائز سرگرمیوں کو فراموش کر سکیں جن کا انھیں انسداد کرنا پڑا تھا۔ ایک نیا دور شروع ہو رہا ہے۔ لازم ہے

کہ اُس کا ایک مشترکہ مقصد کے لیئے ہماری رعایا اور حکام کی باہمی شرکت کے عزم سے آغاز ہو۔ اس لیئے ہم اپنے وائسرائے کو ہدایت کرتے ہیں کہ وہ ہماری طرف سے اور ہمارے نام پر سیاسی مجرموں پر انتہائی وسعت تک مراحم خسروانہ کا استعمال کریں جو وائسرائے کی رائے میں امن عامہ کے تنافض نہ ہو۔ ہماری آرزو ہے کہ اس شرط پر اس رعایت کو اُن اشخاص تک وسیع کر دیا جائے جو گورنمنٹ کے خلاف جرائم کے پاداش میں یا خاص فوری قوانین کے ماتحت مقید ہیں۔ یا جن کی آزادی پر پابندیاں عائد کی گئی ہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ اُن لوگوں کو جو اس سے مستفیض ہوں۔ آئندہ روش اس ترحم کی موزونیت کو ثابت کرے گی اور ہماری تمام رعایا اس قسم کی روش اختیار کرے گی۔ جس سے آئندہ اس قسم کے جرائم کے لیئے قوانین کا نفاذ غیر ضروری ہو جائے

(۷) برطانوی ہند میں نئے نظام ترکیبی کے نفاذ کے ساتھ ساتھ ہی مابدولت نے بخوشی والیان ریاست کی ایوان مشاورت کی قیام کے لیئے منظوری عطا فرمائی ہے۔ مابدولت کو اعتماد ہے کہ ان کے مشورے ریاستوں اور ان کے والیان کے لیئے دائمی طور پر مفید ہوں گے۔ ان مفاد کو ترقی دیں گے۔ جو ان کے علاقوں اور برٹش انڈیا میں مشترکہ ہیں اور بحیثیت مجموعی سلطنت کے لیئے فائدہ مند ہوں گے۔ مابدولت اس موقع پر دوبارہ پھر ہندوستان کے والیانِ ریاست کو اپنے عزم مصمّم کا یقین دلاتے ہیں کہ ان کے استحقاقات حقوق اور مراتب کو بدستور سابق برقرار رکھا جائے گا۔

(۸) مابدولت کا ارادہ ہے کہ اپنے فرزند دلبند پرنس آف ویلز کو آئندہ موسم سرما میں ہندوستان بھیجیں۔ تاکہ وہ مابدولت کی طرف سے والیان ریاست کے نئے ایوان مشاورت اور برطانوی ہند میں نئے نظام ترکیبی کی افتتاحی رسم ادا کریں۔ مابدولت کی دعا ہے کہ ان لوگوں میں یک جہتی اور اعتماد نظر آئے۔ جن پر ملک کی آئندہ خدمت گذاری منحصر ہے۔ تاکہ اُن کی محنتیں بار آور ہوں اور اُن کا نظام حکومت تدریجی ترقی سے وابستہ ہو۔ مابدولت اپنی تمام رعایا کے ساتھ ہم آواز ہو کر خدائے بزرگ و برتر کے حضور میں دعا کرتے ہیں کہ اُس کی مشیت اور ہدایت سے ہندوستان آگے سے زیادہ خوشحالی اور فارغ البالی حاصل کرے اور اُسے سیاسی آزادی کی انتہائی وسعت نصیب ہو۔

۲۵ دسمبر ۱۹۱۹ء

(۱۳۵) نقل فرمان بہ مہر سلطان علی عادل شاہ کلان بادشاہ بیجاپور

فرمان ہمایون شرف عمدہ یافت بجانب خان اعظم حیدر خان نائب غیبت و ملک فتح تھانہ دار آن کہ
وکارکنان حال واستقبال معاملۂ بیجاپور آن کہ در ینولا شیخ حسن بن شیخ مخدوم بن شیخ میان
قریشی سلحدار گماشتہ سیادت ونقابت پناہ نجابت وہدایت انتباہ شاہ محمد حسینی ابن سید
السادات سید زین العابدین حسینی البخاری سون ہلی سمت مولوار معاملۂ مذکور وتمرس کلکرنی
بدرگاہ عالم پناہ التماس کرد کہ بوقت آمدنی سلطان محمد تغلق وخواجہ سیاہ زمین ویران افتادہ
بود جہتہ آبادی موضع مذکور موازی چہاردہ چاور زمین سلطانی شمار کردہ بہ موجب پنرو خورد
خط خواجہ سیاہ حق وانعام ودیگر ابواب تعلقۂ موضع مزبور بہ تفصیل ذیل بنام آبا واجد شاہ
محمد حسینی دہندہ میراث کرسی در کرسی مرحمت فرمودہ اند اول برگ وتشریف وہمہ ابواب
پان وناگر نشان انعام زمین نیم چاور دوازدہ ٹانک بیٹی وکھونکنی در چاور پنج کیل در گشت
یک پشتہ باخوشہ موازنہ دو کیل بہا قبا در چاور بہ تاب چون ودیگر ابواب تعلقہ وبہ نسبت
چنانچہ پروگا فرود وہون سالیانہ عوض رابطہ پایہ دار دوسوہ پھسکی نقل بھرتی وحاصل روانی
راہداری شارع عام بنکا پور از سنک مونکری موضع جمن ہال سمت حویلی معاملۂ مذکور وازآب
سیل موضع ہور کنہلی وپچاوہ کلال وکنبی سنک تا حد کنارہ دون سمت مذکور کہ در مابین ہردو
موضع واقع است وتلدام وہندر کہ وگرام دیوتی وہنمنت وبود کارتک وسیرجی وجری
دہولی وکوری وگوکل وکاروولی ومشعل ابراماس وجوڑہ پاپوش ودکان بقال وتیلی و
تمبولی وجاپ وجولائی ودھنگران وبعہدہ بزرگان نبدہا مقرر است بشرط آن کہ چہار
چاور زمین سرکار کشت نمودہ چہارم حصۂ انعام در سرکار دادہ حق وانعام ودیگر ابواب
دہبہ نسبت ودوازدہ یلوتہ گیرد چون بزرگان فدوی در جمع رکاب حضور پرنور بودہ اند
بجہت لاؤنی ووصول مبلغ کہندنی سارپاین بلپاین را پیا قوم بخم را بازوے چپا ساختہ
پٹیل تغلی مقرر کردہ باین تفصیل حق وانعام وغیرہ ابواب مذکور با اولاد واحفاد او میراث
کردہ دہانیدہ اند چنانچہ بعد بندہ برگ وتشریف وہمہ ابواب پان وانعام زمین
نیم چاور نہ ٹانک میٹی وکھونکنی در چاور سہ[۳] کیل در گشت یک پشتہ باخوشہ دو کیل

بہا و قبا در چاور سہ چول و خارج این در جمیع ابواب دیہہ بنسبت نصف حصہ برابر
سدپا پنجم پٹیل بغلی را مقرر کردہ دادہ اند بشرط آن کہ چہار چاور زمین سرکار کشت
کردہ چہارم حصۂ انعام در سرکار دادہ دوازدہ آنہ بلوتہ گیر و بعد او تمرس کلکرنی
برگ وتشریف وہمہ ابواب پان و انعام نیم چاور نہ ٹانک میٹی وکھونکنی در چاور
ہشت کیل بہا و قبا در چاور سہ چول در کشت یک پشتہ یا خوشہ و وکیل بشرط یک
چاور زمین سرکار کشت کار ساختہ چہارم حصۂ انعام در سرکار دادہ در دیگر ابواب
مسطور بہ موجب حصۂ پٹیل کلان باشد. والجداو سونا قوم تیلی چھپوری رعیت موروثی
موضع مذکور برگ وتشریف وہمہ ابواب پان انعام زمین ربع چاور بشرط آن کہ چہار
چاور زمین سرکار زراعت نمودہ رعیان دیہہ مذکور را آباد دادہ پٹی وبیگار او را معاف
وحق دوازدہ بلوتہ نہ کن در آن پولہ و پشتہ با خوشہ و پندول مٹرک وسال سور و ہولہ
تلاس موافق محصول رعیت گرفتہ در سال دوازدہ ہون برابر در سرکار دہد بنا بر
التماس آنہا بخاطر مبارک اعلیٰ آوردہ بہ موجب پتر و خورد خط فرمان عاطفت......
بنام پٹیلان وسری کاران موضع مذکور مرحمت شدہ بنوعے کہ میراث مذکور تا غایت
سنہ اثنا وثمانین لتسعمائۃ روان شدہ آمدہ است ہمان دستور در سنہ ثلاث ثمانین
تسعمائۃ روان دارند ہر کہ از مسلمانان مانع آید بہ غضب خدا گرفتار باشند و از شفاعت
حضرت رسالت پناہ بے نصیب باشد. وہر کہ از ہندو وان خلل نماید در دہرم وکاسی
خود گاؤ کشتہ خوردہ باشد تعلیق نوشتہ گرفتہ اصل فرمان باز دہند و بر حکم فرمان
اشرف روند تحریر بہ تاریخ نہم ماہ ذیقعدہ ۹۸۸ھ

۱۹ پر نگی حضور اشرف اقدس ہمایوں اعلیٰ

نوٹ :۔ یہ فرمان علی عادل شاہ بن ابراہیم عادل شاہ کے زمانے کا ہے جیسا کہ مہر سے ظاہر ہے
لیکن تاریخ فرمان کے لحاظ سے اجرائی اس کی ابراہیم عادل شاہ ثانی کے وقت میں ہوئی کیوں کہ ۲۴ صفر ۹۸۸ھ
کو علی عادل شاہ اول کا انتقال ہو چکا تھا اور یہ فرمان ۹ ذیقعدہ ۹۸۸ھ کا ہے۔ ۱۲

(۱۳۶) نقلِ فرمان محمد ابراہیم عادل شاہ سنہ ۱۰۵۱ھ

هو الجلیل

الملک للہ

مہر محمد ابراہیم عادل شاہ

فرمان ہمیون شرف صدور یافت بجانب عاملان حال واستقبال وودیبایان سمت ہرگو پہ معاملہ مدگل آنکہ از شہور سنہ اثنی اربعین والف درین ولامفقد منہ الامثال لکشما ناگتی کنگ گیری ازروئے صدق نیت وصفائی عقیدت بدرگاہ والا آمدہ ولعتبہ بوسی سرفراز وممتاز گشتہ درباب ورتنہ وانعام خود التماس نمودہ بنابران ازراہ مراحم بادشاہانہ وفرط عواطف خسروانہ ورتنہ وانعام مشارٌ الیہا انچہ درسمت مذکور سالاباد جلیدہ است باو دہانیدہ شدہ باید کہ ورتنہ وانعام بموجب سالاباد دنبالہ او نمایند تعلیق نوشتہ گرفتہ اصل فرمان بازدہند برحکم فرمان اشرف روند تحریری ۱۲ شہر ذی الحجہ سنہ ۱۰۵۱ ہجری۔

پروانگی حضور اشرف اقدس ہمیون اعلی۔

(۱۳۷) نقلِ فرمان سلطان محمد ابراہیم عادل شاہ

شیخ نصیر الدین چراغ دہلی

بزیر نگین شہ ہفت اقلیم
شاہنشہ دین محمد ابراہیم

سنہ ۱۰۵۶ھ
۱۶۴۶ء

فرمان ہمایوں شرف صدور یافت بجانب عاملان حال واستقبال و دیسمکھان
پرگنہ گنجوٹے آنکہ ازشہور ستہ وخمسین وللف موضع ہریال وبانیگو پال پرگنۂ مذکور
در وجہ انعام بدل وقف خیرات ولنگر وعود وگل وتیل چراغ روشنائی روضۂ منورہ پیرعلاؤالدین
اولا وقدوۃ السالکین زبدۃ العارفین بعد اولاد احفاد او بموجب فرمان
اشرف ازسال بادبھگوٹہ روان بود درین وقت دیہہ مذکور در وجہ حسین خان جی محال دار
جمع نکات روان شدہ است اکنون دہ مذکور از محال دار مذکور وا نمودہ بموجب سرشتۂ
قدیم در وجہ انعام بدل وقف خیرات لنگر وعود وگل وتیل وچراغ وروشنائی روضۂ موصوف
مقام برہان پور مقرر ومرحمت فرمودہ وہانیدہ شدہ است می باید کہ موضع مذکور مع گل
باب وگل وجوہات وسایر قانونات اسمی ورسمی انچہ است وپیشتر احداث شود خواہد شد
وبعد او وباولاد واحفاد او جاری دارند وازٹھانہ خارج شناسند درین انعام ہر کہ
حرکت شود مناع الخیر معتد اثیم گردد وہر سال عذر فرمان مجدد نہ نمودہ سال بسال
برہمین فرمان روا دارند تعلیق نوشتہ گرفتہ فرمان بازدہند تحریر فی التاریخ ۲۹ ذیقعدہ
سنہ ۱۰۵۶ھ

(۱۳۸) نقل فرمان محمد ابراہیم عادل شاہ سنہ ۱۰۶۵ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الملک للہ
سلطان مظفر
عادل شاہ محمد ابراہیم
عرف جگت گرو پادشاہ بیجاپور
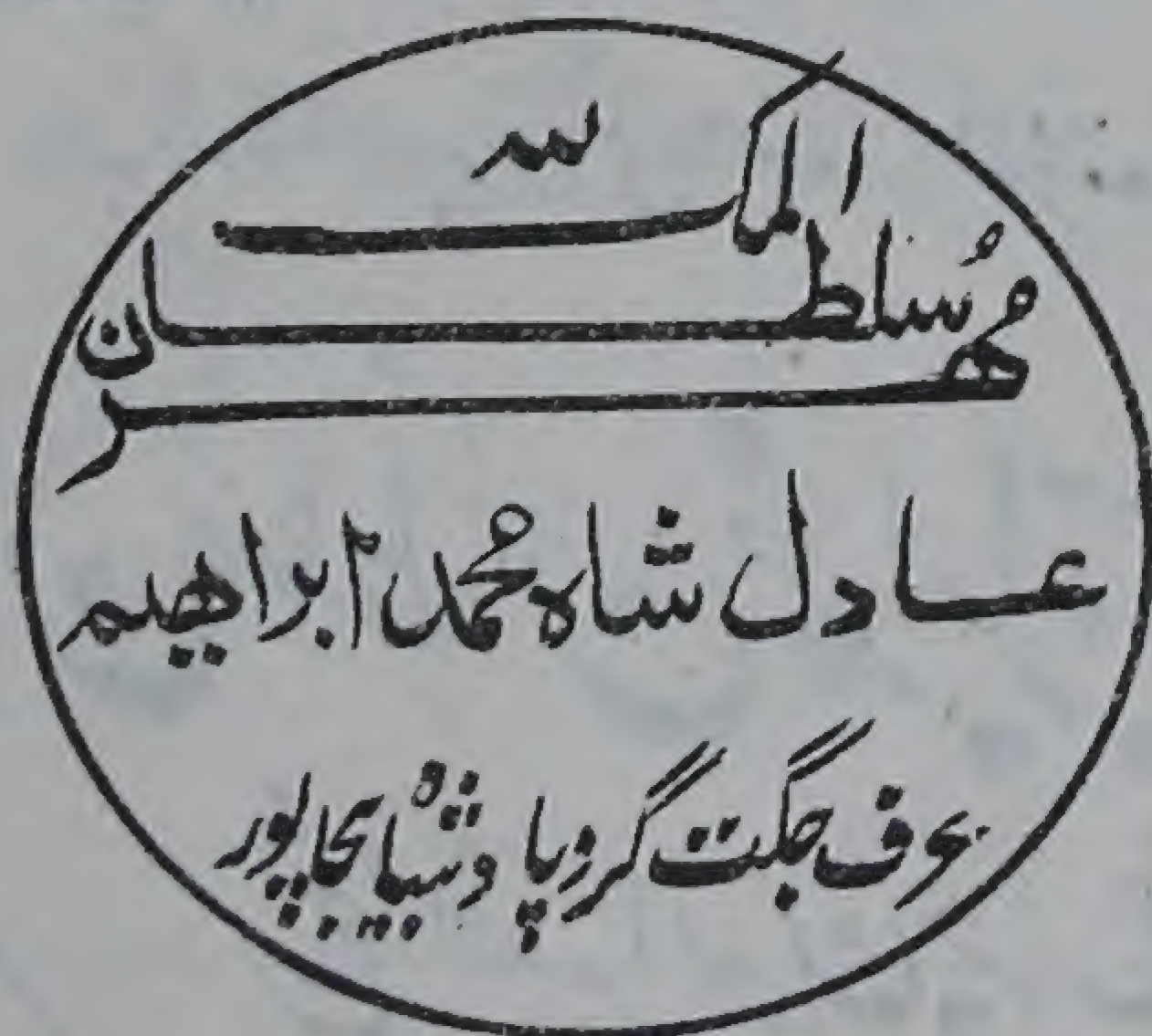
فرمان ہمایون شرف صدور یافت بجانب حوالداران وٹھانہ داران وسرسمتان وعاملان
ودیسایان ومعاملۂ مدگل وقلعہ کوپل پرگنۂ گنگاوتی وسمت توَلی وپرگنۂ منگلور وپرگنۂ

کوکنور و پرگنہ کشتگی و پرگنہ بلبرگہ و پرگنہ روڑکنڈہ و پرگنہ مسکی و پرگنہ ہنگل کوٹ و پرگنہ گرگنٹہ و
گونوار و بیدرن راؤکوٹ و سمت سرگیہ و سمت پلکنڈہ و پرگنہ تانور گیرہ و ولایت اناگندی
تاحد ندی تنگبھدرا و معاملہ سونڈور و موضع منتوڑ۔ بھوت گانوں آنکہ از شہور سنہ خمس و
خمسین والف دریولا احوال دولتخواہی و نیکو بندگی مقام الامثال امرای اوڑچینا یک کنگ
گیری کار از معرفت عزت و شجاعت دستگاہ فراجدان کار آگاہ عمدہ وزرای عظام زبدہ
امرائے کرام نہنگ دریائے مروی و مردانگی گوہر کان فیروزمندی و فرزانگی فارس مضمار
شجاعت مبارز میدان شہامت شایستہ فراوان عاطفت و تحسین سزاوار ہزاران مرحمت
و آفرین خان عالیشان اقبال نشان فرزند رشید سپہ سالار دوران کہ عرض کند سپہر اعلی افضل
فضلا و فضل افضل از ہر ملکے بجائے تسبیح آواز بر آید افضل افضل خلاصہ نیکوخواہان ملک گیر
کشورستان افضل خان محمد شاہی بدرگاہ معلی روشن گردید بنابران بمراحم بیدریغ شاہانہ و فرط
الطاف خسروانہ نایک موصی الیہ را سرفراز و ممتاز گردانیدہ حوالہ خان موصی الیہ فرمودہ میراث
دیسکٹ و ناڑ تلوارگی پرگنہ گنگاوتی مذکور و ناڑ گوندگی و ناڑ تلوارگی پرگنہ نولی مذبور و
ناڑ تلوارگی ولایت انیگندی تاحد ندی تنگبھدرا فرپور و قلعۂ کوپل و پرگنہ منگلور و پرگنہ
کوکنور و پرگنہ کشتگی و پرگنہ بلبرگہ و معاملۂ مدگل و پرگنہ روڑکند و و پرگنہ مسکی و پرگنہ ہنگل
کوٹ و پرگنہ گرگنٹہ و سمت سرگوپہ و سمت پلکندہ و سمت کندکل و پرگنہ تانور گیرہ مع انعامات
انبلی دیسائی گنگاوتی و دیسوہ ورننہ و کاولی دو بیہہ تلوارگی و انبلی سمت کینیر مڑدو موضع
پلگور یہال موضع اربیہلی موضع ساتاپور و موضع لکشمار پور معاملۂ سونڈور مذبور و موضع مستور
بھونگاؤن مذکور و بعض حق لوازمات نوبت و بھوگوٹہ سابق بنایک مشار الیہ مقرر و مرحمت
فرمودہ شدہ است می باید کہ حسب المسطور مقرر و مستقر دانستہ تمام کمال بر حکم بہوگوٹہ سالانہ
باد و نبالہ نایک موصی الیہ نمایند و دیگران را دخل شدن ندادہ بعد او باولاد و احفاد روان
دارند عذر فرمان ہر سالہ نمودہ سال بسال ہمیں فرمان جاری سازند و ہر کہ از طرف شجاعت و
عزت دستگاہ عمدۂ دولتخواہان و فاکیش قدوۂ ہواخواہان خیر اندیش زبدۃ الصنادیل
والاخوان خلاصہ الاماثل والاقران رکن الدولۃ القاہرہ مہاراج فرزند شاہجی بھونسلہ
وکسان کہ بنایک موصی الیہ خلاف نمایند آنہا بنایک موصی الیہ امداد نمودہ بموجب نوشتہ
نایک موصی الیہ سرانجام نمودہ باشند کہ نایک موصی الیہ قدیم کرسی زادہ دولت خواہ

درگاہ است بہر وادی مدد و معاون او بوده باشند نقلش نوشته گرفته اصل فرمان باز دهند تا داتند
بہر حکم فرمان اشرف روند تحریر فی التاریخ بست و یکم شہر جمادی الاول سنہ ۱۰۶۵ ہجری
پروانگی حضور خورشید ظہور اشرف اقدس ہمیون اعلیٰ

(۱۳۹) نقل فرمان سلطان عادل شاہ[۱]

الملک للہ

فرمان ہمایوں شرف صدور یافت به جانب عزت و رفعت دستگاه عمدة الاعیان زبدة الاقران
خان عالی شان سعادت نشان رفیع القدر والمکان نعمت خان حوالدار و کارکنان حال و استقبال
دار السلطنة معامله پرنور محمد پور آنکه از شهور سنه سته خمسین و الف از راه مراحم پادشاهانه
و فرط عواطف خسروانه یک چاور زمین سلطانی در سواد موضع منگلی معامله مذکور بابت
رور نارایں در وجه انعام جهت روشنائی و صف بوریائی و آب سبیل و وظیفه پیش نماز و
فراش مسجد که در خانه شریعت پناه و فضیلت دستگاه حقایق انبیا قاضی القضات قاضی الشہر
سید صبغة الله محلیں حاکم الشرع معامله مذکور واقع است عاطفت فرموده دبهنده شده
است نمی باید که یکچاور زمین سلطانی مذکور داخل محصول و نقدیات و جمیع لوازمات و بیٹ
و بیگار و فرمایش و زر شیلنکی و پاپوش میر مالی و پولیس پٹیل و چنگی و سی سکه همیوں و کار عمارت
و بعضی ثبت مبارک منیر که معدن الامن منبع السرور و تحصیلی و غله نو کهنه و فرمایش کڑبی و
علف و چرم و اہک و پاچاک و انگشت و وجه یکماه و دو بسوه و زکوات تهلمور و پهل بجهرت
و نیکالو و بہسار و دشنک و سنکوتی و الیا مارک و بہی علق و کیلچرچ و کونتا چهور والی و اوسکی
و کهونکنی و کیلانه و شب خانه و پیرانه و قراته و پاملانه و مسکوری و بال ورکی و ہندورکی
و روغن و تیل و بہت حوالداره مجموعدار و سر سمت و لوازمه سر و لیپائی و دیس کلکرنی و نار کونده
و صدر بہت و عیدین و موہنی مردمان از ہر دو حصه بوقت کہیل و برج حصه بعد از کہیل
و نو فر و کسر و ادت عا باری و چالنکاری و پادری کاری و لوازمه پٹیل و کلکرنی و دوازده
بلوتیان و بین بندی و پال بہاره و صادر وارد و موتہی ہتمت و غیر محصول و بید اکری

---

[۱] یہہ فرمان سلطان محمد عادل شاہ کے زمانہ کا ہے جس نے ۱۰۶۷ھ میں وفات پائی ۱۲

وسعادبک و شرفی و بحصۂ بیگاری و بعض کلباب و کل وجوہات وسایر قانونات آمی و رسمی نقدی
و جنسی آنچہ در دفاتر اعلیٰ ثبت است و بعد ازین احداث خواہد شد تمام دنبالہ قاضی شریف
مشار الیہ نمایند و چاور ندکور خارج نشانہ و مفاصاے و قصبہ و دیہہ شناسند ابد الیشان
جاری سازند عذر و فرمان نکردہ سال بسال بہ ہمین فرمان روان دارند تعلیق نوشتہ گرفتہ اصل
فرمان بازو ہند تحریرًا فی التاریخ چہاردہم شہر ربیع الثانی سنہ ۱۰۶۶ھ
پروانگی حضور خورشید ظہور اشرف اقدس ہمایون اعلیٰ

(۱۴۰) نقل فرمان محمد ابراہیم عادل شاہ سنہ ۱۰۶۶ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الملک للہ

مہر ابراہیم عادل شاہ
جگت گرو

فرمان ہمایون شرف صدور یافت آنکہ زبدۃ الاشباہ والاقران اوڑچنا پیک کناگیری کار لعنایات
بے نہایات بادشاہانہ و نوازش و التفات خسروانہ سرفراز و ممتاز بودہ بداند کہ دولت
خواہی و نیکو بندگی و حلال نمکی و بوساطت عزت و شجاعت دستگاہ مزاج دان کار آگاہ عمدہ
وزراے عظام زبدۂ امراے کرام نہنگ دریاے مردی و مردانگی گوہر کان فیروزمندی و
فرزانگی فارس مضمار شجاعت مبارز میدان شہامت شایستہ فراوان عاطفت و تحسین سزاوار
مرحمت و آفرین خان عالیشان اقبال نشان فرزند رشید سپہ سالار دوران گر عرض کنند سپہر
اعلیٰ فضل فضلا و فضل فضل افضل از ہر ملکی بجاے تسبیح آواز برآید افضل افضل خلاصہ نیک خواہان
ملک گیری و کشور ستان افضل خان محمد شاہی دلنشین خاطر مقدس شدہ بہ نہایت مجراے
او در خدمت سراسر سعادت اقدس گردید باید کہ بہیچ وجہ اندیشہ ننمودہ و قول ثواب ہمیون را

شامل حال خود دانستہ بزودی خود را بشرف بساط بوسی برساند کہ انشاءاللہ بعد از آمدن او
بحضور پُرنور وزارت مرحمت فرمودہ نوعے سرفراز و سربلند خواہم فرمود کہ محسود اقران
و امثال خود شود و درین باب تاکید بلیغ دانستہ برحکم فرمان اشرف اقدس رو و عجالت
الوقت بجہتہ مزید سرفرازی او خلعت فاخرہ و خرچ مرحمت فرستادہ شدہ باید کہ با خذو
لبس آن برافراز گردیدہ بزودی خود بحضور پرنور برساند و لمحہ توقف نکند تا داند تحریر فی
التاریخ ۸ شہر ربیع الاول ۱۰۶۶ھ
پروانگی حضور اشرف اقدس ہمیون اعلیٰ

(۱۴۱) نقل فرمان محمد ابراہیم عادل شاہ ۱۰۶۶ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الملک للہ

محمد ابراہیم عادل شاہ
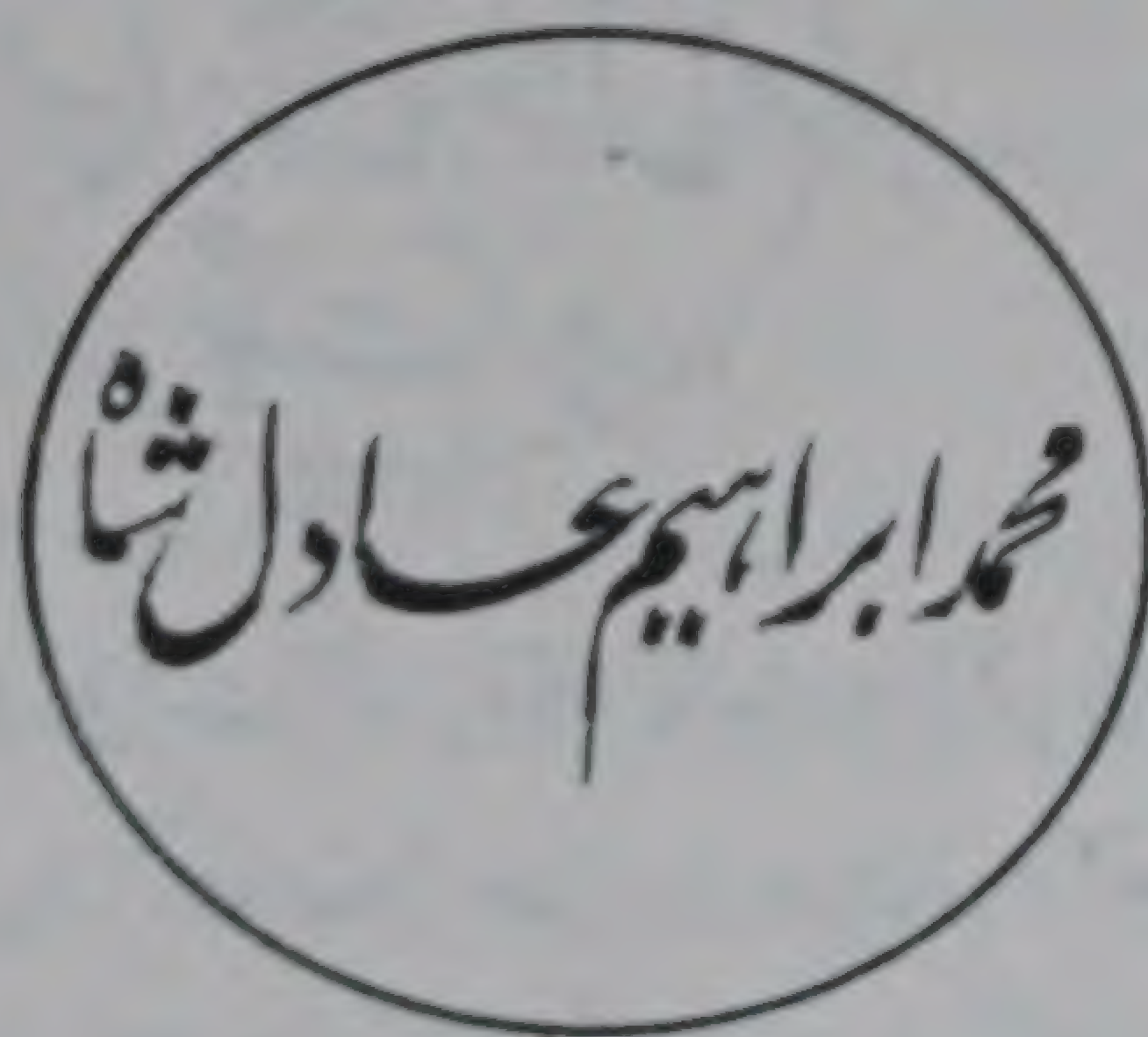
فرمان ہمایون اشرف صدور یافت بجانب عاملان و دیسائیان حصار کنکلگیری آنکہ از شہور سنہ
ستہ و خمسین و الف حصار مذکور در وجہ مقدم الامثال والاقران اوترچ نایک بدستور قدیم
مقرر و مرحمت فرمودہ شدہ است باید کہ حصار مذکور بدستور قدیم معہ کاولہ و لوازمہ دنبالہ
نایک مشارٌ الیہ نمایند و در قبض و تصرف موی الیہ باز گزارند تا دانند برحکم فرمان اشرف
اقدس ہمیون روند تحریر فی چہارم شہر جمادی الثانی ۱۰۶۶ھ
پروانگی حضور اشرف اقدس ہمیون اعلیٰ

(۱۴۲) نقل فرمان سلطان محمد عادل شاہ سنہ ۱۰۶۶ھ

بنجف علی
مرید
سلطان محمد عادل شاہ

شیخ نصیر الدین چراغ دہلی سنہ ۱۰۶۶ھ ۲۱۶۵۵

فرمان ہمایون شرف صدور یافت بجانب حاملان حال واستقبال ودیسایان پرگنۂ گنجوٹی آنکہ از شہور سنہ سین والف چون موضع ہرپال وبانیگوپال پرگنۂ مذکور قدیم انعام بدل وقف خیرات ولنگر وعود وگل وروشنائی روضۂ منورہ پیر علاؤالدین اولاد قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین مقام موضع برہان پور کہ درین وقت بموجب حاصل امانت نمودہ حوالہ علی محمد خان موضع سرسہ نوشت روان شدہ اکنون ازراہ مراحم بادشاہانہ وفرط عواطف خسروانہ دو موضع مذکور دروجہ انعام ابدی واکرام سرمدی بدل وقف خیرات ولنگر وگل وعود روشنائی روضۂ منورہ پیر علاؤالدین اولاد موی الیہ بدستور سابق مع کُل باب خارج ٹھانہ دیوہ وبارگ زکوۃ وانعامات مقرر ومرحمت فرمودہ دہانیدہ شدہ است می باید کہ موضع مذکور چنانچہ سابق دنبالہ نمودہ بدان موجب مع کل باب وکل وجوہات وسایر قانونات رسمی واسمی انچہ در دفتر عالی ثبت است وپیشتر احداث شود دنبالہ نمایند وبعداو بہ اولاد و احفادِ او جاری سازند عذر فرمانِ ہرسال مجدد نہ نمودہ سال بہ سال بہ ہمیں فرمان روان دارند وتعلیق نوشتہ گرفتہ فرمان باز دہند تا دانند برحکم فرمان ہمیون روند

تحریر فی التاریخ ہیجدہم ماہ شعبان سنہ ۱۰۶۶ھ
پروانگی حضور خورشید ظہور اشرف اقدس ہمایون اعلے

(۱۴۳) قولنامہ سلطان محمد عادل شاہ سنہ ۱۰۶۶ھ

کتبہ این قولنامہ در افضل پور پائین قبر چوکھنڈی چنگ شاہ موجود است۔

قُل یَا عِبَادِیَ الَّذِینَ أَسْرَفُوا عَلَیٰ أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِیعًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَقَّ حَمْدِهٖ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الْوَاجِبِ الْوُجُودِ الْوَاحِدِ الصَّمَدِ الْمَعْبُودِ الْمَلِکِ الْمُهَیْمِنِ الْوُجُودِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا کَثِیرًا سُبْحَانَ اللّٰهِ بُکْرَةً وَّأَصِیلًا هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیمٌ یَا کَبِیرُ أَنْتَ الَّذِی لَا تَهْتَدِی الْعُقُولُ لِوَصْفِ عَظَمَتِهٖ وَمِنْ بَعْدِهٖ نَعْتُ سَیِّدِ الْمُرْسَلِینَ وَشَفِیعِ یَوْمِ الدِّینِ إِمَامٌ هَاشِمِیٌّ وَرَسُولٌ قُرَیْشِیٌّ نَبِیٌّ حَرَمِیٌّ وَمَکِّیٌّ مَدَنِیٌّ وَأَبْطَحِیٌّ تِهَامِیٌّ أَصْلُهٗ دُرِّیٌّ وَفَرْعُهٗ دَارِیٌّ وَحَسَبُهٗ إِبْرَاهِیمِیٌّ وَنَسَبُهٗ إِسْمَاعِیلِیٌّ وَلِسَانُهٗ عَرَبِیٌّ وَشَخْصُهٗ عَلَوِیٌّ وَبُقْعَتُهٗ حِجَازِیٌّ وَلَوْنُهٗ قَمَرِیٌّ وَقَلْبُهٗ نُورَانِیٌّ وَنُطْقُهٗ مَرْضِیٌّ رَسُولُ الثَّقَلَیْنِ مُحَمَّدٌ مُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَأَصْحَابِهٖ أَجْمَعِینَ۔

معروض بر ضمائر انوار انبیا اقبال ارباب افضال و اکمال و اجلال واضح نمودہ کہ در زمان شاہنشاہ سلیمان جاہ سکندر سپاہ غضنفر جنگاہ شیر و شرزہ بندہ این درگاہ عالم پناہ مظہر لطف اللہ ظل اللہ ابو المظفر سلطان محمد عادل شاہ غازی خلد اللہ تعالیٰ ملکہ و سلطانہ و افاض علی العالمین برہ و احسانہ۔ از کرم بیاست نظر الٰہی بندہ محمد شاہی پدیٹ بنا کردہ عزت شجاعت دستگاہ مزاجدان کار آگاہ عمدہ وزرائے عظام زبدہ امرائے کرام نہنگ دریائے مردمی و مردانگی و گوہر کان فیروزمندی و فرزانگی فارس مضمار شجاعت و مبارز میدان شہامت شائستہ فراوان عاطفت و تحسین سزاوار ہزاران مرحمت و آفرین خان عالیشان اقبال نشان فرزند رشید سپہ سالار دوران گر عرض کند سپہر اعلیٰ افضل فضلا و فضل افضل۔ از ہر ملکے بجائے تسبیح۔ آواز برآید افضل افضل۔ خلاصہ نیک خواہان ملک گیر کشورستان قاتل ستمگران و کافران شکنندہ بتان و کشایندہ یلنار و کرناٹکیان مدبر رائی کنندہ شاہ پس گیرندہ قلعہ و حصاران غافل افضل زمان فضیلت و شجاعت دستگاہی افضل خان محمد شاہی در حفظ الٰہی بعد خدا است

ہر آنکس کہ افضل شد اندر ازل
شود افضل عصر در ہر عمل

برحکم فرمان عالم پناہ خان معزالیہ برالتماس رسید عنایت کرد قولنامہ سعادت نشانہ عنبرین
شمامہ وعہد جاودان شود وقول وقرارے محکم فرمود کہ درپیٹ مذکور ساکن شود زرگران
وکلروان وجوہریان وگوہران وفراوان وحاجٹیان وبقالان وکومٹیان وبعضے
اقوام خواص وعوام ومقیم ومسافر ومفلس وتجار اگر زین جا کسے را کہ لاولد میت شود خانہ
واسباب ویاقوت والماس واملاک واقبال وشتران جمال ودوابے وانبار واشجار و
اثمار داوند اجناس واغنام ودام وغلام وکنیزک ایشان را معاف کردہ مرفوع القلم رانندہ
باید کہ غلامان دیوان باتفاق قاضی ولس سیستان وسلیستان وبحضور سائرا کابران دانند
ایشان مقسوم کردہ ومادر وپدر وبرادر وخواہر وزوجان وبنات وعمات وخالات و
باولاد واحفاد وپیرزالے باو وتعاقبہ بدہند کسے کہ درین حرکت کند اوراینکت نہ شود اگر
کسی وارث نباشد بفقران درماندگان خیرات کنند این قولنامہ صحیح است بتاریخ اول
ذیحجہ سنہ ۱۱۶۲ھ

اَللّٰهُمَّ احْفَظْ لِنَاظِرِهَا وَسَامِعِهَا مِنْ بَلِيَّاتِكَ بِفَضْلِكَ وَكَرَمِكَ آمِيْن

کاتب افضل خاں حاجی سید اسحاق حقانی ابن علی الحسینی القادری مہرکل غفر اللہ ذنوبہ و
ستر اللہ عیوبہٗ مال لاولد وصد عالم پناہ کنند افضل خاں کار بنیاد محمد سندروگی گونڈارا
فرمود میراث مقدم ودیکست باولاد احفاد ذاتی شالے داد وحسن طور رسوبھوجل باورا
میراث ملکگری واد بیشتر کسے تغیر کند اورالعنت شود۔

(۱۴۴) قولنامہ ۱۱۶۲ھ این قولنامہ روبرو صدر دروازۂ درگاہ حضرت خواجہ امین الدین
اعلیٰ بیتر خدا قدس اللہ سرہ العزیز سنگے کندہ ایستادہ است۔

سلطان محمد بادشاہ غازی

در عہد سلطنت صاحبقران ثانی
تحریر یافت

در عہد نصفت ومعدلت نواب ہمایون بنا برالتماس خان اقبال توامان سپہ سالار
دوران سہر آمد نوئینان ملک وکہن دین دار کفرشکن مہبط انوار الطاف الٰہی
افضل خان محمد شاہی۔ گرعرض کنند سپہر اعلیٰ۔ فضل فضلا وفضل افضل از ہر ملکے

بجائے تسبیح آواز برآید افضل فضل حکم فرمود کہ لعلت لاولدی اموال وامتعہ جوہریان وجمیع اقوام ہنود ان سکنہ پیٹ شاہپور آیندہ مطابق سابق جمع خزانۂ عامرہ نمودہ بروارث واران میت بدہند اگر وارث باشد جمیع جوہریان وغیرہ امروئے تصدیق نمایند یادگار بر صفحۂ روزگار مثبت باشد این قولنامہ صحیح است بحکم فرمان عالم پناہ خان معز الیہ واموال قید معاف کرد بہ تاریخ غرہ محرم سنہ ۱۰۶۷ھ

اس کے نیچے پندرہ سطریں خط بالبودھ میں منقوش ہیں جو غالباً اس قولنامہ کا ترجمہ ہے۔

(۱۴۵) نقل فرمان علی عادل شاہ ثانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سیادت ونقابت مرتبت نجابت وشرافت منزلت نقاوہ دودمان ارشاد وہدایت خلاصۂ خاندان رشاد وافاخت نیر جہانتاب برج رسالت اختر نور بخش اوج ولایت المختص بعواطف الباطنی والظاہری شاہ حضرت قادری بفیض ایزدی بہرور باشند بعد ہذا مخفی نماند کہ سابقاً حقیقت رسیدن مغل بموضع کریاسنگی وتیکوتہ نگارش فرمودہ بمبارعت تمامتر فرزند ولشکر واحتشام خان عالیشان رفیع القدر بلند مکان مسعود خان راجضور انور آوردن نگاشتہ شدہ بود اما تاحال ازمکان متمکنہ عدول نکردند واحوال اینجا بلنسبت

نوٹ:- یہ اصل فرمان مجھ کو سید احمد صاحب نبیرۂ قادری جاگیردار آناہسور سے ملا ہے جو نہایت خوش خط سنہری نکلی دار کاغذ پر لکھا ہوا ہے۔ اس پر کوئی تاریخ نہیں ہے مہر دستی میں صرف مدد یا محی الدین کندہ ہے جو فرمان کے داہنے حاشیہ پر ثبت ہے اور کسی وزیر کی معلوم ہوتی ہے مگر بلحاظ واقعات او اخر زمانہ سلطنت علی عادل شاہ ثانی (سنہ ۱۰۶۷ تا ۱۰۸۳ھ) یا اوائل سلطنت سکندر عادل شاہ کا معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانے میں سید الیاس المخاطب بہ شرزہ خاں اور مسعود خاں دونوں موجود تھے اور شرزہ خاں کے نام اورنگ زیب کا فرمان سنہ ۱۰۹۳ھ کا اسی کتاب میں نقل کیا گیا ہے جس سے اندازہ اس فرمان کے سنہ کتابت کا لگایا جاسکتا ہے۔ قدیم زمانے میں ایسے فرامین طبلق اور کمر بند لگ کر آتے تھے اور کمر بند پر ایک طرف القاب اور دوسری طرف تاریخ تحریر اور حصہ درمیانی پر نام مکتوب الیہ اور پشت پر مہر ہوتی تھی یہ طریقہ مراسلات کا ہم نے دیکھنے تک نواب مختار الملک بہادر سرسالار جنگ اول کی مدار المہامی تک جاری تھا۔ اب انگریزی تہذیب نے ان سب قیود سے آزاد کر دیا۔ ۱۲ من المصنف

بسم الله الرحمن الرحیم

سیادت و نقابت مرتبت نجابت و شرافت منزلت نقاوه دودمان ارشاد و هدایت خلاصه خاندان ارشاد و سعادت

شاه حضرت قادری

نیر جهانتاب برج رسالت اختر نوربخش اوج ولایت المختص بعواطف الباطنی والظاهری بفیض ایزدی

بهره ور باشند بعد هذا مخفی نماند که سابقا حقیقت رسیدن مغل بموضع کربراسنگی و تیکوته بکارش

فرموده بمسارعت تمام فرزند دولتشکوه احتشام نشان عالیشان رفیع القدر بلند مکان مسعود خان را بحضور

آوردن نگاشته شده بود اما تا حال از مکان متمکنه عدول نکردند و احوال اینجا اینست که لشکر مغل در پی

تخریب پرگنه جگندی و تیردل غیره ملک معموره شده و خان رفیع الشان شرزه خان را که حکم

فرموده بودیم معز الیه راست بدار الخلافه امروز که تاریخ ششم است بمجرد اطلاع اخبار حادثات

رسیدند و مغل در پی مشار الیه میرسد یقین تصور نموده در حالتی که حقیقت مرقومه بمطالعه در آید

مع فرزند دولتشکوه احتشام خان معز الیه را بدار السلطنه پیش گرفته بیایند و الا رسیدن به آن

سیادت پناه ممکن و میسر نخواهد شد که مشهور است کار امروز بفردا مفگن

چون شود روز دگر نوبت کار دگر است الحال بجز جنگ و جدال و قتل و قتال صورتی دیگر متصور نیست زیاده آن سیادت پناه دانا اند

کہ لشکر مغل درپے تخریب پرگنہ جگندی و تیرول وغیرہ ملک معمور شدہ و خان رفیع الشان شمشیرہ خان را کہ حکم فرمودہ بودیم معز الیہ راست بدار الخلافہ امروز کہ تاریخ ششم است بجز اطلاع اخبار حادثات رسیدہ نادو مکاتب درپی مشارٌ الیہ می رسد یقین تصور نمودہ در حالیکہ حقیقت مرقومہ بمطالعہ درآید مع فرزند و لشکر و احتشام خان معز الیہ راہ دار السلطنۃ پیش گرفتہ بیایند و الا رسیدن بآن سیادت پناہ ممکن و میسر نخواہد شد مشہور است کہ کار امروز بفردا مفگن ہان زنہار چون شود روز دگر نوبت کاری دگر است الحال بجز جنگ و جدال و قتل و قتال صورتی دیگر مقصود نیست زیادہ آن سیادت پناہ دانا اند

یا الدین مدد

نقل فرمان

(۱۴۶)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سیادت و نقابت مرتبت نجابت و شرافت منزلت نقاوۂ دودمان ارشاد و ہدایت خلاصہ خاندان رشاد و افاضت نیر جہانتاب برج رسالت اختر نور بخش اوج ولایت المختص بعواطف الباطنی والظاہری شاہ حضرت قادری بفیض ایزدی بہرہ ور باشند بعد ہذا المخفی نماند کہ حقیقت فرور گردانیدن نوکری عبد المحمد بیرون حصارہ مدکل و گرانی خاطر خان عالیشان رفیع القدر والمکان مسعود خان بسبب تاکید و امداد سند نور و نوشتہ معز الیہ کہ بنام آن سیادت مرتبت رسیدہ بجنس ارسال داشتہ و مقدمات دیگر مفصل و مشروح نوشتہ بودند ہمگی روشن شد اگر بہ پالیکاران وغیرہ تاکید بی اطلاع آن سیادت پناہ کردن بخاطر مبارک داشتیم برای چہ بآن سیادت مرتبت نگارش میفرمودیم تاحال ہیچ یکی حکم نشدہ .... خاطر خدا شناس جمعدار ندو معز الیہ چنانچہ دانند و توانند نوشتہ فرستادہ دلاسا و استمالت کردہ فرزند معز الیہ را با سواران و احتشام حضور لامع النور بیارند و بوقت رد و بدل شتافتہ در بارہ سند النور بآن سیادت پناہ انچہ فرمودہ ایم و مکرر ابعد از روانہ شدن چنانچہ نگارش یافتہ معلوم رای حقیقت شناس خواہد بود معز الیہ بحکم اشرف در امر مصدر قیام و اقدام ....

یا الدین مدد

کہ لشکر مغل درپے تخریب پرگنہ جمکندی وتیرول وغیرہ ملک معمور شدہ وخان رفیع الشان
شرزہ خان راکہ حکم فرمودہ بودیم معزالیہ راست بدار الخلافہ امروز کہ تاریخ ششم است بمجرد
اطلاعِ اخبار حادثات رسید ندوکمک درپی مشارٌ الیہ می رسد یقین تصور نمودہ زرحالیکہ کہ
حقیقت مرقومہ بمطالعہ درآید مع فرزند ولشکر واحشام خان معزالیہ راہ دارالسلطنۃ پیش
گرفتہ بیایند والا رسیدن بآن سیادت پناہ ممکن ونیسر نخواہد شد

یا الدین محی
مدد

مشہور است کہ کار امروز بفردا مفگن ہان زنہار چون شود روز دگر
نوبت کاری دگر است الحال بجز جنگ وجدال وقتل وقتال صورتی
دیگر مقصود نیست زیادہ آن سیادت پناہ دانا اند

(۱۴۶) نقل فرمان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سیادت ونقابت مرتبت نجابت وشرافت منزلت نقاوۂ دودمان ارشاد وہدایت
خلاصۂ خاندان رشاد وافاضت نیر جہان تاب برج رسالت اختر نور بخش اوج ولایت
المختص بعواطف الباطنی والظاہری شاہ حضرت قادری بفیض ایزدی بہرہ ورباشند
بعد ہذا مخفی نماند کہ حقیقت فرور کردانیدن لوکری عبدالمحمد بیرون حصار مدکل وگرانی خاطر
خان عالیشان رفیع القدر والمکان مسعود خان بسبب تاکید وامداد سند نور ونوشتہ

یا الدین محی
مدد

معزالیہ کہ بنام آنسیادت مرتبت رسیدہ بجنس ارسال داشتنہ ومقدمات
دیگر مفصل ومشروح نوشتہ بودند ہمگی روشن شد اگر بہ پالیکاران وغیرہ
تاکید بی اطلاع آن سیادت پناہ کردن بخاطر مبارک داشتیم برای
چہ بآن سیادت مرتبت نگارش میفرمودیم تاحال ہیچ یکی حکم نشدہ .... خاطر خدا
شناس جمعدار ند وبمعزالیہ چنانچہ دانند وتوانند نوشتہ فرستادہ دلاسا واستمالت کردہ فرزند
معزالیہ را باسواران واحشام حضور لامع النور بیارند وبوقت رد وبدل شتافتہ درپارہ
سند النور بآن سیادت پناہ انچہ فرمودہ ایم وتکرار ابعد از روانہ شدن چنانچہ نگارش یافتہ
معلوم رای حقیقت شناس خواہد بود معزالیہ بحکم اشرف درام مصدر قیام واقدام ......

فدویت وحلال نمکی وخیر طلبی بمراحل مستبعد است و بر فدویت و نکو بندگی معزالیہ تیقن تمام است
کہ چون حکم فرمائیم سندور... باشد زیادہ ازین نثار حکم والا خواہند گردد ما کہ برسر مہربانی بیائیم
صد سند نور را عطا و مرحمت توانیم کرد اما معزالیہ را ضرور ولازم است کہ بر بنوقت حوادث
و آشوب اظہار فدویت کردہ در دفع و رفع حادثات سلطنت سعی نمایند و در پی امور سہل
لشکر و احتشام را مشغول نگردانند و یقین تصور فرمودہ بودیم کہ آن سیادت پناہ تا حال فکر
آوردن معزالیہ... بات را مرتفع گردانند و عجیب از نوشتہ جات و اقوال معزالیہ آمدہ
کہ ہنوز در تردد و تفکر روانگی فرزند اند وچہار ماہ درنگ و تسویف نمودہ باز شقوق
تازہ درمیان می آرند بر عالمیان ظاہر است کہ انچہ آن سیادت پناہ دلاسا و استمالت
و مہربانی نواب ہمیون باظہار کنند زیادہ ازان از ما بانجام رسانیدن می توانند و ہرگونہ
خیالات و اندیشہا کہ تکنون خاطر عقیدت ماثر معزالیہ شدہ آنرا بزلال التفات و توجہات
عالیات مصفا ساختہ وغبار آلودگی را بمہربانیہاے گوناگون و مراحم روزافزون رفت
روب دادہ سر کرم جادۂ اطاعت و فرمان برداری دارند و انواع تفضلات و نوازشات
کہ دربارۂ معزالیہ مرکوز خاطر اشرف اقدس است بعد از آوردن فرزند معزالیہ مع لشکر
و احتشام بمنصۂ ظہور خواہد رسید زیادہ بجز شوق قلمی نشد۔

نقل فرمان محمد عادل شاہ (۱۴۷)

الملک للہ

مہر
یا علی مدد مہر
شاہی زد مرتضی بر مہر و ماہ
خسرو عادل علی بعد از محمد
بادشاہ
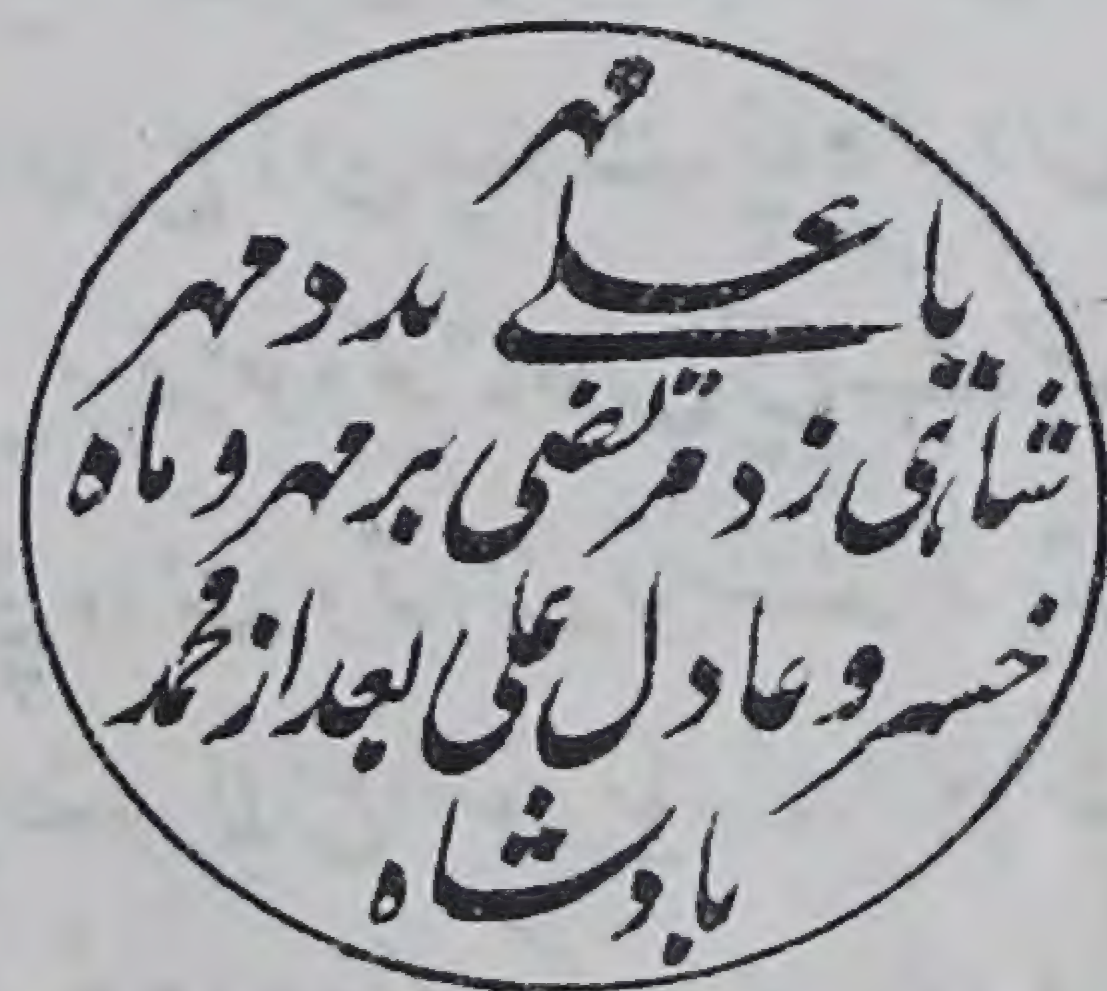
فرمان ہمایون شرف صدور یافت بجانب عاملان و استقبال و نارگوڑان و دلیپایان
پرگنۂ ریور کنندہ آن کہ از شہور سنہ ثمان خمسین و الف۔ در ینولا فضیلت مآب عبد الغنی

بن شیخ مخدوم قاضی پرگنۂ مذکور بدرگاہ معلی التماس نمود۔ از اسناد سابق عہدۂ قضائت و خطابت پرگنۂ مذکور انعام اراضی شش کروڑ زمین و یومیہ چہار آنہ و معمول عیدین وغیرہ و سال آیا و بھگوٹہ جاری دارند و نظر عنایت فرمودہ قضائت بنام فرزند غلام حسین مرحمت فرمایند بنابران التماس او بخاطر مبارک اعلی آوردہ غلام حسین بن عبدالنبی را عہدہ قضارۂ و خطابت پرگنۂ مذکور انعام شش کڑو زمین وغیرہ حقوق بہ مطابق فروسابق بہ موجب تفصیل ذیل مرحمت فرمودہ دہانید شدہ است و در سواد پرگنۂ مذکور زمین چہار کڑو و دیگر بہ موضع سدملاپور و ایک کڑو بہ موضع ملکاپور و یک کڑو بہ معمول عیدین دہ روپیہ یومیہ چہار آنہ و تیل چراغ مسجد روز بنہ پاوپیکے وہلکے وغیرہ می باید کہ مشارٌ الیہ را قاضی و خطیب آنجا مستقل دانستہ آنچہ و قصہ و معاملہ شرعیہ بودہ باشد باو رجوع کردہ انعام زمین مذکور و یومیہ معمول عیدین وپھکی وہلکے و تیل وکل باب کل وجوہات دنبالہ نمایند و بعضی صلاہ ادراے نمودہ باشند و میراث قضارت بحسب قاعدہ از و روان دارند بہیچ وجہ مزاحم معارض نشوند و میراث بعد مشار الیہ باولاد و یا حفاد او جاری دارند عذر فرمان مجدد ہر سالہ نکردہ سال السال ہمین فرمان عنایت روان سازند تعلیق نوشتہ فرمان باز دہند۔ تا دانند و بر حکم فرمان اشرف روند تحریر فی التاریخ غرۂ ذی الحجہ سنہ ۱۰۶۸ھ

پروانگی حضور خورشید ظہور اشرف اقدس ہمایون اعلی

(۱۴۸) نقل فرمان سلطان علی عادل شاہ ثانی
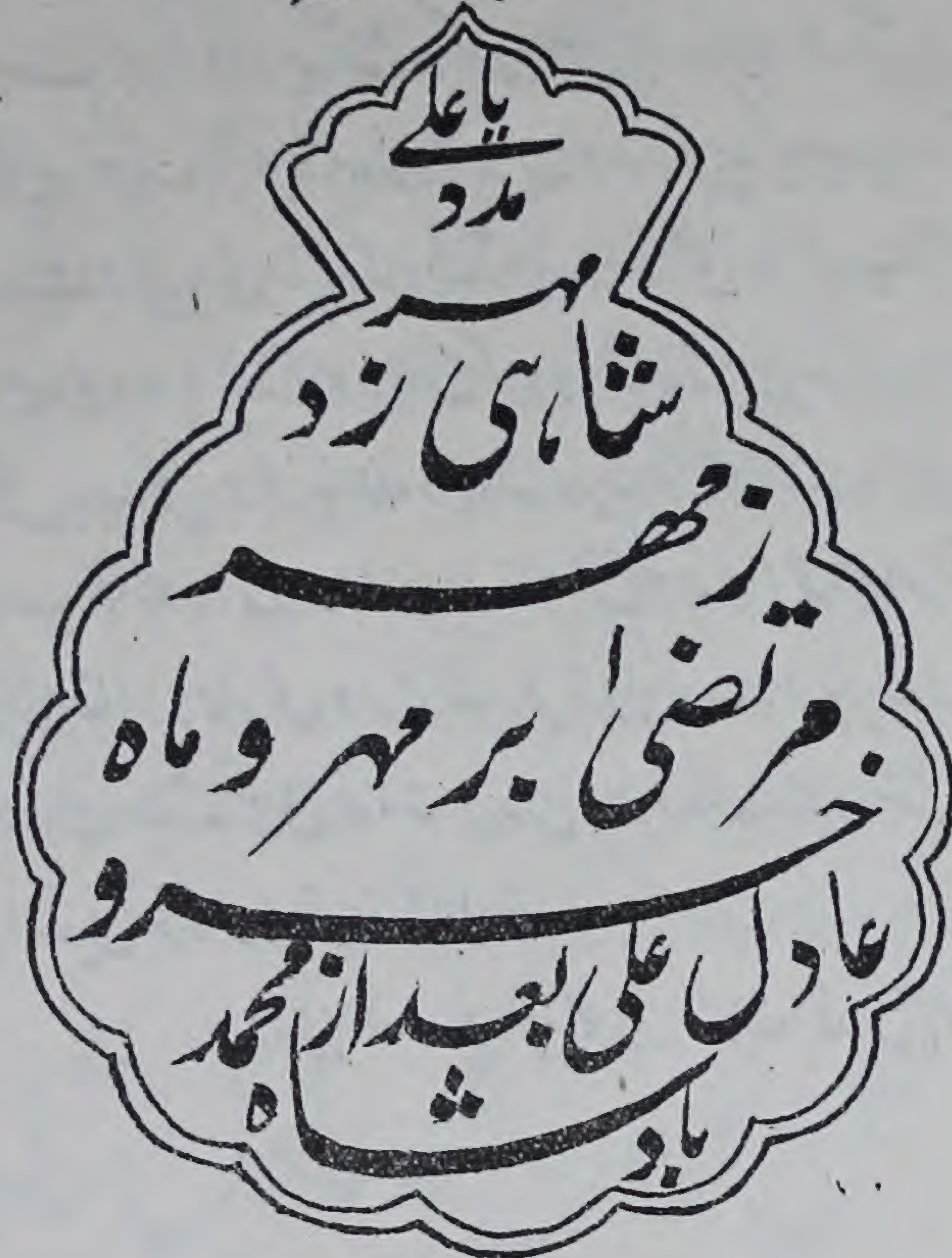
بسم اللہ الرحمن الرحیم

الملک للہ

یا علی مدد

مہر شاہی زد زمہر مرتضیٰ بر مہر و ماہ

خسرو عادل علی بعد از محمد بادشاہ

فرمان ہمیون شرف صدور یافت بجانب عزت وشجاعت دستگاہ مزاجدان کار آگاہ عمدہ وزرائے عظام زبدہ امرائے کرام نہنگ دریائے مردی و مردانگی گوہر کان فیروز مندی و فرزانگی فارس مضمار شجاعت مبارز میدان شہامت شایستہ فراوان عاطفت وتحسین سزاوار ہزاران مرحمت وآفرین خان عالیشان اقبال نشان فرزند رشید سپہ سالار دوران کرعرض کند سپہر اعلی

سلہ مہر بڑی وقت سے پڑھی گئی اس میں یا علی مدد کے بعد یہ شعر کندہ ہے ؎

مہر شاہی زد زمہر مرتضیٰ بر مہر و ماہ خسرو عادل علی بعد از محمد بادشاہ

یہ فرمان علی عادل شاہ ثانی کے زمانے کا ہے (۱۰۶۷ھ تا ۱۰۸۳ھ) جو قاضی صاحب مدگل کے نام ہے۔ صاحب سند قاضی محمد ابوالحسن تھے جن کے بعد کا سلسلہ یہ ہے۔ قاضی محمد امین الدین و قاضی محمد ابوالحسن و قاضی محمد امام الدین و قاضی محمد اسمٰعیل اور

فضل فضلا و فضل فضل از ہر ملکے بجاے تسبیح آواز آید کہ افضل فضل خلاصۂ نیکخواہان ملک کیر و کشورستان
افضل خان محمد شاہی سر حوالدار و سیادت و نقابت دستگاہ شجاعت و شہامت پناہ سید داؤد
حوالدار و کارکنان حال و استقبال معاملہ مدگل آنکہ از شہور سنہ ثمان خمسین و الف در ینولا
شریعت پناہ قاضی ابوالحسن بن قاضی خلیل حاکم الشرع معاملۂ مذکور بدرگاہ معلی التماس نمود کہ در وجہ
قضاے خود بر وجوہ زکوۃ معاملۂ مذکور بر محل چہپہ[1] سادیسی و پردیسی ماہنہ مال و تمسک و پسکے
بموجب فرمان ماتحتاج و بہو کوتہ[2] سالا[3] باد سہ صد ہون روا نسبت اما چیزے نمی رسد مطلق غیر دست
دار و از نیم بغایت سرگردان و پریشان عالم نظر عنایت فرمودہ سہ صد ہن تنخواہ قضا کہ روا نسبت
از ینجملہ دوست[4] ہون مقرر داشتہ باقی یکصد ہن را بر وجوہ زر ابواب دیوانی دہی سکہ ہمیون و کار
عمارت و بعض بیت مبارکہ متبرکہ معدن الامن منبع السرور ہفتاد و پنج ہن و غیر محصول و بیدا کری
و ساونک و شرنے و باقیات با بہا لبست و پنج ہن مرحمت نمودہ فرمان اشرف عاطفت
شود بنا بران بخاطر مبارک اعلی آوردہ تنخواہ قاضی مشار الیہ بدل قضا بر وجوہ زکوۃ سہ صد ہن
کہ روا است ازین جملہ دوست ہن وجوہ با بہاے زکوۃ مذکور مقرر نمودہ باقی یکصد ہن خود
گذاشت کردہ مبادلہ آن بر وجوہ زر ابواب دیوانی دہر دو پٹی ہفتاد و پنج ہن و غیر محصول
و بیدا کرے و ساونک و شرنے و باقیات با بہا لبست و پنج ہن جملہ یکصد ہن دہانیدہ شدہ
است می باید کہ حسب المسطور مقرر دانستہ مبلغ مذکور بلا قصور تمام و کمال مودی سازند ہیچ باقی
و غیر ادا ماندن ندہند و عذر فرمان ہر سالہ نکنند و بر قاضی مشار الیہ معتاد عیدین بہلے
قبا بست و چہار ہن بر دادنی پٹی روا نسبت اما تمامی ادائی کنند چہ معنی وارد باید کہ بست و
چہار ہن بر دادنی پٹی تمام و کمال مودی سازند و برسانند و پنج چاور[5] زمین و گدہ[6] شالی چہار

بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۲۰ - قاضی محمد امین الدین جنھوں نے مجھے سند دکھلائی - آخر کی تین مہریں پوری طرح
پڑھی نہیں جاتیں - ۱۲

[1] چہپہ سادیسی - پر دیسی - ماہنہ مال - بتسک - پسکی دہپسکی - غلہ کی دُکانوں پر سے مٹھی مٹھی اناج
لے لینا) بیدا اگری ساونک - شرنی وغیرہ یہ سب مختلف اقسام کے معمولات تھے اب سوائے
پھسکی کے کوئی ان کا نام بھی نہیں جانتا - ۱۲

[2] بھگوتہ یا دہوات بمعنی عمل در آمد [3] سالا باد = سالیانہ [4] بضم اول کسر واؤ و یاے معروف بمعنی دو صد
از غیاث [5] چار بیگہ کا ایک چاور ہوتا ہے ۱۲ [6] گدہ - دھنڑی = زراعت شالیزار - ۱۲

کڑوانبراسہ چاور درسواد سہ موضع سمت کرڈی[1] آنرا در موضع بود یہال یکچاور و در موضع کسر بادی یکچادر و در موضع ترمری یک چاور و در قصبۂ کروکل معاملہ مذکور دو چاور زمین و کدہ شالی چہار کرو مع کلباب بانعام بالاباولادی و احفادی بزرگان قاضی موعی الیہ روان است بدان موجب بقاضی مشارٌ الیہ بہوکوتہ پیشوو مقاصایان و پٹیلان دیہاے مذکور از روے حرکت زمین انعام مذکور کردکردن نمیدہند در ہر باب بہ رعایاے زمین انعام مذکور تشویش وآزار میرسانند چہ حدانداز آنہا است اکنون پنج چاور کدہ شالی مذکور بانعام قاضی موعی الیہ مقرر داشتہ مقاصایان وپٹیلان دیہاے مذکور را تاکید بواجبی نمودہ زمین مذکور از رعایاے کردکردانیدہ چنان نمایند کہ حق انعامداران بلاقصور ولافتور عاید گردد و بہ رعایاے چاورات مذکور بہیچ وجہ من الوجوہ مزاحم و معارض شدن ندھند واگر مقاصایان وپٹیلان دیہاے مذکور بہ رعایاے چاورات انعام قاضی مشارٌ الیہ باز تشویش وآزار دہند وخلل کنند چنان تادیب سازند کہ بحال خود بودہ باشند وپنج چاور وکدہ مذکور داخل محصول ونقدیات وجمیع لوازمات وبیت بیگار و فرمایش وزرابواب دیوانی وہردو پتی وبعض بابہا وکلباب وکلوجوہات وسایر قانونات اسمی ورسمی وقلمی وقدمی ونقدی وجنسی وکلوجزوی انچہ کہ در دفاتر اعلیٰ ثبت است وبعد ازین احداث خواہد شد تمام دنبالہ نمایند وادہ نفر کمانداران تہانہ معاملہ مذکور حوالہ محکمہ شرع شریف بموجب فرمان سابق روانست ہر کہ از امر شرع محمدی تجاوز واہمال نماید اورا تنبیہ بواجبی سازند وامور شرع محمدی مطیع ومنقاد باشند ومسلمانان متوطنان قصبہ ومضافات را تاکید کنند کہ بخمس اوقات براے نماز در مساجد حاضر شدہ بدعاے دوام دولت ابد پیوند اشتغال باشند وعقدانہ اہل اسلام از قصبہ ومضافات بقاضی موعی الیہ بموجب بہوکوتہ سالاباد بدہانند وبے اذن قاضی عقدانہ نکنند واگر کسی بکند تنبیہ بواجبی نمایند وعذر فرمان ہرسالہ نمودہ سال بسال برہمین منتشی دارند وبعد او باولاد واحفاد او جاری سازند ومعتاد گوسفند بعید اضحیٰ ومیوہ بعید شب برات بموجب سالاباد بقاضی موعی الیہ میدادہ باشند وتعلیق نوشتہ گرفتہ اصل آن باز دھند تا دانند وبرحکم فرمان اشرف روند۔

[1] بودیہال۔ کسر بادی ترمری یہ تینوں موضع تعلقہ ہنگنڈ ضلع بیجاپور میں ہیں اور موضع کرڑکل (کرڈکل) لنگسور سے دو میل ہے۔ ۱۲

تحریر فی ۱۲ ماہ محرم سنہ ۱۰۶۹ھ
بانتظام سیادت و نقابت دستگاہ مزاجدان کار آگاہ سید نوراللہ سرخیل ممالک پروانگی
حضور پُر نور اشرف اقدس ہمیون اعلیٰ۔

هو
القادر
مدد
یاعلی
غازی
شاہ

بکارشاہ شہان محمد شاہ علی
ابوالحسین بود
دولتخواہ

الله
کالبدر
محمد ذی القدر

(۱۴۹) فرمان موسوٰ حجامان

کتبۂ فرمان حجامان کہ برآوردہ درمیوزیم دعجائب خانہ بیجاپور نگاہ داشتہ اند۔

اَطِیعُوا اللّٰہَ وَاَطِیعُوا الرَّسُوْلَ
وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ

فرمان ہمایون شرف صدور یافت بجانب نائب غیبت وتھانہ دار و کارکنان معاملہ بیجاپور آن کہ محمد علی حجام بعرض نواب برسانید کہ در معاملۂ مذکور از حجامان کلمبوہ[1] وپراد وغیر قانون وغیرہ میگیرند حالانکہ قوم حجامان حقیر اند۔ در خراسان وشہر بیدر از کارگیران ہیچ نمیگیرند بر حمت پادشاہان تمام معاف فرمودہ بہ النگ نوبت نطلبیدن امر فرمائید کہ تا از دولت شاہ عالمیان خدمت آستان کردہ بوطن خود آسودہ باشند بنابرین از راہ مرحمت پادشاہانہ کلمبوہ وپراد وغیر قانون وغیرہ تمام معاف فرمودہ شدہ است از کارگیران ہیچ نگرفتہ تمام معاف دانند بہ النگ[2] نوبت نطلبند برہمین امر جاری دارند ہرکس کہ منع آید تخلف وتغیر کند لعنت خدا و رسول براو باد۔

---

[1] آن را می گویند کہ حجامان ختنہ نمودہ چیزے می گیرند وپراد بمعنے صدقہ ۱۲ [2] مقطور را گویند ۱۲

(۱۵۰) نقل فرمان عادل شاہ ثانی ۱۰۷۱ھ

فرمان[1] ہمایون شرفِ صدور یافت بجانب دیسائی پرگنہ تانورگیرہ آنکہ از شہور سنہ احدی ثلثین والف بدرگاہ والا روشن گردید کہ شرزہ خان از روے متمردی ولایت عزت دستگاہ شوکت ومہابت. انتباہ سلالۂ وزراے ذی شان عمدۂ امراے فیروزی نشان شیر بیشۂ مردانگی نہنگ شجاعت وفرزانگی خان عالیشان نواب عبدالرحیم بہلول خان قابض نمودہ فتنہ وفساد برپا کردہ است لہذا حکم استیصال متمرد مذکور فرمودہ شدہ می باید کہ متعلقان نواب مومی الیہ را مدد وکمک نمودہ باہنا متفق گشتہ متمرد مذکور را گوشمال نمودہ نیست و نابود سازند اگر دریں باب عذر واہمال ورزند آنہارا مستاصل نمودہ خواہد شد دریں باب تاکید بلیغ دانستہ حسب الامر اشرف عمل نمایند تحریر بست وہشتم صفر ۱۰۷۱ ہجری۔

(۱۵۱) نقل فرمان علی عادل شاہ ثانی

مہرِ حیدر علی ابن محمد بادشاہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الملک للہ

مہر

آلہ
زد بتائید
سکہ بر فرمان شاہی
بندہ حیدر علی ابن
محمد بادشاہ
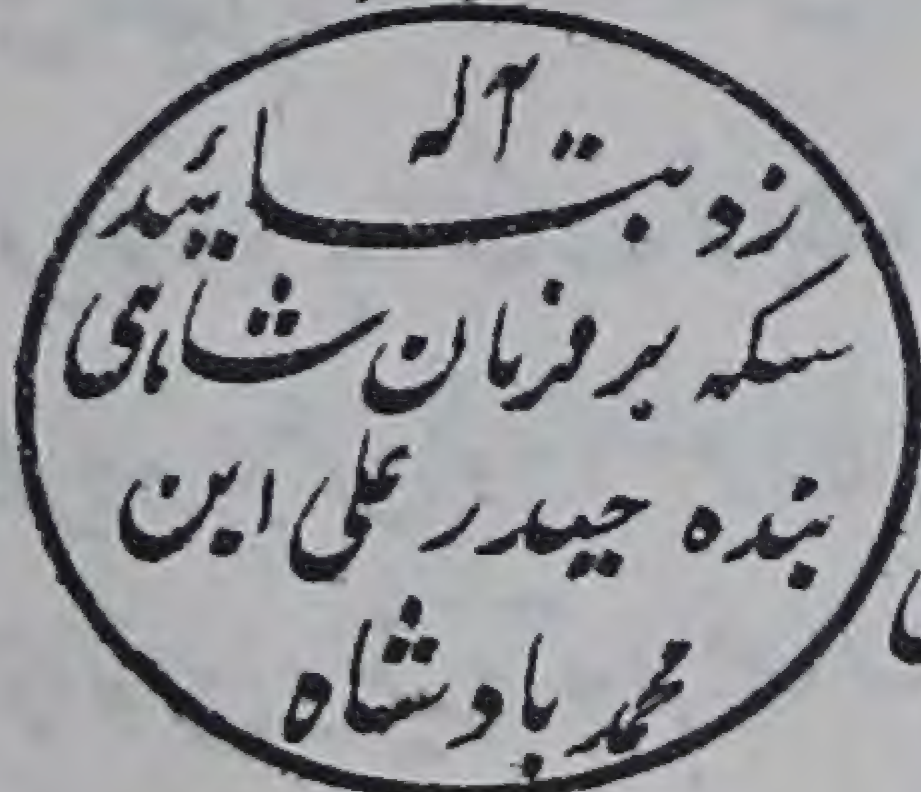
محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
سلطان محی الدین سید عبدالقادر جیلانی

فرمان ہمایون شرف صدور یافت بجانب عزت ورفعت دستگاہ میران محمد خلیل حوالہ دار و کارکنان حال واستقبال معاملہ مدگل آنکہ از شہور سنہ ثلاث ستین والف چون درخانقاہ

[1] اس فرمان پر وہی مہر ہے جو قاضی صاحب مدگل کے فرمان کی ہے قصبہ تادرگیرہ مدگل سے بارہ کوس لنگسگور گنگاوتی کی سڑک پر ہے۔ ۱۲

خلایق آرامگاہ قادری بہ سمن چمن شرافت و سیادت شمع انجمن نقابت و ہدایت مہبط انوار محرم اسرار
حارث پیشۂ وحدت دُرِ دریائے حقیقت شمع شبستان فیض و ُہدا گل گلبن ہدایت و نقی بارِ سیما
ارشاد ثمرۂ شجرۂ خیر العباد نہنگ بحر اشواق آلہی محمل تفضل کائنات نا تتناہی دستگیر خلائق بحر
المعانی والحقائق مرکز دائرۂ سعادت و نیک اختری مظہر انوار ہدایت و فیض گستری شاہ دیجاہ
شاہ حضرت نبیرۂ قادری مجلس مولود سعادت اندود حضرت سعادت الانبیا سید الاصفیا
گذارندۂ اسرار غیب رسانندۂ اخبار لاریب شمع معراج نبوت و امامت محرم خلوتیان قرب
و کرامت نوباوۂ چمن صدق و صفا و عرس قطب الاقطاب فرد الاحباب غوث الثقلین
قطب الخافقین مختار الفریقین محبوب ربانی معشوق سبحانی مقبول دو جہانی سلطان الجن
والانس قدس سرہ بشود لہذا از راہ مراحم پادشاہانہ فرط عواطف خسروانہ سمت آنی ہسور
سہ دیہاے معاملہ مذبور در وجہ انعام ابدی و اکرام سرمدی شاہ مشار الیہ موکل باب مرحمت
فرمودہ و بخشیدہ شدہ است بباید کہ سمت سہ دیہاے مذکور داخل محصول نقدیات و جمیع
لوازمات و بلیت بیگار و فرمایش وزر الواب دیوانی و پٹی سکۂ ہمایون و کار عمارت و بعضے

نوٹ:- یہہ سند عطائی جاگیر اناہسور کی ہے- یہہ جاگیر مع مواضع ٹنڈی حال ہیبو نڈونہ - مرگھنٹال - چپر ہنال بطور مدد معاش جاری
ہے- اناہسو میں آثار مبارک بچے مبارک اور دو پارہ الم و عم نوشتہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ بخط کوفی ہیں - جاگیرات کا محاصل اٹھارہ ہزار
سالانہ ہے علاوہ اس کے کنبیرہ تعلقہ انھنی ضلع بیجاپور پہ ایک ہزار نقدی اور ایک ہزار کی محاصل معاش علاقۂ انگریزی میں جاری و بحال ہے نیز
نلنگہ ضلع بیدر میں بھی تخمیناً ایک ہزار کی معاش ہے- شاہ نور اللہ قادری اور اُن کے بیٹے شاہ عبد اللطیف دونوں نلنگہ ضلع بیدر سے
بیجاپور تشریف لائے - اون کے صاحبزادہ شاہ حضرت نبیرۂ قادری جن کے نام یہ فرمان ہے اناہسور آئے تھے مگر بیجاپور میں انتقال
ہوا اور وہیں دفن ہیں آپ کے فرزند سید شاہ سیف اللہ قادری آناہسور میں مرے مگر نعش نلنگہ لے جاکر دفن ہوئی - اس کے بعد
کا سلسلہ حیدر شہید قادری سید محمد قادری شاہ حضرت قادری ہے - حیدر شہید صاحب بھی نلنگہ ہی میں مدفون ہیں باقی تین صاحبوں
کے مزار آناہسور میں ہیں - شاہ حضرت قادری کے دو فرزند سید محمد تاج الدین قادری اور سید شاہ حسین قادری اول الذکر کے فرزند
نصیر الدین قادری سجادہ ہیں او ثانی الذکر کے فرزند سید احمد قادری حصہ دار نصف جاگیر زندہ ہیں - ۱۲ ربیع الاول ۱۳۳۳ھ یوم جمعہ کو راقم
بھی آناہسور میں زیارت تبرکات کی غرض سے گیا تھا اسی دن بعد العصر بہ سند سجادہ صاحب نے مجھے دکھلائی جن کو پہلے شکوہ فالج کا
ہو چکا تھا آٹھ بجے شب کے زیارت تبرکات کی ہوئی - سجادہ صاحب کی حالت بالکل اچھی تھی حسب معمول میرے ساتھ کھانا کھایا باتیں
کرتے رہے قریب بارہ بجے کے اندر زنان خانے میں گئے دس منٹ نہ گذرے تھے کہ عورتوں کے رونے کی آواز آئی چوطرف سے لوگ دوڑ پڑے
معلوم ہوا کہ سجادہ صاحب استنجے کو گئے تھے وہیں گر پڑے اور روح پرواز ہو گئی انا للہ وانا الیہ راجعون - عمر شریف (۴۵) سال تھی - ایسی
اچانک موت سے کہ جس کا سان و گمان بھی نہ تھا دل ہل گیا - غالباً فالج قلب پر گرا اور گرتے ہی روح پرواز کر گئی - ۱۲ من المصنف -

بیت مبارکہ مستہر کہ معدن الامن ہبنع السرور و زیلگی وپپھلے و ذریعہ دیسائی و دیس کل کرنی و
ماو گنندہ پٹیل و کل کرنی و دوازدہ بلوتیان کل باب کل وجوہات و سائر قانونات اسمی و رسمی
قلمی و قدمی نقدی و جنسی کلی و جزوی انچہ در دفترِ اعلیٰ ثبوت است و پیشتر احداث شود تمامی
وبناله نمایند بعد مشاراً الیہ با ولاد و احفاد مشاراً الیہ جاری سازند عذر فرمان ہر سالہ مجدد نہ نمود
سال بسال بہمیں فرمان روان دارند تعلیق نوشتہ گرفتہ اصل فرمان باز دہند تا دانند تحریر
فی التاریخ بستم ماہ رجب ۱۰۷۷ھ

(۱۵۲) نقل فرمان سکندر عادل شاہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الملک للہ

مہر ناد علی

فرمان ہمیون شرف صدور یافت بجانب دیسایان و نارکران پرگنہ گورگننہ وکوتوار مشہور
بیدار و نکوٹ آنکہ از شہور سنہ سبعین والف چون لنگ نایک دیسائی قریات کلگرہ و سمت
بچال و سر دیسائی پرگنۂ مذکور برائے مصلحت بدرگاہ والا آمدہ بود اور ایکہ تازہ میدان سر آمد
بیر ولان منتخب د و لتخو اہان زبدۂ رزم آرایان موافق مزاج و ہاج شیخ مناح زخمی کرد اوبیت
شدہ اکنون از راہ مراحم بادشاہانہ و فرط عواطف خسروانہ پرگنۂ مذکور در وجہ انعام ابدی
و اکرام سرمدی جڑی سو مپیا نایک فرزند لنگ نایک شہزرہ دیسائی سمت بچال و قریات

نوٹ :- سکندر عادل آخری بادشاہ خاندان عادل شاہی کا ۱۰۸۲ھ میں تخت پر بیٹھا یہ ہند سمتان گرگننہ ضلع رایچور کی اُسی کے زمانے کی ہے سمتان ہیں دسمبر، مواضع محاصل ساٹھ ہزار کے ہیں۔ سرکار میں سات ہزار پچاس روپیہ سالانہ پیش کش ادا کرتے ہیں۔ رانی گورماشہ زرہ بہادر والیہ سمتان تھیں جن کا انتقال ۱۳۳۳ھ میں ہوا اب اُن کا متبنٰی لڑکا جو نواسہ بھی ہے جڑی سو مپیا نایک شہزرہ بہادر نابالغ ہونے سے فی الحال علاقہ زیر نگرانی کورٹ آف وارڈز ہے ۔ ۱۲

کگرہ وسر دلیسائی پرگنہ مذکور مرحمت فرمودہ وبحال نیدہ شدہ است میباید کہ پرگنہ مذکور داخل محصول و نقدیات وجمیع لوازمات وبیت وبیکار وفرمایش وزر ابواب دیوانی وی سکہ ہمیون وکارہ عمارت وبعضے ثبت متبرکہ معدن الامن منبع السرور دکلیات وکلوجوہات دنبالہ نمایند ورقبض وتصرف موحی الیہ باز گذارند وعذر فرمان ہر سالہ نہ کنند ونقلش نوشتہ گرفتہ اصل فرمان بازہ دہند تا دانند بر حکم فرمان اشرف روند تحریر فی التاریخ ۱۶ ماہ ربیع الاول سنہ ۱۰۸۶ھ
پروانگی حضور خورشید ظہور اشرف اقدس ہمیون اعلی

(۱۵۳) نقل فرمان سکندر عادل شاہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الملک للہ

سکندر غازی
سلطان ابن علی
عادل شاہ
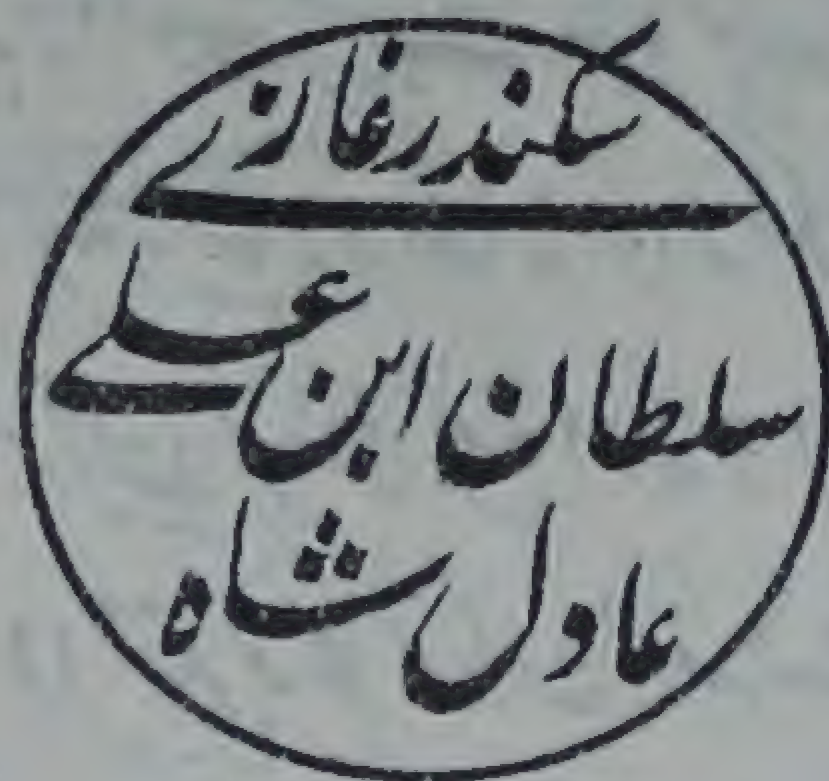
فرمان ہمایون شرف صدور یافت بجانب عاملان حال واستقبال وناڑگیڑان ودلیایان ودلیس کلکرنان پرگنہ سندہنور آن کہ از شہور سنہ ثمانین والف درینولا شریعت ومشیخت پناہ قاضی شیخ محمد باقر بن قاضی شیخ ملک قاضی پرگنہ مذکور بدرگاہ معلی واضح نمود کہ خود را خدمت قضائی پرگنہ مسطور قدیم الایام از وقت آبا واجداد مقرر است وبجہتہ خدمت قضارت وجہہ معاش چہار چاور زمین ازان جملہ یک ونیم چاور درسواد قصبہ وپرگنہ مذکور ونیم چاور درسواد موضع کناری ونیم چاور درسواد موضع سدا پور ونیم چاور درسواد موضع گومرسی وربع چاور درسواد موضع بوتل وفی وربع چاور درسواد موضع ہرٹ نور وربع چاور درسواد موضع ناڑ سروار وربع چاور درسواد موضع کنگن ہٹی ومبلغ یک صد ہون نقدیات سالیانہ ازان جملہ مبلغ سی وہفت نیم ہون در قصبہ پرگنہ مذبور ومبلغ شصت ودو ونیم ہون در دیہات

پرگنہ مسطور از ان جملہ مبلغ ہشت و سہ ہون در سمت علم نور وہشت و دو ونیم ہون در سمت حویلی و دہ ہون در سمت کونتگی وہفت ہون در سمت وحڑے سگور بطریق انعام ابدی واکرام سرمدی مقرر است بدیں موجب خود را زمین ونقدیات جاری وروانست اما حکم اشرف منصب قضا را لازم است نظر عنایت فرمودہ فرمان مرحمت فرمایند تا تنقید احکام شرع متین و دین مبین نمودہ بدعاے دوام خلافت ابد پیوند اشتغال دارد بنا بران التماس شریعت پناہ بہ خاطر مبارک آوردہ خدمت قضائے پرگنۂ مذکور مع سمتہا شریعت و مشیخت پناہ شیخ محمد باقر بن قاضی شیخ ملک زاید دستور سابق مقرر نمودہ وجہ معاش چہار چاور زمین و مبلغ یک صد ہون نقدیات بہ موجب تفصیل مسطور از سواد قصبہ و دیہات پرگنۂ مذکور مطابق سابق وہانیدہ شدہ است می باید کہ زمین ونقد مذکور را داخل محصول ونقدیات وجمیع لوازمات وفرمایش درننہ ویسائی ودیس کلکرنی وزر ابواب دیوانی وبعضی کلیاب وکل وجوہات وسایر قانونات اسمی ورسمی وقلمی وقدمی وآنچہ در دفاتر اعلی ثبت یافتہ است وبعد ازین احداث خواہد شد دنبالہ شریعت پناہ نمایند وامور شریعت غرالعہدہ اش ساختہ ممد ومعاون قاضی مشارٌ الیہ بہمہ ابواب بودہ باشند وچہار پیادہ تھانہ حوالہ محکمہ شرع شریف نمایند و ہر سال عذر فرمان مجدد نکردہ سال بسال برہمین فرمان مع اولاد احفاد او جاری دارند تعلیق نوشتہ گرفتہ اصل فرمان بازدہند تا دانند بر حکم فرمان اشرف روند۔ تحریر فی التاریخ دہم رمضان ۱۰۱۹ھ

پیروانگی حضور فورشید ظہور اشرف اقدس خاتون اعلی

(۱۵۸) نقل فرمان سکندر عادل شاه ۱۰۹۵ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الملک للہ

یا محی الدین مدد

فرمان ہمیون شرف صدور یافت بجانب مقدم الامثال اوڑچ نایک کنک گیری آنکہ از شہور
سنہ اربع ثمانین والف چون تحفہ کہ بوساطت ایالت وامارت ایاب حشمت والہیت انتساب
شوکت ومہابت پناہ نصفت وعظمت دستگاہ سلالہ آل طٰہٰ و یٰسین خلاصہ اولاد
سید المرسلین نگین خاتم جاہ وتمکین مدبر اقالیم الارضین ..... حاتم شجاعت وبختیاری آب
گوہر شہامت وجانسپاری سیف مسلول بازوے شہنشاہی رمح مصقول معرکہ دشمن کاہی
مقدمۃ الجیش معارک ملک گیری وجہانستانی ..... آہنگ مہارب فیروزمندی وکامرانی
طراز آیین ابہت واجلال وگوہر دولت اقبال شیردل رزمگاہ تہور وجلالت شہرزہ خصال میدان
تیغ زنی وشجاعت سپہ سالار سپاہ فتح وفیروزی سر لشکر افواج دشمن افگنی وبہروزی قوت ستان
نصرت وکامگاری زور دست فتحیابی ونامداری سرکار وزراے نامدار سردار وامراے عالی
مقدار مطرح انظار عنایت مورد الطاف ..... سرایت خان عالی شان رفیع المکان خلاصہ
وزراے بلیغ الشان زبدۂ خوانین زمین وزمان سرآمد نیک خواہان ملک گیر کشورستان جوان
بخت سعادت توامان شرزہ خان قبول بدرگاہ والانموده بود از انجملہ مبلغ پنج ہزار ہن بابت
باید کہ بمجرد رسیدن فرمان جہانمطاع خورشید ارتفاع ہمگی مبلغ مذکور بحضور وافر السرور بمعرفت
عزت وشوکت دستگاہ رفعت ومعالی عمدۂ مقربان درگاہ نقاوۂ خیر اندیشان ہوا خواه
فدوی صداقت شعار ملک اعظم اکرم ملک کلدار بفرستند و بعد از رسیدن زر مذکور بدرگاه
والاجاه کتبہ کہ پیش خانمعز الیہ است واپس باز داده شود وابن حکم علیۃ العالیہ را ہرگز بہ ہیچ
احدے اظہار ننمایند وپس از وصول زر مذکور صاحب خانمعز الیہ کہ درانخالت بحضور فایض

النور طلب فرمودہ شیخ محمد بن شیخ علی خواصی رکاب را فرستادہ شدہ است حسب فرمودہ عالی بعمل آورد تا واند بر حکم فرمان اشرف رود تحریر فی التاریخ دوم صفر المظفر سنہ ۱۰۹۵ ہجری۔
پروانگی حضور خورشید ظہور اشرف اقدس اعلیٰ۔

(۱۵۵) نمونہ کتابت شکستہ

سلطان البرین وخاقان البحرین خادم الحرمین الشریفین قرین ذی القرنین سمی نبی الثقلین سلیمان السلطنۃ و اکوا × والنعمۃ ولابہتہ والعظمۃ والخلافۃ والعدالۃ والرافۃ والاحسان سلیمان شاہ بن سلطان سلیمخان × لازالت عنہ العلیہ ملجا لعاطبہ مادام السنتہ سرا بین الکفر والاسلام صاحب جمال ومطرح آمال حجر لہا ید ومخلص صادق الولا لساطع کستہ بود از ایراد توامان سعادت نصاب معتقد اعاظم السلاطین سیمان ...... × میر سحاق الو مان بمطالعہ مضمون بلاغت مشحون آن ...... و بہ ...... راے علیہ ...... وراے سینہ کہ از کمال خصوصیت × و یگانگی انہا و اعلام فرمودہ بودند موصول کست و ...... مراسم تعظیم و لوازم تکریم متقابل ومقارن داشتند ...... چنانچہ شیوہ × مخلصان نیکوخواہ و محبان را ...... انتباہ است صحائف دعواے اخلاص سعادت عنوان مونس موقع ہذا کتا بذا نیطیق الحق × مورسح ولطائف سلیمان اعتقاد لہا رس فصول سطر ازان دعا للمخلص حجایب شد مصحوب داخل صباح و فرو اصل صدق عقیدت و ولا تحفہ مجلس اعلیٰ و محفل اسنیٰ کہ مصدق چہ عرضہا کعرض التماس میکرد وہموارہ از حضرت
۱۹ رجب

نوٹ:۔ یہ دو نمونے ہم نے خطاطی کے دیئے ہیں ہمارے خیال میں یہ کسی کتاب کا ایک ورق رو نیشت ہے کچھ بھی خطاطی کا ایک بہت پرانا نمونہ ہے جو ایسا کج لپیٹ لکھا ہوا ہے کہ باوجود صاف تحریر ہونے کے جیسا کہ فوٹو سے ظاہر ہے مسلسل پڑھا نہیں جاتا جا نا ادر جیسا بمشکل مجھ سے پڑھا گیا ہے اُس کی نقل کر دی ہے اس میں سلطان سلیمان شاہ بن سلطان سلیم خان سے خطاب ہے سلطان سلیم ۹۲۳ھ ۱۵۱۷ء کے مصر سے بعد فتح ممالک مصر وشام قسطنطنیہ کو روانہ ہوا اور سنہ ۹۴۵ھ میں انتقال کیا۔ اس کے بعد خلافت عباسی کا خاتمہ ہوا سلطان سلیم خان کا زمانہ ۹۲۶ھ ۱۵۲۰ء ہے اس نے اکیاون برس کی عمر میں آٹھ برس نو مہینے سلطنت کر کے انتقال کیا اس کے بعد اس کا بیٹا سلیمان خان تخت نشین ہوا جو تاریخ صاحب قران سلیمان اعظم کے نام سے مشہور ہے۔ بہرحال ہم تحقیقی طور پر نہیں کہہ سکتے کہ اس تحریر میں جو سلطان سلیم شاہ میں سلیم خان لکھا ہے اُس سے کون سا بادشاہ مراد ہے۔ ۱۲

پشت

(۱۵۶)

صفاتش در آمد من از کمال × محاسن ما برادہ بیش از خیال ہمہ عالم از جان ثنا خوان او ×
جہانی ... از فیض احسان او مملکتش چون عرصہ ملک امکان از حیز انہام نزول و وسون
ہمت عالی ×
.... چوں سلیمان لامکان از احاطہ فضل ... افزون است آفتاب افطار آفاق
و فلک جہانبانی است آفتاب وار از فیض اورا اش عرصہ ہا چو عکس
داں احسان بیکرانش بر سمہ انصاف اقطار عاطفتش طراوت داب
شاہی کہ بنصرت الہی منہ فرا شاہی دولت خدائی گردوں
اساس از سایہ لطف حق لشانے
بہ ایں جہانی ابکارم چرخ نکتہ کاسں آسایش خلق در ہیامن شاہی نظلم
... از عدل و کرم معاوضہ عدالتش حو است اورا بر عاجہ احتیاج
و فوا العصا و رافع انوار اسلام سنکش روس الکفرہ و مناکل الاصنام قامع آثار
والکفرۃ و للجیص الحقائق
المواہب من عند اللہ الملک المنان الموافق بجلائل المراتب من جوافر العصر سلطان۔

(۱۵۷) نقل نکاح نامہ نواب تاج الدین خان

بوکالت سید محمد صالح صاحب از مسماۃ روشن آرا بیگم

الحمد للہ الذی جعل النکاح سنت الانام و منصلا قاطعاً بین الحلال والحرام حصنا للنفاحش والاثام والتمعال
و امالی الانام الصلوٰۃ والسلام علی سید نا محمد خیر الانام علی آلہ و اصحابہ الدرر الکرام ارسلہ بالہدی و دین
الحق لیظہرہ علی دین کل ولو کرہ المشرکون قال النبی صلعم عن النکاح سنتی فمن رغب عن سنتی فلیس منی - اما بعد ایں
وثیقہ حجت شرعیہ کہ بزیور صدق آراستہ مبنی و سارییت بر آنکہ بتاریخ نوزدہم شہر ذی الحجہ ۲ سنہ
جلوس فرخ سیر شاہی بزن خواست و در عقد نکاح شرعیہ خود آورد مسمی نواب بہادر خان چغتا

بہادر ابن زین الدین خان شہید بن نواب عزت خان نفس نفیس عاقلہ بالغہ زین المستورات تاج المخدرات مسماۃ روشن آرا بیگم بنت سید بہادر ولی خان بن سید نواب حسین خان مرحوم بتزویج وکیلش میر محمد صالح ابن سید احمد بن سید ابراہیم کہ بر صدق وکالت او اختیار نمود شاہدین عاقلین بالیقین شیخ یکا بن شیخ برخوردار ابن شیخ فیروز میر محمد ہاشم بن محمد حسین بن میر سید علی صاحب وکیل سیدہ روشن آرا بیگم فقیر اللہ بیگ ولد دلدار بیگ بن نذیر بیگ کہ بر صدق وکالت او اختیار نمودند شاہدین عاقلین بالیقین مرزا محمد علی بن غیاث خان بن نواب ظفر خان مرحوم و مہر علی بن محمد صالح وکیل مذکور وکیل مذبور بر نفس موکلہ خود را بتاج مذکور بزنی وحلال داد ایجاب وقبول من العاقدین مذکورین در مجلس واحد واقع و مردم کہ ایجاب و قبول را می شنیدند و می فہمیدند کا تعیین مبلغ یک کرور بست وپنج لک روپیہ رائج الوقت کہ نصف آن شصت و دو و نیم لک روپیہ میشوند از انجا ثلث موجل واجب الادا است و ثلثان موجل الی انتہا نکاح باین سنت کان نکاحا ان اللہ یفعل یوتیہ من یشاء۔ محمد کاظم ولد التفات۔ بہادر خان چغتا فتح محمد حبیب اللہ ولد التفات خان۔ صالح محمد بن سید احمد۔ محمد فتح اللہ دارد امید شفاعت التفات خان فدوی محمد شاہ رحیب علی ابن عبد اللہ ظفر بیگ ابن مرزا بیگ۔

لہ نواب تاج الدین خاں جو نواب بہادر خان بانی شاہجہاں پور کے پوتے تھے اُن کا عقد مسماۃ روشن آرا بیگم بنت سید بہادر ولی خان ابن نواب سید حسین خاں سے قرار پایا اور ایک کروڑ پچیس لاکھ روپیہ کا دین مہر مقرر ہوا وہ نکاح نامہ یہ ہے۔ ۱۲

(۱۵۸) تملیک نامہ بنام بی بی گل بیگم صاحبہ منجانب سید احمد صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اقرار کردہ و اعتراف معتبر شرعی نمود مسمی سید احمد ابن سید ابراہیم گیلانی مرحوم ساکن قصبہ شاہجہان پور محلہ پرگنہ کانٹ کولہ سرکار بدیوان مضافات بصوبہ دار الخلافت شاہجہان آباد حال جواز اقرار تم علا

(نوٹ) شہاب الدین سید احمد صاحب شاہجہاں پور اور شاہ آباد دونوں جگہ رہا کرتے تھے دونوں جگہ آپ کے مکانات تھے اور ارادت مندوں کا حلقہ وسیع تھا۔ گل بیگم کے بطن سے ایک صاحبزادی خدیجۃ الکبری اور دو صاحبزادے سید ابراہیم اور سید رحمت اللہ تھے جن کا نام بقاعدہ عرب اپنے جد امجد کے نام نامی پر رکھا گیا تھا سید صاحب نے یہ تملیک نامہ بعہد فرخ سیر لکھ دیا تھا۔ ۱۲

برین وجہ کہ بخشید و تملیک شرعی گردانید درحال صحت و ثبات عقل بہ مسمی گل بیگم بنت کمال الدین خان مرحوم و برخورشید رحمت اللہ ازانچہ کہ حق و ملک او بود در تحت و تصرف مالکانہ خود داشت تا زمان این تملیک شرعی خالیاعن حق الغیر و عمایمنع جواز التملیک و نفاذہ ہمگی و تمامی یک منزل حویلی کہ مشتمل بر منسوبات متعدد و متفقہ مرتبہ مبنی بخشبیت پختہ وغیر ذلک کہ واقعہ است در قصبہ شاہ آباد محلہ پرگنہ پالی سرکار خیر آباد تابع صوبہ اودہ محدود است بدین حدود اربعہ شرقی آن ملاذق است بحویلی حاجی الٰہ بخش صاحب و حد احمد خان دبنے و غربی آن ملحق است بحویلی لعل خان و عظمت خان و جنوبی آن متصل است بحویلی ارادت خان و فتح خان و شمالی آن پیوست است بحویلی کلوا تیلی و بھورجی و حد حویلی مددخان و نقیب خان با جمیع حدود و حقوق و مرافق آن داخلی و خارجی از قلیل و کثیر و ما یضاف ینسب الیہا تملیکا صحیحاً شرعیاً جائزاً نافذاً و قبض شرعی کرد مملک لہ مذکور محدود مذکورہ را باذن تسلیم مالک مذکور پس باقی نماند مالک مذکور را در محدود مذکورہ ہیچ حقے نصیبی و جہی من الوجوہ و سببے من الاسباب فقط۔ تحریر فی التاریخ بست و دویم جمادی الثانی سنہ ۱۱۲۹ ہجری مطابق سنہ ۶ جلوس میمنت مانوس بادشاہ فرخ سیر خلد اللہ ملکہ۔

گواہ شد گواہ شد گواہ شد گواہ شد گواہ شد مہر سید احمد گیلانی گواہ شد

سید محمد صالح

سید عبدالوہاب | سید سلیمان | سید داود | حافظ جعفر شاہ بیۃ خان مہمند | شہد بما فیہ عبد الحلیم بازید خیل

نقل اقرار نامہ

(۱۵۹)

سید احمد گیلانی محمد صالح ابن

اقرار نامہ سید محمد صالح بنام بی بی گل بیگم صاحبہ۔ باسمہ سبحانہ تعالیٰ

اقرار کرد و اعتراف صحیح شرعی نمود فخر باسم و نسب خود محمد صالح ولد میر سید احمد گیلانی در حالت صحت نفس و ثبات عقل و جواز تصرفات براجملہ یک قطعہ زمین بابت خرید خود کہ محدود است بدین حدود اربعہ معروفہ موصوفہ شرقی غربی شمالی جنوبی

خانہ باکو تیلی خانہ سلطان منہار شارع عام

عوض یکقطعہ زمین مشہور بحویلی بشمبر تمبولی کہ مملوک عصمت و عفت مرتبت بی بی گل بیگم صاحبہ

بنت کمال الدین خان مرحوم است و محدود است بدین حدود اربعہ موصوفہ معروفہ

شرقی	غربی	شمالی	جنوبی
حویلی محمد حلیم	حویلی محمد حلیم	حویلی محمد حلیم	عقب خانہ کو مدن بقال بمسماۃ

مرقومہ واد یم و برزمین معوض عنہ قابض شدیم و نماند مقر مذکور را از قطعہ عوض کہ خرید او بود دعوی و حقی و خصوصیتے وکان ذلک بمحضر من العدول و الثقات نوشتہ شد این خط بست چہارم شہر ذیقعدہ ۱۱۲۹ھ ہجری۔

(۱۶۰) نقل تملیک نامہ الٰہخانہ اللہ دئے خان بنام محمد علیخان

بمہر قاضی فیض اللہ و قاضی نادر الزمان و قاضی ناصر الزمان و مواہیر خانزادہ سعادت خان ولد دلدار خان و محمد روشن خان و فتحمعور خان و خرمند خان بن فتحمعور خان مرحوم و اشرف خان و سعادت خان پسران نعمت خان ولد یوسف خان و عالم خان و قاسم خان و ہادی داد خان و حامد خان فرزندان نعمت خان مرحوم و بمہر خواجہ جواہر و بمہر سید امید و بمہر سید فتح محمد و دیگر تمنداران شاہ آباد از قرار بتاریخ بست و ششم شہر جمادی الاول ۱۱۳۷ھ

آنکہ اقرار کردہ اعتراف صحیح شرعی نمود مسماۃ فاضلہ خانم بنت نعمت خان ولد یوسف خان

نوٹ:۔ یہ چوتھے فرزند نواب دلیر خان کے تھے محلہ نالہ میں انکی ڈیوڑھی تھی امیرانہ اوصاف ہیں اپنے باپ و بھائیون کے ہمدوش تھے نوروز پور کا علاقہ انکے قبضہ میں تھا مسماۃ فاضلہ خانم نعمت خان بافرزئی کی دختر ان کو منسوب تھیں یہ لاولد رہے ان کے انتقال کے بعد ان کی منکوحہ بیوی علاقہ کی مالک ہوئیں اور انھوں نے اپنے عین حیات میں ملاک کی دستاویز اپنے بھتیجے محمد علیخان کے نام تحریر کردی اور اوسپر عمائدین شہر کی مہریں کرا دیں سہاگ پور علاقہ نوروز پور روشن بازار وبڑا باغ اور ایک حویلی جو کمال الدین خان کے محلسرا کیطرف بڑھی ڈیوڑھی میں تھی غرضکہ اپنی ملکیت کی اکثر اشیاء اوس میں شامل کردیں اور یہ تملیک نامہ ۲۶ جمادی الاول ۱۱۳۷ھ ہجری میں تحریر ہوا ہے محمد علیخان جو قطب خانکے فرزند تھے ان کے ورثا میں آخری شخص افضل خان تاریں ہین جو لاولد تھے جسپر اس خاندان کا خاتمہ ہو گیا ہے۔۱۲

قوم افغان باقرزئی زوجۂ خانزاده الله دیئے خان ولد نواب دلیر خان مرحوم ساکن قصبۂ شاه آباد
سرکار خیر آباد مضاف صوبۂ اختر نگر اوده فی الحال بصحت اقرار ها شرعاً براین جمله که چون
سابق موازی بست بسوه زمینداری درو بست موضع جیٹ پوره ساحت عمله پرگنه پالی سرکار
وصوبۂ مسطوره ودو قطعه باغ نودها وباغ متصل مهینڈه تالاب سواد قصبه شاه آباد مذکور
که موسوم به باغ چوبے پران ناتھ است ویک منزل حویلی لتعمیر پخته واقع قصبۂ شاه آباد
مذکوره که مشهور بکوٹھه بران چوبے است بمسمے محمد علیخان ولد قطب خان نزین که ابن الاخت
اعیانه است تملیک بلاعیوض کرده دادم حالا موازی چهل بسوه درو بست موضع نوروز پور
وموضع سهاگ پور عمله پرگنه پالی مذکوره ویک محله روشن بازار عرف بروا بازار ویک منزل
حویلی لتعمیر پخته داخل اندرون قلعه واقع شاه آباد ویک قطعه باغ کلان معه تالاب واقعه سواد
قصبه شاه آباد مرقوم که منجمله عیوض زر مهر خود از ترکه خانزاده الله دیئے خان مرحوم که زوج
من بود در قبض وتصرف مالکانه خود تا زمان این تملیک بلاعیوض میداشتم بدین حدود
اربعه معروفه مذکور کما فصلت۔

بسوه ها موضع نوروز پور ۴۰ بسوه
نوروز پور مسطور المتن بست بسوه دربست۔ سوهاگ پور مسطور المتن بست بسوه دربست
محله روشن بازار عرف بروا بازار مع اربعه حدود معروضه ومطابق مقبوضه قدیم معه اراضی
آن ویک محله باغ کلان معه تالاب وزمین واشجار واقع شاه آباد مذکوره۔

حد شرقی	حد غربی	حد جنوبی	حد شمالی
پٹی محمد حیات حویلی لتعمیر داخل اندرون قلعه واقع شاه آباد حد جنوبی کوٹھا خاص اندرون دروازه	حد باغیچه علاول خاخیل ومحاذی یکقطعه مذکور بدین حدود اربعه یک منزل حویلی محلسرائے نواب دلیر خان مرحوم حد شمالی شارع عام	محله خضر خان ولازاکت ومسماة زلیخه زاخیل حد شرقی دروازه محلسرائے کمال الدین خان مرحوم	تالاب وغیره وباغ نواب کمال الدین خان مرحوم حد جنوبی صحن محلسرائے نواب دلیر خان مرحوم

بجمیع حدود وحقوق ومرافق ومنافع ان اشجار واثمار وآبار وخاص وارتکان وخاکدان وعملہ حویلی مذکور ہو عسملہ داخل ولکل قلیل وکثیر وبما فیھا والیضاف وبسبب الیھا خارج از مساجد ومقابر وطرف عامہ واوقاف مسمی محمد علیخان ولد قطب خان مرقوم الصدر از تملیک بلا عیوض کردہ دادیم کہ قابض ومتصرف باشد چنانچہ عقد تملیک بلا عیوض درمیان مملکہ ومملک لہ مرقومین واقع شد وتملیک لہ مذکورہ مملک را درقبض وتصرف مملکہ برآوردہ درقبض وتصرف خود آورد تملیکا صحیحا شرعیاً جائزاً نافذاً پس نماند بعد از عقد تملیک بلا عیوض مملکہ مذکورہ را ومن مقدم مقامہا درملک مرقوم حقے ودعوے و دستخط تملیک بلا عیوض باقرار مسماۃ مذکور بتصدیق گواہی اشرف خان وقطب خان برادران علاتی مسماۃ مذکورہ ومستحسن عالم خان وقائم خان وہادی داد خان وخانزادان برادران علاتی مسماۃ مرقوم نوشتہ شد وکان ذٰلک تحریر مرقوم الصدر شد۔

(۱۶۱) نقل بیعنامہ بنام اہلخانہ نواب کمال الدین خان

اقرار معتبر صحیح شرعی نمودند مخبران باسم ونسب خود ہا ہریک شیخ غلام معین الدین خان عرف شیخ غلام محی الدین ولد شیخ غلام قطب الدین وشیخ قمر الدین وشیخ ظفر الدین وشیخ کریم الدین ومسماۃ نجیب النسا ومسماۃ جان بی بی ابنان وابنات دانشور خان عرف شیخ محمد غوث بن شیخ محمد رضا بن شیخ عبداللہ ومسماۃ رابعہ خانم است بنت حاجی محمد حسنین بن حاجی محمد اسمعیل ومسماۃ بی بی گلاب بنت شیخ ولی محمد ومسماۃ بی بی راجی بنت شیخ محمد زمان ولد شیخ محمد داؤد زوجہ ہائے دانشور خان مذکور فی حال الصحیح اقرار ہم شرعاً بدینوجہ کہ منمقرین مذکورین مبلغ پانصد روپیہ محمد شاہی جید تمام وزن کہ نصف آن دو صد پنجاہ روپیہ موصوفہ میشوند از وجہ قیمت یک قطعہ باغ پختہ کہ موازی آن دو نیم پختہ زمین پختہ معہ یک حصہ چاہ معہ اشجار ہائے مثمرہ وغیر مثمرہ ومحدود است بدین حدود اربعہ متعینہ ذیل۔

شرقی	غربی	جنوبی	شمالی
آن متصل است بباغیچہ مرزا فاضل بیگ	آن ملحق است بباغ بھورنجان	آنملحق است بباغ میران اللہ	آن پیوستہ است بشارع عام وبعض بزمین باغ مذکور

بر ذمہ مسماۃ پیاری بی بی ولد سندر خان بن جلال خان والدہ امارت پناہ محمد سردار خان زوجۂ رستم خان طلب داشتم آنرا تمام و کمال مبلغ مذکور گرفتہ در تحت و تصرف خود آوردیم من بعد آن ہیچ حقے و دعوے و خصومتے بوجہے من الوجوہ و بسبب من الاسباب نیست و نماندہ بنابران آن انیچند کلمہ بطریق قبض الوصول و جہ بنائے محدودہ مذکورہ را نویسانندہ دادیم کہ ثانیًا حال سند باشد کہ عند الحاجت بکار آید و کان ذلک بمحضر المسلمین تحریر فی التاریخ بست و ششم شہر محرم سنہ ۱۶ جلوس و الامطابق سنہ ۱۱۴۷ھ

العبد	العبد	العبد	العبد	العبد
غلام محی الدین ولد دانشور خان مرحوم	قطب الدین ولد دانشور خان	قمر الدین بندہ درگاہ	ظفر الدین بندہ درگاہ	بی بی حبیبی بندہ درگاہ
گواہ شد	گواہ شد	گواہ شد	گواہ شد	گواہ شد
عصمت اللہ فدائی جیلانی	عبد الباقی	درویش محمد	خیر اللہ	شیخ محمد طاہر

(۱۶۲) تملیک نامہ سید شرف الدین صاحب عرف شاہ مدن صاحب بنام اہلیہ خود

اقرار کردہ اعتراف صحیح شرعی نمود مجر باسم و نسب خود سید شرف الدین محمد عرف شاہ مدن صاحب ولد سید عبد الباسط صاحب حموی گیلانی ساکن قصبۂ شاہ آباد پرگنۂ پالی صوبۂ خیر آباد مضاف بصوبہ اختر نگر اودہ فی الحال بصحیح اقرارہ شرعًا بر انیمعنی کہ منازل محلسرائے قدیم و جدید و حویلیات درونی و بیرونی توشکخانہ و مودیخانہ و دیوانخانہ تعمیر پختہ و کٹرہ مولا گنج مع اراضی بست و پنج بیگہ پختہ مدخلہ و مشمولہ منازل و گنج مذکور و موازی نہ بیگہ پنج بسوہ پختہ اراضی مسکونہ رعایا واقع دروازہ شمالی گنج مذکور و ہشت بیگہ دہ بسوہ پختہ واقع در جنوبی گنج مصرحہ بالا محدودہ بحدود ات اربعہ منفصلہ الذیل و موازی چہاردہ و نیم قطعہ باغ انبہ کہ از انجملہ ہفت و نیم قطعہ منثر بہ و پنج قطعہ

(مہر:) بی بی ... بندہ درگاہ ۱۲
(مہر:) شمس الدین ... ۱۱۵۱
(مہر:) ... خان ...

نوٹ:۔ سید شاہ مدن صاحب کا مزار محلہ مولا گنج لب سڑک پختہ احاطہ میں واقع ہے آپکی مہر میں سنہ ۱۱۲۱ھ کندہ ہیں۔ ۱۲

مرہونہ وود قطعہ نشاندہ ونعرشیں کردہ خود واقعہ قصبہ شاہ آباد مذکورکہ تفصیل اراضی
وحدودات آن در قبالہ جاتش مشروحاً مندرج ومرقوم است بطریق اشترا درہن
وتعمیر خود ساختہ تحت وتصرف خود میدارم والی یومنا بلا اشتباہ سابق الذکر در
قبض وتصرف مالکانہ منفرد بلا شرکت وسہامت غیرے مقرر اند درنیولاکین حیات
وصحت ذات وثبات عقل وبقاء جمیع تصرفات شرعیہ خودکہ جائز ونافذ است
آن ہمہ عمارات وباغات مشتریہ ونشاندہ خود واز رہن باغات مرہونہ مسطورہ
باجمیع حقوق ومرافق داخلی وخارجی من القلیل والکثیر داخلہ فیہا والخارجیہ عنہا و
ماتیعلق بہا وفیہا من الاثمار والاشجار مثمرہ وغیرہ مثمرہ عقلاً وارادتاً برضا ورغبت
خود بلا اکراہ واجبار غیرے بہ بی بی صاحبہ مسماۃ **خوشحال بائی** منکوحہ خود بوجہ
دین مہر ہبہ وتملیک صحیح شرعی کردہ دادم تملیکاً صحیحاً شرعیاً جائزاً نافذاً مجوزاً متفرعاً
صالباً عن الشروط الفاسدۃ وعاریاً عن المعالی المطلبیہ وحق الفروعین الفاحش
وعنہما یمنع جواز التملیک وموہوبہ بمعہ وثیقہ ہبہ نامہ ہذا التسلیم وتفویض ساختہ
مملک لہ را قابض ودخیل گردانیدہ دادم ونیز موہوبہ لہ در مجلس عقد ہذا قبول
تملیک نمودہ قابض ومتصرف گشت قبضاً ومتصرفاً صحیحاً شرعیاً پس نیست
ونماند مراحد ہو من المعاقدین حق فسخ تملیک واستردادن احیاناً من بعد ازین اگر کسے
سہیم یا شریک پیدا شود ودعوے نماید باطل ونامسموع است شرعاً وعدالتاً
کان ذلک بمحضر من العدول والثقات بنابران اینچند کلمہ بطریق سند تملیک
وہبہ نامہ نوشتہ شدکہ عندالحاجت دلیل قاطع وبرہان ساطع گردد فقط۔

گواہ شد — احمد علی

گواہ شد — عبد الواحد

تفصیل قطعات باغ مذکور الصدر

باغ مشتریہ ۷ قطعہ — باغ مرہونہ ۵ قطعہ — باغ خود نشاندہ

باغ بکری بیگہ پنجاہ — باغ بروا — باغ ملکاپور — باغ کرم اللہ پور — باغ بنگالہ — باغ سرفراز خان — باغ چکلہ — باغ سمندخان — گلاب باغ — باغ سلیم پور

ایک — یک — یک — یک — یک — یک — یک — یک — یک — یک

باغ چکلہ — باغ عباس — باغ محلہ — باغ محمود خان — لعل باغ — باغ دوندہ قریب باغ اعزاز خان

تکیہ سلیمانی — ایک — نصف

نصف — یک — یک — یک

تفصیل حدود اراضی واقع سمت شمالی گنج مذکور۔

شرق	غرب	جنوب	شمال
پیوستہ محلہ شیخ دلدار	ملحق بمسجد سید عبد الباسط صاحب	ملاصق آراضی زرخرید ہمن آ سمت و شاہراہ	پیوست باراضی زرخرید ہمنفر

تفصیل حدود اراضی واقع سمت شمالی گنج مذکور۔

شرق	غرب	جنوب	شمال
پیوستہ باراضی شیخ دلدار تا حد احاطہ مولا گنج	ملحق باغ حضرت سید عبد الباسط صاحب مرحوم مغفور	ملاصق باراضی دروازہ و دیوار شمالی متصل مولا گنج مذکور	ملتصق مزار و باغ میر محمد صالح

تفصیل حدود اراضی واقع دروازہ جنوبی گنج مذکور۔

شرق	غرب	جنوب	شمال
متصل باراضی محلہ شیخ دلدار و تالاب	پیوستہ بجانہائے مسکونہ رعایا سعادت خان	ملحق مقابر	ملاصق محلہ شیخ دلدار و احاطہ مولا گنج

تحریر فی التاریخ نہم شہر ذیقعدہ ۱۱۷۰ھ

(۱۶۴۳) نقل تصدیق نامہ

متضمن اس امر کے کہ سرفراز خان کو اکبر شاہ ثانی نے پرورش فرما کر خطاب حبیب الدولہ محب الملک افضل الامرا شمشیر جنگ مرحمت فرمایا تھا اور سلاح خانے میں ایک اعلیٰ عہدے فوج خانے اور جیب خاص پر مقرر فرمایا تھا یہ کاغذ ۲۰ ستمبر ۱۸۵۷ء کو بوقت فتح قلعہ انگریزوں کے ہاتھ لگا اور مسٹر امری شو یگر نے عجائب خانے کو تحفہ دیا۔ یہ تصدیق نامہ مطلا و مذہب ہے جس پر دو بڑی شاہی مہریں اور چودہ مہریں اور صاحبوں کی ہیں۔

حضرت محمد اکبر شاہ بادشاہ انار اللہ برہانہ وہرقدہ

ولا تکتموا الشہادۃ ومن یکتمہ فانہ اثم قلبہ واللہ بما تعملون علیم
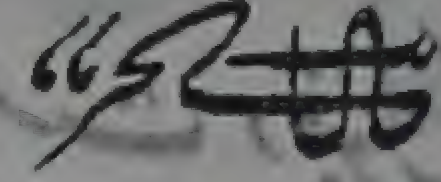
ازانجا کہ بہ مقتضاے آیہ کریمہ ادای شہادت دلیل سعادت و

کتمانش موجب شقاوت است × لہذا از حضرت سلاطین والا تبار عالی وقار علماء التقوی وصداقت التیام ومہذب امور اسلام و فقراء ہدایت وصفا شعار کرامت × وضیاء وثار و رؤسا شوکت وحشمت مآب وامراء امارت وابہت نصاب این خاکسار ذرہ بے مقدار المخاطب بہ فراز خان × سوال میکند واستشہاد حق خود میخواہد برآنمعنی کہ حضرت عرش آرامگاہ این سائل را از عمر شیر خوارگی لظل عاطفت وسایہ ملاطفت مثل فرزندان پرورش فرمودہ تبقرر معلم وادیب بہ تعلیم وتادیب × مشرف نمودہ بسن تمیز بتعین خدمت شائستہ وعہدہ بائستہ اعلیٰ خدمت قورخانہ وجیب خاص وبخطاب حبیب الدولہ × محب الملک افضل الامراء محمد سرفراز خان بہادر شمشیر جنگ در اقران وامثال مغزز و ممتاز فرمودہ سند فرمان × والا شان مزین ومسجل بمہر تزک وطغرا اشعر بمضمون مرقوم الصدور مصدرہ ششم رمضان المبارک سنہ یہی ویکم جلوس معلی بنام خاکسار صادر وعطا فرمودند چنانچہ سائل فرمان کرامت ترجمان را فخراً وسنداً بدست × میدارد ونیز تا زمان رحلت فرمودن حضرت عرش سلطانی وحاضر باشی دربار خاقانی مغزز وسرفراز ماند حضرتی را از حضرات محمد وحین بر صحت ایخال × وصدق ہذا لمقال اطلاعی وآگاہی باشد حسبۃً للہ مہر گواہی خود برین قرطاس ثبت فرمایند کہ عند اللہ ماجور وعند الناس مشکور شوند ×

(۱۶۴) نقل فرمان ٹیپو سلطان

در شہر گنجام برادران وخویشان مردم نوکر پیشہ وغیرہ کہ بیروزگارہ ہستند آنہارا گرفتہ در پیادہ ہای علاقۂ ایشان نوشتہ نوملازم کنانند وغلامان را در سرکار خداداد یک قلم آزاد فرمودہ شدہ است

نوٹ:- ٹیپو سلطان نے علاوہ اور بہت سی ایجادوں کے یہ بھی ایجاد کی تھی کہ سنہ ہجری کے بجائے سنہ ولادت نبوی لکھتا تھا دستخط اکثر نبی مالک اس طرح [illegible] کرتا تھا اور بعض وقت ٹیپو سلطان بھی اس طرح ٹیپو سلطان لکھتا تھا اس نے عجیب جدت پسند طبیعت پائی تھی حسابی ہندسوں کے لکھنے کا طرز بھی بدل دیا تھا۔ ہم سب بائیں طرف سے ہندسے شروع کرتے ہیں اور دائیں ختم لیکن ٹیپو سلطان نے اس پرانے طرز ہندسہ نگاری کو بدل دیا۔ صفر اس طرح لکھتا تھا ○ سنہ ۱۲۱۰ھ کو یوں لکھتا تھا سنہ ۱۲۱۰ ۔ ٹیپو کے والد نواب حیدر علی خان کے انتقال کا مادۂ تاریخ۔ "حیدر علیخان بہادر" (سنہ ۱۱۹۲ھ) ہے۔
۱۱۹۵ھ

ایشان نیز تفقید و خبر گیری این معنی داشتہ از آنہا غلامان ما آزاد کنانند غلامان برضا و رغبت خود پیش
ہر کس کہ بطور نوکران نوکری نمایند مختارانند۔ نوزدہم ماہ دے سال حراست سنہ یک ہزار و
و صد و ہشت و چہار مولود محمد ~~تالیف~~ بحرنا"

(۱۶۵) نقل نکاح نامہ مرزا شہاب الدین و مداری بیگم

سویرنہ شب ۷ رشوال سنہ ۱۲۴۱ ھ مہری قاضی مرزا خلیل الرحمن جو نہایت مطلا اور مذہب ہی۔ یہ نکاح نامہ
۲۰ ستمبر سنہ ۱۸۵۷ء کو قلعہ معلی میں بوقت قبضۂ انگریزی ملا اور مسٹر امری شو ئیگر نے
(Mr. Imre Schweiger) عجائب خانہ واقعہ قلعہ کو تحفۃً دیا۔

اطلعت بهذا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی جعل النکاح سنۃ سنیۃ للانام و فصلا قاطعا متمیزا بین × الحلال والحرام حصنا حصینا
عن التفاحش والاثام و تمتعا فی اللیام والایام × والصلوٰۃ والسلام علی من جار بامر فانکحوا
ما طاب لکم من النساء و قال تزوجوا توالدوا تناسلوا × و تکاثروا فانی متکاثر بکم الامم یوم العرض
واللقاء و علی آلہ المعصومین و اصحابہ اجمعین × اما بعد این وثیقہ صحیحہ شرعیہ نبویہ بنور صدق
آراستہ بشرع و مبنی است برانیکہ × بتاریخ شب ہفتم شوال المکرم سنہ ۱۲۴۱ ہجریہ مقدسہ نبویہ
علیہ التحیۃ و الثنا در محفل عقد حاضر آمدہ × حافظ نظام علی بن نور محمد کہ وکیل ثابت الوکالت
بالنکاح است از قبیل تتق نشین عصمت سماۃ × مداری بیگم بنت مرزا مونگا بشہادت
شاہدین العادلین الحرین البالغین احدہما مرزا حسین بخش ابن مرزا جمعہ و ثانیہما مرزا عظیم الدین
بن مرزا شجاع الدین وکیل مذکور نفس نفیسہ سماۃ مذکورہ بعوض کابین مبلغ پنجلکھ روپیہ

بقیہ نوٹ صفحہ ۲۴۰:۔ ٹیپو سلطان کی وفات کے مادّے یہ ہیں ع
نور اسلام دین ز دنیا رفت ۔ شمشیر گم شد ع نسل حیدر شہید اکبر شد
۱۲ ھ ۱۳   ۱۲ ھ ۱۳ (سنہ ۱۷۹۹ء)   ۱۲ ھ ۱۳
باپ بیٹوں کا عالی شان مقبرہ قلعہ سرنگاپٹن ملک میسور میں اب تک بھی بہت اچھی حالت میں ہے سرکار سے اس کی دیکھ ریکھ میں بڑی
فیاضی سے صرف کیا جاتا ہے۔ ۱۲

سکۂ رائج الوقت کہ ثلث ازان معجل و ثلثان منہ موجل الی بقاء النکاح بزنی و زوجیت دوجہ دودمان سلاطین نامدار × مرزا شہاب الدین بن مرزا لکھو دا د و ناکح مذکور نفس نفیسہ مسماۃ ممدوحہ را بعوض کابین المذکورین × خواست و قبول کرد و درعقد نکاح صحیح شرعی خود درآورد و بینہما ایجاب و قبول شرعی واقع شد × وعقد نکاح منعقد گشت نکاحاً صحیحاً شرعیاً جائزاً نافذاً علی سبیل الشہرۃ والاعلان ولا علی طریق الخفیۃ والکتمان قد وقع ذلک فی التاریخ شہر صدر و سنہ الیہ ببیص۔

اس نکاح نامے کے حاشیئے پر شاہزادوں کی گواہیاں حسب ذیل ہیں:-

مرزا شہاب الدین (ناکح) مرزا لکھو صاحب۔ مرزا ملو صاحب۔ مرزا محمد۔ محمود۔ مرزا سربلند بخت۔ مرزا خداداد۔ مرزا ببو۔

(۱۶۶) عرضی جوابی راجہ رتن سین راجہ چتوڑ گڈھ بنام سلطان علاء الدین خلجی

برضمیر آفتاب نظیر آن خدیو کشور گیر مخفی نخواہد بود کہ شاہان دین دار و خواقین معدلت شعار حرمات محترمات و مخدرات محصنات فدویان خاص و جان نثاران با اختصاص را ننگ و ناموس خود تصور می فرمایند و ذات قدسی صفات خویش از ظل الحق دانستہ مخلوق الٰہی را بزیر سایۂ حفاظت و امنیت خود نگاہ می دارند نہ باغوائے نفسانی و ترغیب شہوانی از حد حق پرستی و دائرہ خداشناسی بیرون شتافتہ راہ ناواجب طے نمایند حیف است کہ مسیحا کار اجل فرماید و خضر طریقہ گمرہی نماید پاسبان را دزد شدن نشاید و راعی را گرگ بودن نباید و اگر بنیت حق طوبیت ہمی انتقامی کند بسم اللہ این گوے واین میدان۔[1]

بیا و نوشش کن پیمانہ چند فدائے مقاومت پیمانہ چند

لیکن معلوم است کہ در عالم غیرت و ناموس ذرہ با خورشید ہمچشمی می کند و مور با سلیمان مقابل میشود اینک رخش ہمت و مردانگی ما در صف وسے شجاعت و شیردلی برکف۔

سے وقت ضرورت چو نماند گریز دست بگیرد سر شمشیر تیز۔

[1] یہ واقعہ ۱۳۰۳ء کا ہے۔

مکتوب جوابی سلطان محمد عادل شاہ

(۱۶۷)

بجواب خط شاہجہان بادشاہ

منت ایزد راست کہ درجہان تکبر ومنی ہیچ کس را نگذاشت بلکہ کنندۂ نخوت را با خاک برابر ساخت ؎

مراوار رسد کبریا ومنی
کہ ملکش قدیم است وذاتش غنی

مراسلۂ کہ از دبیران خام طبع نگاشتہ ترسیل دادہ بودند ظاہر وباہر گردید واظہر من الشمس است کہ ہُدہُد را تاج شاہی وافسر پادشاہی از روز ازل دادہ اند چہ شد کہ مہتر سلیمان علیہ السلام چندروز باز راسرفراز فرمودہ بودند باز راچہ یارا کہ چنگل زند واساس قدیم را منہدم ساختہ بدعت نو نہد۔ خرگوش ہرچند بہ خواب رود بوقت کارچنان دود کہ عقب گرفتہ را ہلاک می سازد و عقاب ہرچند در تجسس است فاما از شوم طبعی بہ طمع گوشت خرگوش درمطرح قیدمی افتد این سخن را از بطون راہ بہ ظہور نہ دہند بلکہ درخیال ہم نگذارند انچہ پیشکش دادہ ام خواہم وا والصلح خیر واقع است ؎

تو ہم گردن از حکم داور مپیچ
کہ گردن نہ پیچد از حکم تو ہیچ

(۱۶۸) نقل فرمانے سلطان غیاث الدین بلبن

اسمہ اعلی وحمدہ اولی

عبارت مندرجہ طغرا ومہر	
	الواثق بتائید الرحمن ضیاء الدنیا والدین ابوالظفر سلطان غیاث الدین
	یا ایہا الذین آمنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم
	ابوالظفر غیاث الدین محمد بادشاہ غازی سنہ احد

ؔ یہ فرمان اور اس کے بعد کے فرامین مجھے بہت دیر سے دستیاب ہوئے ہیں اسے ہی غنیمت سمجھتا ہوں کہ مل تو گئے۔ دیر آید درست آید۔ لہذا سنین کا سلسلہ اور ترتیب ٹوٹ گئی۔ عبارت اس فرمان کی فارسی اور خط نسخ اُسی نہج کا طغرا نما ہی جیسا کہ قطب مینار کا ہی فرمان کی پانچ سطریں ہیں۔ خط طغرا میں بادشاہ کا نام "ضیا الدنیا والدین ابوظفر

سال جلوس چہارم مورخہ ۷ شعبان ۶۷۱ھ جس کو رو سے ایک قطعۂ اراضی موازی چار زنجیر جو
۷ فروری ۱۲۷۳ء
خواجہ حیدر کا مقبوضہ تھا شاہی قلعہ دہلی کی فصیل کے اندر آ جانے سے خواجہ حیدر اور اُن کی اولاد کو معاوضہ میں زمین عطا کی گئی۔

بعرض اشرف اعلیٰ رسید چون کہ سیادت و نقابت پناہ نجابت و صفوت دستگاہ خواجہ حیدر موازی چہار جریب زمین سکنی در بلدہ مفاخرہ دار الخلافت دہلی در قبض و تصرف مالکانہ خود دارد و با اولاد صلبی خویش در انجا آباد ہست درینولا اراضی مذکورہ درون احاطۂ قلعۂ ظفر اثر محوط گشتہ لہذا حکم جہانمطاع آفتاب شعاع شرف نفاذ یافت کہ اراضی مسطورہ از محلقدیم بدستور سابق در قبض و تصرف مشار الیہ مقرر و مسلم باشد تا کہ مومی الیہ با فرزندان موطن مستقل دانستہ پشت بپشت و بطناً بعد بطن بمحل آباد باشد و احدی بعلت انتقال محال و تجبیع تکالیف دیوانی و مطالبات سلطانی مزاحمت نرساند و ہر قومی راکہ او آباد سازد ارباب امور سلطنۃ در کار پردازان و تحصیلداران عہدہ آنہا معاف دارند الزم ست کہ متصدیان حال و استقبال در استمرار الحکم عالی تخلف و انحراف نورزند تحریر فی السابع شعبان سنہ الرابع جلوس مطابق سنہ احد و سبعون و ستمائۃ ہجری۔

صحیح — بمہر دیوان عدالت

صحیح — بمہر دیوان اعلیٰ

صحیح — بمہر دیوان وزارت

صحیح — بمہر دیوان صدارت

پشتِ فرمان:۔ مقرراً شرح ضمن بموجب التماس سیادت و نقابت پناہ حقائق و معارف آگاہ خواجہ حیدر موازی چہار جریب زمین سکنی در قبض و تصرف مالکانہ این دعاگو می است درینولا در احاطۂ قلعہ ظفر محوط گشتہ

بقیہ حاشیہ صفحہ (۲۴۳) غیاث الدین سلطان" ہے اور مہر ہے" ابو ظفر غیاث الدین محمد بادشاہ غازی ہے حاشیہ پر چار بڑے محکمہ جات سلطنت **دیوان عدالت۔ دیوان اعلیٰ۔ دیوان وزارت۔ دیوان صدارت**۔ کی تصدیقی مہریں نقول دفتر میں پہنچنے کی ہیں۔ پشت فرمان پر خلاصہ مضمون درخواست اور حکم صادر شدہ لکھا ہے جس پر صاد و صحیح کا حرف اول کا ہے بالقلم عہدہ دار تنقیح کنندہ ہے اور جتنی مہریں حاشیہ پر ہیں سب پر صاد ہے۔ اگر یہ فرمان اصلی ہے جیسا کہ اس کے خط اور مواہیر سے معلوم ہوتا ہے تو واقعی بلحاظ قدامت کے ایک نادر و نایاب چیز ہے۔ یہ فرمان چودھری بہادر علی صاحب ساکن پلول کے پاس ہے۔ اس کی اصلیت میں اگر محل شک ہے تو یہ ہے کہ سلطان بلبن ۶۶۴ھ میں تخت نشین ہوا نہ کہ ۶۶۷ھ یا ۶۶۸ھ میں (دیکھو لون اگزیبشن آف انٹی کوٹیز صفحہ (۴۶) ۔ ۱۲۔۱۵ میری رائے میں یہ پڑھنے کی غلطی ہے سیاق عبارت و طرز تحریر فرامین کے لحاظ سے "در اصدار یا ایراد" چاہیئے۔ حاشیہ پر جو تسخ لکھا ہے وہ بھی اصل میں نقل معلوم ہوتا ہے۔ ۱۲

حکم جہانمطاع شرف یکار یافت کہ اراضی مذکورہ از محلقدیم بدستور سابق در قبض و تصرف مشار الیہ با فرزندان او بحال دارند و درین باب فرمان قلمی سازند فقط

(۱۶۹) نقلِ فرمان ہمایون بادشاہ ۹۴۸ھ ۱۵۴۱ء

بادشاہ بہادر ہمایون غازی نصیر الدین محمد

فرمان نصیر الدین محمد ہمایون بادشاہ غازی

بفرمان والاشان شہنشاہ نصیر الدین محمد ہمایون خلد اللہ ملکہ

آزادنامہ بآزادی تجارت قوم بوہیر شیعہ اسمعیلیہ بمملکت ہند نوشتہ شد

دریں ایام پر آشوب شہنشاہ ہند از کج رفتاری فلک سفر دراز اختیار نمود و از گردش لیل و نہار بصعوبت ریگستان بار وار اتفاق افتاد و بہ منازل سفر بیشتر از مردمان بیوفائی ظاہر شد در یک منزل گروہی قوم بوہیر ملاحظہ فرمود کہ از تجارت اطراف ملک فارغ گشتہ بخانہ خود میرفتند و از نزول لشکر قلیل شہریاری آگاہ گشتہ بجای بیوفائی لوازم کمر خدمتگذاری بجان و دل بستہ بہمت بمہمان نوازی مصروف شدند و خدمت ہر متنفس بواجبی ادا نمود کہ درین سفر مثل آن منزل خوشگوار آسائش و آرام نیافت و چند نفرین معتبر و معتمد برای رہبری و تسہیل سفر بہ تبدیل لباس لوازم خدمات سلطانی ادا نمودہ تا بحد قلمروی ہندوستان رسانید و امیدوار عنایات خسروی گشتند بموجب فرمان والاشان این آزادنامہ تجارت مع اظہار خدمات پسندیدہ عطا فرمود چون سلاطین نامدار کہ باورنگ مملکت ہند قرار گیرند بلا تعصب مذہبی و پناہ از ایذا رسانی مخلوق و بآزادی تجارت حکم فرمایند کہ این گروہ بجز تجارت و خدمات شاہی کار دیگر نمیداند روزیکہ افضال خدا شامل حال ظل الہی شود بعونہ تعالے نتیجہ بر خدمات شما بہتر از بہتر خواہد شد

بتاریخ بست و یکم ربیع الاوّل ۹۴۸ھ ہجری بحالت سفر از قلم بندہ بارگاہ آسمان جاہ بیرم خان مرتب شد

نوٹ :- یہ نادر فرمان جناب طیب علی عبدالرسول صاحب شاکر ایڈیٹر "نسیم سحر" جبل پور کا عطیہ ہے۔ اس میں تیرہ سطریں ہیں خط نہایت عمدہ اور واضح نستعلیق ہے مگر مرور زمانے سے تحریر مدھم پڑ گئی ہے - ۱۲

(۱۷۰) نقلِ فرمان عالی شہنشاہ جلال الدین اکبر بادشاہ ۱۰۰۴ھ ۱۵۹۵ء

اللہ اکبر کہ درین وقت فرمان عالیشان ورود یافت کہ چونکہ صلاح اندیش عبادت اندوز داؤد بن قطب شیخ جماعت بوہریان را حسب التماس او از روے کمال عاطفت والتفات بدرگاہ خلائق پناہ طلب فرمودہ ایم حکام بلاد گجرات سیّما احمد آباد و سید پور و عہدہ داران آن حدود مانع و مزاحم او نشوند و بگزارند کہ خاطر خواہِ خود متوجہ آستان بوسی گردد و بہیچ وجہ من الوجوہ تخصیص از رہ گزر مذہب و ملت از ممر زکات و سائر تکالیف خلاف حکم و بربست تعرض بحال او واتباع او نرسانند و خانہائے آنہارا کہ مہر کردہ اند کشادہ تبصرف آنہارا گزارند و جمعیکہ بہ کسب و کار و سواد او معاملہ مشغول باشند مانع بنایند و مراعاتِ حال آنہارا لازم دانستہ اصلا طمع و توقع نہ کنند واگر از اموال آنہا چیزے گرفتہ باشند باز گردانیدہ بدہند کہ بعد مدّت از تشخیص معاملات آنہا بہر چہ حکم اشرف شود عمل کردہ خواہد شد می باید کہ کروریان و جاگیرداران و سائر متصدیان مہمات گجرات مشار الیہ را امداد و اعانت نمودہ از رہ ہا بسلامت بگزارند واگر بدرقہ خواہد امداد نمودہ نوعے کنند کہ از محال مخوف بمأمن امن و استقامت بہ آسودگی برسند و مراعات جانب او از لوازم دانستہ درین باب اہتمام تمام لازم شناسند۔

تحریر یکم ماہ دی الٰہی ۱۰۰۴ھ

بدار السلطنت لاہور

نوٹ :۔ یہ فرمان جناب طیب علی عبد الرسول صاحب شاکر ایڈیٹر در نسیم سحر، جبل پور کا عطیہ ہے۔ ۱۲

(۱۷۱) نقلِ فرمان نورالدین جہانگیر بادشاہ ۱۰۱۹ھ ۱۶۱۰ء

اللہ اکبر

ابو المظفر نور الدین محمد جہانگیر بادشاہ غازی

فرمان ابو المظفر نور الدین جہانگیر بادشاہ غازی

درین وقت فرمان واجب الاطاعۃ والاذعان از مسکن عنایات والاحسان

شرفِ صدور وعز ورود یافت کہ بوضوح پیوست

کہ چون فضیلت مآب نزاہت ایاب شریعت شعاری طریقت دثاری حقیقت آگاہی شیخ داؤد گجراتی معہ اصحاب خود

از مردم فضلاء و بلغاء کہ بجمیع علوم آراستہ وبہمہ ابواب پیراستہ شد چنانچہ دانشمند وزاہد وعابد متقی پرہیزگار اند مناسب ولائق

آنکہ کروریان وجاگیرداران ومتصدیان مہمات حال واستقبال صوبہ گجرات احمدآباد امیدوار العنایات خسروانہ ونوازش

پادشاہانہ بودہ بدانند کہ فضیلت مآب مشارالیہ وا و توابعان و متعلقان اورا بہیچ وجہ من الوجوہ مزاحمت نرسانند بمراسم

اعزاز واحترام بلاکلام نمودہ قواعد تعظیم بتقدیم رسانند سند سادات عظام وقضات اسلام ومشائخ کرام و علما رانام

وساکنان ومتوطنان وجمہور سکنہ وعموم متوطنہ سرکار احمدآباد صوبہ گجرات حسب الحکم جہاں مطاع آفتاب

شعاع عمل نمودہ ازسخن صواب کہ ہر آئینہ موافق شریعت غرا خواہد بیرون نرود وبہیچ مذہب پرسش و

تشویش احوال او نکنند وگذارند کہ بحال بوجہ بدعاگوئی دوام دولت قاہرا اشتغال نمایند وہر کہ

ازین امر اقدام عدول کند بغضب بادشاہی کہ نمونہ قہر الٰہی است گرفتار خواہد شد درین باب قدغن لازم دانستہ

تخلف نورزند تحریر فی التاریخ ۱۹ شہر جمادی الاول سنہ ۱۰۱۹ ہجری مصطفوی

برسالہ فضیلت مآب فصاحت آیات آباب اقبال آثار مولانا علی احمد حوکی مقرب الحضرت السلطانی مہتاب خان نوبت واقعہ نویسی خواجہ تقی محمد سہ حصہ

نوٹ :- یہ فرمان جناب طیب علی عبد الرسول صاحب شاکر ایڈیٹر دو نسیم سحری، جبل پور کا عطیہ ہے۔ اس میں (۱۳) سطریں ہیں۔ خط معمولی صاف نستعلیق ہے۔ ۱۲

(۱۷۲) نقلِ فرمانِ[1] اورنگ زیب

مورخہ ۹؍ ذی الحجہ سنہ جلوس سوم (۱۰۷۱ھ ۱۶۶۰ء) جس کی رو سے سو بیگہ آراضی پرگنہ سرولی سرکار سنبھل میں مسماۃ عائشہ کو عطا ہوئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بخط طغرا

مہر شاہی	فرمان ابو المظفر محی الدین محمد اورنگ زیب بہادر عالمگیر بادشاہ غازی

مہر کی عبارت یہ ہے:-

یا فتاح — یا رافع

ابو المظفر محی الدین محمد اورنگ زیب بہادر عالمگیر بادشاہ غازی سنہ ۶۹
ابن شاہ جہان بادشاہ ابن جہانگیر بادشاہ ابن اکبر بادشاہ ابن ہمایون بادشاہ
ابن بابر بادشاہ ابن عمر شیخ میرزا ابن سلطان ابو سعید ابن سلطان محمد میرزا
ابن میران شاہ ابن صاحب قران ثانی

یا واسع — یا نافع

درینوقت فرمان عالیشان سعادت نشان شرف صدور یافت کہ موازی یکصد بیگہ زمین افتادہ لایق زراعت خارج جمع از پرگنہ سرولی سرکار سنبھل از ابتدائے فصل خریف ستحقان ئیل در وجہ مدد معاش مسماۃ عائشہ و غیرہا حسب الضمن مقرر و مسلّم باشد کہ حاصلات آنرا فصل بفصل سال بسال صرف معیشت خود ہا نموده بدعای بقار دولت ابد مدت اشتغال مینموده باشند می باید کہ حکام و عمال و جاگیرداران و کروریان حال و استقبال در استمرار و استقرار الحکم اقدس اعلیٰ کوشیده اراضی مذکور را پیموده و چک بستہ بتصرف آنہا بازگذاشتہ اصلاً و مطلقاً تغیر و تبدل بدانراه ندہند و بعلت مالوجہات و اخراجات مثل قنلغہ و پیشکش و جریبانہ و محصلانہ و مہرانہ

[1] فرمان کا خط نستعلیق اور واضح ہے۔ دس سطریں ہیں۔ کاغذ بہت فرسودہ ہو گیا ہے۔ یہ فرمان نواب داؤد علی خاں صاحب رئیس سنبھل نے درباری نمایش سنہ ۱۹۱۱ء میں مستعار دیا تھا۔۱۲

وضابطانه وداروغگانه وبیگار وشکار وده نیمی ومقدمی وصدد وئی وقانونگوئی وضبط هرساله
بعد تشخیص چک وتکرار زراعت وکل تکالیف دیوانی ومطالبات سلطانی مزاحمت نرسانند
ودرین باب هرساله فرمان وپروانچه مجدد نطلبند واگر در محلے دیگر چیزے داشته باشند آنرا
اعتبار نکنند بتاریخ نهم ذیحجه سنه سه از جلوس والا نوشته شد۔

پشتِ فرمان

شرح یادداشت واقعه تاریخ روز جمعه چهارم شهر ذی قعده
سنه ۳ جلوس میمنت مانوس موافق سنه هجری ......
ماه الهی برساله سیادت ونقابت ونجابت وصفوت دستگاه
مورد مراحم پادشاهی مطرح عنایات شاهنشاهی صدر
جلیل القدر ببرکت شیخ ونوبت واقعه نویسی کمترین بندگان
درگاه خلایق پناه محمد کاظم قلمی می گردد که ....
مسماة عائشه وغیرها مستحقه وصالحه اند واز هیچ ممر وجه
معیشت مقرر ندارند حکم جهانمطاع آفتاب شعاع
واجب الاتباع شرف نفاذ یافت که موازی یکصد
بیگه زمین افتاده لایق زراعت خارج جمع ......
...... مدد معاش انها مرحمت فرمودیم واگر در محلے
دیگر چیزے داشته باشند آنرا اعتبار نکنند بموجب
پروانگی بمهر عصمت پناه عفت دستگاه ماه بانو تصدیق
قلمی شد واقع تاریخ ۲ شوال سنه ۳ جلوس والا بموجب
تصدیق بایادداشت قلمی شد۔

شرح بخط سیادت ونقابت پناه صفوت ونجابت دستگاه
صدر جلیل القدر ببرکت شیخ آنکه داخل واقعه نمایند
شرح بخط وزارت پناه کفایت دستگاه راجه رگھناتھ آنکه

تاریخ ۱۴ صفر سنه ۳ جلوس والا نقل بدفتر توجیه

تاریخ ۱۴ شهر صفر سنه ۳ جلوس والا موافق سنه ۱۱۴۱ هجری نقل بدفتر

سنه ۳ بوقت دور داخل کرده شد

۱؎ سیاق عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ لفظ متروک سیاہہ ہوگا یا آوارجہ ۱۲
۲؎ بوقت دور کوئی چیز نہیں بوقت روز ہوگا ۱۲

داخل واقعہ نمایند۔

شرح بخط واقعہ نویس آنکہ مطابق واقعہ است۔ شرح بخط وزارت پناہ کتابت دستگاہ شایستہ اصناف مراحم و تفقدات راجہ رگھناتھ آنکہ بعرض مکرر رسانند۔

شرح بخط عزت آثار محمد تقی خان آنکہ روز سہ شنبہ پانزدہم ۱۵ شہر ذیقعدہ سنہ ۳ جلوس مبارک ۱۰۷۰ ہجری مقدسہ۔........

بخط وزارت پناہ کفایت دستگاہ شائستہ اصناف مراحم و تفقدات سزاوار صنوف عواطف و تلطفات راجہ رگھناتھ آنکہ از ابتدای خریف سچقان ئیل فرمان عالیشان قلمی نمایند۔ سص

شرح بخط سیادت و نقابت پناہ نجابت و صفوت دستگاہ صدر الصدور میرک شیخ آنکہ بگذارند ص

مشارالیہ	مسماۃ
ـــ سگہ	حفیظہ
	ـــ سگہ
مسماۃ	مسماۃ
زینب	جلانی
ـــ سگہ	ـــ سگہ

بادشاہ عالمگیر میرک شیخ صدر الصدور

شاہ عالمگیر ضمیر مریدان شد محمد تقی سنہ ق سنہ احد

عالمگیر بادشاہ سید مدن غلام سنہ احد

عالمگیر بادشاہ محمد اورنگ زیب بہادر بندہ راجہ رگھناتھ

بتاریخ ۲۵ محرم سنہ ۳ جلوس ثبت شد

فی التاریخ ۳ صفر سنہ ۳ مطلع شد

فی التاریخ ۱۲ شہر محرم سنہ ۳ جلوس قلمی شد

فی التاریخ ۲۷ صفر سنہ ۳ جلوس ثبت شد

برسالہ سیادت و نقابت پناہ نجابت و صفوت دستگاہ مورد مراحم بادشاہی مطرح عنایات شاہنشاہی صدر جلیل القدر میرک شیخ و نوبت واقعہ نویسی محمد کاظم۔

بموجب یادداشت واقعہ ...... تحریر ...... مورخہ

فرمان عالیشان صادر شد ......

نموده شد

(۱۷۳) نقلِ فرمانِ اورنگ زیب[۱]

مورخہ یکم صفر سنہ جلوس (۱۴) ۱۰۸۲ھ/۱۶۷۱ء جس کی روسے اسّی بیگہ اراضی وقوعہ موضع... صوبۂ دہلی میں محمد زمان کو مرحمت ہوئی

بخط طغرا	بفرمان ابوالمظفر محی الدین محمد اورنگ زیب عالمگیر بہادر بادشاہ غازی	۱۰۸۱ عالمگیر بادشاہ غازی محمد اعظم بن محمد ۱۴
بخط طغرا	نشان عالی متعالی بادشاہزادہ محمد اعظم	عالی متعالی
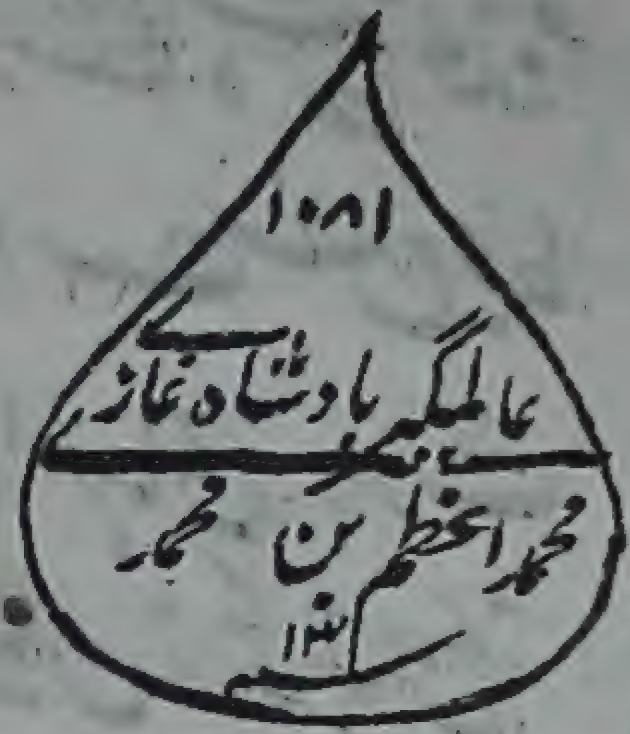
.... عز ورود یافت کہ موازی ہشتاد بیگہ زمین افتادہ خارج جمع لایق زراعت .... من مضافات صوبۂ دار الخلافہ شاہجہان آباد از ابتدائے فصل خریف تیکوریل در وجہ مدد معاش محمد زمان .... باشد کہ حاصلات آنرا فصل بفصل و سال بسال صرف معیشت خود نمودہ بدعاے دولت ابد قرین اشتغال می نمودہ باشد می باید کہ حکام (وعمّال و) کروریان حال واستقبال این امر والا را مستقر و مستمر دانستہ اراضی مذکورہ را پیمودہ وچک بستہ بتصرف او ...... (واگذارند) واصلاً ومطلقاً تغیر و تبدیل بدان راہ ندہند وبعلت مالوجہات واخراجات مثل قتلغہ وپیشکش وجریبانہ وضابطانہ ومحصلانہ ومہرانہ وداروغگانہ وبیگار وشکار دہ نیمی و مقدمی وصدروئی وقانونگوئی وضبط ہر سالہ بعد از تشخیص چک وتکرار زراعت وکل تکالیف دیوانی ومطالبات سلطانی مزاحمت نرسانند واگر در محلے دیگر چیزے داشتہ باشد آنرا اعتبار نکنند و درین باب ہر سال سند مجدد نطلبند تاریخ غرہ ماہ صفر ختم بالخیر والظفر سنہ چہار دہم جلوس والاتحریر یافت۔

[۱] اس فرمان کا خط نستعلیق ہے اوپر کی دو سطریں پھٹ گئی ہیں اب صرف آٹھ سطریں باقی ہیں۔ ۱۲

پشتِ فرمان۔ .... دستگاہ مخدوم

.... ل۔ بہ صوبہ دار الخلافہ ....

.... کہ رقبہ الٰہی پانصد بیگہ است ....

... امر جلیل القدر منیع الشان عرضداشت کہ موازی ہشتاد بیگہ زمین افتادہ خارج جمع ... او مرحمت فرمودیم واگر در محلے دیگر چیزے داشتہ باشد آنرا اعتبار نہ کنند واقعہ بتاریخ دوم شہر ذی حجہ سنہ ۱۲ جلوس والا موجب تصدیق .. قلمی شد شرح بخط فضیلت پناہ صدارت دستگاہ شیخ مخدوم آنکہ داخل واقعہ نمایند شرح بخط واقعہ نویس مطابق واقعہ است شرح بخط وزارت پناہ فضایل وکمالات دستگاہ مورد مراحم بیکران مدار المہامی وارث محمد خان آنکہ بعرض مکرر رسانید شرح بخط رفعت پناہ محمد حسین آنکہ بتاریخ چہار دہم محرم الحرام سنہ ۱۲ جلوس ہمایون مکرر بمعرض عالی متعالی رسید شرح بخط مدار المہامی آنکہ از ابتدار فصل خریف تیکوریئل نشان واحیا الا ذعان قلمی نمایند۔

بتاریخ ۹ صفر سنہ ۱۲ ... جلوس

نقل بدفتر صاحب توجیہ رسید سلخ ماہ

باعث — سالیانہ بموجب اسناد احکام و

موضع در لبست

موادر یتولا مرحمت شد ل۔ بیگہ زمین افتادہ

بتاریخ ۱۲ صفر سنہ ۱۲

نقل بدفتر رسید

محمد اعظم بادشاہ بندہ کلیانداس

منوہر رنگیلے ۱۱۰۷

مخدوم عثمان بن مخدوم عبد اللہ ۱۱۸۱

عالمگیر غلام محمد خان سد دات

فی التاریخ سنہ ۱۲ جلوس والا مطلع شد ۱۲ صفر

فی التاریخ سنہ ۱۲ جلوس ۱۰ شہر صفر مطلع شد

فی التاریخ ۲۶ صفر سنہ ۱۲ ... شد

برسالہ فضیلت وصدارت پناہ شیخ مخدوم ونوبت واقعہ رام رائے۔

(۱۷۴) نقلِ فرمان مہری محمد شاہ بادشاہ

متضمن عطائے خدمت قلعہ داری ارک بندری مبارک سورت اور خطاب بیگلر خان ۱۴/ جمادی الاولی ۳۰ سنہ جلوس م ۱۷۴۸ء / ۱۱۶۱ھ

لایق العنایت وفادار خان بنوازش بادشاہی امیدوار بوده بدانند که درین زمان میمنت اقتران فضل و کرم خسروانه ازراه بنده پروری اوراہم حسب خدمت حراست قلعۂ ارک بندر مبارک سورت وعطائے خطاب بیگلر خان ازانتقال بیگلر خان حارس متوفی سرمایہ مفاخرت ومباہات بخشید باید شکر وسپاس عنایات مقدس ومعلی بجاہی آورده در محافظت قلعه وتوزوک واحتشام وموجود داشتن ذخیره مطابق ظابطه مستمره جدوجهد فراوان بکمال هوشیاری وخبرداری تبقدیم رساند درین امور از حضور ساطع النور تاکید موفور دانند چهاردهم جمادی الاولی سال سیم از جلوس والا نوشته شد

(۱۷۵) نقلِ فرمان محمد شاہی بنام قاضی محمد رضا اللہ

عبیدہ پیرخان صدر الصدر
فدوی راسخ الاعتقاد محمد شاہ
بادشاہ غازی

گماشتهای جاگیرداران وکروریان وجمهور سکنه پرگنه کنور سرکار وصوبه دار الخلافه شاهجهان آباد اعلام آنکه حسب الحکم جهان مطاع آفتاب شعاع گردون ارتفاع منصب قضائی وخطابت پرگنه مسطور معه سواد وقصبه و قریات متعلقه آن از تغیر محمد تقی محمد رضاء الله ولد ناصر الزمان خان مقرر ومفوض گشته که کما ینبغی بلوازم مناصب مزبور قیام نموده شد ودر فصل قضایا وخصومت واجراء حدود وتعزیرات واقامت جمعه وجماعات وترغیب مردم بطاعات والنکاح من لالی وله وقسمت ترکات وحفظ اموال غیب وایتام وتعین اوصیاء ونصب قوام مسائی موفوره

ك اصل فرمان میں اسی طرح ہے۔ در اصل بہ ضابطہ ہے۔ ۱۲

تقدیم رسانیدہ وخطابت را از قرار واقع بجا آرد باید کہ برطبق حکم فیض شیم عمل نمودہ مشار الیہ را قاضی وخطیب آنجا دانستہ دست اندازی موحی الیہ در امور متعلقۃ الخدمات مستقل دانند و دیگرے را سہیم وشریک او ندانند ومحکوک ومتخلاف را بمہر او شمارند دریں باب فارغن دانستہ حسب المسطور بعمل آرند۔ بتاریخ ششم شہر ذی الحجہ سنہ ۳۰ جلوس والا قلمی شدہ

(۱۷۶) نقلِ فرمانِ[۱] عالمگیر ثانی سنہ ۱۱۷۲ھ ۱۷۵۸ء

الہٰی

والا

بتاریخ روز جمعہ ہفتم شعبان سنہ ۶ جلوس مبارک معلی موافق ۱۱۷۲ہجری مطابق برسالہ امارت وایالت منزلت شجاعت وشہامت مرتبت مورد مراحم بیکران بادشاہے مہبط اعطاف نمایاں خلیفۂ الہی استظہار

[۱] مولوی غلام جیلانی خاں بہادر مرحوم ولد لقمان خان ولد داؤد خان قوم افغان برکازئی (شاخ یوسف زئی) باشندہ قصبہ کلپانی علاقہ بنیر سے بزمانہ احمد شاہ یا اس کے قریب قریب اپنے وطن سے وارد ہند ہوئے ان کے خاندان میں علم وفضل موروثی تھا اور یہ خود بھی علوم دینیہ سے فارغ التحصیل تھے بعض اسباب سے سلطنت دہلی کی طرف سے دربار مرشد آباد میں بعہد میر جعفر یا میر قاسم بطور وکیل سلطنت مامور ہوئے بعض خدمات لائقہ کے صلے میں چند فرامین دربارۂ انعام وعنایات سلطنت دہلی کی طرف سے ملے جن میں سے بقیہ دو فرمان ہیں بعد زوال دربار مرشد آباد والخطاط سلطنت دہلی انھوں نے اپنا مستقر آنولہ ضلع بریلی کو بنایا جو کہ اُس وقت بہت بڑا شہر اور روہیلوں کا دارالحکومت تھا اور روہیلہ سرداروں مثل نواب سعد اللہ خاں پسر نواب علی محمد خاں وحافظ الملک حافظ رحمت خاں کی رفاقت اختیار کی اور مرہٹوں کے مقابلہ میں چند جگہ معرکہ آرائیاں کیں اور پھر روہیلہ وار میں جو کہ نواب شجاع الدولہ نے بمعاونت ایسٹ انڈیا کمپنی روہیلوں سے جنگ کی تھی اور بمقام فتح گنج شرقی واقع ہوئی تھی شریک ہوئے سنہ ۱۱۸۸ھ مگر اس جنگ میں بہت سے اسباب ناموافق کی بنا پر روہیلوں کو شکست فاش ہوئی اور سب روہیلے آنولہ کو چھوڑ کر رام پور (ریاست) میں آبسے مولوی غلام جیلانی خان بہادر بھی یہیں آباد ہو گئے نواب فیض اللہ خاں پسر نواب علی محمد خاں والی ریاست ان کی بہت تکریم ومنزلت فرماتے تھے اور اُن کو مثل دست راست سمجھتے تھے۔ افواج ریاست کے اعلیٰ جرنیل بھی تھے (ان کے یہ تذکرے گلستانِ رحمت میں جو کہ حافظ الملک حافظ رحمت خاں کے صاحبزادے کی مصنفہ تاریخ ہے اور تاریخ افاغنہ موسوم

مجاہدان باعزم افتخار دلیران معرکہ رزم زبدہ فدویانِ ہواخواہ عمدہ نوآئینان بارگاہ خانہ زاد لایق العنایت والاحسان بخشی الملک مظہر علیخان بہادر د نوبت واقعہ نگاری کمترین بندہ ہاے عقیدت آہنگ رتن سنگھ قلمی میگردد حکم صادر شد کہ غلام جیلانی ولد لقمان خان بمنصب ہزاری ذات یک ہزار سوار و خطاب غلام جیلانی خان بہادر سر افراز باشد۔

واقعہ ۲۳ شعبان سنہ ۶ بموجب تصدیق یادداشت قلمی شد لط

صح و دستخط

[illegible]

عمدہ نو آئینان بارگاہ خانہ زاد لایق باعزم افتخار دلیران معرکہ رزم زبدہ فدویان ہواخواہ

بخشی الملک مظہر علیخان بہادر [illegible] العنایت والاحسان

بقیہ نوٹ صفحہ ۲۵۴:- بہ فرح بخش مصنفہ شیو پرشاد میں جا بجا ملتے ہیں) مولوی صاحب موصوف کی فوج براے چندے بمقام دارانگر قریب قصبہ سنبھل گنگا کے گھاٹ پر متعین تھی اور وہیں قرب میں انگریزی و آصفی افواج متحدہ کا بھی بوجہ سرحد کے کیمپ تھا اتفاقاً افواج ریاست رام پور میں (جو کہ مولوی صاحب موصوف کی کمان میں تھی) اور افواج متحدہ آصفی و انگریزی میں نزاع ہوگیا اور نوبت جنگ وجدال تک پونہچی مگر افواج ریاست کو غلبہ ہوا اور افواج متحدہ کو سخت ہزیمت اور نقصان اُٹھانا پڑا یہ واقعہ سنہ ۱۱۹۵ھ کا ہی (مولوی قدرت اللہ شوق نے جامِ جہاں نما میں اور تواریخ رامپور میں بھی ذکر کیا ہی) مولوی صاحب موصوف نے رامپور میں ایک احاطہ بنا کر اس میں چند عمارات بنوائیں جن میں سے ایک مسجد تعمیر شدہ سنہ ۱۱۹۷ھ ہی جو درست حالت میں ہی اور ان کے دیوانخانے کے کھنڈر اب تک اس احاطے کے اندر باقی ہیں یہ احاطہ مولوی صاحب کا کھیر کہلاتا ہے اور محلہ دو محلہ میں واقعہ ہی اور ان کی اولاد کے تصرف میں ہی اور آباد ہی۔ مولوی صاحب مرحوم کی اولاد ذکور واناث کا سلسلہ بہت پھیلا اور متفرق مقامات پر ہی۔ ریاست کنجپورہ۔ سرونج (علاقہ ٹونک) بھوپال۔ بریلی۔ مراد آباد جے پور وغیرہ مقامات میں اب تک ان کی نسلیں ہیں اور انہیں ذی وجاہت اصحاب بھی متعدد پائے جاتے ہیں جو گورنمنٹ اور دیسی ریاستوں میں اعلیٰ عہدوں پر مامور ہیں ایک مولوی صاحب موصوف نے

[illegible]

ـــ نہراری ذات وخطاب
الــــ سوار
تحریر فی التاریخ شہر صدر سنہ الیہ جلوس مبارک ـــ۵

مقابلہ نمایند.

[illegible] نوشتہ است

[illegible] دفتر است

بقیہ نوٹ صفحہ ۲۵۵ :- نادر کتب خانہ بھی چھوڑا تھا جو اُن کو کئی پشت سے بتوارث پونہچا تھا مگر اُن کی بعض اولادنے ناقدری یا بعض مجبوریوں سے ایک کتاب بھی بطوریادگار کے نہ چھوڑی۔ مولوی صاحب اپنے اقران میں شجاعت۔ بسالت۔ عفت۔ راستی وراستبازی میں مشہور تھے۔ ریاست رامپور میں بھی ان کا خاندان اب تک علم وفضل شرافت ووجاہت کے لحاظ سے ممتاز ہی اور معززین ریاست میں سے شمار کیا جاتا ہی۔ مولوی صاحب موصوف کا سالِ رحلت ۱۲۰۵ھ اور مدفن اُنہیں کے گھیر کے اندر کا قبرستان ہی۔

یہ فرمان اور اس سے اگلا فرمان جناب مولوی رضاء اللہ خاں صاحب نے رامپور سے بھیجے ہیں جن کا سلسلہ صاحب فرامین ہیں پہنچے ہی:- رضاء اللہ خاں ولد مولوی ابو الرضا ضیاء اللہ خاں مولوی عطاء اللہ خاں جرنیل خلف مولوی عنایت اللہ خاں بہادر رسالدار خلف مولوی غلام اکبر خاں کمیدان خلف سپہ سالار مولوی غلام حسن خاں بہادر خلف اکبر جناب مولوی غلام جیلانی خاں بہادر سپہ سالار افواج ریاست رامپور سند وخطاب یافتہ دہلی سلطنت سے ہیں ان دونوں فرمانوں کو بڑی شکر گذاری سے درج کرتا ہوں۔ ۱۲۰ المرقوم ۳۰ نومبر ۱۹۲۵ء

(۱۷۷) نقل فرمان عالمگیر ثانی ۱۱۷۲ھ - ۱۷۵۸ء

والا

سنہ ۱۱۷۱ عالمگیر غازی
فدوی بادشاہ سلیمان اقتدار
بہادر فتح جنگ یار وفادار سپہ سالار
الملک مدار المہام آصف جاہ نظام
وزیر الممالک جملۃ الملک

بہار اند کہ مضاف صوبہ بہار

چودھریان و قانونگویان و مقدمان و رعایا و مزارعان پرگنہ چیرگانون وغیرہ

چون مبلغ چہار لک و نود ہزار دام از پرگنات مزبور از تغیر محمد صالح خان بہادر وغیرہ من ابتداے سدس ربیع توشقان ئیل مطابق ضمن بجاگیر رفعت پناہ غلام جیلانی خان بہادر مقرر گشتہ باید کہ بالواجب و حقوق دیوانی از قرار واقع و راستی موافق ضابطہ و معمول بخان مشار الیہ جواب میگفتہ باشند و از سجی حسابے و صلاح و صوابدید خان موما الیہ بیرون نروند تباریخ ششم ذیحجہ سنہ ۶ جلوس قلمی گشت لہا

ثبت وقائع ... (حاشیہ)

ضمن وام

موافق دفتر است

مصدر تضمین غلام جیلانی خان از پرگنہ چیرہ کالون وغیرہ مضافصوبہ بہار از تغیر محمد صالح خان بہادر وغیرہ از ابتدائے سدس ربیع توشقان ئیل مرحمت شدہ

للعہ لک

لعہ ر

مذکور ار لعہ محمد صالح خان بہادر حویلی بہار لو محمد عابد

للعہ لک لعہ ر

(دستخط جو پڑھے نہ گئے)

(نوٹ :- یہ فرمان خط شفیعہ میں تحریر ہے بعض الفاظ پڑھے نہ گئے مگر بجنسہ نقل کردیئے گئے ہیں ۔)

(۱۷۸) نقل فرمان[۱] عالمگیر ثانی

مورخہ ۷ شوال سنہ جلوس ششم (۱۱۷۳ھ/۱۷۵۹ء) مشعر عطائے موضع دھیر کھیڑہ پرگنہ ہاپڑ بہ ورثائے ہرسہائے۔

باسمہ سبحانہ تعالیٰ شانہ

عبارت مندرجہ مہر مدوّر

طغرا

فرمان ابوالعدل عزیز الدین محمد عالمگیر بادشاہ غازی

(اوپر) ہو الغالب۔ یہ ہیں۔ ابوالعدل عزیز الدین محمد عالمگیر بادشاہ غازی احد ۱۱۶۷ھ
(گرد) ابن جہاندار شاہ ابن شاہ عالم بادشاہ ابن عالمگیر بادشاہ ابن شاہ جہان بادشاہ ابن جہانگیر بادشاہ ابن اکبر بادشاہ ابن ہمایون بادشاہ ابن بابر بادشاہ ابن عمر شیخ شاہ ابن سلطان ابوسعید شاہ ابن سلطان محمد شاہ ابن میران شاہ ابن امیر تیمور صاحبقران۔

درینوقت یمنت اقتران فرمان والاشان واجب الاذعان صادر شد کہ مبلغ یک لک و دو صد و پنجاہ دام موضع دھیر کھیڑہ دربست مع مزرعہ عملہ پرگنہ ہاپور سرکار و صوبہ دار الخلافہ شاہجہان آباد کہ سیصد و پنجاہ و پنج روپیہ کسری حاصل آنست از جاگیر ہرسہائے وغیرہ در وجہ انعام التمغا و متعلقان مشار الیہما با فرزندان بلاقید اسامی و قسمت و بمعافی توفیر از ابتدای ربیع توشقان ئیل حسب الضمن مقرر باشد بایدکہ فرزندان نامدار کامکار و الا تبار و وزرائے ذوی الاقتدار و امرائے عالیمقدار و حکام کرام و عمال کفایت و متصدیان مہمات دیوانی و متکفلان معاملات سلطانی و جاگیرداران و کروریان حال و استقبال ابداً

---

[۱] اس فرمان میں (۹) سطریں ہیں۔ ۱۲

ومؤبداً در استقرار واستمرار این حکم مقدس معلّٰی کوشیده موضع مذکور را در بست معہ مزرعہ نسلاً بعد نسلٍ وبطناً بعد بطنٍ خالداً ومخلداً بتصرف آنہا با فرزندان باز گزارند واز عوادم تغیر وتبدیل مصئون ومحروس دانستہ بعلت پیشکش صوبہ داری و فوجداری ومال وجہات واخراجات مثل قتلغہ ومحصلانہ وداروغکانہ بیگار وشکار دہ نیمی مقدمی وصدد وئی و قانو نگوئی مزاحم ومتعرض نشوند وتوفیر کل تکالیف دیوانی ومطالبات سلطانی وآنچہ از جنس تردد در جمع آن بیفزاید معاف ومرفوع القلم شمارند درین باب تاکید اکید وقدغن بلیغ دانستہ ہر سال سند مجدد نطلبند واز یرلیغ کرامت تبلیغ والا تخلف وانحراف نورزند ببیست وہفتم شہر شوال المکرم سال ششم از جلوس والا نوشتہ شد۔

پشت فرمان۔ شرح یادداشت واقع بتاریخ روز پنجشنبہ ۲۳ شہر جمادی الثانی سنہ ۵ جلوس مبارک معلّٰی موافق ۱۱۷۲ ہجری مطابق غرہ اسفندار برسالہ سیادت ونجابت مرتبت امارت وایالت منزلت دانای مدارج دین ودولت شناسای مراتب ملک وملت فرازندہ لوای شوکت وحشمت طرازندہ بساط ابہت و عظمت اعتضاد خلافت وفرمانروائی اعتماد سلطنت وکشورکشائی ظفر پیرای ممالک جہانستانی عیش آرای محافل کامرانی دقیقہ یاب سرائر بادشاہی رمزشناس مراحدانی وآگاہی جوہر مرآت حقیقت ووفا فروغ شمع یکرنگی وصفا ہمدم دلکشائی مجلس خاص محرم خلوت سرای صدق واخلاص کارفرمائی سیف وقلم مدبر امور عالم قدوہ خوانین بلندمکان عمدہ امرائے عظیم الشان وزیر صائب تدبیر ممالک مدار امیر روشنضمیر عالیمقدار لازم الاختصاص والاعزاز واجب الاحترام والامتیاز رکن السلطنت بادشاہ سلیمان اقتدار وزیر الممالک حجۃ الملک مدار المہام آصفجاہ

بموجب یادداشت واقعہ
فرمان والاشان از نظر اشرف گذشتہ شد

نظام بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار و نوبت واقعہ نگاری
کمترین بندہ ہائے درگاہ خلائق پناہ لعل سنگھ قلمی میگردد حکم صادر
شد کہ یک لک و دو صد پنجاہ دام موضع دھیر کھیڑہ در بست
مع مزرعہ عملہ پرگنہ ہاپور سرکار و صوبہ دار الخلافہ شاہجہان آباد
از جاگیر ہر سہائے وغیرہ در وجہ انعام و التمغاء متعلقان
مشار الیہا با فرزندان بلا قید اسامی و قیمت نسلاً بعد نسلٍ
و بطناً بعد بطنٍ و انچہ از حسن ترددو بہ جمع آن بیفزاید فراہم
نشوند بمعافی تو ہیر مرحمت فرمودیم واقعہ ۱۹ جمادی الثانی
سنہ ۵ بموجب تصدیق یادداشت قلمی شد۔

شرح دستخط سیادت و نجابت مرتبت امارت و ایالت
منزلت دانائی مدارج دین و دولت شناسائے مراتب
ملک و ملت فرازندہ لوای شوکت و حشمت طرازندہ بساط
ابہت و عظمت اعتضاد خلافت و فرمانروائی اعتماد سلطنت
و کشورکشائی ظفر پیرائے ممالک جہانستانی عیش آرائے
محافل کامرانی وقیقہ یاب سرائر بادشاہی رفرشناس
مزاجدانی و آگاہی جوہر مرات حقیقت و وفا فروغ شمع
یکرنگی و صفا ہمدم دلکشاہی مجلس خاص محرم خلوت سرائے
صدق و اخلاص کارفرمائے سیف و قلم مدبر امور عالم قاروہ
خوانین بلند مکان عمدہ امرائے عظیم الشان وزیر صائب
تدبیر ممالک مدار امیر روشنضمیر عالیمقدار لازم الاختصاص
والاعزاز واجب الاحترام والامتیاز رکن السلطنت
بادشاہ سلیمان اقتدار وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام
آصفجاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار
آنکہ داخل واقعہ نمایند شرح دستخط واقعہ نگار کل آنکہ مطابق
بر واقعہ کل است شرح دستخط وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام

تاریخ ۵ شہر شوال سنہ ۵ داخل واقعہ شدہ
موافق مطابق شدہ داخل روزنامچہ واقعہ ۲۳ جمادی الثانی سنہ ۵
عمرم

بتاریخ ۱۷ شہر [illegible] بموجب [illegible]
موافق دستخط [illegible] عالی [illegible] سنہ ۵ جلوس والا

۱۶ شہر [illegible] ۱۵

آصفجاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار
آنکہ بعرض مکرر رسانند۔

شرح دستخط مدبر الملک اعزاز الدولہ ذکریا خان بہادر منور
جنگ آنکہ بست و نہم شعبان سنہ ۶ جلوس والا مکرر بعرض
مقدس معلی رسید۔

شرح دستخط وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام آصفجاہ نظام
الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار آنکہ فرمان
والاشان قلمی نمایند۔

اسـ اسمالعہ بیگہ پختہ
مسـ اسماللعہ سور وغیرہ
اسـ حمہ بیگہ لایق زراعت

شرح دستخط وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام آصفجاہ نظام
الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار آنکہ از یکدس
ربیع نوشتہ ان ذیل عرضی دستخطی ۱۹ جمادی الثانی سنہ ۵
مبارک سیاہہ شوال سنہ ۶

شرح دستخط وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام آصفجاہ نظام الملک
بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار آنکہ بنظر در آمدہ۔

مقرر آنشرح سیاہہ
سا صعہ بیگہ موضع دھیر کھیڑہ

المصرہ (۲) تنخواہ از پرگنہ ہاپور سرکار وصوبہ دار الخلافہ شاہجہان آباد
از جاگیر ہرسہائے وغیرہ در وجہ انعام الخفاء متعلقان
مشار الیہما با فرزندان بلا قید واسامی وقسمت بمعافی
توفیر مرحمت شد۔

سا صعہ بیگہ موضع دھیر کھیڑہ در بست معہ مزرعہ

تاریخ بست و دوم شہر ذی قعدہ سنہ ۶ جلوس والا
نقل بدفتر استیفاء ابواب المال رسیدہ
معہ مشار الیہ

داخل ... دفتر ... شد

بتاریخ بست و ششم شہر ذی قعدہ سنہ ۶ جلوس
والا نقل بدفتر ... مفصل رسیدہ ... مشار الیہ

حاصل سالتمام
عمامہ
۱۱/
بنام متعلقان بھگوانداس
بیگہ
بنام متعلقان مشارالیہما
بیگہ
بیگہ موضع دھیر کھیڑہ دربست معہ مزرعہ
بنام متعلقان بھگوانداس
بیگہ
حاصل سالتمام
عمامہ
۱۱/
بنام متعلقان مشارالیہ
بیگہ

نقلخط انور آنکہ
سند انعام التمغا بدہند لہا

شرح عرضی فروگذ رانیدہ ہرسہہائی وغیرہ مزین بدستخط بمہر عبداللہ خان بہادر رسید که یک لک و دوصد و پنجاہ دام موضع دھیرکھیرہ دربست مع مزرعہ عملہ پرگنہ ہاپور سرکار و صوبہ دارالخلافہ شاہجہان آباد بجاگیر مردمان تنخواہ است امیدوار اند کہ دروجہ انعام التمغا متعلقان فدویان با فرزندان بلاقید اسامی و قسمت نسلاً بعد نسلٍ و بطناً بعد بطنٍ وانچہ از حسن تردد و جمع آن بیفزاید مزاحم نشوند بمعافی توفیر مرحمت شود بنام دیوان باشد دستخط مزین شوند کہ سند انعام التمغا کردہ بدہند

لہا

مبارک وادول اصل بعلی الخصوص خوانند
بتاریخ بست و نہم ذی قعدہ سنہ ۲۷

بست و نہم ذی قعدہ سنہ ۲ ظہر رسید لہا

بر رسالہ سیادت و نجابت مرتبت امارت و ایالت منزلت دانای مدارج دین و دولت شناسای مراتب ملک و ملت فرازندہ لوای شوکت و حشمت طرازندہ بساط ابہت و عظمت اعتضاد خلافت و فرمانروائی اعتماد سلطنت و کشورکشائی ظفر پیرای معارک جہانستانی عیش آرای محافل کامرانی دقیقہ یاب سرائر بادشاہی رمز شناس مزاجدانی و آگاہی جوہر مرأت حقیقت و وفا فروغ شمع یکرنگی و صفا ہمدم دلکشائی مجلس خاص محرم خلوت سرای صدق و اخلاص کارفرمای سیف و قلم مدبر امور عالم قدوہ خوانین بلند مکان عمدہ امرای عظیم الشان وزیر صائب تدبیر ممالک مدار امیر روشنضمیر عالیمقدار لازم الاختصاص والاعزاز واجب الاحترام والامتیاز رکن السلطنۃ بادشاہ سلیمان اقتدار وزیر الممالک جملۃ الملک مدارالمہام آصفجاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار۔

سنہ ۱۱۷۱
سلیمان اقتدار عالمگیر غازی
سپہ سالار فدوی بادشاہ بہادر فتح جنگ
یار وفادار مدار المہام آصفجاہ نظام الملک
وزیر الممالک جملۃ الملک

عالمگیر بادشاہ غازی
عبد الحمید خان بہادر فدوی
محمد...... سنہ احد

غازی
عالمگیر بادشاہ
گنگا داس فدوی

بتاریخ ۲۲ ذی قعدہ سنہ ۶ جلوس فی التاریخ ۱۹ ذی قعدہ ثبت شد

م م

ببیست و پنجم شہر ذی قعدہ
سنہ ۶ جلوس والا ثبت شد

(۱۷۹) نقل سندِ پیشگاہ نظام الملک وزیر عالمگیر ثانی

مورخہ ۲۱ ذی قعدہ ۱۱۷۳ھ سنہ جلوس ششم مشعر عطائے جاگیر موضع دھیر کھیرہ پرگنہ ہاپور بنام ورثائے ہر سہائے۔

مہر وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام آصفجاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ یار وفادار سپہ سالار فدوی بادشاہ سلیمان اقتدار عالمگیر غازی ۱۱۷۱ھ

متصدیان مہمات حال و استقبال پرگنہ ہاپور سرکار و صوبہ دار الخلافہ شاہجہان آباد بدانند کہ چون برطبق فرمانِ والاشان واجب الاذعان مسطور ببیست و ہفتم شہر شوال المکرم سنہ ۶ مبارک مبلغ یک لک و دو صد و پنجاہ دام موضع دھیر کھیرہ در بست معہ مزرعہ علہ پرگنہ مذکور کہ سیصد و پنجاہ و پنجروپیہ کسری حاصل آنست از جاگیر ہر سہائے وغیرہ من ابتدائے پنجاہ بس ربیع توشقان ئیل مطابق ضمن در وجہ انعام التمغا متعلقان مشار الیہما با فرزندان بلا قید اسامی و قسمت بمعافی نو قیر مقرر گشتہ باید کہ دامہائے مذکور را موضع در بست مع مزرعہ بر وفق فرمان والاشان من ابتدائے مسطور نسلاً بعد نسلٍ و بطناً بعد بطنٍ خالداً مخلداً در وجہ انعام التمغا متعلقان مشار الیہما مقرر دانستہ بتصرف عامل اہل انعام واگذارند و بعلت پیشکش صوبہ داری

فوجداری و مال وجہات و اخراجات مثل قتلغہ و محصلانہ و داروغکانہ بیکار وشکار دہ نیمی مقدمی و صدد وئی قانونگوئی مزاحم و متعرض نشوند وانچہ از حسن تردد وازجمع آن بیفزاید معاف و مرفوع القلم شمارند درینباب تاکید اکید وقدغن بلیغ دانستہ ہرسال سند مجدد نطلبند واز یرلیغ کرامت تبلیغ و الاتخلف والانحراف نورزند تاریخ ۱۱ ذی قعدہ سنہ ۶ جلوس قلمی شد ﷺ

سند کی پشت پر:-

مقرراً ضمن بموجب فرمان والاشان مرقومہ بلبست و ہفتم[27] شوال المکرم سال ششم از جلوس والا درینوقت میمنت اقتران فرمان واجب الاذعان صادر شد کہ مبلغ یک لک دو صد و پنجاہ دام سوضع دھیر کھیرہ درلبست معہ مزرعہ عملہ پرگنہ ہاپور سرکار و صوبہ دارالخلافہ شاہجہان آباد کہ سیصد و پنجاہ و پنجرہ و بیہ کٹرے حاصل آنست از جاگیر ... وغیرہ درو جہ انعام التمغا متعلقان مشار الیہما با فرزندان بلاقید اسامی وقسمت معافی توفیر از پنجدس ربیع توشقان ئیل حسب الضمن مقرر باشد باید کہ فرزندان نامدار کامگار والاشان و وزرائے ذوالاقتدار و امرائے عالی مقدار وحکام کرام وعمال کفایت فرجام و متصدیان مہمات دیوانی ومتکفلان معاملات سلطانی وجاگیرداران وکروریان حال واستقبال ابداً و مویداً در استقرار و استمرار انحکم مقدس معلی کوشیدہ موضع مذکور را درلبست نسلاً بعد نسل وبطناً بعد بطن خالداً ومخلداً بتصرف اینہا با فرزندان بازگذارند وازصواد م تغیر و تبدیل مصئون ومحروس دانستہ بعلت پیشکش صوبہ داری و فوجداری مال وجہات و اخراجات مثل قتلغہ و محصلانہ و داروغگانہ و بیکار و شکار و دہ نیمی مقدمی و صددوئی قانونگوئی مزاحم و متعرض نشوند و توفیر وکل تکالیف دیوانی ومطالبات سلطانی وانچہ از حسن تردد بہ جمع آن بیفزاید معاف و مرفوع القلم شمارند درین باب تاکید اکید و قدغن بلیغ دانستہ ہرسال سند مجدد نطلبند واز یرلیغ کرامت تبلیغ تخلف و انحراف نورزند۔ شرح یادداشت واقعہ بتاریخ روز پنجشنبہ بست وسویم شہر جمادی الثانی سنہ ۵ جلوس مبارک معلی موافق ۱۱۷۲ ہجری مطابق نوہ اسفندیار برسالہ سعادت نجابت مرتبت امارت وایالت منزلت و اناہی مدارج دین و دولت شناسای مراتب ملک وملت فرازندلوای شوکت وحشمت طرازندہ بساط ابہت وعظمت اعتضاد خلافت وفرمانروای اعتماد سلطنت کشورکشائی ظفر پیرائے معارک جہانستانی عیش آرای محافل کامرانی دقیقہ یاب سرائر بادشاہی رمز شناس مزاج دانی آگاہی جوہر مرآت حقیقت و وفا فروغ رسم یکرنگی وصفا ہمدم دلکشائی مجلس خاص محرم خلوت سرائے صدق و اخلاص

کار فرمائے سیف و قلم مدبر امور عالم فرد خوانین بلند مکان عمدہ وزرائے عظیم الشان وزیر صائب تدبیر ممالک مدار امیر روشن ضمیر عالی مقدار لازم الاختصاص والاعزاز واجب الاحترام الامتیاز رکن السلطنت باوشاہ سلیمان اقتدار وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام آصفجاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار و نوبت واقعہ نگاری کمترین بندہ ہائے درگاہ خلایق پناہ لعل سنگہ قلمی میگردد حکم صادر شد یک لک و دو صد و پنجاہ دام موضع وجیر کھیرہ در بست معہ مزرعہ عملہ پرگنہ ہاپور سرکار صوبہ دارالخلافہ شاہجہان آباد واز جاگیر ہر سہہائے وغیرہ در وجہ انعام التمغا متعلقان مشار الیہما با فرزندان بلا قید اسامی و قسمت نسلاً بعد نسلٍ و بطناً بعد بطنٍ و انچہ از حسن تردد بر جمع آن بیفزاید مزاحم نشوند بمعافی توفیر مرحمت فرمودیم واقعہ ۱۹ جمادی الثانی سنہ ۵ بموجب تصدیق یادداشت قلمی شد شرح دستخط سعادت و نجابت مرتبت امارت و ایالت منزلت وارائے مدارج دین و دولت شاناسلے مراتب ملک و ملت فرازندہ لوائے شوکت و حشمت طرازندہ بساط ابہت و عظمت اعتضاد خلافت و فرمان روائے اعتماد سلطنت کشور کشائی ظفر پیرائے مبارک جہانستانی عیش آرائے محافل کامرانی دقیقہ یاب سرائر بادشاہی رمز شناس مزاجدانی و آگاہی جوہر مرآت حقیقت و وفا فروغ شمع یکجہتی و صفا ہمدم دلکشائے مجلس خاص محرم خلوت سرائے صدق و اخلاص کار فرمائے سیف و قلم مدبر امور عالم فرد خوانین بلند مکان عمدہ امرائے عظیم الشان وزیر صائب تدبیر ممالک مدار امیر روشن ضمیر عالی مقدار لازم الاختصاص والاعزاز واجب الاحترام والامتیاز رکن السلطنۃ سلیمان اقتدار وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام آصفجاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار آنکہ داخل واقعہ نمایند۔

شرح دستخط واقعہ نگار کل آنکہ مطابق واقعہ کل است شرح دستخط وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام آصفجاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار آنکہ بعرض مکرر رساند شرح دستخط مدبر الملک اعزاز الدولہ ذکریا خان بہادر منور جنگ آنکہ ببیست و نہم شعبان سنہ ۶ جلوس مکرر بعرض مقدس معلی رسد شرح دستخط وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام آصفجاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار آنکہ فرمان والاشان قلمی نمایند۔

اسمالعت بیگہ رقیہ

اسمالله — شور وغیرہ

لایق زراعت

شرح دستخط وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام آصف جاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار آنکہ از پنجدہ ربیع توشقان ئیل عرضی دستخطی ۱۹ فصلی سنہ ...... سالہ سمہ

شرح دستخط وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام آصفجاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار آنکہ بنظر درآمد۔

مقررہ شرح سیاہہ

نام — بیگہ موضع دھیر کھیرہ در بست معہ مزرعہ الموترہ تنخواہ از پرگنہ ہا پور سرکار وصوبہ دار الخلافہ شاہجہان آباد از جاگیر ہرسہاے وغیرہ در وجہ انعام التمغا ر متعلقان مشار الیہما با فرزندان بلاقید اسامی وقسمت معافی توفیر مرحمت شد۔

بنام متعلقان بھگوانداس — بیگہ

خاص — سیاہہ

بنام متعلقان مشار الیہ — نام — بیگہ

نقل خط النور آنکہ

سند انعام التمغا بہ ہند

بمہر اسد اللہ خان بہادر

شرح عرضی فرو گذرانیدہ ہرسہاے وغیرہ مزین بدستخط رسید کہ یک لک و دو صد پنجاہ دام موضع دھیر کھیرہ در بست معہ مزرعہ عملہ پرگنہ ہا پور سرکار وصوبہ دار الخلافہ شاہجہان آباد بجاگیر فدویان تنخواہ حسب امیدوار آنکہ داہہاے مذکور در وجہ انعام التمغا بہ متعلقان با فرزندان بلا قید اسامی وقسمت نسلاً بعد نسلٍ وبطناً بعد بطنٍ دادہ از سن ترود برجمع آن بیفزایند مزاحم نشوند معافی توفیر مرحمت شود بنام دیوان باشد دستخط مزین شود کہ سند انعام التمغا گذرانند۔

[illegible]

نام — بیگہ موضع دھیر کھیرہ در بست معہ مزرعہ

بنام متعلقان مشار الیہ — نام — بیگہ ۱ — سہ

بنام متعلقان بھگوانداس با فرزندان — بیگہ

(۱۸۰) نقلِ فرمان[۱] شاہ عالم بادشاہ

مورخہ یکم رمضان المبارک سالِ جلوس (۱۵) ۱۱۸۷ھ مطابق ۱۷۷۳ء جس کی رو سے مرزا محمد جہان دارا شاہ (شہزادہ جوان بخت) کو خدمت جلیلہ صوبہ داری آگرہ سرفراز ہوئی۔

باسمہ سبحانہ و تعالےٰ شانہ (طغرا)

مہر

طغرا

ہو الغالب

فرمان ابو المظفر جلال الدین

(بیچ میں) ابو المظفر جلال الدین محمد شاہ عالم بادشاہ غازی سنہ ۱۱۷۳ھ

محمد شاہ عالم بادشاہ غازی

(مہر کے گرد) ابن عالمگیر بادشاہ۔ ابن جہاندار شاہ ابن شاہ عالم بادشاہ

ابن عالمگیر بادشاہ۔ ابن شاہجہان بادشاہ۔ ابن جہانگیر بادشاہ

ابن اکبر بادشاہ ابن ہمایون بادشاہ ابن بابر بادشاہ۔ ابن

عمر شیخ شاہ۔ ابن سلطان ابو سعید شاہ ابن سلطان محمد شاہ

ابن میران شاہ ابن امیر تیمور صاحب قران۔

فرزند بجان پیوند سعادتمند برخوردار نامدار کامگار نوید منصور بختیار والانسب عالی تبار گلدستہ بہارستان سلطنت بانی مبانی معدلت ثمرہ دور عظمت قرہ باصرہ شوکت غرہ ناصیہ حشمت رافع لوای نصرت ہژبر بیشہ دلاوری و دلیری شہسوار جولانگاہ شیر مردی و شیری درۃ التاج خلافت اختر برج سعادت حامی دین متین مروج احکام حضرت سید المرسلین مصباح ابد فروغ جہانبانی موسس اساس گورکانی فروغ دودمان صاحبقرانی بادشاہزادہ عالم و عالمیان نور حدقہ جہان و جہانیان نور چشم راحت القلب رفیع القدر بلند مکان المختص بمیامن ملک المنان مہبط انوار ایزد سبحان عالیجاہی میرزا محمد جہاندار شاہ بہادر حفظ اللہ تعالیٰ درین ایام میمنت آغاز مسرت انجام فضل و کرم بادشاہانہ آن فرزند ارجمند را بعنایت صوبہ داری صوبہ مستقر الخلافہ

---

[۱] یہ فرمان مرزا احسن اختر اور مرزا اکبر بخت صاحبان شہزادگانِ مغلیہ مقیم بنارس نے ۱۹۱۱ء میں درباری نمائش میں مستعار دیا تھا۔ اس فرمان کی (۹) سطریں ہیں۔ خط نہایت عمدہ نستعلیق، ۵-۱۲

اکبر آباد معہ فوجداری بہا حسب الضمن سرمایہ اندوز مباہات ساخت باید کہ شکر و سپاس
این عطیہ بقیاس جناب دولتمآب والاجا آوردہ در تنسیق و انتظام و معموری آن بلاد و تالیف
و استمالت مالگذاران و رعایت خواطر رعایا و قلع مفسدان و انہدام و استیصال مواقع متمردان
و اخراج و اذعاج اہل عصیان و تقویت ضعیفان و تائید مظلومان مساعی جمیل و کوشش فراوان
بعمل آرد و در حسن معاشرت بابندہ ہاے درگاہ سپہر اعتلا و کافہ رعایا و عامہ برایا و منع
منہیات و مسکرات و رفع مفتورات و قطع و فصل عادی و معاملات بر وفق شریعت غرا سعی
ستودہ بکار برد تا عموم ساکنین آنجا با دل امین و خاطر مطمئن بکسب و پیشہ خود ہا اشتغال نمودہ
شکرانہ درگاہ احدیت و ظل صمدیت بجا آرند و از قوی بر ضعیف حیف و میل تردد لازم کہ مالگذاران
و زمینداران آن صوبہ فرزند بجان پیوند مسطور را صاحب صوبہ و حاکم مستقل دانستہ از صلاح
و صوابدید او کہ ہر آئینہ موافق حساب و قانون ابد مقرون باشد بیرون نروند درین باب
تاکید اکید پنداشتہ حسب الحکم اقدس اعلیٰ بعمل آرند بتاریخ غرہ شہر رمضان المبارک سال پانزدہم
از جلوس ابد مانوس معلی زیب تحریر یافت۔

نقلخط الانور آنکہ۔

بر پشت فرمان ۱۱

مرزا جہاندار شاہ بہادر

متقررہ شرح ضمن بموجب سیاہہ خالصہ شریفہ عرض گذرانیدہ وکلاے مرشدزادہ
آفاق مزین بصاد بدفتر رسید کہ موکل غلام امیدوار فضل و کرم اند کہ خدمت
صوبہ داری صوبہ مستقر الخلافہ اکبر آباد معہ فوجداری بہا سرفراز شود و فرمان
والاشان مرحمت گردد واقعہ ۱۹ شوال سنہ ۱۵ مبارک

شرح دستخط

[illegible]

نائب وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام آنکہ

موافق صاد خاص عمل آرند۔

برسالہ شرافت و نجابت مرتبت امارت و ایالت منزلت فراز ندہ لواے شوکت و حشمت طرازندہ بساط
ابہت و عظمت اعتضاد خلافت و فرمانرواے اعتماد سلطنت و کشور کشائی ظفر پیراے معارک
جہانستانی عیش آراے محافل کامرانی جوہر مرآت حقیقت و وفا فروغ شمع یکرنگی و صفا ہمدم

دولتشا مجلس خاص محرم خلوتسرائے صدق و اخلاص کار فرما سیف والقلم تدبیر آموز امور عالم زبدہ فدویان خواتین بلند مکان عمدہ امرایان عظیم الشان وزیر صائب تدبیر ممالک مدار امیر رو شن ضمیر عالی مقدار لازم الاختصاص والاعزاز واجب الاحترام والامتیاز رکن السلطنۃ بادشاہ سلیمان اقتدار وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام یار وفادار شجاع الدولہ برہان الملک والا وقار آصفجاہ ابو المنصور خان بہادر صفدر جنگ سپہ سالار۔

(۱۸۱) نقلِ فرمان[۱] اکبر شاہ ثانی

یہ فرمان مہری اکبر شاہ ثانی کا ہے جو بزمانۂ ولی عہدی ۱۱ جمادی الثانی کو شاہ عالم بادشاہ کے سال جلوس (۳۴)۔ (سنہ ۱۲۰۶ھ / ۱۷۹۲ء) میں شائع ہوا مشعر سرفرازی منصب سہ ہزار ذات ویکہزار سوار و عطائے خطاب غالب جنگ بہ غوث محمد خان۔

الٰہی

ھو الرب الرشید

[مہر]

بتاریخ روز پنجشنبہ ۵ اشہر جمادی الثانی سنہ ۳۴ جلوس مبارک معلی موافق ۱۲۰۶ھ ہجری مطابق ۵ آذر ماہ . . . . برسالہ وکلای نواب قدسی القاب بلند جناب عالمیان مآب فرزند بجان پیوند سعادتمند برخوردار کامگار منصور بختیار والانسب عالی تبار گلدستہ بوستان سلطنت بانی مبانی معدلت ثمرہ دوحہ عظمت قرہ باصرہ سعادت غرہ ناصیہ حشمت رافع لوای نصرت

[۱] یہ فرمان جناب ولی عہد بہادر بھوپال نے دربار ی نمائش ۱۹۱۱ء میں مستعار دیا تھا۔ طرز عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ اس قسم کے اندراج بطور یادداشت عموماً پشت فرمان پر ہوتے ہیں جس سے گمان غالب ہے کہ اصل فرمان تلف ہو گیا یہ فرمان بلحاظ خطاطی کے بے نظیر اور قابل دید ہے۔ گرد نہایت نفیس جدول بنی ہوئی آٹھ سطریں سیدھی ہیں۔ گیارہ آڑی۔ پھر پانچ سیدھی ہیں نے کوشش کی ہے جس طرح اصل فرمان لکھا ہوا ہے اسی طرز کی بجنسہ نقل بھی ہو تاکہ ناظرین کو طرز تحریر کا صحیح اندازہ ہو سکے۔ ۱۲

نہر بربیشہ دلاوری و دلیری شہسوار عرصہ شیر مردی و شیری درۃ التاج × خلافت اختر برج سعادت
حامی دین متین مروج احکام سید المرسلین مصباح ابد فروغ جہانبانی موسس اساس گورکانی
فروغ دودمان صاحبقران × بادشاہزادہ عالم و عالمیان نور حدیقہ جہان و جہانبان نور چشم راحت
القلوب رفیع القدر بلند مکان المختص بمیامن ملک منان مہبط انوار عنایت × ایزد سبحان
عالیجاہی صاحب عالم بادشاہ زادہ و لیعہد مرزا اکبر شاہ بہادر و نوبت واقعہ نگاری کمترین
خانہ زاد آن درگاہ فلک احترام بخشی رام × قلمی میگردد حکم جہانمطاع صادر شد کہ محمد غوث خان
بمنصب سہ ہزاری ذات و یکہزار سوار و خطاب غوث الدولہ غوث محمد خان بہادر ×
غالب جنگ سرافراز باشد واقعہ ۱۱ شہر جمادی الثانی سنہ ۳۴ بموجب تصدیق یادداشت قلمی شد

سہ ہزاری ذات یکہزار سوار و خطاب
تحریر فی التاریخ شہر صدر سنہ الیہ جلوس مبارک معلی

(۱۸۲) نقل سند شاہ عالم بادشاہ[۱]

مورخہ ۲۹ محرم سنہ جلوس ۳۹ (مطابق ۱۲۱۲ھ / ۱۷۹۶ء) جس کی رو سے کنجپورہ کے نواب گل شیر خان بہادر کو موضع شیخوپورہ درگاہ حضرت شاہ شرف بو علی قلندر قدس سرہ کے لئے دیا گیا۔

× × ×

12th May

مہر مرہٹی
دولت راؤ
سیندھیا

حضرت شاہ شرف بو علی قلندر قدس سرہ

عاملان حال و استقبال پرگنہ کرنال مضاف صوبہ دار الخلافہ شاہجہان آباد بدانند
در ینولا موضع شیخوپورہ عملہ پرگنہ مذکور سوائے × مصارف درگاہ وسوائے املاک و باغات
در وجہ جاگیر خانوالے شان محمد گل شیر خان بہادر × از ابتدائے فصل خریف ۱۲۰۰ فصلی مقرر نمودہ شد
باید کہ × تصرف و اختیار شارالیہ واگزارند و بوجہے × من الوجوہ فراحم و متعرض نشوند در بنیاب تاکید
دانستہ حسب المسطور بعمل آرند۔

یکموضع سوای وجوہات مصارف درگاہ
وسوای املاک باغات

تحریر فی التاریخ بست و نہم محرم سنہ ۳۹ جلوس

نوٹ:۔ اس کے نیچے مرہٹی عبارت ہے۔ ۱۲

---

[۱] یہ سند جناب نواب ابراہیم علی خاں بہادر رئیس کنجپورہ نے نمائش درباری ۱۹۱۱ء میں مستعار دی تھی اس میں (۱۰) سطریں فارسی کی ہیں اور نو سطریں مرہٹی کی۔ اوپر ایک مہر چونّی کی برابر مرہٹی کی ہے اور نیچے ایک مہر دوئنّی کی برابر مرہٹی کی ہے اور بطور دستخط بھی مرہٹی میں ختم سند پر لکھا ہے۔ ١٢ मे ١١ سند کی اوپر کی مہر دولت راؤ سیندھیا کی مہر ہے اور مہر کی داہنی طرف کسی انگریز کی چھوٹی دستخط اور تاریخ ملاحظہ ۱۲ مئی ۱۸۱۷ء درج ہے۔ ۱۲

(۱۸۳) خط[۱] من جانب لوئی برکان بنام عطاء اللہ خان و وزیر خاں ۱۸۰۱ء

۱۲۱۶
بہادر برکان
میجر لوئی

خانصاحبان مہربان عطاء اللہ خان و وزیر خان سلمہ اللہ تعالی

خانصاحبان مہربان سلمہ اللہ تعالی

سابق درباب طلبی آنمہربان بمقام کست کر[۲]
قلمے یافتہ تعجب کہ ہنوز شمول لشکر فیروزی نشدند احوال ہزیمت مقہور
ازپیش بہادران عساکر ظفر طراز و غنیمت آمدن توپخانہ و سامان
کارزار درخت او بارکشیدن او بہ پناہ قلعہ ہانسے بسمع دوستی رسیدہ شد
احتیاج از قام دیگر ندارد حالا عزیمت لشکر فیروزی بسمت ہانسے شدہ
مورچال بہ قلعہ قایم نمودہ افواج منصورہ نہضت شہر خواہد نمود اگر
الحال ہم معتبران آنمہربان معہ نشان زر اقساط حاضر شوند۔

کا Major Louis Bourquin

---

[۱] یہ خط عطیہ مہاراجہ صاحب بہادر پٹیالے کا ہے جو صاحب معز نے نمایش دربار ۱۹۱۱ء میں رکھوایا تھا۔ خط شکستہ کچ لپیٹ کا ہے لفظوں کا کہیں نام نہیں۔ خط ہے پختہ بدقت تمام پڑھا جاتا ہے ہم نے اس کو من وعن نقل کر دیا ہے ۱۲ [۲] یہ کسی مقام کا نام ہے جو نقطے نہ ہونے کی وجہ سے پڑھا نہیں جاتا۔۔ اس خط میں عطاء اللہ خاں رئیس مالیر کوٹلہ اور وزیر خان اُن کے بھتیجے کو مخاطب کیا ہے کہ آپ صاحبوں نے ہمارا ساتھ نہ دیا۔ آپ نے غنیم کی شکست کا حال سن ہی لیا ہوگا کہ اُس کی توپیں ہم نے چھینیں اور وہ آخر کار ہانسی کی طرف بھاگا جنرل صاحب کہتے ہیں کہ اب ہم اُس کا تعاقب کر کے وہیں اُسے محصور کریں گے۔ اگر آپ صاحبان نے دیر لگائی اور زر اقساط بھی افواج کے ہانسی پونہچنے تک داخل نہ کیا تو آپ کی نسبت حسب مناسب تجویز عمل میں آئے گی الخ۔ مہر میں سنہ ۱۲۱۶ھ ہے جو ۱۸۰۱ء سے مطابق ہوتا ہے۔ یہ خط اغلب ہے کہ جارج طامس کے جہاز گڑھ میں شکست پانے اور بجانب ہانسی فرار ہونے کے بعد اور اُن کے تعاقب میں برکان صاحب کے بڑھنے کے پہلے کا معلوم دیتا ہے۔ لفافے پر بھی جنرل برکان کی مہر ہے۔

اس خط پر کوئی تاریخ نہیں ہے۔ نہ سنہ مگر واقعات کے لحاظ سے ۱۸۰۱ء کا معلوم دیتا ہے۔ ۱۲

(۱۸۴) قولنامہ[1] جنرل پرون کا فارسی خط راجہ صاحب سنگھ مہندر ابہادر والی پٹیالہ کے نام

مورخہ یکم رمضان ۱۲۱۶ھ / ۱۸۰۲ء

ناظم الدولہ سیف الملک ارجلند سیین

بسامیمطالعہ مہاراجہ صاحب مشفق مہربان کرم فرمای حضرت مخلصان مہاراجہ راجگان راجہ صاحب سنگھ مہندرا بہادر سلامت باشند

مہر	نظام الدولہ ناصر الملک جرنیل پرون بہادر جنگ....

قولنامہ

آنکہ

فیمابین این جانب و راجہ راجگان مہاندر صاحب سنگھ بہادر دوستی واحدیت و طریق برادری قرار یافتہ و دوست دشمن ورنج وراحت طرفین واحد گوید...... کہ بوقت و اسندعاے راجہ راجگان بہادر فوج بکمپو برائے دوستی واسلوبی کارہا فرستادہ خواہد شد و وقتیکہ در سرکار اینجانب مطلوب باشد فوج خود معہ فوج راجہ بھاگ سنگھ و بھائی لعل سنگھ و سینداران شامل شوند و نیز از طرفین بے راہ بمیان آید و تا عرصہ یک دو ماہ از ہر دو طرف سوال جرح بمیان نہ آید واگر کسی اہل غرض سخنان نوعدیگر نمودہ خلل در اتحاد کردن خواہد از طرفین بگوش نہ آرد و بنابر آن اینچند کلمہ بطریق قولنامہ نوشتہ دادہ شد کہ تا نی الحال سند باشد و[2] درمیان اند ہرگز تفاوت نخواہد شد تحریر فی التاریخ بست یکم شہر رمضان المبارک سنہ ۱۲۱۶ھ مطابق ۱۸۰۲ء جلوس[3] والا۔

Sd/C.V. Perron

---

[1] یہ ایک قسم کا معاہدہ اتحاد ہے جنرل پرون اور راجہ صاحب پٹیالہ میں۔ جنرل صاحب نے حضرت عیسیٰ مسیح علیہ السلام کو بطور توثیق معاہدہ درمیان میں دیا ہے اور قولنامہ کے ناصیہ پر حضرت مسیح کا نام احتراماً درج کیا ہے۔ علاوہ القاب کے قولنامے کی (۸) سطریں ہیں چنانچہ ادباً ساتویں سطر میں جو جگہ چھوڑی گئی ہے وہ حضرت مسیح کے نام نامی کے واسطے ہے۔ قولنامے کے نیچے پرون کے دستخط بخط انگریزی ہیں جس نام کے ساتھ سہ حروف سی۔ وی اس طرح لکھے ہیں کہ اُن کو سی۔ اس بھی پڑھ سکتے ہیں یا سی سے مراد Comte یا کرنل یا جنرل بھی ہو سکتی ہے۔ یہ قولنامہ ہز ہائینس مہاراجہ بہادر ریاست پٹیالہ نے سنہ ۱۹۱۱ء کی نمائش میں مستعار دیا تھا۔ ۱۲
[2] یعنی حضرت مسیح ۔ ۲
[3] قدیم زمانے میں چار کا ہندسہ اسی طرح لکھا جاتا تھا اور چھ کا ۶ اور سات کا ۷ ۔ ۱۲

(۱۸۵) سند لارڈ لیک[1] مورخہ ۱۱ ذی الحجہ ۱۲۲۰ھ ۲۰ مارچ ۱۸۰۶ء

بنام حکام پرگنہ کرنال مشعر عطائے ہفت مواضع جاگیر تاحیات بہ بہادر جنگ خان رئیس کنجپورہ بجلدوئے حسن خدمات وفت تعاقب ہولکر در ملک پنجاب در ۱۸۰۵ء

مہر میں سنہ ۴۵ اور ۱۲۱۸ھ اور ۱۸۰۳ء ہیں پہلا سنہ جلوس ہے دوسرا ہجری تیسرا عیسوی۔

عبارت مہر کی جو بہت صاف ہے یہ ہے:-

"صمصام الدولہ اشجع الملک خاندوران خان جنرل جرارلیک بہادر سپہ سالار فتح جنگ یکے از صاحبان کونسل وسر لشکر افواج بادشاہ انگلستان وکمپنی انگریز بہادر متعلقہ کشور ہندوستان فدوی شاہ عالم بادشاہ غازی۔

مہر

Sd/Lake

عاملان حال واستقبال وچودھریان وقانونگویان ومعتمدان ومزارعان پرگنہ کرنال بدانند کہ رحمت خان التماس نمود کہ سابق ازین انچہ ملک درجاگیر بزرگان خانمذکور بود منجملہ آن قلیلے درتصرف باقیماندہ اوقات بعسرت میگذرد ونیز بعد نظر آنکہ در یورش پنجاب کہ خصوصیت

---

[1] اس سند پر ایک بڑی مدوّر مہر ہے جس کی داہنی جانب لارڈ لیک (Lake) کے دستخط بالکل صاف ہیں یہ خط شکستہ مگر واضح اور بالیقری ہے سطریں (۱۸) ہیں یہ سند نواب ابراہیم علی خان صاحب رئیس کنجپورہ نے نمایش دربار ۱۹۱۱ء میں مستعار دی تھی۔

لارڈ لیک (وائی کاؤنٹ لیک آف ڈیہی اینڈ لسواری) ۱۷۴۴ء میں پیدا ہوئے اور گارڈز (فوجی خدمت) میں چودہ سال کی عمر میں شامل ہوئے۔ آپ نے جرمنی۔ امریکہ اور فلینڈرز میں فوجی خدمات ادا کیں اور ابتدائی زمانہ بلوہ آیرلینڈ میں جو ۱۷۹۸ء میں ہوا تھا آپ نے فوج کی کمان کی جہاں آپ کا زائد از ضرورت سخت گیری اور بے قاعدگی پر نکتہ چینی کی گئی۔ آپ ۱۸۰۱ء میں کمانڈران چیف مقرر ہو کر ہندوستان میں آئے اور اس ملک میں مرہٹوں کے مقابلے میں آپ نے متعدد معرکوں اور مرہٹوں کے شمالی ہندوستان میں قلع قمع کرنے میں بڑی ناموری اور شہرت پائی۔ ۱۸۰۳ء میں سیندھیا سے جو جنگ ہوئی وہ زیادہ تر حسب ایمائے لارڈ ولزلی اس غرض سے چھیڑی گئی تھی کہ فرانسیسیوں کے علاقے کو جو جنرل پرون نے جمنا کے کنارے قائم کیا تھا، تباہ کردیا جائے۔ جنرل پرون ایک فرانسیسی سیاح تھا جو مشہور ڈی باین (de Boigne) کی جگہ سیندھیا کی افواج باقاعدہ کمان پر مقرر ہوئے اور اپنا مستقر علی گڈھ بنا کر دوآبہ پر بالکل خود مختارانہ طور پر حکومت کرنے لگے۔ مزید براں

مہاراجہ جسونت راؤ ہولکر × بود مصدر رفاقت ودولت خواہی گردیدہ ہمراہ رکاب ظفر انتساب عساکر فیروزی ماندہ بجلدوے اینمعنے مواضعات رانور وغیرہ ہفت موضع مفصل الذیل عملہ پرگنۂ مذکور سوای سائر باغات واملاک دائمہ × ومعافی وروزینہ دہن ارتھ کہ قدیم معمول ومستمر است از ابتدائے × فصل ربیع ۱۲۱۳ فصلی تا جین حیات بنام جنگ بہادر خان خلف الصدق رحمت خان مذکور × از حضور مقرر ومفوض گردیدہ می باید کہ انہا خان مذکور را جاگیردار مستقل الستہ × ہیچ نایبان مشارٌ الیہ حاضر بودہ ادای بالواجب نمایند ودقیقہ از دقایق اطاعت وفرمان برداری مہمل ومعطل نگذارند وسبیل سومی الیہ × آنکہ رعایا وسکنائے آنجا از حسن سلوک خود راضی داشتہ در تکثیر زراعت × کوشد کہ موجب آبادی ورفاہیت رعایا گردد و دریں باب تاکید مزید دانستہ × حسب المسطور بعمل آرد لہا ×

رانور	جمعیت گڈھ	اونچہ سوار	کھلاس
۲	۲	۲	۲
راین لورہ	پیپل والے	دہ کمبوہان	/
۲	۲	۲	

مرقوم سیوم مارچ ۱۸۰۶ء عیسوی مطابق یازدہم شہر ذیحجہ ۱۲۲۰ ہجری المقدسہ

بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۷۵:- آپ کو شہنشاہ شاہ عالم کے دربار خاص میں رسوخ حاصل تھا۔ یہ بات مشہور تھی کہ جنرل پیرون خفیہ طور پر بوناپارٹ سے سازش رکھتے ہیں اور اسی وجہ سے لارڈ ولزلی نے اُن کو ہٹا دینے کا مصمم ارادہ کر لیا جب جنرل پیرون کو علی گڈھ میں شکست ہوئی تو اُنھوں نے خود اطاعت قبول کر لی۔ بورکن (Borquin) کمان پر مقرر ہوئے لیکن اُس نے ا۱ستمبر ۱۸۰۳ء کو دہلی کی لڑائی میں لارڈ لیک سے شکست پائی۔ یہ لڑائی ہمایوں کے مقبرے کے سامنے جو میدان ہے اُس میں ہوئی تھی۔ سب سے بڑی اور فیصلہ کن فتح یکم نومبر کو لسواری میں ہوئی سیندھیا سے صلح ہو جانے کے بعد مرہٹوں کے سردار اندور کے ہُلکر نے جنگ کا اعلان کیا جن کے ساتھ بھرت پور کا راجہ بھی شامل تھا۔ لارڈ لیک نے ڈیگ پر گولہ باری کی بھرت پور پر باوجود چار حملے کرنے کے بھی ناکامیاب رہے لیکن راجہ آئندہ اور حملوں سے بچنے کے لئے خواہانِ صلح ہوا۔ ہُلکر اس امید پر کہ رنجیت سنگھ سے کمک ملے گی مستعجلانہ طور پر پنجاب جا پونہچا لیکن دریائے بیاس کے کنارے پر ہُلکر کو صلح کرنی پڑی۔ لارڈ لیک ۱۸۰۷ء میں مرتبہ عالی "پیرج" سے سرفراز ہوئے مگر چار ہی برس بعد ۱۸۰۸ء میں اس دارِ فانی سے راہی عالم بقا ہوئے۔ ۱۲

(۱۸۶) لارڈ[1] منٹو گورنر جنرل کا فارسی خط موسومہ رئیس کنجپورہ مورخہ ۱۸ جنوری ۱۸۰۸ء

سلامت

خانصاحب مہربان استظہار دوستان

مکاتبہ مسرت طراز متضمن استدعائے جاگیرہفت مواضع واقعہ پرگنہ کرنال بمہر و دستخط اینجانب با دیگر مراتب دولتخواہی و خیر اندیشیہا موسومہ نواب صاحب مشفق بسیار مہربان سر جارج بلہرو بارلو بارنٹ صاحب بہادر معرفت رفعت پناہ گنیش داس پنڈت رسیدہ موصول بمطالعہ اینجانب گردیدہ و دریافت مراتب مندرجہ آن واظہار زبانی پنڈت مشار الیہ موجب وفور ابتہاج وانبساط خاطر گشت واین جانب از تمامی مدارج احوال آن مہربان و مراتب خیر اندیش و وفاداری کہ آن مہربان کہ در ہنگام مہم گذشتہ نسبت با عالی سرکار انگریز بہادر بتقدیم رسانیدہ اند بخوبی آگاہی حاصل دارد و شہامت وعوالیم تربیت ابہت ومعالیمنزلت نظام الدولہ سیف الملک ارجلیند سٹین بہادر صاحب جانشین دربار معلی انچہ احوال پیوستہ ارقام بینمانید بخوبی است کہ از روئے آن مراتب نیکو نہادی وحسن رویہ ورفتار آن مہربان زیادہ از سابق منقوش ومرتسم خاطر می گردد دریں صورت استدعائے آن مہربان اینکہ قطعہ سند جاگیر ہفت موضع واقعہ پرگنہ کرنال مطابق سند عنایتی صاحب عالیجاہ رفیع جائگاہ صمصام الدولہ اشجع الملک خاندوران خان لارڈ لیک

---

[1] لارڈ منٹو ۱۸۰۷ء سے ۱۸۱۳ء تک گورنر جنرل رہے۔ نواب صاحب کنجپورہ نے ایک خط سر جی۔ ایچ۔ بارلو کو لکھا تھا کہ لارڈ لیک نے جو سات مواضع جاگیر دیئے ہیں اُن کی سند دیجائے۔ یہ خط اُس کا جواب لارڈ منٹو کی طرف سے ہے کہ اصل سند کی نقل ہمارے دستخط کے لئے ارسال کی جائے۔ اس خط میں کوئی تاریخ نہیں ہے جو تاریخ اوپر لکھی گئی وہ زبانی روایت کی بنا پر ہے۔ یہ اصل خط نواب ابراہیم علی خاں صاحب رئیس کنجپورہ نے درباری نمائش ۱۹۱۱ء میں مستعار دیا تھا۔ یہ تحریر خط شکستہ میں ہے جو بہت مشکل اور وقت سے پڑھا جاتا ہے۔ ہم نے سطر بہ سطر بجنسہ نقل کر دیا ہے۔ ۱۲

صاحب بہادر فتح جنگ سپہ سالار فرین بمہر و دستخط اینجانب مرحمت
گردو بکمال مسرور و وابتہاج خاطر مقرون باجابت ساخت لازم کہ آن مہربان
نقل سند اصل خدبور را براے مہر و دستخط اینجانب معرفت صاحب جان تیین
موصوف پیش اینجانب ارسال دارند وانیکہ درباب دلجمعی و طمانیت
خاطر آن مہربان سپہ سالار ممدوح بہ آن مہربان نگاشتہ اند کہ آنچہ
مکانات ازوقت آبا و اجداد آن مہربان مقرر است ازان

پشتِ پر

رحمت خان ۱۸ ار جنوری ۱۸۰۸ء

(۱۸۷) نقلِ فرمان محمد اکبر شاہ ثانی

مورخہ ۵ جمادی الاول سنہ (۲۵) جلوس مطابق ۱۲۴۶ھ ۱۸۳۰ء جس کی رو سے کرنل جیمس سکنز کو نصیر الدولہ[له] بہادر غالب جنگ کا خطاب عطا ہوا۔

باسمہ سبحانہ و تعالیٰ شانہ (طغرا)

مہر کے بیچ میں محمد اکبر شاہ بادشاہ غازی ۱۲۲۱
ابوالنصر معین الدین سنہ احد
مہر کے گرد بادشاہوں کے نام ہیں

فرمان ابوالنصر محمد معین الدین
اکبر شاہ بادشاہ غازی
(طغرا)

درین زمان میمنت اقتران فرمان والا شان
واجب الاطاعت والاذعان صادر شد کہ

له یہ فرمان قابل دید ہی نہایت عمدہ چوڑی جدول اور بے نظیر نقش و نگار ہیں۔ کاغذ پر پھولوں کا باغ کھلا یا ہے۔ فرمان کی (۷) سطریں ہیں خط ایسا پاکیزہ اور صاف نستعلیق ہے کہ آنکھوں سے لگانے کے قابل ہے۔ صاحب فرمان لفٹنٹ کرنل جیمس سکنر سی۔ بی۔ جو خطاب سے سرفراز ہوئے ناظرین سے اُن کا تعارف کرانا ضروری ہے مختصر حال ان صاحب بہادر کا یہ ہے کہ آپ ۱۷۷۸ء میں پیدا ہوئے آپ کے والد سکاچ تھے جو ایسٹ انڈیا کمپنی کے زمرہ ملازمین تھے ماں آپ کی راجپوتنی تھیں۔ جب

بتقضائے وفور مراحم خاقانی و فرط تفضلات خسروانی کہ نمونہ افضال نیر دانیست فدویخاص عقیدت وارادت نشان کرنل جمیس اسکنر را ؎ بخطاب ناصر الدولہ بہادر غالبجنگ بین الاعیان والاقران وفی الامثال والارکان سرفراز وممتاز فرمودیم باید کہ فرزندان نامدار کامگار والاتبار[1] ووزرای ذوالاقتدار وامرای عالیمقدار وجمیع ارکان دربار جہاندار وحکام ممالک فدویخاص معزالیہ را از جناب فیضمآب بادشاہی بشمول انخطاب × برگزیدہ والقاب پسندیدہ معزز ومباہی دانستہ انظار عنایت ماید ولت واقبال را باحوال فرخندہ مآل بہادر معزالیہ یوماً فیوماً متزاید × وبی نہایت دانند بتاریخ پنجم جمادی الاول سال بیست وپنجم از جلوس ابد مانوس مقدس معلیٰ زیب تحریر وزینت تسطیر پذیرفت ×

؎ ڈی بوین (de Boigne) مہاراجہ سیندھیا کہ ملازمت سے سبکدوش ہوئے تو آپ کا تقرر ہوا آپ نے بہت سے معرکے دیکھے مگر ۱۸۰۳ء میں جب کمپنی بہادر سے جنگ چھڑ گئی تو دوسرے انگریز افسروں کے ساتھ آپ بھی علیحدہ کئے گئے۔ اس کے بعد آپ نے لارڈ لیک کی ملازمت کی لیکن اس شرط پر کہ آقائے قدیم یعنی سیندھیا کے مقابلے میں نہ جائیں گے۔ آپ کو پرون ہارس نامی رسالے کا جو دہلی کی جنگ سے واپس آیا تھا کمانڈر مقرر کیا گیا تھا۔ آپ ۱۸۰۵ء میں ہلکر کے معرکے میں لارڈ لیک کے ہمراہ تھے۔ لڑائی کے اختتام پر یہ رسالہ توڑ دیا گیا لیکن ۱۸۰۹ء میں آپ ہریانہ کے تصفیئے کے معاملہ میں مقرر کئے گئے۔ گورکھا اور پنڈاریوں سے لڑائی کے لئے۔ (۱۸۱۴ء-۱۷) آپ کے رسالے کی نفری تین ہزار کر دی گئی۔ ۱۸۲۶ء میں آپ نے بھرت پور کے محاصرے اور گولہ باری میں نمایاں کارگذاری کی ۱۸۳۱ء میں آپ مع اپنی رجمنٹ کے روپڑ بلائے گئے جہاں لارڈ ولیم بنٹنک گورنر جنرل اور مہاراجہ رنجیت سنگھ کے ملاقات کا دربار ہوا تھا۔ ۱۸۲۸ء میں آپ لفٹنٹ کرنل ہوئے اور سی۔ بی کا خطاب بھی ملا۔ آپ اکثر ہانسی میں رہا کرتے تھے اور وہیں آپ کا رسالہ بھی رہتا تھا کشمیری دروازے کے اندر دہلی میں بھی آپ کا ایک عمدہ مکان تھا۔ آپ کا انتقال دسمبر ۱۸۴۱ء میں بمقام ہانسی ہوا مگر آپ کی نعش کو دہلی لاکر سینٹ جیمس میں گرجا دفن کیا گیا دہلی کا یہ مشہور اور عالیشان گرجا بھی آپ ہی کا تعمیر کرایا ہوا ہے جب آپ اُنیارے کی لڑائی میں سخت زخمی ہوئے تھے اور امید زیست کی نہ تھی تو آپ نے منت مانی تھی۔ یہ گرجا اسی منت کے ایفا کا نشان ہے۔ سکنر صاحب کے رسالے کی جگہ فرسٹ D.Y.O لانسرز (سکنرز ہارس) اور تھرڈ سکنرز ہارس ہے۔ آپ کو دہلی میں لوگ عموماً سکندر صاحب کہتے تھے۔ ۱۲

(۱۸۸) لارڈ آکلینڈ کا خط موسومہ ابوالنصر معین الدین محمد اکبر شاہ ثانی بادشاہ دہلی مورخہ ۱۱ ستمبر ۱۸۳۷ء

جس میں لاٹ صاحب ممدوح نے حضور بادشاہ ولیم چہارم کی وفات اور حضور ملکہ معظمہ وکٹوریا کی تخت نشینی کی اطلاع دی ہے۔

To His Majesty,
Abu Nusur Moyeen-ooddeen
Mohummad Akber Shah Badshah Ghazi

My royal and illustrious friend,

I have learned by Dispatches recently received overland from England the mournful intelligence of the death of His most gracious Majesty King William the Forth, whom after a happy and prosperous reign of seven years it pleased the Almighty to call to his Mercy on the 20th of June in the year of our Lord One Thousand Eight Hundred and thirty seven.

The late Sovereign by his many excellent qualities, had greatly endeared himself to his subjects who deeply and unanimously lament his loss.

۱؎ عبارت نامکمل ہونے سے یہ خط ناتمام معلوم ہوتا ہے مگر اختتام عبارت پر لاٹ صاحب کے دستخط خاتمہ کی دلیل ہیں یہ بھی ممکن ہے اور کچھ عبارت رہ گئی ہو۔ ۱۲

By the demise of His late Majesty the Imperial Crown of the United Kingdom of Great Britain and Ireland has solely and rightfully come to the High and Mighty Princess Alexanderina Victoria, niece of the late Sovereign, who has been duly proclaimed, by the Grace of God, Queen of the United Kingdom of Great Britain and Ireland and Defender of the Faith.

May her reign be prosperous.

Considering your Majesty as a sincere friend of the British Government I have deemed it necessary to communicate the above circumstances for your information.

In conclusion I beg to express the high consideration I entertain of your Majesty and subscribe myself—

Fort William
11th September 1837

Your Majesty's sincere friend
Auckland

بحضور ابو نصر معین الدین محمد اکبر شاہ بادشاہ غازی

(ترجمہ) میرے شاہی اور والا قدر دوست ۔ اُن مراسلوں سے جو حال ہیں انگلستان سے موصول ہوئے ہیں مجھے حضور بادشاہ ولیم چہارم کی وفات کی افسوس ناک خبر ملی ہے جن کو خداوند تعالیٰ نے اپنی مرضی سے سات سال کی خوش اور با اقبال سلطنت کے بعد ۲۰ جون ۱۸۳۷ء میں اپنی جوار رحمت میں طلب فرمالیا۔

مرحوم بادشاہ کو اپنی بہت سی صفات حسنہ کی وجہ سے رعایا بہت عزیز رکھتی تھی جو گہرے طور پر متفقاً اُن کی وفات کا ماتم کرتی ہے۔ حضور مرحوم کی وفات سے سلطنت متحدہ برطانیہ اعظم و آئیرلینڈ کا شاہی تاج بالکلیہ استحقاقاً علیا حضرت شاہزادی الگزینڈرینا وکٹوریا شاہ متوفی کی بھتیجی کے قبض و تصرف میں آیا ہے جن کے بفضلہ خدا ملکہ سلطنت متحدہ برطانیۂ اعظم و آئیرلینڈ و حامی دین ہونے کا اعلان باقاعدہ طور پر کیا جا چکا ہے۔

بخیال اس امر کے کہ حضور سرکار برطانیہ کے مخلص دوست ہیں میں نے واقعات بالا کی اطلاع دینا ضروری خیال کیا۔ خاتمہ پر میں اُس واجب التعظیم خیال کا اظہار کرتا ہوں جو مجھے حضور کی ذات سے ہے۔

میں ہوں حضور کا مخلص دوست۔ آکلینڈ

ضمیمہ فرمان نمبر ۱۲۶

To,

His Majesty Aboo Zaffur Surajooddeen Bahadur Shah Badshah Ghazi

My most esteemed and Royal Friend,

I have received and attentively perused, Your, Majesty's Waseega and its enclosures, regarding the restriction which has been placed upon the practice of killing cows in the city of Delhi.

My Royal Friend, the restriction I objected to have been imposed by the local authorities for the paramount object of the preservation of the

peace of the city, and reference should be made by the parties, desirous of offering a representation on such a point, to those authorities, as having full power to enquire and decide regarding it.

With sincere wishes of your Majesty's prosperity.

Your Majesty's Sincere Friend
S. R. Colvin

Head Quarters
22nd " August 1854

تمت بالخیر

خاتمۃ الطبع

تاج خسرو نہ رہا تاج سلیمانؑ رہا
نام تورہ گیا پر ایک بھی سلطاں نہ رہا

جب میں نے فرامینِ سلاطین کے جمع کرنے کا منصوبہ باندھا تھا تو اس کو خیال خام اور امر محال سمجھتا تھا مگر ہمتِ مردان مددِ خدا کے بھروسے پر ایک بہت تھوڑے سرمایہ سے - یہ کام شروع کر دیا - ع ہر چہ باداباد ما کشتی در آب انداختیم - شروع شروع میں ہر کام مشکل نظر آتا ہی میں بھی مصداق اس شعر کا تھا ؎

ملی ایک گانٹھ جس کو ہلدی کی
وہ یہ سمجھا کہ ہوں میں پنساری

مگر طلب صادق کے ساتھ سعی و کوشش - ہمت و استقلال بڑی چیز ہی - ع - شوق در ہر دل کہ باشد رہبرے درکار نیست + میں نے ہمت نہ ہاری - شعر

مشکلے نیست کہ آساں نشود مرد باید کہ ہراساں نشود

اسی دُھن میں شبانہ روز سرو حفتنا رہا۔ جاگتے سوتے، سفر وحضر میں بھی یہی خیال پیش نظر تھا

در قبضۂ سعی است کلید درِ روزی شیر از کشش طفل زپستاں بدر آید

چند ہی دنوں میں میری توقع اور امید سے کہیں بڑھ کر ایک نادر و نایاب ذخیرہ فرامین کا ہاتھ آگیا۔ ۔ آ جائے اگر ہاتھ تو کیا چین سے رہیئے سینہ سے لگائے تری تصویر ہمیشہ

ایک سے دو اور دو سے چار دہلم جراً دیکھتا ہوں تو یہ کچکول گدائی بھرپور ہو گیا۔ ۔

ذرہ ذرہ بہم شود صحرا قطرہ قطرہ بہم شود دریا

دور آخر سلاطین مغلیہ کے علاوہ کچھ بہت قدیم زمانے کے بعض نایاب اور نادر الوجود فرامین مل گئے۔

سلطان علاؤالدین خلجی کا ایک خط اور اُس کا جواب سلطان غیاث الدین بلبن اور ہمایوں بادشاہ کے فرامین میں نے ان جواہر ریزوں کو نعمت غیر مترقبہ سمجھکر بڑے اہتمام سے جمع کیا۔ آمادہ گشتہ ام دگر ایک نظارہ را ✦ پیوند کردہ ام جگر پارہ پارہ را۔

تاریخ ہانکے پکارے کہہ رہی ہے اور واقعات بدیہی پیاپڑ شاہد حال اور ناقل مقال ہیں کہ مسلمانوں میں کوئی بادشاہ اکبر کے لگّے کا نہیں ہوا۔ واقعی وہ اسم با مسمی اور سلاطین مغلیہ کی ناک اور ہمارے لیئے باعث فخر و مباہات تھا۔ قیس سا بھی نہ اُٹھا کوئی بنی عامر میں ✦ فخر ہوتا ہے گھرانے میں سدا ایک ہی شخص دوسرے بادشاہ جیسے جہانگیر شاہجہاں اور نگ زیب۔ ۔

زباں پہ بارِ خدایا یہ کس کا نام آیا کہ میری نطق نے بوسے میری زباں کے لیئے

بادشاہی نہیں خدائی کر گئے۔ اب صرف ان ناموروں کا افسانہ رہ گیا۔ زمانہ ہوا کہ وہ پیوند خاک ہو گئے۔ ۔

نسیم بھی ہے چمن میں اور اب صبا بھی ہے ہماری خاک سے پوچھو کہ کچھ رہا بھی ہے

دنیا کا یہی حال ہے ع یکے ہمی رود و دیگرے ہمی آید۔

فنا کے ہاتھوں سے کوئی بچا ہے۔ دیر سو یر سب کو یہی سفر درپیش ہے۔ سدا رہے نام اللہ کا۔ ۔

جہاں یاروں کو لے گئی ہے اجل وہیں چلنا ہے مظہر ہر زہ عل
کوئی آج گیا کوئی جائے گا کل یہ جہان تو رہنے کی جا ہی نہیں

خیر اب اُس زمانے کو خواب و خیال سمجھیئے ع وہ بات کو وہ کن کی گئی کو وہ کن کے ساتھ۔

خدا نے جس حال میں رکھا ہی وہ بھی بسا غنیمت اور قابل شکر ہی۔ وہ زمانہ بے شک فارغ البالی کا تھا۔ دن عید رات شب برات تھی مگر یہ زمانہ بھی عدل و انصاف اور امن عام کا ہی دور انگلشیہ کئی اعتبار سے خداوند تعالی کی خاص نعمت ہی ہم پر جارج پنجم جیسا ملک معظم حکمراں ہی جس کے عہد معدلت مہد میں ہم میٹھی نیند سوتے ہیں۔ شیر بکری ایک گھاٹ پانی پیتے ہیں۔ ہم اعتراف احسان مندی میں کہتے ہیں۔

تم سلامت رہو ہزار برس ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار

اس مجموعہ بلکہ خزینے میں آپ نشیب و فراز زمانہ کے ہر قسم کے رنگ و روپ پائیں گے۔ قدیم بھی اور جدید بھی ان کارناموں سے ہم سبق لیں گے۔ ہمارے پژمردہ دل کنول کی طرح کھل جائیں گے ہماری پست ہمتیں اپنے اسلاف کے حالات چشم عبرت سے دیکھ کر بلند ہوں گی۔ فانوس خیال کی طرح اس مرقعہ میں لیل و نہار کی گردش سب کی سب سامنے آ جائے گی۔

شیریں تر از حکایت ما نیست قصۂ تاریخ روزگار سراپا نوشتہ ایم

میں نے تا بہ امکان **سینو مٹو گراف** کا سا نظارہ دکھایا ہی۔ آپ برای العین بادشاہوں کی زندۂ جاوید چلتی پھرتی تصویریں دیکھیے۔ بھولی بسری باتوں کی یاد تازہ ہو جائے گی۔

انگریز جو کام کرتے ہیں ڈھنگ سے سلیقے سے۔ سارے کام پیسے کا کھیل ہیں۔ یہاں حال یہ ہی کہ جامہ نہ دارم دامن از کجا آرم۔ دل بے اختیار لوٹ رہا تھا کہ انگریزی کتابوں کی طرح یہ کتاب بھی سلاطین اور فرامین کے فوٹوؤں سے مالامال ہو۔ مگر ع۔ زری طلبی سخن درین ست ۔ بھر مٹھی روپئے کتاب کے دام دے گا کون؟ برینہم مالایدرک کلہ لایترک کلہ چند فرامین کے فوٹو دیئے سوائے دل نہ مانا۔ ورنہ پھر۔ یہ فرمان کہاں اور ہم کہاں۔ آپ اسی کو غنیمت سمجھئے کہ میں نے نمونہ تو آپ کو دکھا دیا۔

کتاب چھپ ہی تھی آدھی سے زیادہ چھپ چکی تھی ع خدا خود میر سامان ست ارباب توکل را۔ کہ نہ سان گمان ایک دم فضل و کرم اتم کی ایسی رو آئی کہ فرمانوں کا ڈھیر لگ گیا۔ یہ تائید غیبی اور فضل ربی ہی کہ منہ مانگی مراد ملی بے طلب دیں تو مزہ اس میں سوا ملتا ہی ۔ وہ گدا جس کو نہیں خوئے سوال اچھا ہی ۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہی کہ جناب سید شاہ حسین صاحب قادری چشتی مشایخ سیڈم ضلع گلبرگہ شریف نے تین فرمان بھیجے۔ تین فرمان جناب سید خواجہ حسن صاحب نظامی نے اپنے پاس سے عنایت فرمائے۔ دو فرمان جناب نواب لوی غضنفر الملک خان صاحب رئیس رامپور نے بھیجے۔ جناب پنڈت امرناتھ صاحب ساحر تحصیلدار اسٹنٹ کمشنر رئیس دہلی نے مجھے تجسس اور جویا اور طلبگار پا کر بیڑا پار کر دیا کہ اپنے کتب خانے سے ایک نادر کتاب (Loan Exhibition of Arts)

---

۱ اگر در کوئی چیز سار ی نہ ملے تو (خیر تھوڑی ہی سہی) اس کو سارے کا سارا چھوڑا بھی نہیں جاتا ۱۲۔

(Antiquities Coronation Durbar 1911) دی یہ کتاب میری نظر سے نہ گزری تھی کہ دو تغلب
میں بچھ شہر میں ڈھنڈورا؎ اس میں سب سے بڑے پُرانے پُرانے فرمان ملے۔ ؎ کام رُکنے کا نہیں ای دل
ناداں کوئی ✤ خود بخود غیب سے ہو جائے گا ساماں کوئی ✤ اگر اور تگ و دو کی جاتی تو بہت ممکن تھا کہ اور کچھ
فرمانوں کی زیارت نصیب ہو جاتی لیکن فرامین کی تعداد بہ تدریج (۱۸۸) تک پونچ گئی ہی۔ کتاب کا حجم بھی کافی ہو گیا
ہی اگر ارباب بصیرت و ذوق اس کی قدر کریں گے اور ہاتھوں ہاتھ لیں گے (بشرطیکہ میں بھی جیتا رہوں) تو دوسرا
حصہ بھی مرتب ہو جائے گا ؎ افسانۂ یارانِ کہن خواندم و رفتم ✤ دریاب کہ لعل و گہر افشاندم و رفتم ✤
تصنیف و تالیف کا شوق میری گھٹی میں پڑا ہی ؎ بارے کہ بدست آمد و مہر باخت بہ یارے ✤ واندر ہمہ
عالم بقدم بود قلم بود ✤ اواخر عمر میں وہ زمانہ آ گیا کہ ؎ رسم است کہ مالکانِ تحریر ✤ آزاد کنند بندۂ پیر
پنشن لیکر خانہ نشین ہوا۔ با کار سے بیکار ہو گیا۔ آخر زندگی کے دن کیسے بسر ہوں، کچھ تو مشغلہ چاہیئے ؎
مے سے غرض نشاط ہی کس روسیاہ کو ✤ ایک گونہ بے خودی مجھے ہر آن چاہیئے۔ اب اسی مشغلہ میں لگا ہوا ہوں
مجھے خبر نہیں کہ صبح کدھر ہوتی ہی اور شام کدھر ؎ صبح ہوتی ہی شام ہوتی ہی ✤ عمر یونہیں تمام ہوتی ہی۔
تصنیف و تالیف سے بہتر اور مفید کیا مشغلہ ہو گا ؎ برین ای زیم بر ہمیں بگزرم ✤ ؎
رہتا سخن سے نام قیامت تلک ہی ذوق ✤ اولاد سے گر ہی تو ہی دو پشت چار پشت

دہلی جمادی الثانیہ / جنوری سنہ ۱۳۴۴ھ / ۱۹۲۶ء میری قدر کر ای زمین سخن / تجھے بات میں آسماں کر دیا حررہ خاکسار حقیر بشیر

برین مژدہ گر جاں فشانم رواست

ای بہر کار رفیقت قل ہو اللہ احد ای نگہدار تن و جانِ تو اللہ الصمد
لم یلد یار تو و لم یولد ہمہ جا دستگیر دافع غم لم یکن مونس لہ کفواً احد

جب یہ فرمان ایک کتاب کی صورت میں متشکل ہو گئے تو مجھے ضرور ہوا کہ اس بیش بہا خزانہ شاہانِ اولوالعزم کو کہاں
نذر گزرانوں یہ فرمان بیشتر سلاطین مغلیہ کے ہیں اس کے پیش کرنے کے لیئے اگر مناسب موقع و محل ہی تو لامحالہ ایسی ہی کوئی
بارگاہ سلطانی درکار ہی جہاں ان کی قدر و منزلت ہو کیوں کہ ؎ قدر جوہر شاہ بداند یا بداند جوہری ✤ ہر کس و ناکس و نشما
ان کی پرکھ کے قابل نہیں وضع الشیٔ فی غیر محلہ سے کچھ حاصل نہیں ✤ تلاش و تفحص کی نظر غائر چوطرف دوڑائی۔ میدان
خالی پایا۔ نہ دل ٹھکانہ نظر میں کوئی جچا۔ ؎ ارباب کمال چل بسے سب ✤ سو میں کوئی ایک دو رہے ہیں۔ اتنے
بڑے وسیع اور عظیم الشان ہندوستان جنت نشان میں قحط الرجال موجب اندوہ و ملال ہی۔ ہر پھر کر مجھے صرف ایک فرد
فرید یگانۂ روزگار کا وجود باوجود ملجا و ماوائے بیکساں منبع جود و کرم و فضل اتم۔ مستجمع الصفات، نظر آیا جو شاہانِ سلف

کی جیتی جاگتی باعث و فخر و ناز بہترین و خوشترین باقیات الصالحات یادگار ہے اور جس کے دم قدم سے اب تک سلاطین مغلیہ کا نامِ نامی اور اسمِ گرامی چار دانگ عالم میں مثل آفتاب روشن و پرتوفگن ہے وہ ذات ستودہ صفات مجمع محاسن خیر و برکات لا انتہا ہی ذات اقدس و اعلیٰ حضور پُرنور بندگان عالی متعالی مدظلہ العالی آسمان بارگاہ ذی عز و جاہ ظل اللہ نواب میر عثمان علی خاں بہادر آصف جاہ نظام عالی مقام مرجع انام شاہِ دکن خلد اللہ ملکہ و سلطانہ و افاض علی العالمین برہ و احسانہ کی ہے۔ ذات اقدس و ہمایوں کے سوا علو مرتبت جاہ و جلال کا ہم پلہ اور کون ہے ؎ خاصان حق کے خاص ہو نیکوں کے نیک ہو ۔ مثل نگاہ تم میری آنکھوں میں ایک ہو۔

اس خانہ زاد کو اس بارگاہ معلّٰی سے خصوصیتِ خاص ہے۔ وہ میرا آقا میرا بادشاہ ہے میں ایک ادنیٰ بندۂ بارگاہ پیشینی نمک خوار اور دیرینہ دعاگو ہوں میں نے جوشِ عقیدت و وفا میں چھوٹا منہ بڑی بات بڑی جرأت کی کہ ایک عریضہ گزرانا۔ رجا و بیم کی حالت میں چشم براہ رہا کہ دیکھیئے پردۂ غیب سے کیا ظہور پذیر ہوتا ہے کہ میری عاجزانہ درخواست درجۂ اجابت و قبولیت کو پہونچی۔ خلوص نیت کا ثمرہ ملا۔ شرف منظوری اور خلعتِ قبولیت پیشگاہ خسروی سے سرفراز ہوا ؎ حاتم کا کرم بخل ہے فیض و کرم ایسا ۔ گردوں کا حشم پست ہے جاہ و حشم ایسا ۔ زبان میں طاقت نہیں کہ اس فرمان عطوفت نشان کا شکریہ یہ ہیچ میرز کیوں کر ادا کر سکے۔ یہاں رونگٹے رونگٹے سے بے اختیار دعا نکلتی ہے منہ مانگی مراد پائی آرزوئے دیرینہ باحسن الوجوہ برآئی۔ وہ فرمان عالیشان جو مصدرِ فیض و کرم و بخشش و عطا سے معمور و مملو ہے تبرکاً بجنسہٖ ذیل میں درج ہے میرے نزدیک اس کتاب کے لیئے خاص کر اور میرے لیئے بالعموم یہ موقعہ بڑے فخر کا ہے و کفیٰ بہ فخراً۔ اس کتاب کے لیئے اس سے بڑھ کر اور کوئی عزت نہیں ہو سکتی۔ یہ کتاب جس بحرِ ذخار سے نکلی تھی وہیں جا پونہچی۔ یہ اس کے لیئے بڑی فال نیک ہے ؎ سالے کہ نکوست از بہارش پیداست ۔ خداوند کریم ہمارے آقائے ولی نعمی بادشاہ ذی جاہ کو دیر گاہ ہمارے سروں پر سایہ فگن اور سلطنت دکن پر با خیر و خوبی خوشی و اقبال و کامرانی سلامت باکرامت رکھے۔

؎ ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد۔

نقلِ فرمان

اعلیحضرت قدر قدرت بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی

رکنگ کوٹھی

یکم ربیع الثانی ۱۳۴۴ھ — مہر طلائی میں سب کے اوپر چاند تارا بنا ہوا ہے مہر کے گرد بخط انگریزی یہ عبارت ہے۔

H. E. H. The Nizam's Government Hyderabad Deccan

مہر کے بیچ میں "دفتر پیشی صدر المہام حضور پُرنور خلد اللہ ملکہٗ"

بخدمت شریف جناب مولوی بشیر الدین احمد صاحب وظیفہ یاب اول تعلقہ دار (مقیم دہلی)

فرامین سلاطین مغلیہ و عادل شاہیہ بیجاپور وغیرہ کا ایک مجموعہ بنام "فرامین سلاطین" اعلیحضرت کے نام نامی سے معنون کرنے کی نسبت آپ نے اپنے معروضہ مورخہ ۹ ستمبر ۱۹۲۵ء میں جو استدعا کی ہے اُس کے متعلق حکم اقدس شرف صدور پایا ہے کہ اسکی آپ کو اجازت ہے یعنے آپ کتاب مذکور اعلیحضرت کے نام نامی سے معنون کرسکتے ہیں۔

تشریح و دستخط احمد حسین امین جنگ

خطِ تقریظی جناب خواجہ حسن صاحب نظامی دام برکاتہم (مورخہ ۳ دسمبر ۱۹۲۵ء)

صدر المہام پیشی

وارث الادب مولانا بشیر الدین احمد صاحب سلام علیکم آپ نے اردو لٹریچر کی جو شاندار خدمات انجام دی ہیں وہ ہر شخص کو معلوم ہیں، آپ کے والد ماجد نے اردو زبان میں جیسے عظیم الشان کام کیے ہیں، یقیناً آپ اُن کے صحیح وارث ہیں آپ کی نئی تالیف **فرامین سلاطین** ایک ایسی تاریخی یادگار ہوگی، جس پر آئندہ نسلیں آپ کو ہمیشہ یاد رکھیں گی۔

اعلیٰ حضرت **حضور نظام** کی علم نوازی بھی قابل شکر گذاری ہے کہ اُنھوں نے اس کتاب کو اپنے نام نامی کے ساتھ منسوب کرنے کی اجازت دی یقیناً وہ **سلطان العلوم** ہیں۔

اس کتاب کے شائع ہونے سے مغل بادشاہوں کے درباری طرز خطاب کو دوامی زندگی ہو جائے گی اور اللہ تعالیٰ اس کارِ خیر کے عوض آپ کے نام اور کام کو بھی دوامی زندگی عطا فرمائے گا۔

دعاگو **حسن نظامی**
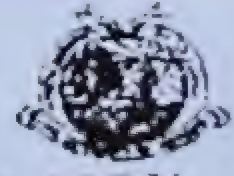
۱؎ جناب خواجہ صاحب نے کئی برس ہوئے اپنے بہت سے متعارفین کو اُن کی ذاتی حیثیت کے مناسبِ حال کچھ موزوں خطابات دیئے تھے۔ خاکسار کو **وارث الادب** سے یاد فرمایا تھا جب سے آپ اپنی تحریرات میں مجھے یہی لکھا کرتے ہیں ۲؎ یعنی جناب شمس العلما ڈاکٹر مولوی حافظ **نذیر احمد** صاحب خان بہادر ایل ایل ڈی۔ ڈی او ال۔ مرحوم و مغفور، خدا اُن کو غریق رحمت کرے ؎

مرنا بھلا ہے اُس کا جو اپنے لیئے جیئے ۔۔۔ جیتا ہے وہ جو مر چکا انسان کے لیئے۔ ۱۲

(تمام شد)

A Rare Collection of the

ROYAL FIRMANS

(ILLUSTRATED)

BY

BASHIR UDDIN AHMAD, M.R.A.S.,

DELHI.

1926.

1ST EDITION. 1,000 COPIES.

Price without Binding .. .. Rs. 3-8-0.

,, with Binding .. .. Rs. 4-8-0.

Postage for Unbound As. 11.

,, ,, Bound ,, 14.